عمران سیریز
ونڈر لینڈ
ظہیر احمد

محترم قارئین

السلام علیکم!

میرا نیا ناول ''ونڈر لینڈ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول میں نے سائنس فکشن کی نئی اور جدید تر ٹیکنالوجی کو مدِنظر رکھ کر لکھا ہے۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ آپ کے لئے نئے اور منفرد موضوعات پر لکھ سکوں جو آپ کے اعلیٰ معیار کے حامل ہوں اور آپ کے دلوں میں جگہ بنا سکیں۔ اس جدید سائنسی دور میں مجرم بھی سائنسی ٹیکنالوجی کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں، جدید دور کے جدید تقاضوں کے تحت مجرم ایسے ایسے سائنسی حربے استعمال کرتے ہیں کہ جن کا بظاہر کوئی سدِباب ممکن نہیں ہوتا اور وہ جرم کا نشان تک نہیں چھوڑتے اور کامیابی سے جرم کر جاتے ہیں اور ان پر شبہ کی انگلی تک نہیں اٹھائی جا سکتی۔

ونڈر لینڈ کی کہانی بھی ایک ایسے ہی مجرم کی کہانی ہے جو خود کو ڈاکٹر ایکس کہتا ہے اور جو اپنی نئی اور جدید سائنسی ایجادات کے ذریعے نہ صرف زیرو لینڈ سے ٹکرا کر ان پر برتری حاصل کرنے کا خواہش مند تھا بلکہ پوری دنیا پر بھی اپنا کنٹرول حاصل کر کے دنیا کو مشینی ورلڈ بنانے کا خواب دیکھ رہا تھا لیکن بدقسمتی سے اس مجرم کا واسطہ عمران جیسے شخص سے پڑ گیا جو شبہ میں انگلی کھڑی کرنے کے

بجائے ہاتھ کاٹ دینے کا عادی ہے۔ ڈاکٹر ایکس کے جدید سائنسی حربے بھی عمران کے کمپیوٹرائزڈ دماغ کا مقابلہ کرنے سے قاصر رہے اور ونڈر لینڈ کا جدید سائنسی نظام بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو آگے بڑھتے رہنے سے نہ روک سکا اور عمران کی منفرد ذہانت نے اپنے خلاف بچھائے ہوئے جالوں میں ڈاکٹر ایکس کو ہی پھڑ پھڑانے پر مجبور کر دیا۔ اس کہانی کا تیز ٹمپو آپ کو اپنے ساتھ بہا لے جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ ایک بار آپ اس ناول کو شروع کریں گے تو اس وقت تک سانس نہیں لیں گے جب تک ناول کی آخری سطر تک نہیں پڑھ لیتے۔ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ یہ ناول اپنے منفرد اندازِ تحریر، کہانی کے تنوع اور بھرپور کردار نگاری کی بنا پر آپ کو بے حد پسند آئے گا۔ امید ہے کہ آپ حسب سابق اپنی آراء سے مطلع فرمائیں گے۔

اگلے ماہ سے ایک نیا انعامی سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ قارئین کے ارسال کردہ پہلے دس دلچسپ خطوط پر انعام کے طور پر انہیں نیا ناول فری ارسال کیا جائے گا اور ان خطوط کو شائع بھی کیا جائے گا۔ تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور خط لکھنا شروع کر دیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دیر ہو جائے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

ظہیر احمد

شدید سردیوں کی وجہ سے دارالحکومت کا درجہ حرارت ان دنوں نقطہ انجماد سے بھی نیچے آ گیا تھا۔ سرِ شام ہی سردی اس قدر بڑھ جاتی تھی کہ مضبوط سے مضبوط اعصاب کے مالک شخص کے بھی دانت بج اٹھتے تھے۔ شدید سردیوں کی وجہ سے ایک تو سرِ شام ہی اندھیرا ہونا شروع ہو جاتا تھا دوسرے ہر طرف اس قدر دھند چھا جاتی تھی جیسے آسمان پر اڑتے ہوئے بادل زمین پر آ گئے ہوں۔ دھند اس قدر گہری ہوتی تھی جس سے بعض اوقات ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ اس قدر شدید دھند میں سرِ شام ہی دارالحکومت میں ویرانی اور سنسانی سی چھا جاتی تھی۔ طاقتور الیکٹرک پولز کے بلب بھی اس دھند میں چھپ جاتے تھے اور سڑکوں پر چلنے والی گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس تو نہ ہونے کے برابر رہ جاتی تھیں جس سے سڑکوں پر اکثر حادثات رونما ہونا شروع ہو جاتے تھے۔

اسی لئے لوگ شام سے پہلے ہی اپنے گھروں میں دبک جاتے تھے اور کمبلوں اور لحافوں میں گھس جاتے تھے۔ گرم لحافوں اور کمبلوں میں بھی سردی جیسے ان کے جسموں کے ہر حصے میں سرایت کر جاتی تھی۔ ان دنوں ملک میں بجلی اور گیس کا شدید ترین بحران تھا اس لئے لوگ گھروں میں نہ گیس ہیٹر کا استعمال کر سکتے تھے اور نہ الیکٹرک ہیٹر۔ سردیوں کی لپیٹ میں دارالحکومت ہی نہیں پورا ملک ہی آیا ہوا تھا۔ جس سے نہ صرف لوگوں کے کاروبار بلکہ ملک کی معیشت کو بھی شدید نقصان پہنچ رہا تھا۔

رات کے تقریباً دو بج رہے تھے۔ عمران اپنے لحاف میں گھسا ہوا گہری نیند سویا ہوا تھا۔ لوڈشیڈنگ کی وجہ سے اس کے کمرے کا گیس ہیٹر بند تھا لیکن بجلی چونکہ دو گھنٹوں کے وقفے کے بعد ابھی ابھی آئی تھی اس لئے عمران کے کمرے میں زیرو پاور کا بلب ضرور روشن تھا۔ اچانک سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے عمران کے سیل فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے گوکہ سیل فون کا والیم کم کر رکھا تھا لیکن کمرے میں مکمل خاموشی تھی اس لئے کم والیم ہونے کے باوجود مترنم گھنٹی کی آواز جیسے پورے کمرے میں گونج اٹھی تھی۔ سیل فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔ وال کلاک زیرو پاور کے بلب کے قریب تھا۔ عمران نے مچی مچی آنکھوں سے وقت دیکھا اور پھر لحاف سے نکل کر اوپر ہو گیا۔

”یہ رات کے دو بجے کس کے پیٹ پر کھجلی ہوئی ہے“۔ عمران

نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور لحاف سے ہاتھ نکال کر میز پر پڑا ہوا سیل فون اٹھا لیا۔ سکرین پر بلیک زیرو کا پرسنل نمبر تھا۔ عمران نے رسیونگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

”ہیلو عمران صاحب۔ طاہر بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

”اس قدر شدید سردی میں کوئی بول رہا ہے۔ حیرت ہے۔ میں نے تو سنا تھا کہ سردیوں میں تو نلوں میں پانی جم جاتا ہے۔ یہاں تک کہ گیس کی پائپ لائنوں میں گیس بھی فریز ہو جاتی ہے تو پھر ٹیلی فون لائنوں میں کسی کی آواز کیوں فریز نہیں ہوتی۔ بہرحال السلام علیکم“...... عمران نے اپنے مخصوص موڈ میں کہا۔

”وعلیکم السلام۔ سوری۔ میں سلام کرنا بھول گیا تھا“...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

”اس سے بہتر تھا کہ تم مجھے فون کرنا بھول جاتے تاکہ میں اطمینان سے اپنی نیند پوری کر لیتا“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو آپ سو رہے تھے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں۔ آدھی رات اور شدید سردی میں کرکٹ میچ کھیل رہا تھا“...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور دوسری طرف ایک لمحے کے لئے بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ وہ عمران کا طنز سمجھ گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ رات کے دو بج رہے تھے۔ اس وقت سارا عالم سو رہا ہوتا ہے۔ پھر بھلا عمران کے جاگنے کا کیا تک ہو سکتا تھا۔

''سوری۔ آپ کو ڈسٹرب کیا لیکن آپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی'' ...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اسی طرح شرمندہ شرمندہ سے انداز میں کہا۔

''بولو بھائی۔ اب تو کانوں کے ساتھ آنکھیں بھی کھلی ہوئی ہیں'' ...... عمران نے کہا۔

''غضب ہو گیا ہے عمران صاحب۔ میں بہت پریشان ہوں۔ اس لئے آپ کو فون کرنے سے رہ نہیں سکا تھا'' ...... بلیک زیرو نے کہا۔

''غضب ہو گیا۔ ارے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ابھی تو تمہاری شادی بھی نہیں ہوئی اور تم نے اس کا نام بھی رکھ لیا۔ وہ بھی غضب'' ...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''میں مصیبت کی بات کر رہا ہوں عمران صاحب'' ...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

''جہاں تک میں نے ڈکشنری دیکھی ہے وہاں غضب مذکر ہے اور مصیبت مؤنث۔ پہلے تم نے کہا ہے کہ غضب ہوا ہے اب مصیبت کی بات کر رہے ہو۔ بہرحال جو بھی ہوا ہے تمہیں بہت بہت مبارک ہو۔ واقعی بے حد ایڈوانس دور آ گیا ہے۔ مگر جہاں تک مجھے یاد ہے تمہاری تو شادی بھی نہیں ہوئی'' ...... عمران نے کہا۔ اس نے غضب اور مصیبت کو دوسرے زمرے میں لے لیا تھا۔ اگر کوئی اور موقع ہوتا تو دوسری طرف بلیک زیرو بے اختیار

کھلکھلا کر ہنس پڑتا لیکن شاید کوئی گھمبیر مسئلہ تھا۔ بلیک زیرو اس کی بات سن کر خاموش ہو گیا۔

''اب تمہاری آواز کہاں گم ہو گئی۔ کہیں سردی میں سچ مچ تم یا تمہاری آواز تو فریز نہیں ہو گئی'' ...... عمران نے دوسری طرف بلیک زیرو کو خاموش پا کر کہا۔

''عمران صاحب۔ پلیز سنجیدہ ہو جائیں۔ میں آپ کو جو خبر سنانے جا رہا ہوں اسے سن کر آپ کے ہوش اڑ جائیں گے''۔ چند لمحوں کے بعد بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

''خبر سنانے سے پہلے یہ بتاؤ کہ تم جا کہاں رہے ہو۔ کہیں جانے سے بہتر ہے کہ سیدھے میرے پاس آ جاؤ۔ بس آتے آتے چار چھ گھنٹے لگا لینا۔ میں اطمینان سے اپنی نیند بھی پوری کر لوں گا اور تمہارا انتظار بھی'' ...... عمران بھلا اتنی جلدی باز آنے والوں میں سے کہاں تھا۔

''عمران صاحب۔ سرداور سمیت ہمارے دس سائنس دان غائب ہو گئے ہیں'' ...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کو مزید مذاق کرنے سے روکنا چاہتا ہو۔

''غائب ہو گئے ہیں۔ مطلب۔ کیا انہوں نے سلیمانی ٹوپیاں اوڑھ لی ہیں'' ...... عمران نے کہا۔ بلیک زیرو کی بات سن کر وہ نہ صرف چونک اٹھا تھا بلکہ اور زیادہ اونچا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

"آپ پلیز سنجیدہ ہو جائیں۔ ہمارے دس سائنس دان غائب ہوئے ہیں جس سے ہماری حکومت بری طرح سے ہل کر رہ گئی ہے"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے بے حد پریشان لہجے میں کہا۔

"حکومت ہلی ہوئی ہے تو ہلنے دو۔ تم کیوں ہل رہے ہو اور یہ تم بار بار غائب ہونے والی بات کیوں کر رہے ہو۔ سرداور سے شام کو میری بات ہوئی تھی۔ وہ اپنی مخصوص ٹیم کے ساتھ ایکریمیا ایک سائنسی کانفرنس میں گئے ہوئے تھے۔ آج ان کی واپسی تھی۔ جب میری ان سے بات ہوئی تھی تو وہ ایئر پورٹ پر تھے اور ان کی روانگی کا وقت تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ وہ اپنی ٹیم کے ساتھ باقاعدہ ایک چارٹرڈ طیارے میں سوار ہوئے تھے۔ طیارے میں ان کے ساتھ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شریف جاگزئی اور ان کے دس اہلکار بھی موجود تھے۔ طیارہ ان سب کو صحیح سلامت لے کر آ رہا تھا لیکن پھر طیارے میں ایک حیرت انگیز واقعہ ہو گیا۔ ایسا واقعہ جسے کسی طور پر عقل نہ تسلیم کرتی ہے اور نہ ہی کوئی اس پر یقین کر سکتا ہے"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

"ہوا کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔ اس کے چہرے پر اب سنجیدگی کے تاثرات تھے۔

"طیارے نے رات بارہ بج کر دس منٹ پر پاکیشیا پہنچنا تھا اور اگلے دس منٹ بعد دارالحکومت کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اس کی

لینڈنگ تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو کیا طیارہ ابھی انہیں لے کر پاکیشیا نہیں پہنچا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ ایسی بات نہیں ہے۔ طیارہ ٹھیک وقت پر آیا ہے اور اپنے وقت پر ہی ایئر پورٹ پر لینڈ کر گیا ہے۔ ایئر پورٹ پر سرداور اور ان کی ٹیم کی حفاظت اور انہیں وہاں سے لے جانے کے لئے زبردست انتظام کیا گیا تھا انہیں ریسیو کرنے کے لئے وزارت سائنس، خارجہ اور داخلہ سیکرٹریوں سمیت کئی اہم شخصیات وہاں موجود تھیں۔ طیارہ ایئر پورٹ پر اترا اور مخصوص راستے سے ہوتا ہوا سپیشل ٹرمینل کی طرف چلا گیا۔ جہاں طیارہ باقاعدہ رک گیا تھا اور اس کے انجن بھی آف ہو گئے تھے۔ لیکن ایئر پورٹ حکام اور خاص طور پر کنٹرول ٹاور والوں کا کہنا تھا کہ ان کا طیارے کے پائلٹ اور کو پائلٹ سے کوئی رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ ایئر پورٹ پر جیسے ہی طیارے نے لینڈنگ کی تھی ان کا اچانک پائلٹ اور کو پائلٹ سے رابطہ ختم ہو گیا تھا بہرحال ان کا مقصد چونکہ طیارے کو بحفاظت لینڈ کرانے کا ہوتا ہے اس لئے انہوں نے اس پر زیادہ توجہ نہیں دی۔ مسئلہ بعد میں ہوا تھا کہ طیارے کی لینڈنگ بھی ہو گئی تھی وہ مخصوص ٹرمینل پر بھی آ گیا تھا اور اس طیارے کے ساتھ سٹیئرز گاڑیاں بھی لگا دی گئی تھیں لیکن طیارے کا کوئی بھی ڈور نہیں کھل رہا تھا۔ طیارے میں موجود پائلٹ، کو پائلٹ یہاں تک

کہ کرنل شریف اور سرداور سے بھی بار بار رابطہ کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی لیکن حیرت کی بات تھی کہ ان میں سے کسی سے بھی رابطہ نہیں ہو رہا تھا اور ٹاور سیکشن سے کچھ دیر بعد اطلاع ملی کہ انہیں کاک پٹ کی ونڈ سکرین سے نہ پائلٹ دکھائی دے رہا تھا اور نہ کو پائلٹ اور نہ ہی تھرڈ انجینئر ان تینوں کی سیٹیں خالی پڑی ہوئی تھی۔ یہ نہایت حیرت انگیز بات تھی سب نے یہی سمجھا تھا کہ طیارے کو ہائی جیک کر لیا گیا ہے۔ ہائی جیکرز طیارے کے اندر ہی تھے۔ انہوں نے لینڈ کراتے ہی پائلٹ، کو پائلٹ اور تھرڈ انجینئر کو کاک پٹ سے نکال لیا ہے۔ ہائی جیکرز کا شاید اس طیارے میں مکمل کنٹرول تھا اس لئے نہ صرف طیارے کے اردگرد کے علاقے کا محاصرہ کر لیا گیا بلکہ کمانڈوز نے فوری طور پر ایئر پورٹ کو اپنے کنٹرول میں لے کر خالی کرا دیا۔ ڈومیسٹک اور انٹرنیشنل فلائٹس کو وہاں سے ہٹا دیا گیا۔ ایئر پورٹ پر چونکہ ایمرجنسی نافذ کر دی گئی تھی اس لئے وہاں نہ کوئی دوسری فلائٹس لینڈ کر سکتی تھیں اور نہ ٹیک آف''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تم یہ ساری باتیں مجھے بعد میں بتا دینا۔ پہلے اصل بات بتاؤ۔ سرداور اور ان کی ٹیم کا کیا ہوا ہے۔ تم نے مجھے ان کے بارے میں دو مرتبہ غائب ہونے کا کہا تھا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میں آپ کو سارے پس منظر سے آگاہ کر رہا ہوں عمران صاحب۔ بہرحال طیارے میں اگلے ایک گھنٹے تک کوئی ہلچل نہ ہوئی تو کمانڈوز فوری ایکشن کرتے ہوئے طیارے کے گڈز وے سے اندر داخل ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں طیارے کے تمام دروازے کھول دیئے گئے۔ طیارے میں کسی بھی ہائی جیکر کا کوئی وجود نہیں پایا تھا۔ البتہ انہیں طیارے میں بیس لاشیں ملی تھیں۔ جن میں ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شریف جاگزئی اور ان کے ساتھی، طیارے کا پائلٹ اور طیارے کے کریو کی لاشیں تھیں''۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران کی آنکھوں میں حیرت تیرنے لگی۔

''لاشیں''...... عمران کے منہ سے نکلا۔

''جی ہاں عمران صاحب۔ ان سب کی وہاں لاشیں پڑی ہوئی تھیں لیکن سرداور اور ان کی ٹیم کے نو ساتھی طیارے میں موجود نہیں تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سرے سے طیارے میں سوار ہوئے ہی نہ ہوئے ہوں''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیل کر کانوں سے جا لگیں۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انہیں تو اسی طیارے میں آنا تھا''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ اسی طیارے میں موجود تھے عمران صاحب۔ ان کے سفری پروٹوکول کے لئے حکومت باقاعدہ ان سے رابطے میں رہی ہے۔ طیارے نے فیول اور دوسری سہولیات کے لئے چار مقامات پر لینڈ

کیا تھا۔ اس طیارے کو آخر میں ایمیکا ڈان میں اتارا گیا تھا۔ جہاں سے طیارے کے لئے فیول حاصل کیا گیا تھا۔ ایمیکا ڈان میں اس طیارے کا زیادہ سے زیادہ بیس منٹ کا سٹے تھا۔ وہاں طیارے سے نہ کوئی باہر گیا تھا اور نہ طیارے میں کوئی آیا تھا۔ پھر ایمیکا ڈان سے ٹیک آف کے بعد سرداور اور ان کے ساتھیوں کو ریلیف دے دیا گیا تھا ان سے حکومتی رابطہ ختم ہو گیا تھا البتہ پاکیشیا کے انٹرنیشنل کنٹرول ٹاور سے طیارے کا رابطہ بحال تھا جو لینڈنگ تک بدستور تھا۔ لیکن طیارے کے لینڈ ہوتے ہی جیسے طیارے کے ریڈیو کنٹرول میں کوئی خلل آ گیا تھا بہرحال اب اس طیارے میں باقی سب کی لاشیں تو موجود ہیں مگر سرداور اور ان کے نو ساتھی نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی لاشیں ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''حیرت ہے۔ یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔ محو پرواز طیارے سے سرداور اور ان کے ساتھی کہاں غائب ہو گئے ہیں''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''یہی تو کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا عمران صاحب اور سب سے حیرت ناک بات تو یہ ہے کہ کنٹرول ٹاور کا باقاعدہ پائلٹ اور کو پائلٹ سے رابطہ رہا تھا اور پھر وہ ہلاک کیسے ہو گئے اور وہ ہلاک ہوئے تھے تو ان کی لاشیں کاک پٹ میں ہی ہونی چاہئے تھیں لیکن ایسا نہیں تھا۔ ان کی لاشیں بھی طیارے کے پچھلے حصے میں پائی گئی تھیں۔ جیسے وہ کاک پٹ میں موجود ہی نہیں تھے''...... بلیک زیرو

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا سرداور اور ان کے ساتھیوں کا سامان طیارے میں موجود ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ ان کا سارا سامان طیارے میں ہی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تمہیں ان ساری باتوں کی تفصیل کس نے بتائی ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''ایئر پورٹ سے سرسلطان نے مجھے کال کی تھی اور انہوں نے مجھے تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے درخواست کی تھی کہ میں اس حیرت انگیز اور ناقابل یقین واقعے کی تحقیق کے لئے ایئر پورٹ آ جاؤں یا اپنے نمائندہ خصوصی کو بھیج دوں۔ پریذیڈنٹ صاحب اور جناب پرائم منسٹر صاحب بھی ایئر پورٹ پہنچنے والے ہیں۔ وہ بھی اس حیرت انگیز واقعے پر حیران ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''معاملہ بے حد گھمبیر اور خوفناک ہے بلیک زیرو۔ مجھے واقعی فوری طور پر وہاں پہنچنا ہو گا۔ سرداور اور ان کے نو سائنس دان ساتھی جیتے جاگتے غائب ہیں اور طیارے میں ملٹری انٹیلی جنس چیف سمیت بیس سے زائد افراد کی لاشیں موجود ہیں جن میں طیارے کے پائلٹ اور کو پائلٹ کی لاشیں بھی ہیں۔ یہ اس صدی کا واقعی انتہائی انوکھا واقعہ ہے۔ اگر پائلٹ اور کو پائلٹ ہلاک ہو چکے تھے تو پھر کنٹرول ٹاور والوں کا کس سے رابطہ رہا تھا اور طیارہ صحیح سلامت

ایئر پورٹ پر لینڈ کیسے کر گیا“...... عمران نے کہا۔

”جی عمران صاحب۔ ان سب باتوں نے تو میرا دماغ بھی ہلا کر رکھ دیا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا“...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

”سب سمجھ میں آ جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”اگر آپ کہیں تو میں چلوں آپ کے ساتھ“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”آ جاؤ۔ ہو سکتا ہے مجھے وہاں تمہاری اسسٹ کی ضرورت ہو۔ بلکہ رکو۔ میں تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ ہم ایئر پورٹ پر ایکسٹو کے سپیشل نمائندوں کے طور پر جائیں گے اور اس کے لئے ہمیں مخصوص کار میں جانا ہو گا ورنہ سیکورٹی والے ہمیں ایئر پورٹ کے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں گے“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ آ جائیں۔ میں آپ کے ساتھ جانے کی تیاری کرتا ہوں“...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے سیل فون کان سے ہٹا کر اس کا بٹن آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر واقعی انتہائی حیرت تھی۔ بلیک زیرو نے جو کچھ اسے بتایا تھا اسے سن کر عمران کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ نیند میں ہو اور خواب میں بلیک زیرو سے باتیں کرتا رہا ہو۔ سرداور اپنے نو سائنس دانوں سمیت پرواز کرتے ہوئے طیارے سے غائب ہو گئے تھے۔ ان سب کے ساتھ اس طیارے میں ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کرنل شریف جاگزئی بھی اپنے

نو ساتھیوں کے ساتھ موجود تھا اور طیارے میں کریو کے ساتھ پائلٹ اور کو پائلٹ کے ساتھ تھرڈ انجینئر بھی تھا۔ ان سب کی لاشیں طیارے میں موجود تھیں۔ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ پائلٹ، کو پائلٹ اور تھرڈ انجینئر کی لاشیں بھی طیارے کے پچھلے حصے میں تھیں جبکہ کنٹرول ٹاور والوں کا کہنا تھا کہ ان کا باقاعدہ ان سے رابطہ رہا تھا۔ سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ طیارہ بغیر پائلٹ اور کو پائلٹ کے پرواز کرتا رہا تھا اور طیارے نے اپنے وقت پر ہی ایئر پورٹ پر لینڈنگ کی تھی۔ یہی نہیں طیارہ مخصوص راستے پر چلتا ہوا سپیشل ٹرمینل پر بھی آ گیا تھا اور اس کے انجن بھی آف ہو گئے تھے جیسے طیارے کا کنٹرول پائلٹ اور کو پائلٹ کے ہاتھوں میں ہی ہو۔ سرداور اور ان کے ساتھ جو نو سائنس دان ایکریمیا میں سائنسی کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تھے ان کی واپسی طے تھی اور روانگی سے قبل عمران نے واقعی سرداور سے بات بھی کی تھی۔ اگر وہ اپنی ٹیم کے ہمراہ اسی طیارے میں تھے اور حکام کا بھی سیکورٹی اور سفری پروٹوکول کے تحت ان سے رابطہ تھا تو ان سب کو بھی طیارے میں ہی ہونا چاہئے تھا۔ طیارہ چار مختلف مقامات پر فیول کے لئے اتارا گیا تھا اور اس کی آخری بار فیولنگ ایشیا کے ملک ایمیکا ڈان میں ہوئی تھی جہاں فیول حاصل کرتے ہی طیارے ٹیک آف کر گیا تھا۔ اس کے بعد طیارے کی آخری لینڈنگ پاکیشیا کے دارالحکومت میں ہی ہونی تھی۔ ایمیکا ڈان سے پرواز کرتے ہوئے

طیارہ اپنے مخصوص روٹ پر سفر کرتا تھا جہاں راستے میں سمندر ہی سمندر تھا وہاں نہ کوئی دوسرا ملک تھا اور نہ کوئی جزیرہ اور نہ ہی کوئی ٹاپو۔ عمران ان روٹس کے بارے میں بخوبی علم رکھتا تھا۔ ایمیکا ڈان سے پرواز کے بعد طیارہ کم از کم پینتیس ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرتا تھا اور پھر پاکیشیا کی انٹرنیشنل لائن کراس کر کے ہی اس کی بلندی کم ہونا شروع ہوتی تھی۔ عمران کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اس قدر بلندی پر نہ کوئی طیارے میں داخل ہو سکتا تھا اور نہ ہی طیارے سے باہر آ سکتا تھا۔ پھر سرداور اور ان کے ساتھ نو سائنس دانوں کا غائب ہو جانا واقعی اچھنبے کی ہی بات تھی۔ اس کے ساتھ طیارے میں باقی افراد کا لاشوں کی صورت میں ملنا یہ سب باتیں کسی طرح عمران کو ہضم نہیں ہو رہی تھیں۔ یہ ناممکن ہی تھا کہ طیارے میں واقعی ہائی جیکرز موجود ہوں اور انہوں نے کرنل شریف اور ان کے ساتھیوں سمیت طیارے کے کریو کا خاتمہ کیا ہو اور پھر سرداور اور ان کے نو ساتھیوں کو لے کر طیارے سے کود گئے ہوں۔ عمران جتنا سوچتا جا رہا تھا اتنا ہی الجھتا جا رہا تھا اور پھر وہ اٹھا اور فوراً واش روم میں گھس گیا۔ اس نے منہ ہاتھ دھویا اور پھر واش روم سے باہر آ کر وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ تیار ہو کر فلیٹ سے باہر نکل رہا تھا۔ سلیمان اپنے مخصوص کمرے میں سویا ہوا تھا۔ عمران نے اسے جگانا مناسب نہ سمجھا تھا اور دروازے کو آٹو لاک لگا کر باہر آ گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ اپنی

ٹو سیٹر سپورٹس کار میں دانش منزل کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ باہر شدید سردی اور دھند چھائی ہوئی تھی لیکن سرداور اور ان کے نو ساتھی جو ملک اور قوم کا سرمایہ تھے ان کی پراسرار گمشدگی نے عمران جیسے شخص کو بھی ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اس لئے وہ ہر بات کی پرواہ کئے بغیر تیز رفتاری سے کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ تمام راستے اس کے دیکھے بھالے تھے اور پھر ویسے بھی آدھی رات تھی اس لئے تمام سڑکیں سنسان اور ویران تھیں اگر سڑک پر کوئی اور گاڑی موجود ہوتی تو عمران کی یہ تیز رفتاری اسے شدید نقصان پہنچا سکتی تھی۔ بیس منٹ بعد عمران دانش منزل پہنچ گیا۔ بلیک زیرو سفید رنگ کی کار لئے تیار تھا۔ عمران نے سپورٹس کار دانش منزل کے پورچ میں روک دی اور بلیک زیرو کی کار میں آ گیا۔ عمران چونکہ بلیک زیرو کو اپنے اسسٹنٹ کے طور پر لے جا رہا تھا اس لئے بلیک زیرو نے ہلکا پھلکا میک اپ کر رکھا تھا۔ عمران نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور کار نے ایک بار پھر سڑکوں پر برق رفتاری سے دوڑانا شروع کر دیا۔

”سر سلطان کا دوبارہ فون تو نہیں آیا تھا“...... عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”آیا تھا۔ وہ بے حد پریشان ہیں۔ صدر صاحب اور وزیراعظم صاحب ایئر پورٹ پہنچ چکے ہیں۔ میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ میں اور آپ آ رہے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میرا تو ابھی تک دماغ گھوما ہوا ہے عمران صاحب۔ سر سلطان کی بتائی ہوئی تفصیل عقل فہم سے بالا تر معلوم ہو رہی ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''کچھ نہ کچھ تو ہوا ہے۔ میرے لئے تو سب سے بڑا مسئلہ سرداور اور ان کے ساتھ نو سائنس دانوں کی گمشدگی کا ہے۔ وہ ہمارے ملک کے بیش قیمت سرمایہ ہیں۔ ان سب کا اچانک غائب ہو جانا ہمارے لئے انتہائی ہولناک ثابت ہو گا''۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''لیکن وہ سب محو پرواز طیارے سے غائب کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ تو بالکل ایسا ہی ہے جیسے انہیں آسمان نے اٹھا لیا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''لگتا تو کچھ ایسا ہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کہیں ایسا تو نہیں کہ واقعی کریو کے آدمیوں میں سے کسی نے غداری کی ہو۔ طیارے میں موجود افراد کو ہلاک اور بے ہوش کر کے سرداور اور ان کے ساتھیوں کو پیرا شوٹ باندھ کر نیچے چھوڑ دیا ہو۔ سمندر کے کسی مخصوص مقام پر ان کی کوئی لانچ یا بحری جہاز موجود ہو اور وہ انہیں وہاں سے لے گئے ہوں''...... بلیک زیرو نے سوچتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ تم نے مجھے بتایا تھا کہ طیارہ پینتیس ہزار فٹ کی بلندی پر تھا۔ پینتیس ہزار فٹ کی بلندی سے کسی بے ہوش شخص کو پیرا

شوٹ باندھ کر چھوڑا نہیں جا سکتا اور پھر طیارہ سمندر کے اوپر پرواز کر رہا تھا سمندر کے اوپر ہوائیں بے حد تیز ہوتی ہیں جو پیراشوٹ کو کہیں سے کہیں لے جا سکتی ہیں۔ ہوش مند شخص تو اسے سنبھال سکتا ہے لیکن بے ہوش آدمی کا پیرا شوٹ کنٹرول کرنا ناممکن ہے۔ پیرا شوٹ کی رسیاں زوردار جھٹکوں سے کسی بھی آدمی کی ہڈیاں توڑ سکتی ہیں۔ اگر کوئی سرداور اور ان کے ساتھیوں کو زندہ لے جانا چاہتا تھا تو وہ ایسی حماقت نہیں کر سکتا۔ سرداور اور ان کے نو ساتھی طیارے سے غائب ہیں مطلب وہ زندہ ہیں۔ اگر انہیں ہلاک کر دیا ہوتا تو ان کی لاشیں بھی طیارے میں ہی ہوتیں''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ انہیں بند طیارے میں سے اغوا کیا گیا ہے اور وہ بھی پینتیس ہزار فٹ کی بلندی پر محو پرواز طیارے سے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں قبل از وقت کوئی اندازہ نہیں لگانا چاہتا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔

''سر سلطان سے جب تمہاری بات ہوئی تھی۔ تو کیا انہوں نے تمہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ کرنل شریف جاگزئی اور پائلٹ اور ان کے ساتھیوں کی ہلاکتیں کیسے ہوئی ہیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے یا پھر ان کی ہلاکت کسی اور طریقے سے ہوئی ہے''...... عمران نے چند لمحے توقف کے بعد اس سے پوچھا۔

''اوہ ہاں۔ پریشانی کی وجہ سے میں آپ کو یہ اہم بات بتانا بھول گیا تھا۔ سرسلطان نے بتایا تھا کہ ان لاشوں پر زخم کا کوئی نشان نہیں ہے البتہ ان سب کے جسم نیلے رنگ کے ہیں۔ اس قدر نیلے جیسے ان کے جسموں میں خون کی بجائے نیلا رنگ دوڑ رہا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نیلی لاشیں۔ اوہ۔ کیا یہ سب لاشیں ایک جیسی ہیں''...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''جی ہاں۔ سرسلطان نے تو یہی بتایا تھا''...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور عمران خاموش ہو گیا۔ ان کی کار کے آگے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مخصوص چھوٹا سا فلیگ لگا ہوا تھا اور کار کی ونڈ سکرین پر سرخ رنگ کا ایک بڑا سا سٹیکر لگا ہوا تھا جس پر ایک شخص کا چہرہ مکمل طور پر نقاب میں چھپا ہوا تھا۔ کار تقریباً ایک گھنٹے بعد انٹرنیشنل ایئر پورٹ کی پارکنگ میں داخل ہو رہی تھی۔ ایئر پورٹ پر واقعی زبردست حفاظتی انتظام کیا گیا تھا وہاں جگہ جگہ مسلح کمانڈوز موجود تھے جنہوں نے اردگرد کے علاقوں کی ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ سرسلطان نے انہیں شاید ایکسٹو کی مخصوص کار کے بارے میں بتا دیا تھا۔ کار ایک حد تک چیکنگ پوسٹ پر رک کر آگے بڑھ گئی تھی۔ عمران نے پارکنگ میں کار روکی اور پھر وہ دونوں کار سے باہر آ گئے۔ ایئر پورٹ کے اندر بھی مسلح افراد موجود تھے۔ وہ دونوں مخصوص راستوں سے گزرتے ہوئے انٹرنیشنل لاؤنج میں آ گئے۔

جہاں صدر مملکت اور وزیراعظم سمیت حکومت کے کئی اعلیٰ عہدے دار موجود تھے۔ سرسلطان بھی وہیں موجود تھے۔ عمران اور بلیک زیرو کو دیکھ کر وہ تیر کی مانند ان کی طرف بڑھے۔

''اچھا ہوا عمران بیٹا کہ تم یہاں آ گئے۔ یہاں سب بے حد پریشان ہیں۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف سمیت ان کے دس افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ سرداور اور ان کے نو ساتھیوں کا کچھ پتہ نہیں ہے اور''...... سرسلطان نے ان کے قریب آ کر سلام و دعا کے بعد کہا۔ ان کے چہرے پر شدید تشویش تھی۔

''اللہ کرم کرے گا''...... عمران نے کہا اس نے آگے بڑھ کر صدر مملکت اور پرائم منسٹر سے ہاتھ ملایا۔ سرسلطان نے فرداً فرداً دوسرے عہدے داروں سے عمران کا ایکسٹو کے نمائندہ خصوصی کے حوالے سے تعارف کرایا۔ بلیک زیرو کو عمران کے کہنے پر انہوں نے اس کے اسسٹنٹ کے طور پر متعارف کرایا تھا۔ کوئی اور موقع ہوتا تو عمران صدر مملکت اور وزیراعظم اور دوسرے اعلیٰ عہدے داروں کے ساتھ اپنے مخصوص انداز میں بات کرنے سے بھی نہ رکتا لیکن معاملہ انتہائی گھمبیر اور پراسرار نوعیت کا تھا اس لئے اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

''طیارہ کہاں ہے''...... عمران نے سرسلطان سے پوچھا۔

''مجھے یقین تھا کہ تم اس معاملے کی تحقیق کرو گے اس لئے میں نے طیارے کو اس جگہ سے ہٹانے کی اجازت نہیں دی تھی جہاں وہ

خودبخود آ کر رک گیا تھا'' ۔۔ سر سلطان نے کہا۔

''اور لاشیں'' ۔۔ عمران نے پوچھا۔

''لاشیں بھی طیارے میں موجود ہیں'' ۔۔ سر سلطان نے جواب میں کہا۔

''کیا ہمارے علاوہ یہاں کسی اور تحقیقاتی ٹیم کو بھی بلایا گیا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''صدر مملکت اور پرائم منسٹر تو کہہ رہے تھے لیکن میں نے چیف کا حوالہ دے کر انہیں منع کر دیا تھا'' ۔۔ سر سلطان نے کہا اور عمران کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ وہ طیارے کو اور طیارے میں موجود لاشوں کو خود چیک کرنا چاہتا تھا۔ اگر طیارے کو وہاں سے ہٹا دیا گیا ہوتا یا ان سے لاشیں نکال لی گئی ہوتیں تو کئی کلیوز کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو سکتا تھا۔ معاملہ چونکہ انتہائی اہم نوعیت کا حامل تھا اس لئے عمران ذاتی طور پر وہاں ہر چیز نہایت باریک بینی سے چیک کرنا چاہتا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ صدر مملکت اور پرائم منسٹر صاحب کو بتا دیں کہ ہم طیارے میں جا رہے ہیں۔ آپ کنٹرول ٹاور کے اس آپریٹر جو اس طیارے کا ڈیٹا کنٹرول کر رہا تھا کو لے کر وہیں آ جائیں اور ہاں مجھے وہاں چیف انجینئر اور اس کے ساتھ ایک اسسٹنٹ کی بھی ضرورت پڑے گی۔ ان تینوں کو آپ طیارے میں لے آئیں''۔ عمران نے کہا اور سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انہوں نے

ایئر پورٹ کے چیف سیکورٹی آفیسر کو بلا کر انہیں طیارے میں لے جانے کے لئے کہا اور خود صدر مملکت اور پرائم منسٹر کی طرف بڑھ گئے جو ایک طرف کرسیوں پر بیٹھے اپنے مشیروں اور ایئر پورٹ حکام سے صلاح مشورہ کر رہے تھے۔ یہ معاملہ چونکہ انتہائی حساس نوعیت کا تھا اس سے ملکی مفاد کو دھچکا لگ سکتا تھا اس لئے میڈیا کو ایئر پورٹ سے دور ہی رکھا گیا تھا۔ ورنہ اس حیرت انگیز اور ناقابل یقین واقعے کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پوری دنیا میں تہلکہ مچا دیتی۔ عمران اور بلیک زیرو چیف سیکورٹی آفیسر کے ساتھ مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے سپیشل ٹرمینل کی طرف آ گئے جہاں ایک انٹرنیشنل دیوقامت طیارہ کھڑا تھا۔ طیارے کے گرد اب بھی مسلح افراد موجود تھے۔ ایک طرف سٹیرز وہیکل تھی جس کی سیڑھیاں طیارے کے سینٹر ڈور سے لگی ہوئی تھیں۔ عمران اور بلیک زیرو سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ سیڑھیوں پر دروازے کے پاس دو مسلح کمانڈوز موجود تھے۔ عمران اور بلیک زیرو چیف سیکورٹی آفیسر کے ساتھ طیارے میں آ گئے۔ طیارے کی لائٹیں آن تھیں۔ سامنے نفیس کرسیوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں۔ جن پر چند افراد الٹے سیدھے پڑے ہوئے تھے۔ کاک پٹ سے کچھ فاصلے پر تین سفید لباس والے اشخاص بھی گرے پڑے تھے جو غالباً طیارے کے پائلٹ، کو پائلٹ اور تھرڈ انجینئر ہی ہو سکتے تھے کیونکہ ان کے مخصوص یونیفارم تھے۔ عمران آگے بڑھا اور ایک یونیفارم والے شخص پر

جھک گیا۔ اس آدمی کا رنگ نیلا ہو رہا تھا۔ نیلا رنگ اتنا تیز تھا جیسے اسے نیلی روشنائی کے تالاب میں ڈبکی دے کر نکالا گیا ہو۔ عمران نے اس کے جسم کے مختلف حصے دیکھے لیکن واقعی اس کے جسم پر زخم کا کوئی نشان نہیں تھا۔ عمران نے اس آدمی کی آنکھیں کھول کر دیکھیں۔ نیلا رنگ اس کی آنکھوں میں بھی تھا۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر وہ دوسرے آدمی کی طرف بڑھا۔ اس نے پہلے جس آدمی کو چیک کیا تھا وہ طیارے کا پائلٹ تھا اب یہ دوسرا آدمی کوپائلٹ تھا۔ کو پائلٹ کی حالت بھی پائلٹ سے مختلف نہیں تھی۔ اس کی لاش بھی نیلے رنگ کی تھی۔ عمران نے باری باری ان سب کو چیک کیا اور پھر طیارے کے مختلف حصے چیک کرنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد سرسلطان بھی چیف انجینئر کے ایک اسسٹنٹ اور کنٹرول ٹاور کے اس آپریٹر کو لے کر وہاں آ گئے جو اس طیارے سے مسلسل رابطے میں تھا۔

''نام کیا ہے آپ کا''.... عمران نے چیف انجینئر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میں حیدر علی ہوں جناب اور یہ میرا اسسٹنٹ قادر بخش ہے''۔ چیف انجینئر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''آپ دونوں کاک پٹ میں جائیں اور طیارے کے کنٹرول پینل اور دوسرے آلات چیک کریں۔ آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ طیارے نے ایمیکا ڈان سے یہاں تک کتنی بلندی پر سفر کیا ہے۔

طیارہ پائلٹ کے کنٹرول میں تھا یا آٹو کنٹرول تھا۔ اس کے علاوہ آپ دونوں نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ طیارہ اپنے مخصوص روٹ پر ہی رہا تھا یا کسی جگہ سے اپنے روٹ سے ہٹ گیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ ہم چیک کرتے ہیں''...... چیف انجینئر نے کہا۔

''مجھے ایگزیکٹ اور فائنل رپورٹیں چاہئیں''...... عمران نے کہا۔

''حتمی رزلٹ کے لئے تو ہمیں طیارے کا بلیک باکس چیک کرنا پڑے گا جناب۔ بلیک باکس سے ہی ہمیں حتمی ثبوت مل سکتے ہیں کہ طیارہ مسلسل کتنی بلندی پر پرواز کرتا ہوا آیا ہے۔ اس کی رفتار کیا تھی اور یہ اپنے مخصوص روٹ سے ہٹا تو نہیں تھا''...... چیف انجینئر نے کہا۔

''بلیک باکس ہو یا آپ کو ایک ایک پرزہ بھی اس طیارے کا الگ الگ کرنا پڑے تو کر دیں لیکن مجھے حتمی ثبوت چاہئے''۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ یس سر۔ ہو جائے گا سر۔ یہ سب ہم کر لیں گے''۔ چیف انجینئر نے فوراً کہا۔

''کتنی دیر میں ہو گا یہ سب''...... عمران نے پوچھا۔

''آلات کی چیکنگ، بلیک باکس کو کھولنے کے بعد اس میں سے معلومات حاصل کرنے میں دو سے تین دن لگ سکتے ہیں سر۔ لیکن ہم کوشش کریں گے کہ ایک آدھ دن میں ہی ہم یہ کام پورا کر

یس''..... چیف انجینئر نے کہا۔

''اوکے۔ بلیک باکس سے حاصل ہونے والا تمام ڈیٹا اور اس کی اصل ریکارڈنگ بھی مجھے چاہئے''.....عمران نے کہا۔

''یس سر۔ مل جائے گی''..... چیف انجینئر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''جائیں اور ابھی سے اپنا کام شروع کر دیں''..... عمران نے کہا اور چیف انجینئر اپنے اسسٹنٹ کو لے کر کاک پٹ کی طرف چلا گیا۔

''طاہر تم طیارے کے ایک ایک انچ کا جائزہ لو۔ معمولی کلیو بھی تمہاری نظروں سے اوجھل نہیں رہنا چاہئے''..... عمران نے کہا اور بلیک زیرو اثبات میں سر ہلا کر آگے بڑھ گیا۔

''اور تم۔ تمہارا کیا نام ہے''..... عمران نے کنٹرول ٹاور کے آپریٹر سے پوچھا۔

''میرا نام راحت بیگ ہے جناب''..... اس نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔

''کب سے ہو تم ڈیوٹی پر''.....عمران نے پوچھا۔

''میری ڈیوٹی آٹھ گھنٹوں کی ہے جناب۔ میں شام چار بجے آتا ہوں اور رات بارہ بجے آف کرتا ہوں''..... راحت بیگ نے جلدی سے کہا۔

''گڈ۔ تو ایمیکا ڈان سے یہاں تک اس طیارے کا کنٹرولنگ

چارج تمہارے ہی پاس تھا''.....عمران نے کہا۔

''یس سر''..... راحت بیگ نے کہا۔

''تم صرف اس طیارے کو کنٹرول کر رہے تھے یا آنے جانے والے دوسرے طیاروں کا کنٹرول بھی تمہاری پاس ہی تھا''.....عمران نے پوچھا۔

''نو سر۔ یہ طیارہ ہائی پرارٹی کا حامل تھا اس لئے مجھے صرف اسی طیارے سے رابطہ رکھنے اور اسے کنٹرول کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور میں اس طیارے کو ایک الگ سسٹم پر کنٹرول کر رہا تھا۔ ایرون سسٹم پر''..... راحت بیگ نے کہا۔

''ایرون سسٹم۔ مطلب راڈار سسٹم کی بجائے اس طیارے کو تم سیٹلائٹ سسٹم پر کنٹرول کر رہے تھے''..... عمران نے چونک کر کہا۔

''یس سر''..... راحت بیگ نے کہا۔

''تب تو تمہیں یہ طیارہ ایمیکا ڈان سے ہی کمپیوٹر سکرین پر دکھائی دے رہا ہو گا''..... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ یہ سسٹم حال ہی میں سپیشل فلائٹس کی چیکنگ کے لئے لگایا گیا ہے''..... راحت بیگ نے جواب دیا۔

''تمہارے اس سسٹم کے تحت طیارے کی بلندی کیا تھی۔ روٹ میپ کیا تھا اور کیا طیارہ اپنے مخصوص روٹ لائن پر تھا''..... عمران نے پوچھا۔

''یس سر۔ طیارہ مسلسل اپنی روٹ لائن پر تھا۔ اس کی بلندی

پینتیس ہزار ہی تھی''...... راحت بیگ نے کہا اور عمران کو طیارے کی رفتار اور دوسری معلومات فراہم کرنے لگا جو طیارے کو ایک مخصوص پوائنٹ سے دوسرے پوائنٹ تک لانے کے متعلق تھیں۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ طیارہ راستے میں کہیں لینڈ نہیں ہوا تھا اور نہ ہی اس نے روٹ لائن بدلی تھی''......عمران نے کہا۔

''نو سر۔ سسٹم ہمیں بہترین معلومات فراہم کرتا ہے اور طیارے کا پائلٹ بھی ہماری ہدایات پر عمل کرتا رہا ہے۔ راستہ کلیئر اور متوازی تھا اس لئے پائلٹ طیارے کو میری بتائی ہوئی بلندی تک لے گیا تھا۔ یہ بلندی انٹرنیشنل لائن کراس کرنے کے بعد ہی کم کی گئی تھی۔ اس دوران میری نظریں سکرین پر ہی رہی تھیں۔ طیارے نے جب بلندی کم نہیں کی تھی اور روٹ تبدیل نہیں کیا تھا تو اس کے کہیں اور لینڈنگ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے''...... راحت بیگ نے کہا۔

''کیا تم نے پائلٹ اور کو پائلٹ دونوں سے ہی ریڈیو پر بات کی تھی''......عمران نے پوچھا۔

''یس سر۔ میں دونوں کو ہدایات دینے کا پابند ہوں اور دونوں مجھ سے ہی انسٹرکشنز حاصل کرتے رہے ہیں''...... راحت بیگ نے کہا۔

''گڈ۔ اب یہ بتاؤ ان دونوں کی بات چیت میں تم نے کوئی خاص بات محسوس کی تھی یا کوئی ایسی بات جو تمہارے لئے انوکھی یا

حیرت انگیز ہو''......عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ مجھے تو کوئی خاص بات محسوس نہیں ہوئی۔ پائلٹ اور کو پائلٹ نارمل انداز میں ہی باتیں کرتے رہے تھے''...... راحت بیگ نے کہا۔

''ان کے لب و لہجے میں کوئی فرق آیا ہو یا تمہیں کہیں ایسا لگا ہو جیسے وہ دونوں تم سے روٹین سے ہٹ کر بات کر رہے ہوں''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''نو سر۔ میں نے ان کے لب و لہجے میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں کی تھی''...... راحت بیگ نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اس طیارے سے تم مستقل لنکڈ تھے یا وقفے وقفے سے ان سے بات ہوتی تھی''......عمران نے پوچھا۔

''مستقل لنک تو نہیں رہتا تھا مجھے جب انہیں ہدایات دینی ہوتی تھیں تب میں ان سے بات کرتا تھا یا انسٹرکشن کے لئے وہ مجھ سے رابطہ کر لیتے تھے''...... راحت بیگ نے جواب دیا۔

''کتنی دیر کے لئے وقفہ ہوتا تھا''......عمران نے پوچھا۔

''کبھی دس منٹ کا، کبھی آدھے گھنٹے کا اور کبھی ایک گھنٹے کے بعد ان سے بات ہوتی تھی''...... راحت بیگ نے کہا۔

''مطلب۔ ایک گھنٹے سے زیادہ تمہارا ان سے رابطہ منقطع نہیں رہا''......عمران نے کہا۔

''نو سر۔ ایک گھنٹے میں ایک آدھ بار ان سے لنک ضرور ہوتا تھا''...... راحت بیگ نے جواب دیا۔

''ایمرون سسٹم میں تو باقاعدہ میموری ہوتی ہے۔ جس میں تمہاری، پائلٹ اور کوپائلٹ کے ساتھ ہونی والے تمام باتیں ریکارڈ ہوتی رہی ہوں گی''...... عمران نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میری اور ان کی باتوں کی باقاعدہ ریکارڈنگ ہوئی ہے۔ سارا ڈیٹا میرے سسٹم میں محفوظ ہے''...... راحت بیگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس ریکارڈنگ کی ایک کاپی بنا کر مجھے دے دو۔ اس کے ساتھ مجھے روٹ میپ کے گرافکس بھی دے دو''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ میں ریکارڈنگ کی کاپی اور گرافکس ابھی جا کر تیار کر لیتا ہوں''...... راحت بیگ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو عمران نے اسے مزید ہدایات دیں اور وہ سر ہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

''کیا معاملہ ہو سکتا ہے عمران بیٹا۔ سرداور اور ان کے ساتھی طیارے سے کہاں غائب ہو گئے ہیں اور یہ سب''...... سرسلطان نے وہاں موجود لاشوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں ابھی جائزہ لے رہا ہوں۔ صورت حال واضح ہو گی تو میں آپ کو بتا دوں گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور سرسلطان

خاموش ہو گئے۔ وہ جانتے تھے کہ جب عمران سنجیدہ ہوتا ہے تو وہ اپنے کام میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتا۔ عمران نے ایک ایک کر کے تمام لاشیں دیکھیں اور پھر وہ سرداور اور ان کے ساتھیوں کا سامان چیک کرنے لگا۔

''آپ یہ لاشیں یہاں سے ہٹا دیں اور فرانسک لیبارٹری میں بھجوا دیں تاکہ یہ پتہ چلایا جا سکے کہ یہ سب کیسے ہلاک ہوئے ہیں اور ان کے جسم اس قدر نیلے کیوں ہیں۔ فرانسک لیبارٹری سے ان کی ہلاکت کے پرفیکٹ ٹائم کا بھی پتہ چل جائے گا''...... عمران نے سرسلطان سے مخاطب ہو کر کہا اور سرسلطان اثبات میں سر ہلا کر طیارے کے آوٹ ڈور کی طرف بڑھ گئے تاکہ وہاں موجود کمانڈوز کو بلا کر وہاں سے لاشیں ہٹانے کا کہہ سکیں۔

بلیک زیرو طیارے کی ہر چیز کو نہایت باریک بینی سے چیک کر رہا تھا۔ عمران اس کے پاس آ گیا۔

''کچھ ملا''...... عمران نے اس سے پوچھا۔

''نہیں۔ ابھی تک تو کچھ نہیں ملا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے سر ہلایا اور سر اٹھا کر اوپر دیکھنے لگا۔ چھت کا جائزہ لینے کے بعد وہ بلیک زیرو کے ساتھ طیارے کے فرش اور سیٹوں کو نہایت باریک بینی سے چیک کرنے میں مصروف ہو گیا۔

''عمران صاحب''...... اچانک بلیک زیرو نے کہا اور عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ بلیک زیرو ایک سیٹ پر جھکا ہوا

تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چمکتا ہوا کارڈ تھا۔

''یہ دیکھیں۔ اس سیٹ کے کونے میں مجھے یہ ایلومنیم کا کارڈ ملا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا اور کارڈ لے کر عمران کے پاس آ گیا۔ عمران نے اس سے کارڈ لیا۔ کارڈ واقعی ایلومنیم یا ایسی ہی کسی چمکدار دھات کا بنا ہوا تھا۔ کارڈ کے ایک طرف دنیا کا نقشہ بنا ہوا تھا جسے دو ہاتھوں نے تھام رکھا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دو ہاتھوں نے گلوب کو دبوچ رکھا ہو۔ دونوں ہاتھوں کا رنگ نیلا تھا۔ ایک ہاتھ پر انگریزی کا حرف ڈبلیو ابھرا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ کی پشت پر ایل ابھرا ہوا تھا جبکہ دوسری جانب کارڈ بالکل پلین تھا۔

''یہ کیا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پتہ نہیں۔ کارڈ پر بنے سائن سے تو لگ رہا ہے جیسے ڈبلیو اور ایل والے ہاتھ دنیا کو پکڑنے کی کوشش کر رہے ہوں یا ان ہاتھوں نے دنیا کو دبوچ لیا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاتھوں پر ڈبلیو اور ایل سے کیا مراد ہو سکتی ہے''...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

''ڈبلیو سے مراد تو ورلڈ ہو سکتا ہے اور ایل سے کچھ بھی بن سکتا ہے۔ لاسٹ، لوسٹ، ورلڈ لاسٹ یا اس سے ورلڈ لوسٹ بھی کہا جا سکتا ہے۔ جس کا مطلب آخری دنیا یا دنیا کا نقصان بنتا ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''کارڈ یہاں آیا کہاں سے۔ کیا یہ کارڈ اس طیارے کے کسی

پینجر کے پاس تھا''...... عمران نے کہا۔

''یہ کارڈ مجھے پچھلی سیٹوں سے ملا ہے جبکہ تمام لاشیں طیارے کے اگلے حصے میں ہیں۔ میں نے نہایت باریک بینی سے چیکنگ کی ہے۔ ان میں سے پچھلی سیٹوں کی طرف کوئی نہیں گیا تھا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ انٹرنیشنل فلائٹ ہے۔ سیکورٹی کے لئے اس طیارے کے بلیک باکس میں اندرونی ریکارڈنگ بھی کی جاتی ہے۔ جب تک ہم تمام شواہد اکٹھے نہیں کر لیں گے ہم کسی نتیجے تک نہیں پہنچ سکیں گے''...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سرداور کی آنکھیں کھلیں تو انہوں نے خود کو ایک ہال نما کمرے میں پایا۔ وہ ایک فولادی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور اس کرسی پر وہ راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔ یہی نہیں کمرے کے عین وسط میں ایک آہنی ستون تھا جس کے گرد دس کرسیاں پڑی ہوئی تھیں اور ان کرسیوں پر سرداور کی طرح باقی نو افراد بھی جکڑے ہوئے تھے۔

کمرہ گول سا تھا اور دیواروں میں بڑی بڑی سکرینیں لگی ہوئی تھیں۔ ان سکرینوں پر کسی شہر کی بلند و بالا عمارتیں دکھائی دے رہی تھیں۔ تمام عمارتیں جیسے خالص سٹیل کی بنی ہوئی تھیں۔ ان عمارتوں کے درمیان سڑکیں بھی تھیں جو ٹھوس اور سٹیل جیسی ہی دکھائی دے رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ہیلی کاپٹر سے کوئی کیمرہ مین کسی شہر کے اوپر سے باقاعدہ فلم بنا رہا ہو۔ سڑکوں پر کیپسول جیسی چھوٹی بڑی گاڑیاں دوڑتی دکھائی دے رہی تھیں۔ جن کے رنگ الگ الگ

تھے لیکن ان کے ڈیزائن تقریباً ایک جیسے ہی تھے سڑکوں پر سفید رنگ کی لائنیں سی بنی ہوئی تھیں۔ گاڑیاں ان لائنوں پر ہی دوڑتی بھاگتی دکھائی دے رہی تھیں۔ تمام سڑکوں پر چار چار لائنیں تھیں۔ دو لائنوں سے کیپسول جیسی گاڑیاں آ رہی تھیں اور دو لائنوں پر گاڑیاں مخالف سمت میں جا رہی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ گاڑیاں صرف ان مخصوص لائنوں پر ہی چل رہی ہوں۔

سڑکوں کے دائیں بائیں فٹ پاتھ نما راستے بنے ہوئے تھے جہاں انسانوں جیسے مشینی روبوٹ چلتے پھرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ سب ایک جیسی ہئیت اور شکل وصورت کے مالک تھے۔ کیمرہ مین جیسے ہیلی کاپٹر کو مختلف راستوں پر لے جاتے ہوئے اوپر سے مسلسل فلم بنا رہا ہو۔ سکرین کے مناظر تقریباً ان انگریزی فلموں سے ملتے جلتے تھے جو فیوچر کے تحت دو ہزار پچاس اور ساٹھ کے عشروں کے سائنس فکشن کے نئی اور جدید تقاضوں کے تحت بنائی جاتی تھیں۔

سرداور حیرت بھرے انداز میں یہ سب دیکھ رہے تھے۔ ان کا شعور بیدار ہو چکا تھا لیکن وہ ان مناظر میں اس حد تک کھوئے ہوئے تھے کہ انہیں ابھی تک احساس ہی نہیں ہوا تھا کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہیں۔ کچھ دیر بعد ایک ایک کر کے وہاں موجود باقی بے ہوش افراد کو بھی ہوش آنے لگا۔ ہوش میں آتے ہی ان کی نظریں سکرینوں پر گڑ جاتیں اور وہ فیوچر کے اس حسین اور ہوشربا

ماحول میں جیسے کھو سے جاتے۔

''یہ۔ یہ۔ کون سی جگہ ہے۔ ہم یہاں کیسے آ گئے اور یہ۔ یہ سب کیا ہے''...... اچانک سرداور کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر شخص نے بری طرح سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر باقی افراد کے ساتھ سرداور بھی بری طرح سے چونک پڑے اور پھر جیسے ہی وہ سب مکمل ہوش میں آئے ان کے چہروں پر شدید حیرت اور پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ ہاں۔ ہم تو طیارے میں تھے اور پاکیشیا کے لئے سفر کر رہے تھے۔ طیارہ کہاں گیا اور ہم سب یہاں کیسے آ گئے''...... ایک اور نوجوان سائنس دان نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو سرداور کے ذہن میں بھی فوراً سابقہ منظر گھوم گیا۔ وہ پاکیشیائی طیارے میں سوار تھے اور طیارہ ایمریکا ڈان سے فیول لے کر پاکیشیا کی طرف رواں دواں تھا۔ طویل اور تھکا دینے والے سفر سے سرداور کا برا حال ہو رہا تھا۔ وہ آخری چند گھنٹوں کے لئے آرام کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے آرام دہ کرسی کو بیلنس کیا اور اس پر ایزی ہو کر بیٹھ گئے اور انہوں نے آنکھیں موند لیں اور پھر آنکھیں بند ہوتے ہی انہیں نیند نے آ لیا۔ اس کے بعد اب ان کی آنکھیں کھلی تھیں اور وہ طیارے کی بجائے اس عجیب و غریب کمرے میں آہنی راڈز والی کرسی پر جکڑے ہوئے تھے۔

''یہاں میرے ساتھ اور کون کون ہے''...... سرداور نے پریشانی

کے عالم میں پوچھا۔ انہیں اپنے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے افراد دکھائی دے رہے تھے لیکن دوسری طرف اور عقب میں کون تھا یہ وہ نہیں دیکھ سکتے تھیں۔ ان کی آواز سن کر ان سب نے باری باری انہیں اپنے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ سرداور ان کے نام سن کر اور زیادہ پریشان ہو گئے۔ کیونکہ یہ سب ان کی ٹیم کے سائنس دان ہی تھے جو ان کے ساتھ ایکریمیا میں ایک اہم سائنسی کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے۔

''اگر ہم سب یہاں ہیں تو کرنل شریف اور ان کے ساتھی کہاں ہیں۔ ہم سب طیارے میں تھے اور طیارہ محو پرواز تھا۔ اس طیارے سے ہمیں یہاں کون لایا ہے اور کیسے''...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اچانک ان کے سامنے دیواروں پر موجود سکرینیں تاریک ہو گئیں اور پھر سکرینوں پر جھماکے سے ہوئے اور ایک جیسا منظر ابھر آیا۔ تمام سکرینوں پر ایک جیسے منظر وہ سب آسانی سے دیکھ رہے تھے۔ اس بار سکرینوں پر جو منظر ابھرا تھا وہ دیکھ کر نہ صرف سرداور بلکہ باقی سائنس دان بھی بری طرح سے چونک پڑے۔ سکرینوں پر اسی طیارے کا اندرونی منظر تھا جس میں وہ سب سفر کر رہے تھے۔

طیارے کے اندر سرداور سمیت ان کے سبھی ساتھی دکھائی دے رہے تھے۔ ایک سیٹ پر سرداور سیٹ کی پشت پر سر ٹکائے آنکھیں بند کئے پڑے تھے۔ باقی سائنس دان بھی تھکے تھکے سے دکھائی

دے رہے تھے جبکہ ان کے اردگرد بیٹھے ہوئے ملٹری انٹیلی جنس کے افراد چوکنے اور ہوشیار تھے ان کی آنکھوں میں نیند کا شائبہ تک دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ایک طرف کرنل شریف کرسی پر بیٹھے ہوئے کولڈ ڈرنک پی رہے تھے۔

اسی لمحے اچانک جہاز کی چھت سے ہلکے نیلے رنگ کی دس جگہ سے روشنی سی پھوٹی اور اس روشنی میں سرداور سمیت ان کے نو ساتھی جیسے نہا سے گئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے چھت کے ان حصوں میں سوراخ ہو گئے ہوں اور ان سوراخوں سے نیلی روشنی کی پھواریں سی پھوٹ کر ان سب پر پڑ رہی ہوں۔ نیلے رنگ کی روشنی کی پھواریں دیکھ کر کرنل شریف اور ان کے ساتھی بری طرح سے چونک پڑے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے اچانک ان پر بھی اسی طرح روشنی کی پھواریں سی پڑنے لگیں جیسی سرداور اور ان کے نو ساتھیوں پر پڑ رہی تھیں لیکن روشنی کی جو پھواریں کرنل شریف اور ان کے ساتھیوں پر پڑ رہی تھیں وہ گہرے نیلے رنگ کی اور جیسے ہی ان پر تیز نیلی روشنی کی پھواریں پڑیں وہ جیسے یکلخت اپنی اپنی جگہوں پر ساکت ہو کر رہ گئے۔

''یہ کیسی روشنیاں ہیں اور یہ سب ہو کیا رہا ہے''...... سرداور کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر سائنس دان نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ خاموش رہو''...... سرداور نے کہا۔ اچانک انہوں

نے ایک اور حیرت انگیز منظر دیکھا ان پر اور ان کے ساتھیوں پر نیلے رنگ کی روشنی کی جو پھواریں پڑ رہی تھیں وہ سب جیسے اس نیلی روشنی میں ضم ہوتے چلے جا رہے تھے۔ ان کے جسم نیلی روشنی میں تحلیل ہوتے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ ان سب کے جسم نیلے سایوں جیسے بن گئے تھے جن کے آر پار آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا۔ کچھ ہی لمحوں میں ان سب کے نیلے سائے بھی جیسے اس نیلی روشنی کی پھواروں میں غائب ہو گئے اور جیسے ہی ان کے جسم نیلی روشنی کی پھواروں میں گم ہوئے طیارے کی چھت سے نکلتی ہوئی نیلی روشنی یکلخت ختم ہو گئی اور یہ دیکھ کر سرداور کی آنکھیں پھٹ پڑیں کہ وہ جس سیٹ پر تھے وہ سیٹ اب بالکل خالی دکھائی دے رہی تھی۔ نہ صرف ان کی سیٹ بلکہ ان کے باقی نو سائنس دان ساتھیوں کی سیٹیں بھی خالی ہو گئی تھیں۔ جیسے ان سب کو اس نیلی روشنی نے نگل لیا ہو۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ ہم اس طرح کیسے غائب ہو گئے ہیں اور وہ نیلی روشنی''...... سرداور کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے ایک سائنس دان نے آنکھیں پھاڑتے اور ہکلاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے کرنل شریف اور ان کے ساتھیوں اور طیارے کے کریو کے افراد کو لہرا کر گرتے دیکھا۔ ان پر پڑنے والی تیز نیلی روشنی بھی ختم ہو گئی تھی لیکن وہ سب زمین پر یوں گر گئے تھے جیسے تیز نیلی روشنی نے ان سب کے جسموں سے جان نکال لی ہو۔ تیز نیلی روشنی

ختم ہو گئی تھی مگر روشنی کی نیلاہٹ جیسے ان سب پر اپنی چھاپ چھوڑ گئی تھی۔

ان سب کے رنگ اس قدر نیلے پڑ گئے جیسے وہ سب نیلے رنگ کے تالاب سے نکل کر آئے ہوں۔ اسی لمحے چھت سے پھر تین ہلکی نیلی لائٹوں کی پھواریں گریں اور ان سب نے وہاں تین افراد کو نمودار ہوتے دیکھا۔ ان تینوں کے لباس اور ان کی شکلیں دیکھ کر سرداور کا رنگ زرد ہو گیا۔ وہ طیارے کا پائلٹ، کو پائلٹ اور تھرڈ انجینئر تھا۔ نیلی روشنی میں وہ تینوں کاک پٹ سے ٹرانسمٹ ہو کر وہاں نمودار ہو گئے تھے۔ جیسے ہی ان تینوں کے جسم وہاں مکمل ہوئے نیلی روشنی وہاں سے ختم ہو گئی۔ ان تینوں کے رنگ بھی نیلے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔

”سرداور۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے اور یہ سب ہمیں یہاں کیوں دکھایا جا رہا ہے“...... سرداور کے ایک ساتھی نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ سرداور کوئی جواب دیتے سکرین ایک بار پھر تاریک ہو گئی اور پھر دوبارہ روشن ہوئی تو سب سکرینوں پر دنیا کا ایک گلوب دکھائی دیا جس کے گرد دو ہاتھ پھیلے ہوئے تھے جیسے وہ گلوب دبوچنا چاہتے ہوں۔ دونوں ہاتھوں پر الگ الگ انگریزی حروف ڈبلیو اور ایل لکھا ہوا تھا۔ گلوب ان دو ہاتھوں کے درمیان گھوم رہا تھا اور پھر اچانک گلوب اور ہاتھ سکرین پر تیرتے ہوئے اوپر کے رائٹ کارنر پر چلے گئے اور سکرین پر ایک

انسانی چہرہ دکھائی دیا۔ اس انسان نے چہرے پر نیلے رنگ کا ماسک پہن رکھا تھا۔ اس ماسک پر آنکھوں کی جگہ سیاہ رنگ کے شیشے سے لگے ہوئے تھے جس سے اس کی آنکھیں بھی دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔ اس نیلے ماسک والے چہرے کے عقب میں سرخ رنگ کی ایک دیوار تھی اس دیوار پر بھی گلوب اور دو ہاتھ بنے ہوئے تھے جو سکرین پر پہلے ابھرے تھے۔

”ویلکم ٹو ونڈر لینڈ۔ میں پاکیشیا کے معروف اور ذہین سائنس دان سرداور سمیت ان کے تمام ساتھیوں کو ونڈر لینڈ میں خوش آمدید کہتا ہوں“...... اچانک ماسک کے پیچھے اس انسان کے ہونٹ ہلے اور کمرے میں ایک تیز آواز ابھری۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے انسان کی بجائے کوئی مشین بول رہی ہو۔ باقاعدہ مشین فیک آواز تھی۔

ونڈر لینڈ۔ کیا مطلب۔ ونڈر لینڈ سے تمہاری کیا مراد ہے اور تم کون ہو“...... سرداور نے تیز لہجے میں کہا ان کے لہجے میں حیرت کا عنصر بھی شامل تھا۔

”ونڈر لینڈ سے مراد ونڈر لینڈ ہے سرداور اور اس کا مطلب ہے عجائبات کی سرزمین۔ حیرت انگیز دنیا جسے تم سائنس کی حیرت انگیز اور انتہائی جدید دنیا کا بھی نام دے سکتے ہو اور میں اس ونڈر لینڈ کا سپریم چیف ہوں میں تمہیں اپنا نام تو نہیں بتا سکتا البتہ تم سب مجھے ڈاکٹر ایکس کہہ سکتے ہو“...... نیلے ماسک والے نے کہا جیسے وہ ان سب کی آوازیں بخوبی سن رہا ہو۔

”ہونہہ۔ تو تم نے سکرین پر ہمیں مشینی دنیا کے جو مناظر دکھائے تھے کیا وہ حقیقی تھے یا تم نے ہمیں سائنس فکشن فلمی مناظر دکھائے تھے“...... سرداور نے منہ بنا کر کہا۔

”وہ سب حقیقی مناظر تھے سرداور۔ تم سب اس وقت اسی مشینی دنیا یعنی ونڈر لینڈ میں ہو۔ یہ دنیا کا جدید اور انتہائی انوکھا لینڈ ہے جس میں صرف اور صرف مشینیں کام کرتی ہیں۔ سارا شہر انہی مشینوں سے آباد ہے۔ یہاں صرف روبوٹ کام کرتے ہیں۔ ونڈر لینڈ میں سوائے روبوٹس اور مشینوں کے کچھ بھی نہیں ہے۔ اس جدید اور حیرت انگیز مشینی دنیا میں اگر کوئی زندہ مخلوق ہے تو وہ صرف تم اور تمہارے یہ نو سائنس دان ساتھی ہیں۔ تم دس انسانوں کے سوا ونڈر لینڈ میں انسانی زندگی کا نام و نشان بھی موجود نہیں ہے اور تم سب ونڈر۔لینڈ کی ایک مخصوص عمارت کے اندر ہو۔ جب تک تم اس عمارت کے اندر رہو گے تم سب زندہ رہو گے اور جیسے ہی تم میں سے کسی نے بھی اس عمارت سے باہر قدم رکھنے کی کوشش کی تو وہ ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جائے گا۔ ونڈر لینڈ پر ہر طرف ہاٹ ریز پھیلی ہوئی ہیں۔ جو ان مشینوں اور روبوٹس کو تو نقصان نہیں پہنچاتیں لیکن جیسے ہی ان ریزوں کی زد میں کوئی بھی زندہ مخلوق آتی ہے وہ ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاتی ہے۔ یہ سمجھ لو کہ ہاٹ ریز مشینوں اور روبوٹس کی زندگی ہے اور زندہ مخلوق کی موت، ان ریز سے تمام مشینیں چارج اور ایکٹیو رہتی ہیں۔ یہاں نہ دن ہوتا ہے

اور نہ رات۔ ہاٹ ریز سے ونڈر لینڈ کا درجہ حرارت ایک ہزار فارن ہیٹ سے بھی زیادہ ہے جو ان مشینوں کے سوا ہر چیز کو جلا کر راکھ بنا دیتا ہے“...... ڈاکٹر ایکس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”اگر یہ مشینی دنیا ہے تو پھر ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے۔ یہ تو میں سمجھ گیا ہوں کہ طیارے میں ٹرانسمٹ ریز پھینکی گئی تھیں جن سے ہمیں ٹرانسمٹ کر کے یہاں لایا گیا ہے اور ایسی ہی ریز سے طیارے میں موجود دوسرے افراد کو بھی نقصان پہنچایا گیا تھا۔ کیا میں تم سے پوچھ سکتا ہوں کہ ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے اور طیارے میں موجود افراد کا کیا ہوا تھا“...... سرداور نے کہا۔

”گڈ۔ تمہیں یہ تو سمجھ آ گئی کہ تمہیں طیارے سے یہاں کیسے لایا گیا ہے دنیا میں انسانوں اور بے جان چیزوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ ٹرانسمٹ کرنے والی ریز پر بہت کام ہو رہا ہے۔ زیرو لینڈ والوں نے اور ایکریمیا کے ایک سائنس دان بلیک جیک نے بھی اس حیرت انگیز ایجاد میں کافی حد تک کامیابی حاصل کر رکھی ہے لیکن ان کی ٹیکنالوجی ہماری جدید ٹیکنالوجی سے بہت پیچھے ہے۔ وہ بے جان چیزوں اور زندہ انسانوں کو ایک مخصوص حد تک ایک جگہ سے دوسری جگہ ٹرانسمٹ کر سکتے ہیں لیکن ہماری بلیو لائٹ دنیا کے کسی بھی حصے اور کسی بھی خطے میں اپنا کام بخوبی سرانجام دے سکتی ہیں اور ہم دنیا کی ہر چیز چاہے وہ ایک پہاڑی ہی کیوں نہ ہو ان ریز سے ٹرانسمٹ کر کے کہیں سے کہیں پہنچا سکتے ہیں۔ یہ تو

ہماری ایک بہت چھوٹی سی ایجاد ہے۔ ونڈر لینڈ کا نام ہی صرف ونڈر لینڈ نہیں ہے یہ جدید ترین سائنسی ایجادات کی انتہائی انوکھی دنیا ہے۔ اس حیرت انگیز دنیا کو دیکھ کر آپ سب یقیناً دنگ رہ جائیں گے۔ سائنسی ترقی میں ہم آپ کی دنیا اور خاص طور پر زیرا لینڈ والوں سے بھی کئی سو سال آگے نکل گئے ہیں۔ ونڈر لینڈ کی دنیا واقعی ونڈر ہے جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے تم ہماری دنیا کے انسان نہیں ہو بلکہ کسی تیسری دنیا کی مخلوق ہو''...... سرداور نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لو۔ میں انسان ضرور ہوں لیکن میرا تعلق تیسری دنیا سے ہے جس کے سامنے سائنس بھی گھٹنے ٹیک دیتی ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''تم نے ہمیں ہمارے اغوا کرنے کی وجہ نہیں بتائی''...... سرداور کے ساتھ بیٹھے ہوئے سائنس دان پروفیسر امجد حسین نے کہا۔

''بتا دوں گا۔ سب بتا دوں گا۔ سب کچھ بتانے سے پہلے میں تم سب کو ونڈر لینڈ کی سیر کرانا چاہتا ہوں تاکہ تم اس حیرت انگیز دنیا کی ہوشربا سائنسی ترقی اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''ہمیں تمہاری اس سائنسی دنیا کو دیکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔

تمہارے حق میں یہی اچھا ہو گا کہ تم ہمیں واپس پاکیشیا پہنچا دو ورنہ نہ تم رہو گے اور نہ ہی تمہارا یہ ونڈر لینڈ''...... ایک اور ادھیڑ عمر سائنس دان نے کہا جس کا نام ڈاکٹر نثار چشتی تھا۔

''ڈاکٹر نثار چشتی۔ سرداور کی طرح آپ بھی میرے لئے محترم ہیں۔ میں بے حد ٹھنڈے دماغ کا آدمی ہوں۔ میں ہر بات برداشت کر سکتا ہوں لیکن میں اپنی ہتک کرنے والے، اپنے سامنے اونچا بولنے والے اور دھمکی دینے والے کو معاف نہیں کرتا اور نہ ہی میں کسی ایسے شخص کو زندہ چھوڑتا ہوں جو میرے کسی بھی حکم سے انکار کرے، چاہے وہ شخص میرے لئے کتنا ہی اہمیت کا حامل کیوں نہ ہو۔ اس لئے میں آپ کو پہلی اور آخری بار وارننگ دے رہا ہوں۔ مہربانی فرما کر اپنے لہجے پر کنٹرول رکھیں۔ میں آپ کو جو دکھانا چاہتا ہوں اسے دیکھیں۔ سوچیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد میں آپ سب کو بتاؤں گا کہ آپ سب کو یہاں کیا کرنا ہے یا آپ کو یہاں کس مقصد کے لئے لایا گیا ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا اس کا لہجہ نارمل تھا۔ اس کے لہجے میں طنز تھا اور نہ غصہ۔ وہ واقعی بے حد ٹھنڈے دماغ اور ٹھنڈے مزاج کا معلوم ہو رہا تھا۔

''ڈاکٹر نثار۔ پلیز خاموش رہیں بلکہ اب آپ میں سے کوئی کچھ نہیں بولے گا۔ اس سے میں خود بات کروں گا''...... سرداور نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔ انہوں نے اب تک جو کچھ دیکھا تھا اس

سے انہیں حالات کی سنگینی کا بخوبی اندازہ ہو رہا تھا اور وہ نہیں
چاہتے تھے کہ ان حالات میں وہ کوئی جذباتی بات کریں یا ان کے
ساتھی کچھ ایسا کریں جس سے ان کی زندگیوں کو کوئی بھی خطرہ لاحق
ہو جائے۔ سرداور چونکہ ان کے چیف تھے اور وہ ان سب سے
سینئر تھے اس لئے سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''اوکے۔ ہم تمہارا ونڈر لینڈ ضرور دیکھیں گے ڈاکٹر ایکس۔
لیکن اس سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ طیارے کے باقی عملے کا کیا ہوا
تھا۔ ان کے جسم نیلے کیوں پڑ گئے تھے اور پھر سکرین پر ہم نے یہ
بھی دیکھا ہے کہ کاک پٹ میں موجود طیارے کے پائلٹ
کو پائلٹ اور تھرڈ انجینئر کو بھی طیارے کے پچھلے حصے میں ٹرانسمٹ
کر دیا گیا تھا۔ کیا وہ زندہ ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں۔ کیا ہوا ہے ان
سب کے ساتھ''...... سرداور نے ڈاکٹر ایکس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں نے ان سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ ڈارک بلیو ریز میں
ایسے تابکاری اثرات موجود تھے جن سے وہ فوراً ہلاک ہو گئے تھے
اور پھر میں نے ان کی لاشیں ایک جگہ اکٹھی کر دیں۔ رہی طیارے
کی بات تو طیارے کو بحفاظت پاکیشیا پہنچا دیا گیا ہے۔ طیارے
نے نہ صرف دارالحکومت کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر لینڈنگ کی تھی
بلکہ میں نے اسے ٹریفک لائنوں سے گزار کر ٹھیک اس ٹرمینل تک
بھی پہنچا دیا تھا جہاں آپ سب نے اترنا تھا''...... ڈاکٹر ایکس نے
کہا اور کرنل شریف سمیت پائلٹ اور باقی افراد کی ہلاکت کا سن کر

ان کے چہرے ست گئے۔

''تمہارا مقصد اگر ہم سائنس دانوں کو اغوا کرنے کا تھا تو پھر تم
نے ان سب کو کیوں ہلاک کیا تھا۔ اگر تم نے پاکیشیا میں طیارہ
پہنچانا تھا تو ان سب کو بھی زندہ رہنے دیتے''...... سرداور نے اپنا
غصہ دباتے ہوئے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

''میں جو کام کرتا ہوں سوچ سمجھ کر کرتا ہوں۔ ان سب کو میں
نے جان بوجھ کر ہلاک کیا تھا۔ طیارہ بھی صحیح سلامت پاکیشیا میں
بھیجنے کے پیچھے میرا ایک مقصد ہے۔ وہ مقصد کیا ہے یہ سب میں
تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے تم سب ونڈر لینڈ کی سیر کے لئے
تیار ہو جاؤ۔ میں تم سب کو آزاد کر رہا ہوں۔ آزاد ہوتے ہی اس
کمرے کا ایک دروازہ کھل جائے گا۔ باہر ریڈ سپاٹ ہے وہاں
تمہارے لئے پانچ کیپسول گاڑیاں موجود ہیں انہیں یہاں کیپسول
رنر کہا جاتا ہے۔ تم دو دو افراد ان کیپسول رنرز میں بیٹھ جانا۔ کیپسول
رنرز تمہیں خود ہی باہر لے آئیں گے۔ تمہیں ونڈر لینڈ کی سیر کرائی
جائے گی اور پھر تمہیں اس جگہ پہنچا دیا جائے گا جو تم سب کے لئے
مخصوص کی گئی ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
سرداور اس سے کوئی اور بات کرتے تمام سکرینوں سے ڈاکٹر ایکس
کا چہرہ غائب ہو گیا اور کارنر پر موجود گلوب پھیل کر سکرین کے سنٹر
میں آ گیا جس کے گرد دو ہاتھ تھے اور ان ہاتھوں کے درمیان میں
گلوب گھوم رہا تھا۔

"سرداور۔ آپ اس ڈاکٹر ایکس سے اس قدر نرم انداز میں کیوں باتیں کر رہے تھے۔ کیا ہے یہ ونڈر لینڈ اور ہمیں آخر یہاں کس مقصد کے لئے لایا گیا ہے"...... پروفیسر امجد حسین نے قدرے ناراض انداز میں سرداور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پروفیسر امجد حسین۔ پلیز اگر آپ سب مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں تو خاموش رہیں۔ ابھی کوئی بات نہ ہی کریں تو اچھا ہو گا۔ ڈاکٹر ایکس کے لہجے میں جو ٹھہراؤ اور ٹھوس پن تھا میں اسے نظرانداز نہیں کر سکتا تھا۔ مجھے آپ سب کی زندگیاں عزیز ہیں۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ ہم قبل از وقت کوئی ایسی بات یا کوئی ایسا کام کریں جس سے وہ ہم میں سے کسی کو نقصان پہنچا سکے۔ آپ نے طیارے میں کرنل شریف، ان کے ساتھیوں اور باقی افراد کا حشر دیکھ ہی لیا ہے اور پھر ہمیں اس جدید دنیا کے جو مناظر دکھائے گئے ہیں وہ بھی کسی عجوبے سے کم نہیں ہیں۔ ڈاکٹر ایکس کا انداز بھی ایسا تھا جیسے وہ واقعی کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اس لئے میں واقعی اس کا ونڈر لینڈ دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے جو کچھ بتایا ہے اگر وہ سچ ہے تو ہمیں یہاں بے حد محتاط ہو کر رہنا ہو گا اور نہایت سوچ سمجھ کر بات کرنا ہو گی ورنہ وہ ہمارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے"...... سرداور نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"سر۔ کیا آپ اس ڈاکٹر ایکس سے خوفزدہ ہو رہے ہیں"۔ ایک نوجوان سائنس دان ڈاکٹر عشرت عباسی نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ میں صرف مصلحت سے کام لے رہا ہوں یا یوں سمجھ لو کہ میں تیل اور تیل کی دھار دیکھنا چاہتا ہوں۔ ڈاکٹر ایکس کا ابھی کوئی مقصد بھی ہم پر واضح نہیں ہوا ہے۔ وہ کون ہے کیا چاہتا ہے اور اس کا ہمیں یہاں لانے کا کیا مقصد ہے۔ ہمارے لئے یہ سب جاننا بے حد ضروری ہے۔ ڈاکٹر ایکس ہو یا کوئی اور ہمیں کوئی اپنے مفادات کے لئے استعمال نہیں کر سکتا۔ ہم وہی کریں گے جو ہمارا دل چاہے گا۔ ہماری مرضی کے بغیر نہ کوئی ہم سے کام لے سکتا ہے اور نہ ہی کسی کے کہنے پر ہم اپنی زبانیں کھولیں گے۔ ایسا کچھ ہوا تو ہم اپنے دین اور اپنے ملک و قوم کے مفاد میں اپنی جانیں دینے سے بھی گریز نہیں کریں گے"...... سرداور نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ مضبوطی اور وقار تھا۔ وہ ایک جہاندیدہ شخص تھے۔ سوچ سمجھ کر چلنا اور سوچ سمجھ کر فیصلے کرنا ان کی فطرت تھی اور موجودہ سچویشن ایسی تھی کہ واقعی قبل از وقت وہ نہ کچھ کرنا چاہتے تھے اور نہ ہی کچھ سوچنا چاہتے تھے۔ اسی لمحے کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ان سب کی کرسیوں کے راڈز کھلتے چلے گئے۔ ساتھ ہی دیواروں پر لگی ہوئی سکرینیں خودبخود دیواروں میں دھنس گئیں اور دیواروں پر ایسی چادریں گر گئیں جن سے دیواریں برابر اور سپاٹ ہو گئیں۔

سرداور راڈز کھلتے ہی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے دیکھا

دیکھی ان کے سبھی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ دائیں بائیں دیکھ رہے تھے۔ کمرہ گول تھا اور اس کی دیواریں بالکل سپاٹ نظر آ رہی تھیں۔ ان دیواروں میں نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ کھڑکی اور نہ کوئی روشن دان، چھت پر بے شمار بلب تھے جن کی روشنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ ابھی وہ ادھر ادھر دیکھ ہی رہے تھے کہ انہیں سرر کی آواز سنائی دی اور وہ چونک پڑے۔ سامنے دیوار میں ایک خلاء سا بن رہا تھا جو کھلے ہوئے پھول کی پتیوں کی طرح کھل رہا تھا جیسے ہی وہاں خلاء نمودار ہوا دوسری طرف سے سرخ رنگ کی روشنی اندر آنے لگی۔

''آؤ'' ...... سرداور نے کہا اور اس خلاء کی طرف بڑھ گئے۔ پروفیسر امجد حسین، ڈاکٹر نثار چشتی اور ڈاکٹر عشرت عباسی سمیت سب نے سر ہلائے اور سرداور کے پیچھے اس خلاء کی طرف بڑھ گئے۔

عمران کے چہرے پر شدید جھنجلاہٹ تھی۔ وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں کرسی پر بیٹھا گہری سوچوں میں کھویا ہوا تھا۔ بلیک زیرو بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی بے پناہ تشویش اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران کے سامنے کافی کا مگ پڑا ہوا تھا۔ عمران کافی دیر سے اسی طرح سوچ میں گم تھا۔ اس نے کافی کے مگ کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا جس سے مگ میں کافی ٹھنڈی ہو گئی تھی۔

''عمران صاحب۔ آپ کی کافی سرد ہو گئی ہے۔ اسے دوبارہ گرم کر لاؤں'' ...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کافی کے ساتھ ساتھ میرا دماغ بھی سرد پڑ گیا ہے بلیک زیرو۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر ہوا کیا ہے۔ ہمارے سامنے بے شمار تصویریں ہیں مگر سب کی سب بلینک۔ کسی تصویر کا کوئی منظر

واضح نہیں ہے۔ نہ ہی کنٹرول ٹاور کے ایمرون سسٹم سے ہمیں کوئی ریکارڈنگ ملی ہے اور نہ طیارے کے بلیک باکس سے ہمیں کچھ حاصل ہوا ہے۔ سارا ڈیٹا اس طرح سے صاف ہے کہ ہمارے لئے آگے بڑھنے کا کوئی راستہ ہی نہیں بچا حالانکہ راڈار آپریٹر کی باقاعدہ ان سے بات ہوتی رہی تھی''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ کنٹرول ٹاور کے آپریٹر نے اس سے کہا تھا کہ اس کی ایمرون سسٹم کی ڈسک میں کوئی ڈیٹا موجود نہیں ہے اس سسٹم کا ڈیٹا یوں صاف ہو گیا ہے جیسے اس میں سرے سے کوئی ریکارڈنگ کی ہی نہ گئی ہو۔ عمران اس کی بات سن کر حیران ہوا تھا اور وہ خود کنٹرول ٹاور میں گیا اور اس نے اس سسٹم کو چیک کیا لیکن واقعی سسٹم میں کوئی ڈیٹا انٹری اور ریکارڈنگ نہیں تھی۔ ساری ڈسک خالی تھی۔ اس کے بعد چیف انجینئر نے عمران کو بتایا کہ طیارے کے تمام سسٹم ٹھیک طور پر کام کر رہے تھے۔ طیارہ نہ راستے میں کہیں لینڈ ہوا تھا اور نہ ہی اس نے اپنا روٹ بدلا تھا اور نہ اس کی سپیڈ اور رفتار میں کوئی کمی بیشی ہوئی تھی البتہ یہ ضرور تھا کہ طیارہ پاکیشیا تک آٹو پائلٹ کنٹرول ہو کر آیا تھا۔ طیارے کا آٹو پائلٹ آن تھا اس لئے وہ پاکیشیا کے دارالحکومت کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر بھی پہنچ گیا تھا اور اس کی صحیح طور پر لینڈنگ بھی ہو گئی تھی۔ یہ ساری معلومات اس نے طیارے کے کاک پٹ کے آلات دیکھ کر حاصل کی تھیں۔ حتمی معلومات اسے بلیک باکس سے حاصل ہو سکتی تھیں اور

بلیک باکس میں وہ فلم ہی موجود نہ تھی جو دوران پرواز طیارے کے اندر خود بخود بنتی رہی تھی۔

دو روز کے بعد آج عمران کو ایک اور حیرت انگیز خبر سننے کو ملی اور وہ خبر یہ تھی کہ بلیک باکس جس میں ہر اس طیارے کی ڈیٹا انٹری ہوتی تھی، طیارے کے اندرونی حصے کی بننے والی فلم، پائلٹ اور کو پائلٹ اور کنٹرول ٹاور میں ہونے والی بات چیف کی ریکارڈنگ اور بلیک باکس سے طیارے کی رفتار اس کی بلندی اور مشینری کے بارے میں جو معلومات فیڈ ہوتی تھیں وہ بھی بلینک ہو گئی تھیں۔ بلیک باکس سے بھی کچھ حاصل نہیں ہو سکا تھا۔ کنٹرول ٹاور کے ایمرون سسٹم کی ڈسک کی طرح بلیک باکس کا سسٹم بھی بے کار ہو گیا تھا جس سے عمران اور زیادہ پریشان ہو گیا تھا۔ بلیک باکس سے وہ بہت سی اہم معلومات حاصل کر سکتا تھا لیکن بلیک باکس کے بلینک ہونے کا سن کر عمران کی آخری امید بھی ختم ہو گئی تھی۔ وہ حیران بھی تھا کہ بلیک باکس کا ڈیٹا کیسے ختم ہو سکتا ہے جبکہ طیاروں میں جو بلیک باکس لگائے جاتے تھے وہ طیاروں کی تباہی کے بعد بھی سلامت رہتے تھے اور ان کا ڈیٹا کسی بھی طرح خراب نہیں ہوتا تھا لیکن چیف انجینئر نے اسے بتایا تھا کہ بلیک باکس کا ڈیٹا بالکل صاف ہے جیسے کسی نے خاص طور پر اس ڈیٹا کو ریموو کر دیا ہو۔ اب عمران کے لئے یہ جاننا مشکل ہو رہا تھا کہ اصل حقائق کیا تھے۔ طیارے میں آخر ہوا کیا تھا۔ بیس سے زائد افراد ہلاک ہو گئے تھے

اور سرداور اور ان کے نو ساتھیوں کا کچھ پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں۔

چیف انجینئر کے بعد عمران کو فرانسک لیبارٹری سے بھی جو رپورٹ موصول ہوئی تھی وہ بھی اس کے لئے حوصلہ افزا ثابت نہیں ہوئی تھی۔ اس رپورٹ کے مطابق کرنل شریف اور پائلٹ اور ان کے تمام ساتھی بلیو کریڈنس نامی ایک زہر سے ہلاک ہوئے تھے جو دنیا کا انتہائی زود اثر اور خطرناک زہر تھا۔ اس زہر سے کوئی بھی جاندار ایک لمحے میں ہلاک ہو جاتا تھا اور اس کا سارا جسم نیلا پڑ جاتا تھا۔ یہ زہر افریقہ کے تاریک جنگلوں کے بلیو سپائیڈرز میں پایا جاتا تھا۔

عمران نے طیارے کے ایک ایک انچ کا نہایت باریک بینی سے جائزہ لیا تھا۔ وہاں نیلی مکڑیاں تو کیا ایک معمولی سی چیونٹی بھی موجود نہیں تھی۔ ویسے بھی طیارے کے فلائی کرنے سے پہلے اس کی بے حد صفائی ستھرائی کی جاتی تھی اور ایسا سپرے کیا جاتا تھا کہ طیارے میں مکھیوں اور مچھروں سمیت چیونٹیوں کا داخلہ بھی ممکن نہ ہو سکے۔ ایسی صورت میں وہاں بلیو سپائیڈرز کا ہونا تقریباً ناممکنات میں سے ہی تھا۔

عمران کے پاس کوئی لائن آف ایکشن نہیں تھا اس لئے وہ دانش منزل آ گیا تھا اور سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔ بلیک زیرو اس کے لئے کافی کا مگ بنا لایا تھا لیکن عمران سوچ کی جن عمیق گہرائیوں

میں ڈوبا ہوا تھا اور اس نے مگ کو چھوا تک نہیں تھا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ معاملہ واقعی بے حد الجھا ہوا ہے۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے پھر کوئی ماورائی سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور ماورائی طاقتوں نے سرداور اور ان کے ساتھیوں کو اغواء کیا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ ماورائی طاقتوں نے کسی جدید ریسرچ کے لئے سرداور کو اغوا کیا ہے اور ہم کسی طرح ان تک نہ پہنچ سکیں اسی لئے انہوں نے کرنل شریف سمیت طیارے میں موجود ایک ایک شخص کو ہلاک کر دیا تھا اور تمام ڈیٹا واش کر دیا تھا“...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”تب پھر آپ ہی بتائیں انتہائی بلندیوں پر پرواز کرتے ہوئے طیارے میں سے سرداور اور ان کے نو ساتھی کہاں غائب ہو گئے تھے اور کیسے“...... بلیک زیرو نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

”یہی تو سمجھ میں نہیں آ رہا اگر یہ سمجھ آ جائے تو سارا معاملہ ہی نہ سلجھ جائے“...... عمران نے کہا۔

”آپ کے پاس ایلومنیم کا ایک کارڈ بھی ہے۔ کیا اس کارڈ سے بھی آپ کو کچھ پتہ نہیں چلا۔ اس کارڈ پر گلوب اور ہاتھوں کا کیا مطلب ہے اور ڈبلیو اور ایل سے کیا مراد ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”گلوب کی طرف بڑھتے ہوئے ہاتھ تو اس طرف اشارہ کر

رہے ہیں جیسے کوئی پوری دنیا کو اپنے قبضے میں کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اس کارڈ کو بھی لیبارٹری میں چیک کیا ہے۔ اس کارڈ میں انوکھی بات یہی ہے کہ وہ ایلومینیم کا بنا ہوا ہے اور کچھ نہیں۔ ڈبلیو اور ایل سے کیا مراد ہے۔ اس کے بارے میں بھی مجھے تاحال کچھ پتہ نہیں چلا ہے۔ ڈبلیو اور ایل سے شروع ہونے والی کئی ایجنسیاں اور آرگنائزیشنز ضرور ہیں لیکن وہ اس قدر باوسائل اور فعال نہیں ہیں کہ سرداور سمیت ہمارے دس سائنس دانوں کو اغوا کر سکیں اور وہ بھی ڈائریکٹ آسمان کی بلندیوں سے''...... عمران نے کہا۔

''مطلب۔ ہمارے پاس اب کوئی بھی وے آف ایکشن نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''فی الحال تو یہی کہا جا سکتا ہے''...... عمران نے ایک سرد آہ بھر کر کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ سرداور اور ان کے ساتھ جو نو سائنس دان غائب ہوئے ہیں انہیں کہاں اور کیسے تلاش کرنا ہے۔ اب یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ہمارے دس سائنس دان غائب ہو جائیں اور آپ اس طرح ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تمہیں میرا ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنا برا لگ رہا ہے تو میں ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ جاتا ہوں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''اگر ایسا کرنے سے سرداور اور ان کے ساتھیوں کا پتہ

چل سکتا ہے تو ضرور کریں۔ میں بھلا اعتراض کرنے والا کون ہوتا ہوں''...... بلیک زیرو نے عمران کو خوشگوار موڈ میں آتے دیکھ کر جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کی ذہنی کیفیت بخوبی سمجھ رہا تھا۔ عمران نے جس طرح سے بھاگ دوڑ کی تھی اور وہ یہاں جس انداز میں گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا اس سے عمران کے ذہنی خلجان کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا تھا اور عمران جب سوچ سوچ کر تھک جاتا اور اسے کوئی راستہ سلجھائی نہ دیتا تو وہ ذہن فریش کرنے کے لئے اسی طرح خوشگوار موڈ میں آ جاتا تھا۔ تمام خیالات اور الجھنیں ذہن سے نکال کر وہ ہنسی مذاق کی باتیں کرنے لگ جاتا تھا۔

عمران کا کہنا تھا کہ جب ذہن حد سے زیادہ خلفشار کا شکار ہو جائے اور کوئی بات کوئی راستہ یا کسی مسئلے کا حل سجھائی نہ دے رہا ہو تو ذہن کو مکمل طور پر آزاد چھوڑ دینا چاہئے۔ ہنسی مذاق کی باتوں سے ذہنی دباؤ کم ہو جاتا ہے اور بعض اوقات دماغ میں لگی ہوئی مضبوط سے مضبوط گرہیں بھی کھل جاتی ہیں جنہیں مسلسل سوچ سوچ کر کسی بھی طرح کھولا نہ جا سکتا ہو۔ گرہیں کھلنے سے دور اور نظر نہ آنے والی منزلوں کے نشان بھی مل جاتے ہیں اور ان منزلوں تک پہنچنے کے راستے بھی آسان ہو جاتے ہیں۔ اس معاملے میں بلیک زیرو بھی بے حد الجھا ہوا تھا۔ عمران کو مسکراتے دیکھ کر اس کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی تھی۔

''ٹانگ پر ٹانگ رکھنے سے تو شاید ان کا پتہ نہ چلے۔ اب لگتا

ہے ان کے لئے مجھے سر کے بل ہی کھڑا ہونا پڑے گا۔ وہ سب آسمان سے غائب ہوئے ہیں۔ کیسے غائب ہوئے ہیں۔ یہ سوچ سوچ کر میرے دماغ کی بیٹریاں فیل ہوگئی ہیں۔ سر کے بل کھڑا رہنے سے خون کی گردش میرے دماغ کی بند رگوں میں آجائے گا جس سے ساری بیٹریاں ری چارج ہو جائیں گی اور پھر شاید خیالوں ہی خیالوں میں ان تک پہنچنے کا کوئی حل سمجھائی دے جائے''۔عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''صرف خیالوں ہی خیالوں میں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو اور کیا۔تمہارے کیا خیال ہے۔ میرے الٹا ہونے سے میں بھی یہاں سے ٹرانسمٹ ہو کر اس جگہ پہنچ جاؤں گا جہاں سرداور اور ان کے ساتھی ہیں''......عمران نے کہا اور پھر وہ اچانک چونک پڑا۔

''خیریت۔ آپ تو اس طرح چونکے ہیں جیسے واقعی خیالوں میں آپ ان سب تک پہنچ گئے ہوں''...... بلیک زیرو نے اسے چونکتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

''ان تک تو ابھی نہیں پہنچا لیکن دماغ کی ایک گرہ ضرور کھل گئی ہے اور ایک خیال آیا ہے جو شاید صرف خیال بھی ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیسا خیال''...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے اپنے جملے میں ٹرانسمٹ ہونے کی بات کی ہے''۔

عمران نے دوبارہ سوچنے والے انداز میں کہا۔

''ہاں۔ کی ہے۔ لیکن''...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر وہ بھی یکلخت چونک پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کہیں آپ یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ سرداور اور ان کے ساتھیوں کو طیارے سے ٹرانسمٹ کر لیا گیا ہے''...... بلیک زیرو نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔

''بالکل درست لائن پر آ گئے ہو پیارے۔ آسمان کی بلندیوں پر موجود ایک بلند طیارہ جس میں ہوا بھی داخل نہیں ہو سکتی وہاں سے جیتے جاگتے انسانوں کو یا تو واقعی ماورائی طاقتیں لے کر غائب ہو سکتی ہیں یا پھر ٹرانسمٹ لہروں سے ہی انہیں اغوا کیا جا سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے بلیک جیک ایک مخصوص کیبن سے ٹرانسمٹ ہو کر دوسرے کیبن میں پہنچ جاتا تھا اور ایسا ہی سسٹم زیرو لینڈ والوں کے پاس بھی ہے جس سے انہوں نے بلیک جیک جیسے ذہین سائنس دان کو عین اس وقت زیرو لینڈ ٹرانسمٹ کر لیا تھا جب وہ لہروں میں تبدیل ہو کر اپنے ہیڈکوارٹر جانا چاہتا تھا''......عمران نے اسے بلیک جیک کے کیس کی یاد دلاتے ہوئے کہا۔ (اس کے لئے ظہیر احمد کے ناول بلیک جیک اور بلیک جیک کی واپسی پڑھیئے)

''بلیک جیک تو زیرو لینڈ پہنچ چکا ہے اب تو وہ زیرو لینڈ کے ٹاپ ایجنٹوں میں شمار ہوتا ہے۔ اسے تو زیرو لینڈ والوں نے تقریباً روبوٹ ہی بنا دیا ہے۔ جب وہ زیرو لینڈ سے واپس آیا تھا تو اس

کا بھیانک ٹکراؤ جوزف سے ہوا تھا اور جوزف نے اس کا جو حشر
تھا اس کے بعد سے وہ اب تک سامنے نہیں آیا۔ شاید زیرو لینڈ
والے ابھی تک اس کے پرزے جوڑنے میں ہی لگے ہوئے ہیں
اور اگر آپ کی ٹرانسمٹ ہائی جیکنگ والی بات مان لی جائے
سرداور اور ان کے ساتھیوں کے اغوا کے پیچھے زیرو لینڈ والوں کا
ہاتھ ہو سکتا ہے۔ ویسے بھی زیرو لینڈ والے ایسے معاملات میں زیا
ملوث رہتے ہیں۔ اب تک وہ دنیا بھر کے بے شمار عظیم اور بڑ
بڑے سائنس دانوں کو اغوا کر چکے ہیں۔ جن کا کہیں کوئی اتہ
نہیں ہے اور زیرو لینڈ والے کئی بار سرداور کو بھی اغوا کرنے
کوشش کر چکے ہیں یہ تو زیرو لینڈ کے سپریم کمانڈر کی بدقسمتی ہے
زیرو لینڈ کے ایجنٹوں کو ہر بار منہ کی کھانی پڑتی ہے لیکن سرداور ا
کے لئے آج بھی فیورٹ ہیں۔ اس لئے اب میں یقین سے ک
سکتا ہوں کہ سرداور اور ان کے نو سائنس دان ساتھیوں کے اغوا
پیچھے ان کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ سرداور کو اغوا کرنے کے ل
وہ ایک سے بڑھ کر ایک ٹاپ ایجنٹ بھیجتے رہے تھے لیکن ہر ب
انہیں ناکامی کا ہی منہ دیکھنا پڑا تھا اس لئے انہوں نے اس بار ک
ایجنٹ کو بھیجنے کی بجائے انہیں سائنسی طریقے یعنی ٹرانسمٹ لہرو
سے ہی اغوا کر لیا ہے۔ آخرکار وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو
گئے ہیں اور ہو نہ ہوں سرداور اور ان کے ساتھی اب زیرو لینڈ م
ہی ہیں“...... بلیک زیرو مسلسل بولتا چلا گیا۔

”تم جس قدر تیزی سے سوچتے ہو اسی قدر تیزی سے بولتے چلے جاتے ہو۔ اللہ کے بندے کہیں تو بریک لگا لیا کرو۔ تم اگر سیاست کی دنیا میں آ جاؤ تو اپنی لمبی چوڑی تقریروں سے بڑے سے بڑے سیاسی لیڈر کو بھی مات دے سکتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”میں نے تقریر نہیں کی۔ میں تو آپ کو ان حقائق سے آگاہ کر رہا ہوں جو موجودہ صورت حال کی طرف واضح اشارے دے رہے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اشاروں کنائیوں کی زبان گونگے اور بہرے سمجھتے ہیں۔ نہ تم گونگے بہرے ہو اور نہ میں“...... عمران نے کہا۔

”مطلب“...... بلیک زیرو نے اس انداز میں کہا جیسے وہ عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھا ہو۔

”سرداور اور ان کے نو سائنس دانوں کو طیارے سے ٹرانسمٹ کرنا تو مانا جا سکتا ہے لیکن ہر جرم کے پیچھے زیرو لینڈ والوں کا ہی ہاتھ ہو یہ ضروری نہیں ہے۔ تم شاید بھول رہے ہو بلیک جیک اور زیرو لینڈ والوں کی ایجاد ایک دوسرے سے مختلف نہیں تھی۔ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ٹرانسمٹ ضرور ہو سکتے ہیں لیکن اس کے لئے انہیں ایک مخصوص جگہ اور خاص ماحول کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن لہروں سے وہ انسانوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ ٹرانسمٹ کرتے تھے اس کے لئے انہیں مخصوص کیبنوں یا ٹیوب کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک کیبن یا ٹیوب میں وہ ایک سے زائد انسانوں کو لہروں

میں تبدیل نہیں کر سکتے تھے۔ بلکہ انہیں ٹرانسمٹ کرنے وا
کیبنوں یا ٹیوبوں میں اس قدر احتیاط کرنی پڑتی تھی کہ وہاں ای
معمولی مکھی اور مچھر تک موجود نہ ہو۔ ورنہ انسانی جسم کے لہرا
میں تبدیل ہونے کے ساتھ مکھیاں اور مچھر بھی لہروں میں تبدیل ہ
جاتے تھے۔ جب انسان کو دوسری جگہ لہروں سے بدل کر دوبا
اصل شکل میں لایا جاتا تھا تو مکھیوں اور مچھروں یا کسی بھی دوسر
جاندار جن کا وجود ان لہروں میں تبدیل ہوا ہوتا تھا ان کے اعض
انسانوں اور انسانی اعضاء ان جانداروں کو لگ جاتے تھے۔ ایسا ا
ایک واقعہ ایک ملک کے سائنس دان کے ساتھ بھی ہوا تھا۔ ا
ملک اور سائنس دان کا نام تو مجھے یاد نہیں آ رہا لیکن بہرحال ای
ہوا تھا کہ ایک سائنس دان نے دو ایسے کمرے بنائے تھے جن می
سے ایک کمرے میں وہ کسی بھی جاندار اور کسی بھی بے جان چیز
لہروں میں تبدیل کر سکتا تھا اور پھر وہ لہریں دوسرے کمرے میں
جاتی تھیں۔ جہاں لہروں میں بدلی ہوئی بے جان چیز یا جاند
بالکل اسی شکل میں تبدیل ہو جاتا تھا جو اس کی اصل شکل ہو
تھی۔ اس سائنس دان نے بہت سی چیزوں کو باری باری ایک
کمرے سے دوسرے کمرے میں ٹرانسمٹ کرنے کا کامیاب تجربہ
تھا اور پھر اس نے ایسا ہی تجربہ اپنے ایک پالتو کتے اور پھر ا
بندر پر بھی کیا۔ دونوں صحیح سالم دوسرے کمرے میں ٹرانسمٹ ہو گئے
تھے۔ جس پر اس سائنس دان کو یقین ہو گیا کہ وہ بے جان چیز

کے ساتھ جانداروں کو بھی آسانی سے ایک کمرے سے دوسری جگہ ٹرانسمٹ کر سکتا ہے۔ چنانچہ تیسرا تجربہ اس نے خود پر کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

جب وہ کمرے میں ٹرانسمٹ ہونے کے لئے آیا تو اس کمرے میں ایک مکھی بھی موجود تھی جسے وہ نہ دیکھ سکا تھا۔ بہرحال اس نے جیسے ہی خود کو لہروں میں تبدیل کیا اس کے ساتھ مکھی بھی لہروں میں تبدیل ہو گئی اور جب وہ دوسرے کمرے میں ٹرانسمٹ ہوا تو اس کے سر پر مکھی کا سر لگا ہوا تھا اور اس کا سر مکھی کو لگ گیا تھا۔ ٹرانسمٹ ہونے کے لئے لہروں میں تبدیل ہوتے ہوئے مکھی کا سر پھیل کر سائنس دان کے سر پر لگ گیا تھا اور سائنس دان کا سر لہروں سے سکڑ کر مکھی کو لگ گیا تھا۔ جس سے اس سائنس دان کی وہیں موت واقع ہو گئی تھی۔ اس سائنس دان کا ایک بیٹا تھا جو اس عمل کے دوران وہاں نہیں تھا جب وہ آیا تو اس کا باپ ہلاک ہو چکا تھا اس کے سر پر مکھی کا لگا ہوا سر دیکھ کر وہ ساری حقیقت جان گیا تھا اس نے عمارت میں اس مکھی کو تلاش کرنا شروع کر دیا جس کے سر پر اس کے باپ کا سر لگ گیا تھا اور پھر اسے عمارت کے ایک کمرے میں مکڑی کے ایک جالے میں وہ مکھی نظر آ گئی۔ اس نے مکھی مار دی اور واپس آ کر اس نے دونوں کمرے تباہ کر دیئے تھے۔ یہ ساری باتیں میں تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تمہاری معلومات میں اضافہ ہو اور تمہیں یہ پتہ چل سکے کہ بلیک جیک اور

زیرو لینڈ والوں کے پاس بھی وہی ٹیکنالوجی ہے جو اس سائنس دا
کے پاس تھی۔ اس ٹیکنالوجی میں وہ آگے بھی نکل گئے ہوں تب؛
یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی ایک جگہ سے ایک سے زائد چیزوں
انسانوں کو ٹرانسمٹ کر کے لے جایا جا سکے۔ اس طرح دس انسانو
کا اغوا تقریباً تقریباً ناممکن ہے''...... عمران کہتا چلا گیا۔

''آپ نے خود ہی اس پہلو کی طرف توجہ دلائی ہے اور ا
آپ ہی کہہ رہے ہیں کہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ یہ کیا با
ہوئی''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہیں ٹرانسمٹ کرنے کا خیال میرے ذہن میں ضرور آیا ہ
لیکن طیارے سے دس افراد کو ایک ساتھ ٹرانسمٹ کرنا مجھے ہضم نہ
ہو رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ایسا بھی تو ہوسکتا ہے کہ زیرو لینڈ والوں نے ٹرانسمٹ کر
کے عمل میں مزید ترقی حاصل کر لی ہو اور کسی کو بھی مخصوص جگہ
کی بجائے عام جگہوں سے بھی لہروں میں تبدیل کر کے ٹرانس
کرنے پر دسترس حاصل کر لی ہو۔ طیارے سے ہمارے دس سائ
دان غائب ہوئے ہیں کیسے غائب ہوئے ہیں اس کی ہمار
سامنے کوئی تصویر نہیں ہے لیکن ممکن ہے کہ انہیں طیارے سے ا
ساتھ نہیں بلکہ ایک ایک کر کے زیرو لینڈ ٹرانسمٹ کیا گیا ہو''۔ ب
زیرو نے کہا۔

''ہونے کو تو کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ سائنسی دنیا کا تو بس نہ

چل رہا ورنہ مرغیوں کی بجائے مرغے ہی انڈے دینا شروع کر
دیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''فرض کریں اگر یہ کام واقعی زیرو لینڈ والوں نے کیا ہے تو پھر
آپ کیا کریں گے''...... بلیک زیرو نے عمران کی بات نظر انداز
کرتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''مرغوں سے انڈوں کی پیداوار پر ریسرچ شروع کر دوں
گا''...... عمران نے سر کھجاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس
پڑا۔

''اب آپ میری باتوں کو مذاق میں لے رہے ہیں''...... بلیک
زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں مذاق باتوں میں لے رہا ہوں''...... عمران نے کہا
تو اس بار بلیک زیرو کا ہاتھ سر کھجانے کے لئے اپنے سر پر پہنچ گیا۔

''لگتا ہے زیرو لینڈ والوں کا برا وقت آ گیا ہے جو اس بار
انہوں نے سرداور کو ہی نہیں بلکہ ان کے ساتھ پاکیشیا نے نو اور اعلیٰ
سائنس دانوں کو اغوا کیا ہے۔ انہیں شاید فراسکو ہیڈکوارٹر کی تباہی
سے سبق نہیں ملا تھا ورنہ وہ ایسی مذموم حرکت دوبارہ نہ کرتے۔ اب
وہ شاید آپ کے ہاتھوں زیرو لینڈ کی تباہی چاہتے ہیں''...... بلیک
زیرو نے کہا۔ (اس کے لئے ظہیر احمد کے شاہکار سائنس فکشن ناول
غدار ایجنٹ اور فراسکو ہیڈکوارٹر پڑھیئے)

''تم بار بار زیرو لینڈ کا ذکر کر رہے ہو اگر یہ کام ان کا نہ ہوا

تو''...... عمران نے کہا۔

''ان کے سوا اور ایسا کون کر سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''گلوب اور اس کی طرف بڑھتے ہوئے نیلے ہاتھوں پر لگا
ڈبلیو اور ایل کے الفاظ شاید تم بھول رہے ہو''...... عمران نے کہا

''یہ بھی تو ضروری نہیں ہے کہ وہ کارڈ انہی لوگوں کا ہو
سرداور اور ان کے ساتھیوں کے اغوا میں ملوث ہیں''...... بلیک ز
نے باقاعدہ جرح کرنے والے انداز میں کہا۔

''وہ کوئی عام کارڈ نہیں ہے۔ اس پر گلوب اور بڑھتے ہو
نیلے ہاتھوں پر غور کرو تو ایسا ہی لگتا ہے جیسے نیلی دنیا کا کوئی
پوری دنیا کو دبوچنے کے لئے ہاتھ بڑھا رہا ہو''...... عمران نے کہا

''یہ کارڈ سرداور کے کسی ساتھی یا کرنل شریف اور ان کے
ساتھی کا بھی ہو سکتا ہے۔ وہ ملٹری انٹیلی جنس سے تعلق رکھتے ہیں
سکتا ہے کسی مخصوص ایجنسی یا کسی پیشہ ور عناصر کا کارڈ ان کے
رہ گیا ہو''...... بلیک زیرو نے باقاعدہ وکیلوں کے انداز میں د
دیتے ہوئے کہا۔

''کارڈ سرداور اور کرنل شریف کے کسی ساتھی بلکہ طیارے
موجود کسی بھی آدمی کے پاس نہیں تھا''...... عمران نے کہا۔

''یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تم نے ہی بتایا تھا کہ کارڈ تمہیں طیارے کی عقبی سیٹوں
پھنسا ہوا ملا تھا۔ اس طرف ایسا کوئی نشان نہیں تھا جس سے پتہ

کہ طیارے میں موجود کوئی شخص اس طرف گیا ہو''...... عمران نے
کہا۔

''ہاں۔ لیکن کارڈ وہاں پہلے سے بھی تو موجود ہو سکتا ہے۔ اس
طیارے نے سرداور اور ان سب کے لئے پہلی بار تو پرواز نہیں کی
تھی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ڈومیسٹک پرواز ہو یا انٹرنیشنل پرواز، تمام طیاروں کو پرواز
کرنے سے پہلے نہایت باریک بینی سے چیک کیا جاتا ہے۔ بلکہ
سیکورٹی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے طیارے کی اندرونی اور بیرونی طور
پر سائنسی آلات سے بھی چیکنگ کی جاتی ہے مائی ڈیئر۔ یہ کارڈ
ایلومنیم کا بنا ہوا ہے۔ طیارے کے کسی بھی حصے میں ڈی ٹیکٹر سے
اس کا آسانی سے پتہ چل سکتا تھا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تب تو یہ کارڈ اسی پرواز میں ہی وہاں آیا تھا''...... بلیک
زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ لیبارٹری ٹیسٹ کے مطابق کارڈ پر کسی انسانی انگلیوں
کے نشان نہیں ہیں۔ اگر یہ سرداور یا کرنل شریف کے ساتھیوں میں
سے کسی کے پاس ہوتا تو اس پر ان میں سے کسی کی انگلیوں کے
نشان ضرور ہوتے اور تمہاری اطلاع کے لئے یہ بھی بتا دوں کہ اس
کارڈ پر صرف تمہاری اور میری انگلیوں کے نشان ہیں اس کے علاوہ
کارڈ پر سرے سے ہی کوئی نشان نہیں ہے جیسے اسے کبھی کسی انسان
نے چھوا تک نہ ہو''...... عمران نے کہا۔

"حیرت ہے۔ پھر کارڈ طیارے میں کیسے آ گیا"...... بلیک نے حیرانی سے کہا۔

"جس طرح سرداور اور ان کے ساتھیوں کو طیارے سے غائ کیا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"مطلب یہ کارڈ طیارے میں ٹرانسمٹ کیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اور یہ سب جان بوجھ کر کیا گیا ہے"...... عمران سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"جان بوجھ کر۔ میں کچھ سمجھا نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی بہت کچھ سمجھنا اور سوچنا باقی ہے پیارے۔ کنٹرول ٹاور کے سسٹم سے ڈسک کا واش ہونا، طیارے کے بلیک باکس کا بلینک ملنا، طیارے میں موجود کرنل شریف سمیت تمام اشخاص کی ہلاکت بغیر پائلٹ کے طیارے کا ایئر پورٹ پر اترنا اور باقاعدہ ٹیکسی کرتے ہوئے سپیشل ٹرمینل تک پہنچنا۔ یہ سب خاص مقصد کے لئے کیا گیا ہے اور جس کسی کا بھی اس پر اسرار کھیل کے پیچھے ہاتھ ہے اس نے جان بوجھ کر کارڈ وہاں چھوڑا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس پر اسرار کھیل کے پیچھے کسی کا کیا مقصد ہو سکتا ہے ا کارڈ کا وہاں چھوڑنا، کس کے لئے کیا گیا ہے یہ سب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ سب ایکسٹو اور اس کی ٹیم کے لئے کیا جا رہا ہے پیارے۔

معاملہ دس اہم سائنس دانوں کا ہے۔ جن کے لئے یا تو ملٹری انٹیلی جنس حرکت میں آ سکتی ہے یا پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ طیارے میں ملٹری انٹیلی جنس کے چیف سمیت دس اہلکاروں کو بھی ہلاک کیا گیا ہے اس نظریئے کے تحت دیکھا جائے تو یہ سیدھا سیدھا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی کیس بنتا ہے۔ یہ پراسرار کھیل کھیلنے والے کو اس بات کا علم تھا کہ اس پراسرار کھیل کی حقیقت جاننے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہی آگے لایا جائے گا اور کسی نہ کسی کو یہ کارڈ مل جائے گا اور اس کارڈ کے ذریعے چیف ایکسٹو تک اس کا پیغام پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"کیسا پیغام"...... بلیک زیرو نے ایک بار پھر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ سرداور اور ان کے نو ساتھی ڈبلیو ایل کے پاس ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر ہمیں پیغام دیا ہے کہ آؤ ڈبلیو ایل کو ڈھونڈو اور سرداور اور ان کے ساتھیوں کو آ کر لے جاؤ۔ جن کا مقصد زیرو لینڈ کی طرح پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا ہے"...... عمران نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ۔ کہیں ڈبلیو ایل سے مراد ورلڈ لیڈر تو نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے زیرو لینڈ کی طرح کوئی اور لینڈ دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھنا شروع ہو گیا ہو۔ جس طرح یہ سائنسی طریقے سے

پراسرار کھیل کھیلا گیا ہے اس سے تو لگتا ہے کہ ڈبلیو ایل سائنسی ترقی میں زیرو لینڈ والوں سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''اگر ایسا کوئی دوسرا لینڈ وجود میں آیا ہے تو زیرو لینڈ والے خود ہی اس کا نوٹس لے لیں گے۔ وہ یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ ان کے سوا کوئی اور پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا سوچ بھی سکے''۔ بلیک زیرو نے کہا اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک اس کے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں''...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں۔ بولو کیوں فون کیا ہے''...... عمران نے اپنی اصلی آواز میں کہا۔

''آپ فلیٹ میں آ جائیں۔ یہاں ایک مہمان آپ کا منتظر ہے''...... دوسری طرف سے سلیمان نے سنجیدگی سے کہا۔

''کون مہمان''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''پہلے تو اچھا بھلا اس کا شمار انسانوں میں بلکہ مردوں میں ہوتا تھا لیکن اب اس کی جنس بدل گئی ہے''...... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا۔

''جنس بدل گئی ہے۔ مطلب۔ کیا کوئی آدمی مرد سے عورت بن گیا ہے۔ میرا مطلب ہے بن گئی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے فون کا لاؤڈر آن کر رکھا تھا سلیمان کی بات سن کر بلیک زیرو بھی مسکرا دیا تھا۔

''ہائے کاش کہ وہ مرد سے عورت بن گئی ہوتی''...... دوسری طرف سے سلیمان نے سرد آہ بھر کر کہا۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... عمران نے حیران ہو کر کہا جیسے وہ سلیمان کی بات سمجھ نہ پایا ہو۔

''میری عمر دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ٹین ایج لڑکیاں تو دور کی بات ہے اب تو مجھے ادھیڑ عمر سمجھ کر محلے کی آنٹیاں بھی منہ نہیں لگاتیں اس لئے میں اب یہی دعا کروں گا کہ کوئی مرد جنس بدل کر عورت بن جائے اور وہ بھی اندھی بہری تا کہ اس سے میری شادی ہو سکے''...... دوسری طرف سے سلیمان نے افسردہ لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ بلیک زیرو بھی ہنسنے لگا۔

''اس سے بہتر ہے کہ تم اپنی جنس بدلنے کی دعا کرو۔ تمہیں کوئی بڈھی کھوسٹ ملے نہ ملے بڈھی کھوسٹ بن کر تمہیں کوئی نہ کوئی رنڈوا ضرور مل جائے گا''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے باپ رے۔ میں ایسی دعا نہیں مانگ سکتا''...... دوسری طرف سے سلیمان نے بوکھلا کر کہا۔

''کیوں۔ کیا ہو گا''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اگر میری جنس بدل گئی تو۔ آپ مطلب تو سمجھ ہی گئے ہوں گے۔ میں بچوں کا باپ بننے کا سوچ رہا ہوں اور آپ مجھے بچوں کی ماں بننے کا مشورہ دے رہے ہیں''...... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا اور عمران ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ سلیمان کے کہنے کا مطلب یہی تھی کہ اگر اس کی جنس بدل گئی تو بچے اسے ہی پیدا کرنے پڑیں گے۔

''اچھا بتاؤ۔ کون آیا ہے''...... عمران نے ہنسی روکتے ہوئے کہا۔

''آپ کا جنس بدل دوست روبو مین''...... دوسری طرف سے سلیمان نے جیسے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''روبو مین۔ کون روبو مین''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں زیرو لینڈ کے اس ایجنٹ کا کہہ رہا ہوں جو آپ کا دوست نما دشمن ہے۔ بلیک جیک''...... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا اور بلیک جیک کا نام سن کر نہ صرف عمران بلکہ بلیک زیرو بھی اچھل پڑا۔ ان دونوں کے چہرے حیرت سے بگڑتے چلے گئے۔

''بلیک جیک۔ میرے فلیٹ میں''...... عمران نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ بلیک جیک کا نام سن کر اس کے ذہن میں آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں۔ بلیک زیرو کا بھی رنگ بدل گیا تھا جیسے بلیک جیک کا نام سن کر بلیک زیرو کو زبردست دھچکا لگا ہو۔

دوسری طرف ایک وسیع و عریض ہال تھا جہاں سامنے دیوار میں بے شمار ٹنلز کے منہ کھلے ہوئے تھے۔ ان ٹنلز سے سفید لکیریں سی اندر کی طرف آ رہی تھیں۔ جیسے ٹریک ہوں سامنے ایک چھوٹا اور نیم دائرے میں ایک چبوترا سا بنا ہوا تھا جہاں ایک ٹریک پر پانچ سرخ رنگ کی کیپسول گاڑیاں موجود تھیں۔ ان کیپسول گاڑیوں کا اوپر والا حصہ شیشے کا بنا ہوا تھا۔ جو کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح سے کھلا ہوا تھا۔ کمرے کا فرش اور دیواریں سرخ تھیں جن پر نیلے رنگ کی آڑی ترچھی لکیریں سی بنی ہوئی تھیں۔ ان لکیروں میں تیز چمک تھی۔ انہی لکیروں کی چمک سے کمرہ روشن تھا۔

سرداور اور ان کے ساتھی حیرت سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے چبوترے پر آ گئے۔ ان کے سامنے جو کیپسول رنرز موجود تھے وہ ٹوسیٹر تھے اور ان کیپسول رنرز میں کوئی کنٹرول پینل دکھائی نہیں

دے رہا تھا۔ جیسے وہ اپنے آپ حرکت کرتے ہوں۔

''آپ سب پلیز کیپسول رنرز میں آ جائیں''...... اچانک ہال میں ایک تیز آواز ابھری۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی مشین بول رہی ہو۔ یہ آواز ڈاکٹر ایکس کی نہیں تھی۔ وہ سب چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگے لیکن انہیں وہاں آواز کا کوئی منبع دکھائی نہ دیا۔ سرداور کے چہرے پر اطمینان تھا البتہ ان کے ساتھیوں کے چہروں پر قدر خوف اور پریشانی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''آؤ''...... سرداور نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور قطار میں کھڑے کیپسول رنرز کی طرف بڑھ گئے۔

''سر۔ کیا ہمارا ان کیپسولز میں جانا ٹھیک ہو گا''...... ایک سائنس دان نے سرداور سے مخاطب ہو کر کہا اس کا نام ڈاکٹر ذیشان تھا اور سرداور پلٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ باقی سب بھی انہی کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے ان کی آنکھوں میں بھی یہی سوال ہو۔

''فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ڈاکٹر ذیشان۔ یہ لوگ ہمیں ونڈر لینڈ کی سیر کرانا چاہتے ہیں اور کچھ نہیں''...... سرداور نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن سر''...... ایک نوجوان سائنس دان ڈاکٹر زیڈ اے حمید نے کہنا چاہا۔

''میں نے کہا ہے نا کچھ نہیں ہو گا۔ تم آؤ سب''...... سرداور نے کہا اور پھر وہ پلٹ کر آگے بڑھ گئے۔ وہ سب سے آگے والے

کیپسول رنر میں اگلی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ ان کے پیچھے پروفیسر امجد حسین آ گئے۔ ان دونوں کو کیپسول رنر میں جاتے دیکھ کر باقی سب بھی دو دو کر کے کیپسول رنرز میں بیٹھنا شروع ہو گئے۔ پانچوں کیپسول رنر ایک دوسرے سے تقریباً دس دس فٹ کی دوری پر تھے۔ وہ جیسے ہی کیپسول رنرز میں بیٹھے اسی لمحے ایک ساتھ شیشے کے ڈھکن حرکت میں آئے اور ان کے سروں پر سے گھومتے ہوئے عقبی طرف آ کر ایڈجسٹ ہو گئے۔ ساتھ ہی کلک کی آواز سنائی دی جیسے شیشے لاکڈ ہو گئے ہوں۔

''آپ سب اپنی سیٹ بیلٹس باندھ لیں''...... انہیں کیپسولوں کے اندر وہی مشینی آواز سنائی دی جو انہوں نے اس ہال نما کمرے میں سنی تھی۔ سرداور نے سیٹ کی سائیڈ میں ہاتھ ڈالا اور ایک سیٹ بیلٹ کھینچ کر اپنے جسم کے اوپر سے گزارتے ہوئے دوسری طرف لگا دی۔ اسی لمحے انہیں زوں زوں کی آوازیں سنائی دیں۔ ساتھ ہی سرداور کو یوں لگا جیسے کیپسول رنر ہلکا ہلکا لرز رہا ہو۔

''آپ سب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان کیپسول رنرز میں کنٹرول پینل نہیں ہے۔ البتہ آپ اپنے بیلنس کے لئے دائیں بائیں لگے ہینڈلوں کو پکڑ سکتے ہیں۔ ان کیپسول رنرز میں ایسی سہولت موجود ہے کہ آپ ایک دوسری سے بلاتعطل بات چیت کر سکیں۔ کیپسول رنرز کو مین کنٹرول روم سے آپریٹ کیا جائے گا اور ان میں آپ کو پورے ونڈر لینڈ کی سیر کرائی جائے گی۔ یہ سیر چار گھنٹوں کے

دورانیے کی ہو گی۔ کیپسول رنرز کو بیس کلو میٹر فی گھنٹے کی رفتار سے
چلایا جائے گا تا کہ آپ ونڈر لینڈ کے ونڈرز کو آسانی سے اور بخوبی
دیکھ سکیں۔ میں ونڈر لینڈ کا ماسٹر کمپیوٹر ہوں۔ ونڈر لینڈ میں مجھا
ڈبل ایم کہا جاتا ہے۔ اس لئے آپ بھی مجھے ڈبل ایم یا ایم ا
کہہ کر مخاطب کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ایکس نے آپ سب کی حفاظ
اور آپ سب کی زندگی اور موت کا اختیار مجھے دے دیا ہے۔ اگ
آپ میری مرضی سے چلیں گے اور میری ہدایات پر عمل کریں گے ت
ونڈر لینڈ آپ کے لئے جنت بنا دی جائے گی اور اگر آپ نے
میری ہدایات پر عمل نہ کیا اور میرے کسی بھی حکم سے اختلاف کیا ت
اس کے لئے آپ کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی اور ونڈر لینڈ
میں مجرموں اور غداروں کو انتہائی خوفناک اور بھیانک سزائیں دی
جاتی ہیں۔ ایسی سزائیں جن کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایم ای
کے مزاج کے خلاف کوئی بھی بات ہوئی تو ایم ایم اسے درگزر
سکتا ہے لیکن ایم ایم ڈاکٹر ایکس کے خلاف کچھ بھی نہیں سن سک
اس لئے ایم ایم آپ سب کو ہدایات دیتا ہے کہ آپ آپس م
کھل کر باتیں کریں کچھ بھی کہیں اور سنیں۔ مجھ سے پوچھنا ہو
پوچھیں۔ ایم ایم آپ کے صرف ان سوالوں کے جواب دے گا
ایم ایم کے مزاج کے مطابق ہوں گے۔ اس کے علاوہ ایم ا
آپ کے ایسے سوالوں کا جواب دینے کا پابند نہیں ہو گا جو ایم ا
کے مزاج کے ہم آہنگ نہ ہوں گے۔ ان میں سب سے اہم با

ڈاکٹر ایکس کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا جائے گا اور اگر آپ میں سے کسی نے ڈاکٹر ایکس کے خلاف کوئی بھی بات کی تو بات کرنے والے کو آپ سے الگ کر دیا جائے گا اور اس کا ٹھکانہ ٹارچر روم ہو گا۔ ایم ایم آپ کو یہ ہدایات بھی دیتا ہے کہ آپ میں سے کوئی کیپسول رنر کا شیشہ نہیں کھولے گا۔ اگر کسی نے غلطی سے بھی شیشہ کھول دیا تو ونڈر لینڈ کی ہاٹ ریز اسے فوراً جلا کر راکھ بنا دے گی اور وہ اپنی موت کا ذمہ دار خود ہی ہو گا''...... مشینی آواز مسلسل بولتی جا رہی تھی۔

''ٹھیک ہے۔ ہم تمہارے مزاج کے خلاف کوئی سوال نہیں کریں گے اور نہ ہی تم سے ڈاکٹر ایکس کے بارے میں کچھ پوچھیں گے''...... سرداور نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اب آپ ونڈر لینڈ کی بیرونی دنیا میں جائیں گے۔ میں کاؤنٹ ڈاؤن شروع کرتا ہوں''...... ایم ایم کی آواز بلند ہوئی۔

''کیا آپ سب میری آواز سن سکتے ہیں''...... سرداور نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔

''یس سر''...... چاروں کیپسول رنرز سے ان کے ساتھیوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اسی لمحے ایم ایم نے کاؤنٹ ڈاؤن کرنا شروع کر دی۔

''آپ سب کو میں ہدایات کرتا ہوں کہ آپ سب ایزی رہیں۔ اپنے ذہنوں سے تمام وسوسے اور پریشانیاں نکال دیں۔

میں آپ سب سے ایک بار پھر کہوں گا کہ ہم میں سے کوئی ایسی بات نہیں کرے گا جو ہم میں سے کسی کے بھی نقصان کا باعث بنے اس لئے سب خاموش رہیں گے تو زیادہ بہتر ہو گا۔ صرف میں ا ایم سے بات کروں گا۔ ونڈر لینڈ کی سیر کرنے کے بعد ہم جس جگہ ہوں گے وہاں جا کر اطمینان سے سوچیں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں''...... سرداور نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر۔ اوکے سر۔ ہم کچھ نہیں بولیں گے''...... ان کے ساتھیوں نے ایک ساتھ کہا۔ اسی لمحے ایم ایم کی کاؤنٹ ڈاؤن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سرداور نے کیپسول رنز میں ہلکی ہلکی تھرتھراہٹ سی محسوس کی اور اس کے ساتھ ہی کیپسول رنز حرکت میں آ گیا اور ٹریک پر آہستہ آہستہ سامنے موجود ایک ٹنل کی طرف بڑھنے لگا۔ سرداور نے سر گھما کر دیکھا تو انہیں اپنے ساتھیوں کے کیپسول رنزز بھی اپنے پیچھے آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

ٹنل کی طرف بڑھتے ہوئے کیپسول رنزز کی رفتار تیز ہوتی رہی تھی اور پھر جیسے ہی کیپسول رنزز ٹنل میں داخل ہوئے ان رفتار یکلخت تیز ہو گئی۔ ٹنل سیدھی جانے کی بجائے دائیں بائیں گھومتی ہوئی جا رہی تھی۔ آگے جا کر ٹنل مسلسل دائیں طرف گھومتی چلی گئی اور پھر آگے ایک دہانہ دکھائی دیا اور کیپسول رنزز زائیں زائیں کرتے ہوئے ٹنل سے باہر آ گئے۔ سامنے ایک طویل اور ا چوڑا روے تھا جو تارکول کی بجائے سٹین لیس سٹیل یا پھر کسی خاص

چمکدار دھات کا بنا ہوا تھا۔ دائیں بائیں کیپسول رنزز کے لئے بے شمار ٹریکس بنے ہوئے تھے۔ جو دور کسی بڑے شہر کی طرف جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ دور سے دکھائی دینے والی عمارتیں کافی بڑی اونچی اور سڑک کی طرح چمک دار تھیں۔ اوپر کھلا آسمان تھا اور انہیں بلندی پر اسپیس شپ جیسی بے شمار گاڑیاں ادھر ادھر اڑتی دکھائی دینے لگیں۔ ان اسپیس شپس کی لمبائی چوڑائی زیادہ نہیں تھی۔ ان کی شکلیں عام کاروں جیسی یا راکٹوں یا پھر پر پھیلائے بڑے بڑے پرندوں جیسی تھیں۔ تمام اڑنے والی گاڑیوں کے پیچھے گیس برنرز لگے ہوئے تھے جن سے آگ تیز چمک اور پریشر سے نکلتی دکھائی دے رہی تھی اور کچھ گاڑیاں ہوا میں دائیں بائیں لہراتی ہوئی ادھر ادھر جا رہی تھیں اور کچھ متوازی انداز میں اڑ رہی تھیں۔

''حیرت ہے۔ یہ گاڑیاں ہیں یا اسپیس شپس''...... سرداور کے پیچھے بیٹھے ہوئے پروفیسر امجد حسین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسپیس شپس نہیں۔ یہ فلائنگ کاریں ہیں انہیں ونڈر لینڈ میں فلائنگ ہارس کہا جاتا ہے''...... اسی لمحے جواب میں ایم ایم کی آواز سنائی دی۔

''کیا ہم کسی اسپیس اسٹیشن میں ہیں''...... سرداور نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ اسپیس اسٹیشن نہیں ونڈر لینڈ ہے''...... ایم ایم کی آواز سنائی دی۔

"جگہ کون سی ہے۔ میرا مطلب ہے زمین کے کس خطہ میں یہ ونڈر لینڈ"...... سرداور نے پوچھا۔

"اس سوال کا جواب نہیں دیا جا سکتا"...... ایم ایم نے جو دیا اور سرداور نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ویسے یہ جان انہیں قدرے سکون ہو گیا تھا کہ وہ خلاء میں نہیں ہیں۔

"کیوں۔ اس سوال کا جواب کیوں نہیں دیا جا سکتا۔ ہم و لینڈ کے قیدی ہیں۔ پھر ہمیں بتانے میں کیا حرج ہے"...... سردا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ سے پہلے کہہ دیا گیا تھا کہ میں اپنی مرضی کی مناسبت سے ہی جواب دوں گا جو میرے مزاج کے مطابق ہو گا۔ ایسے ک سوال کا جواب نہیں دیا جائے گا جو میرے مزاج کے خلاف ہو" ایم ایم نے کہا۔ اسی لمحے کیپسول رنرز بڑی بڑی عمارتوں کے پہنچ گئے۔ وہاں پہلے سے ہی ایسے بے شمار کیپسول رنرز موجود جو تیزی سے ان کے دائیں بائیں سے گزر رہے تھے۔ ان کیپسول رنرز سڑک کی درمیانی لائن میں تھے۔ عمارتیں بھی سڑکوں طرح چمکدار تھیں۔ سڑک کی سائیڈ پر فٹ پاتھ سے بنے ہو تھے اور وہاں بے شمار روبوٹس دکھائی دے رہے تھے۔

یہ روبوٹس انسانی قد کاٹھ کے تھے۔ ان سب کے پاس بڑ بڑی اور انتہائی عجیب و غریب گنیں تھیں۔ جن کے پچھلے حص پھولے ہوئے تھے۔ گنوں کے درمیان میں ایک ٹیوب سی بنی ہو

تھی جہاں بجلی کی لہریں سی چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان گنوں کے دو دو دہانے تھے۔ ایک دہانہ بڑا تھا اور ایک عام رائفل جیسا۔ رائفل جیسی نالی کے آگے ایک گول اور موٹا شیشہ لگا ہوا تھا۔ روبوٹس سفید رنگ کے تھے البتہ ان کے بازوؤں کے جوڑ، ٹانگوں کے جوڑ اور ٹخنوں کے جوڑوں پر سیاہ رنگ کی پٹیاں سی بنی ہوئی تھیں۔ ان کی گردن قدرے اونچی تھی جہاں ایک فولادی راڈ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ روبوٹس کے منہ، کان اور آنکھوں پر سیاہ رنگ کے شیشے لگے ہوئے تھے۔ اس طرح سیاہ شیشے کی لمبی سی پٹی ان کے سروں کے درمیان سے ہوتی ہوئی پیچھے جا رہی تھی۔ روبوٹس فٹ پاتھوں پر عام انسانوں کی طرح سے چلتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے سروں پر موجود سیاہ شیشے کی پٹیاں جل بجھ رہی تھیں اور ان کی آنکھوں کے شیشے بھی روشن تھے۔

"کیا یہاں صرف روبوٹس ہی رہتے ہیں"...... سرداور نے ایک طویل سانس لے کر پوچھا۔

"ہاں۔ ونڈر لینڈ کا بیرونی حصہ روبوٹس کے لئے مخصوص ہے۔ یہاں ہر طرف ہاٹ ریز کا جال پھیلا ہوا ہے جہاں کوئی بھی جاندار ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاتا ہے۔ صرف روبوٹس ہی یہاں حرکت کر سکتے ہیں اور کوئی نہیں"...... ایم ایم نے فوراً سرداور کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ان سب کے بھی تم ہی کمانڈنگ انچارج ہو"...... سرداور

نے پوچھا۔

''ہاں۔ تمام روبوٹس میرے احکامات پر حرکت کرتے ہیں''۔ ایم کی آواز سنائی دی۔

''کتنی تعداد میں ہیں یہاں یہ روبوٹس''...... سرداور نے پوچھا۔

''ان کی تعداد ہزاروں میں ہیں۔ ان کی یہاں باقاعدہ ا فورس ہے۔ بہت بڑی روبو فورس جس کی طاقت کا آپ اندازہ نہیں لگا سکتے''...... ایم ایم نے جواب دیا۔

''ان کی گنوں کے بارے میں بتاؤ''...... سرداور نے سر جھکا کر کہا۔

''ان روبوٹس کے پاس جو گنیں ہیں ان میں ڈبل سسٹم ہے ان گنوں سے منی میزائل بھی داغے جا سکتے ہیں۔ جو زبردست تباہ لا سکتے ہیں اور ان گنوں کی چھوٹی اور لمبی نالیوں سے گولیوں بجائے بلاسٹنگ ریز نکلتی ہے جو بظاہر چھوٹی چھوٹی گولیوں کی شکل میں ہوتی اور رک رک کر نکلتی ہیں۔ انہیں بلٹ ریز کہا جاتا ہے بلٹ ریز بڑی اور مضبوط چٹان کے بھی ٹکڑے اڑا سکتی ہے''...... ایم نے جواب دیا۔

''گویا۔ یہ ساری مشینی دنیا ہے''...... سرداور نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے اسے ونڈر لینڈ کا نام دیا گیا ہے''...... ایم ا نے کہا۔

''اگر یہ مشینی دنیا ہے تو پھر ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے۔ مشینی

دنیا میں ہم انسانوں کا کیا کام''...... سرداور نے منہ بنا کر کہا۔

''اس کا جواب آپ کو کراس ونگ میں دیا جائے گا''...... ایم ایم نے کہا۔

''کراس ونگ۔ یہ کراس ونگ کیا ہے''...... سرداور نے حیرانی سے کہا۔

''وہ عمارت جہاں تم جیسے انسان آسانی سے سانس لے سکتے ہیں اور زندہ رہ سکتے ہیں۔ اس عمارت کو کراس ونگ کہا جاتا ہے''۔ ایم ایم نے جواب دیا۔

''اوہ۔ کیا یہاں اور انسان بھی ہیں''...... سرداور نے پوچھا۔

''نہیں۔ ابھی صرف آپ سب کو ہی لایا گیا ہے''...... ایم ایم نے مختصر سے انداز میں جواب دیا۔

''مطلب۔ ابھی اور لوگ بھی یہاں آئیں گے''...... سرداور نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''اس کا اختیار ڈاکٹر ایکس کے پاس ہے۔ وہ یہاں کسے لائے گا کسے نہیں۔ یہ مجھے نہیں بتایا گیا''...... ایم ایم نے کہا۔

''تو تم ڈاکٹر ایکس کی ہدایات پر عمل کرتے ہو''...... سرداور نے پوچھا۔

''ظاہر ہے۔ ونڈر لینڈ اور میں ڈاکٹر ایکس کے تخلیق کئے ہوئے ہیں۔ میں ڈاکٹر ایکس کے احکامات مانتا ہوں البتہ اس ونڈر لینڈ کا سارا کنٹرول میرے پاس ہے''...... ایم ایم نے کہا۔

"کیا ڈاکٹر ایکس بھی تمہاری طرح روبوٹ ہے یا وہ ا
ہے"...... سرداور نے پوچھا۔

"زیرو روم میں آپ سب سکرین پر ڈاکٹر ایکس کو دیکھ
ہیں۔ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ وہ روبوٹ ہے یا انسان"...... ایم
نے کہا۔

"کیا ڈاکٹر ایکس بھی اس ونڈر لینڈ میں موجود ہے"...... س
نے پوچھا۔

"سوری۔ اس سوال کا جواب نہیں دیا جائے گا"...... ایم
نے کہا۔

"ڈاکٹر ایکس کا اصل نام کیا ہے اور اس کا کس ملک سے تع
ہے"...... سرداور نے اس سے پوچھا۔

"ان سوالوں کے بھی آپ کو جواب نہیں دیئے جائیں گے"
ایم ایم نے کہا اور سرداور نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے جیسے ا
ایم ایم سے اسی جواب کی توقع تھی۔

"اوکے۔ تم کہاں ہو"...... سرداور نے پوچھا۔

"میں ونڈر لینڈ کے ہر حصے میں ہوں۔ ونڈر لینڈ کی زمین
اوپر بھی اور نیچے بھی۔ میرے ہزاروں کان، ہزاروں آنکھیں ہ
ونڈر لینڈ کا انچ انچ میری نظروں میں رہتا ہے۔ زمین کے نیچے ا
چیونٹی بھی رینگتی ہے تو مجھے اس کا بھی پتہ چل جاتا ہے"...... ایم ا
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ سرداور ایم ایم سے معلومات حا

کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایم ایم انہیں عام باتوں کا ہی
جواب دے رہا تھا۔ وہ جب بھی اس سے کوئی اہم بات پوچھتے، ایم
ایم واضح طور پر سوری کر کے انہیں جواب دینے سے انکار کر دیتا
تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ایم ایم انہیں صرف ان باتوں کے جواب
دے رہا تھا جس سے ان سب کے دلوں پر ونڈر لینڈ کی دھاک بٹھا
سکے۔ وہ ونڈر لینڈ کا کوئی بھی راز نہیں بتاتا تھا اور ڈاکٹر ایکس کے
حوالے سے بھی جواب دینے سے صاف انکار کر دیتا تھا۔

ونڈر لینڈ واقعی ونڈر لینڈ تھا۔ وہاں ہر چیز مشینی تھی۔ یوں لگتا تھا
جیسے وہاں واقعی ان دس افراد کے سوا کوئی انسان موجود ہی نہیں
ہے۔ ہر طرف مسلح روبوٹس تھے۔ سڑکوں پر دوڑنے والے کیپسول
رنز میں بھی روبوٹس ہی تھے اور ہواؤں میں اڑنے والی اسپیس
شپس جیسی گاڑیوں میں بھی روبوٹس ہی نظر آ رہے تھے۔ جنہیں ایم
ایم نے فلائنگ ہارس کہا تھا۔

ونڈر لینڈ کی عمارتیں اونچی اونچی تھیں۔ ان میں کچھ عمارتیں
گنبدوں کی طرح گول تھیں، کچھ مخروطی شکلوں کی تھیں، چوکور اور
تکونی عمارتوں کی بھی وہاں کوئی کمی نہیں تھی۔ ان عمارتوں پر بڑے
بڑے پلوں کے جال سے پھیلے ہوئے تھے۔ بے شمار سڑکیں رولر
کوسٹر کے ٹریکس کی طرح ان عمارتوں کے اوپر نیچے اور دائیں بائیں
سے بھی گزر رہی تھیں۔ اس عجیب و غریب شہر کی ہر بات اپنی مثال
آپ تھی۔ سرداور اور ان کے ساتھیوں کو ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے وہ

سائنسی فکشن سے بھرپور کسی فلم کے ناقابل یقین مناظر دیکھ ر
ہوں۔ سڑکیں اور عمارتیں اس قدر روشن تھیں کہ ہر طرف روشنی
روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس قدر روشنیوں کو دیکھ کر واقعی ایسا ہی لگ
رہا تھا جیسے وہاں کبھی اندھیرا ہوتا ہی نہیں تھا۔

رولر کوسٹر کے طرز پر بنے ٹریکس پر کیپسول رنرز کبھی انہیں انتہا
بلندیوں پر لے جاتے اور کبھی وہ اس قدر تیزی سے نیچے آتے
جیسے وہ ٹریکس سے الگ ہو کر انتہائی بلندی سے نیچے گرتے چلے
رہے ہوں۔ فلائنگ ہارس کی تعداد بھی وہاں بے حد زیادہ تھی۔
ان ٹریکس کے اوپر اور نیچے سے گزرتے ہوئے انتہائی حیرت انگ
مناظر پیش کر رہے تھے۔

”ایم ایم۔ میں تم سے ایک بات اور پوچھنا چاہتا ہوں“۔
دیر خاموش رہنے کے بعد سرداور نے ایم ایم سے مخاطب ہو کر
ایم ایم وہاں ظاہری حالت میں تو تھا نہیں لیکن وہ ان کی آ
بخوبی سن سکتا تھا۔

”پوچھو“...... ایم ایم کی آواز فوراً سنائی دی۔

”ونڈر لینڈ واقعی ایک جدید شہر جیسا ہے۔ ہر طرف عمارتیں
عمارتیں ہیں۔ چھوٹی بڑی بے شمار عمارتیں۔ کیا مجھے بتاؤ گے کہ
عمارتوں میں کیا ہے۔ یہاں اس قدر عمارتیں کیوں بنائی گئی ہیں
سرداور نے پوچھا۔

”یہاں ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مصرف ہے۔ یہاں ایسا کچھ

نہیں ہے جو بے مقصد اور غیر ضروری طور پر بنایا گیا ہو“...... ایم
ایم نے جواب دیا۔

”پھر بھی۔ ہے کیا ان عمارتوں میں۔ کیا یہ ان روبوٹس کی
رہائش گاہیں ہیں“...... سرداور نے پوچھا۔

”ہاں۔ ان میں بہت سی عمارتیں روبوٹس کے لئے رہائش گاہوں
کے طور پر بنائی گئی ہیں“...... ایم ایم کی آواز سنائی دی۔

”کون سی عمارتیں روبوٹس کی رہائش گاہیں ہیں۔ چوکور، مخروطی یا
گول“...... سرداور نے پوچھا۔

”وقت آنے پر آپ کو خود ہی معلوم ہو جائے گا“...... ایم ایم
نے کہا۔

”کب آئے گا وہ وقت“...... سرداور نے منہ بنا کر کہا۔

”جب آپ ونڈر لینڈ کی دل سے شہریت اختیار کر لیں گے اور
اپنا جینا اور مرنا ونڈر لینڈ کے لئے وقف کر دیں گے تو آپ پر ونڈر
لینڈ کے تمام راز کھول دیئے جائیں گے“...... ایم ایم نے کہا۔

”اوہ۔ تو ہمیں یہاں اس مقصد کے لئے لایا گیا ہے“۔ سرداور
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”جلد ہی سارے مقاصد آپ کے سامنے آ جائیں گے اور اب
بس۔ آپ کے چار گھنٹے پورے ہو چکے ہیں۔ آپ سب کو ونڈر
لینڈ کی جس طرح سیر کرائی تھی کرا دی گئی ہے۔ اب آپ سب کو
کراس ونگ میں لے جایا جا رہا ہے۔ میری آواز آپ اب کراس

ونگ میں ہی سن سکیں گے''...... ایم ایم نے کہا اور پھر وہ یکلخت خاموش ہوگیا۔ اسی لمحے کیپسول رنرز کی رفتار تیز ہوگئی اور وہ اونچے نیچے ٹریکس پر تیزی سے دوڑنے لگے۔

''سرداور یہ سب کیا ہے۔ کیا واقعی اب ہمیں ہمیشہ کے لئے یہیں رہنا ہو گا''...... ڈاکٹر نثار چشتی کی پریشانی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

''میں ابھی اس سلسلے میں کوئی تبصرہ نہیں کروں گا''...... سرداور نے سنجیدگی سے کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی۔ آپ نے ساری باتیں ماسٹر کمپیوٹر سے خود ہی کی ہیں۔ ہمیں اس سے کچھ پوچھنے کا موقع ہی نہیں دیا آپ کم از کم ہمیں اس سے یہ تو پوچھنے دیتے کہ آخر وہ ہم سے چاہتا کیا ہے''...... پروفیسر امجد حسین نے کہا۔

''ہم کراس ونگ میں جا رہے ہیں۔ وہاں جا کر آپ جو چاہیں پوچھ لینا میں آپ کو نہیں روکوں گا''...... سرداور نے کہا۔

''حیرت ہے۔ اس قدر جدید اور حیرت انگیز شہر بنانے کا ان کا مقصد کیا ہو سکتا ہے اور یہ ونڈر لینڈ آخر ہے کہاں۔ یہ جدید سیٹلائٹس کا دور ہے کیا ان سیٹلائٹس سے بھی اس ونڈر لینڈ کو کسی نے چیک نہیں کیا ہے۔ اس قدر جدید اور حیرت انگیز شہر کے بارے میں تو میں نے کبھی اور کہیں کچھ نہیں سنا''...... ایک سائنس دان نے کہا۔ اس سائنس دان کا نام ڈاکٹر اختر تھا۔

''اس قدر جدید اور سائنسی نظام سے آراستہ شہر تو کوئی سپر پاور ہی بنا سکتا ہے۔ جو اکنامی اور معاشی طور پر بے حد مستحکم ہو۔ اربوں کھربوں ڈالروں سے ہی ایسا کوئی شہر بنایا جا سکتا ہے۔ شہر دیکھ کر تو ایسا لگتا ہے جیسے یہ زمین پر نہیں بلکہ خلاء کے کسی مصنوعی سیارے پر ہو۔ اتنے بڑے شہر کی تعمیر و ترقی کے لئے کثیر سرمایہ ہی نہیں طویل مدت بھی چاہئے۔ شہر کی تعمیر اور ترقی دیکھ کر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ کئی صدیوں سے یہاں موجود ہو''...... ڈاکٹر عشرت عباس نے کہا۔ ان کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

''بالکل اور اس قدر کثیر سرمایہ تو شاید ایکریمیا کے پاس بھی نہ ہو جو اس قدر جدید شہر بنا سکے۔ جہاں صرف مشینیں ہی مشینیں کام کرتی ہوں''...... ڈاکٹر سہیل نے کہا۔

''کسی نہ کسی ملک کا تو اس شہر سے تعلق ضرور ہو گا۔ بغیر کسی ملک کی سپورٹ کے اس قدر جدید اور بڑا شہر بن ہی نہیں سکتا''۔ ایک اور سائنس دان ڈاکٹر زیدی نے کہا۔

''اگر یہ پتہ چل جائے کہ ونڈر لینڈ کس ملک کا حصہ ہے تو ہمیں اندازہ ہو جائے گا کہ ہم دنیا کے کس حصے میں ہیں''...... ایک اور سائنس دان جس کا نام ڈاکٹر فواد ہاشمی تھا، نے کہا۔

''جس طریقے سے ہمیں یہاں لایا گیا ہے۔ ممکن ہی نہیں کہ ایم ایم ہمیں ان سوالوں کے جواب دے دے''...... ڈاکٹر ذیشان نے منہ بنا کر کہا۔ کیپسول رنرز ایک اونچی ٹریک سے ہوتے ہوئے نیچے

آ گئے تھے اور عمارتوں سے ہٹ کر ایک کھلے میدانی علاقے میں ایک لمبا موڑ مڑتے ہوئے ٹریک پر دوڑتے جا رہے تھے۔ دور انہیں ایک گول اور بڑی عمارت دکھائی دے رہی تھی جو شہری عمارتوں سے الگ تھلگ تھی اور سب سے بڑی تھی۔ عمارت پر دور سے ہی سرخ رنگ سے کراس ونگ لکھا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا اور کسی پرندے کے پر بھی ایک دوسرے کو کراس کرتے دکھائی دے رہے تھے۔ ان پروں کے رنگ سفید تھے۔

''تو یہ ہے کراس ونگ کی عمارت''...... سرداور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

کراس ونگ کی عمارت چاروں اطراف سے بند تھی البتہ اس کے دائیں طرف کیپسول رنزز کے ٹریک ہی ٹریک بنے ہوئے تھے جہاں سے عمارت میں داخل ہوا جا سکتا ہو۔ عمارت کے قریب ٹریکس ایک دوسرے کے اوپر سے بھی گزر رہے تھے جو جال کی طرف پھیلے ہوئے تھے۔ تاکہ کسی بھی ٹریک سے آنے والے کیپسول رنزز کو عمارت کے مخصوص راستوں کی طرف موڑ کر لے جایا جا سکے۔ عمارت بلند و بالا ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی طویل و عریض تھی جو شاید کئی ایکڑوں پر پھیلی ہوئی تھی۔ اس عمارت کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے سٹین لیس سٹیل یا کسی دھات کا بنا ہوا بہت بڑا کٹورا الٹا کر وہاں رکھ دیا گیا ہو۔

کیپسول رنزز جیسے ہی اس عمارت کے نزدیک پہنچے اچانک

سامنے ایک ٹنل کا راستہ کھل گیا اور کیپسول رنزز اس ٹنل میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد پانچوں کیپسول رنزز ایک بڑے کمرے میں جا کر رک گئے۔ یہ کمرہ پلیٹ فارم کے طرز پر بنا ہوا تھا۔ جیسے ہی کیپسول رنزز پلیٹ فارم پر رکے شیشے کے ڈھکن خود بخود کھلتے چلے گئے۔ پلیٹ فارم پر بھی مسلح روبوٹس موجود تھے۔ سامنے بے شمار راستے کھلے ہوئے تھے۔ ان کے قریب گھومتی ہوئی سیڑھیاں بھی تھیں جو عمارت کے اوپر مختلف حصوں کی طرف جا رہی تھیں۔ خلاء نما راستوں اور سیڑھیوں پر باقاعدہ نمبر درج تھے۔ جیسے ہی ان کے کیپسول رنزز کے ڈھکن کھلے دو مسلح روبوٹس قدم اٹھاتے ہوئے ان کے قریب آ گئے۔

''آپ لوگ باہر آ جائیں''...... ان میں سے ایک روبوٹ نے تیز لہجے میں کہا۔ سرداور نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر وہ کیپسول رنز سے نکل کر باہر آ گئے۔ کیپسول رنز کے رکتے ہی انہوں نے سیٹ بیلٹ کھول لی تھی۔ ان کے ساتھ باقی سب نے بھی اپنی سیٹ بیلٹس کھولیں اور پھر وہ سب کیپسول رنزز سے باہر نکل آئے۔

''ہمارے ساتھ چلیں''...... اسی روبوٹ نے کہا جس نے انہیں کیپسول رنزز سے باہر آنے کا کہا تھا۔ اس روبوٹ کے سینے پر آر نائن زیرو لکھا ہوا تھا جبکہ دوسرے روبوٹ کا نمبر آر نائن زیرو سیون تھا اسی طرح وہاں موجود تمام روبوٹس کے سینوں پر ایسے ہی نمبر

درج تھے جو سرداور اور ان کے ساتھیوں نے باہر موجود روبوٹس کے
سینوں پر بھی دیکھے تھے۔ روبوٹس مڑ کر ایک طرف جانے لگے
سرداور اور ان کے ساتھی روبوٹس کے پیچھے ہو گئے۔ روبوٹس انہیں
ایک دروازے کے پاس لے آئے۔ سرداور نے دیکھا وہ ایک
چھوٹے سے کمرے کا دروازہ تھا۔

''آپ سب اندر چلے جائیں''...... روبوٹ نمبر نائن زیرو سکس
نے کہا۔ سرداور اور ان کے ساتھیوں نے ایک دوسرے کی طرف
دیکھا اور پھر وہ سب اسی چھوٹے سے کمرے میں آ گئے جیسے ہی
کمرے میں داخل ہوئے سائیڈ کی دیوار سے ایک فولادی دروازہ
نکل کر خلاء پر پھیلتا چلا گیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی انہیں ایک خفیف
سا جھٹکا لگا اور انہیں ایسا لگا جیسے فرش انہیں لے کر اوپر اٹھ رہا ہو
وہ ایک لفٹ میں تھے۔ لفٹ تیزی سے اوپر جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر
بعد لفٹ رکی اور دروازہ کھل گیا۔ اس بار ان کے سامنے ایک ہال
نما کمرہ تھا۔ کمرہ بالکل خالی تھا وہاں کی دیواریں سپاٹ تھیں،
صاف ستھرا فرش تھا جس پر ایک کرسی بھی موجود نہیں تھی۔ وہ لفٹ
سے نکل کر کمرے میں آ گئے اور حیرت بھری نظروں سے چاروں
طرف دیکھنے لگے۔

''اب یہ کیا ہے۔ یہاں تو بیٹھنے کے لئے ایک کرسی بھی نہیں
ہے''...... پروفیسر امجد حسین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اچانک
ان کے سامنے ایک دیوار میں حرکت ہوئی اور چھت سے ایک

بڑے سائز کی ایل سی ڈی سکرین نکل کر دیوار پر پھیلتی چلی گئی۔
سکرین سینما سکرین جیسی بڑی تھی۔ سکرین پر جھماکا سا ہوا اور وہاں
وہی گلوب اور دو انسانی ہاتھ دکھائی دیئے۔ دو نیلے ہاتھوں کے
درمیان گلوب گھوم رہا تھا۔ ایک ہاتھ پر اسی طرح ڈبلیو اور دوسرے
ہاتھ پر ایل لکھا ہوا تھا اور پھر گلوب سمٹا اور چھوٹا ہوتا ہوا اوپر دائیں
کارنر پر چلا گیا اور سکرین پر ڈاکٹر ایکس کا چہرہ نمودار ہو گیا۔

''ہائے ایوری باڈی''...... کمرے میں ڈاکٹر ایکس کی مخصوص
آواز سنائی دی۔

''ہیلو''...... سرداور نے جیسے بادل نخواستہ لہجے میں کہا۔

''آپ سب کو ونڈر لینڈ کی سیر کا یقیناً لطف آیا ہو گا۔ کیسا ہے
میرا ونڈر لینڈ''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''ایڈوانس سائنس کے تقاضوں سے ہم آہنگ اچھا شہر بنایا ہے
تم نے۔ تمہیں اس شہر کو ونڈر لینڈ کے نام کی بجائے مشین ورلڈ کا
نام دینا چاہئے تھا''...... سرداور نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اگر یہ مشورہ آپ پہلے دیتے تو شاید میں اس پر غور کر لیتا۔
لیکن میں ونڈر لینڈ کا نام سلیکٹ کر چکا ہوں۔ ایک بار میں جو
فیصلہ کر لیتا ہوں اسے کسی بھی صورت میں نہیں بدلتا''...... ڈاکٹر
ایکس نے کہا۔

''بہرحال ونڈر لینڈ نام بھی برا نہیں ہے''...... سرداور نے کہا۔

''تھینکس''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''کیا ہمیں اب بتایا جائے گا کہ ہمیں اس جدید اور سائنسی د
میرا مطلب ہے ونڈر لینڈ میں کیوں لایا گیا ہے''...... سرداور نے
سر جھٹک کر اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔

''ضرور۔ یہی سب بتانے کے لئے تو آپ سب کو کراس ونگ
میں لایا گیا ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''تو بتاؤ''...... سرداور نے کہا۔ ڈاکٹر ایکس سکرین کے دائیں
طرف آ گیا۔ اس نے بائیں طرف ہاتھ ہلایا تو سکرین پر ایک بار
پھر گلوب آ گیا۔ اس بار گلوب کے گرد نیلے ہاتھ نہیں تھے البتہ
گلوب گھوم رہا تھا۔ گھومتے گھومتے گلوب رکا اور انلارج ہوتا چلا
گیا۔ گلوب پر ایشیا کا نقشہ پھیل رہا تھا۔ چند ہی لمحوں میں وہاں زا
اور بے شمار رنگوں کے لکیروں کا جال نظر آنے لگا اور پھر اچانک
وہاں پاکیشیا کا نام دکھائی دیا۔ نقشہ اب بھی پھیل رہا تھا۔ تھوڑی ہی
دیر میں سکرین پر پاکیشیا کا مکمل نقشہ دکھائی دینے لگا۔

''میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے''...... سرداور نے سکرین کے
دائیں طرف کھڑے ڈاکٹر ایکس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سرداور۔ آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ پاکیشیا کا مکمل نقشہ ہے''
ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''ہاں۔ دیکھ رہا ہوں''...... سرداور نے مبہم سے انداز میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ آپ پاکیشیا کی سب سے بڑی ایٹمی
لیبارٹری کے انچارج ہیں۔ جسے کوڈ میں ریڈ لیبارٹری کہا جاتا ہے''۔

ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''ہاں۔ تو پھر''...... سرداور نے کہا۔

''سرداور۔ کیا آپ اس نقشے کو دیکھ کر یہ بتا سکتے ہیں کہ پاکیشیا
میں آپ کی ریڈ لیبارٹری کہاں ہے''......ڈاکٹر ایکس نے کہا اور
سرداور سمیت ان کے سبھی ساتھی چونک پڑے۔

''کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... سرداور نے تیز اور
قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اب آپ نہیں۔ میں سوال کروں گا سرداور۔ سوال میرے
ہوں گے اور جواب آپ دیں گے۔ صرف جواب''......ڈاکٹر ایکس
نے کہا۔

''اور اگر میں تمہارے کسی بھی سوال کا جواب دینے سے انکار
کروں تو''...... سرداور نے سخت لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ جواب تو آپ کو دینے ہی
پڑیں گے''...... ڈاکٹر ایکس نے اسی طرح نارمل انداز میں کہا۔

''کیا تم مجھے اس کے لئے مجبور کرو گے''...... سرداور نے طنزیہ
لہجے میں کہا۔

''یس۔ میں ایسا کر سکتا ہوں''......ڈاکٹر ایکس نے اسی انداز
میں کہا۔

''اوہ۔ تو تم سمجھتے ہو کہ تم مجھے مجبور کرو گے تو میں تمہیں سب
کچھ بتا دوں گا۔ یہ تمہاری بھول ہے مسٹر ڈاکٹر ایکس۔ ہم ایک اللہ

کو ماننے والے مسلمان ہیں اور ہم صرف اسی ذات پاک
ڈرتے ہیں اور اسی کے سامنے جھکتے ہیں۔ اس کے سوا کسی اور
ڈرنے والے اور جھکنے والوں کو ہم کافر کہتے ہیں۔ ہم نہ کافر ہیں
نہ ہی کفر کرنا جانتے ہیں''...... سرداور نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''سوری سرداور۔ آپ تو بلاوجہ جذباتی ہو رہے ہیں۔ یہ و
لینڈ ہے۔ ونڈر لینڈ میں جذبات کا کوئی تصور نہیں ہے۔ اس مشی
دنیا میں نہ کسی پر رحم ہوتا ہے اور نہ کسی سے ہمدردی۔ مشینیں رحم
ہمدردی کے نام سے واقف نہیں۔ ان تمام مشینوں کو میں نے بن
ہے۔ جب مشینیں رحم اور ہمدردی کو نہیں جانتیں تو آپ مجھ سے
ایسی کسی ہمدردی کی امید نہیں رکھ سکتے۔ یہاں وہی ہوتا ہے جو
چاہتا ہوں''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''تمہارا حکم ان مشینوں پر چل سکتا ہے ڈاکٹر ایکس۔ ہم
نہیں''...... سرداور نے کہا۔

''گڈ۔ اس عمر میں بھی آپ بے حد حوصلہ مند ہیں۔ کوئی
نہیں۔ دیکھتا ہوں کہ آپ اور آپ کے ساتھی کس قدر حوصلہ
اور ہمت والے ہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''کیا کرو گے تم ہمارے ساتھ''...... سرداور نے غرا کر
انہوں نے فوراً ساتھ کھڑے پروفیسر امجد حسین کا ہاتھ پکڑ
دوسرے ہاتھ میں انہوں نے ڈاکٹر عشرت عباس کا ہاتھ تھام لیا
یہ دیکھ کر ان سب نے جلدی جلدی ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ

شروع کر دیئے۔ اچانک کمرہ سرداور اور ان کے ساتھیوں کی تیز
چیخوں سے گونج اٹھا وہ اچھلے اور پھر زور دار دھاکوں سے ادھر ادھر
گرتے چلے گئے۔ انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے ان سب کو
زبردست کرنٹ لگا ہو۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے اچانک چھت
سے روشنی کی ایک پھوار سی آئی اور سرداور پر پڑنے لگی۔ سرداور
ہیں ٹھٹھک گئے۔

کمرے میں ایک بار پھر چیخیں گونجیں اور سرداور نے اپنے
ساتھیوں کو زمین سے اٹھ کر ہوا میں بلند ہوتے دیکھا۔ سرداور کے
ساتھی بری طرح سے ہاتھ پاؤں اور چیخیں مارتے ہوئے کمرے کی
چھت سے جا کر چپک گئے تھے۔ ان میں سے کوئی کمر کے بل
چھت سے چپکا ہوا تھا کوئی پیٹ کے بل جیسے لوہا مقناطیس سے جا
کر چپکتا ہے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ سب''...... سرداور نے ہکلاتے
ہوئے کہا۔ وہ فوراً اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے روشنی کے
دائرے سے نکلنے کی کوشش کی لیکن انہیں یوں لگا جیسے وہ شیشے کی کسی
دیوار سے ٹکرا گئے ہوں۔

''یہ لائٹ ٹیوب ہے سرداور۔ اس میں سے آپ باہر نہیں نکل
سکتے''...... کمرے میں ڈاکٹر ایکس کی آواز ابھری اور سرداور چونک
کر سکرین کی طرف دیکھنے لگے جہاں ڈاکٹر ایکس انہی پر نظریں
گاڑے ہوئے تھا۔ اچانک سرر سرر کی آواز کے ساتھ سرداور نے

فرش پر لمبی لمبی نوکیلی سلاخیں باہر نکلتے دیکھیں۔ نیزوں جیس
اور لمبی سلاخیں سارے فرش پر ابھر آئی تھیں۔ البتہ روشنی ک
دائرے میں سرداور موجود تھے وہاں کوئی سلاخ باہر نہیں آ
سرداور کے ساتھی چھت سے لگے اسی طرح سے چیخ رہے تھ

"یہ تم کیا کر رہے ہو۔ میرے ساتھیوں کو چھت س
چپکایا ہے اور یہ نوکیلے راڈز"...... سرداور نے بری طرح
ہوئے کہا۔

"میں آپ کو موت کا ایک کھیل دکھانا چاہتا ہوں سرداو
کاؤنٹ ڈاؤن شروع کروں گا۔ کاؤنٹ ڈاؤن ختم ہوتے ہ
کا ایک ساتھی چھت سے سیدھا ان نوکیلے راڈز پر گرے گا۔
بیس فٹ بلند ہے۔ اس بلندی سے جب آپ کا کوئی ساتھ
نوکیلے راڈز پر گرے گا تو اس کا کیا حشر ہو گا اس کا انداز
آپ کو ہو چکا ہو گا"...... ڈاکٹر ایکس نے اس بار انتہائی س
لہجے میں کہا۔

"نن۔ نن۔ نہیں۔ نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے"...... سرداو
اس کی سفاکی کا سن کر بری طرح سے کانپ کر کہا۔

"اگر آپ کاؤنٹ ڈاؤن سے پہلے پہلے یہ مان لیں ک
آپ میرے سوالوں کے جواب دیں گے اور اس نقشے کو دیکھ ا
بتا دیں گے کہ ریڈ لیبارٹری کس ایریئے میں ہے تو میں آپ
ساتھیوں کی جانیں بخش دوں گا۔ ورنہ ان سب کی موت کے ا

ہ دار ہوں گے"...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

"نہیں۔ میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ کچھ نہیں۔ تم۔ تم انہیں
ہوڑ دو۔ یہ کچھ نہیں جانتے۔ یہ۔ یہ"...... سرداور نے کانپتے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"میرے پاس آپ کی زبان کھلوانے کے ایک لاکھ طریقے ہیں
رداور۔ آپ بوڑھے آدمی ہیں۔ آپ کی ہڈیوں میں اتنا دم نہیں
ہے کہ آپ میری اذیتیں سہہ سکیں۔ اس لئے میں آپ پر تشدد نہیں
کرنا چاہتا۔ لیکن آپ اس کے لئے مجھے اگر مجبور کریں گے تو پھر
یں آپ کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ البتہ میرا آپ سے یہ
عدہ ہے کہ جب تک آپ مجھے ریڈ لیبارٹری کی لوکیشن نہیں بتائیں
گے میں آپ کو مرنے نہیں دوں گا"...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

"تم کچھ بھی بولو۔ میری زبان کبھی نہیں کھلے گی۔ میں محب وطن
ہوں۔ غدار نہیں۔ ملک و قوم کے لئے میں تو کیا میرے ساتھی بھی
اپنی جانیں قربان کر سکتے ہیں"...... سرداور نے خود کو سنبھالتے
ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں سرداور۔ ریڈ لیبارٹری ہمارے ملک و
قوم کی امانت ہے۔ ہماری جانیں جاتی ہیں تو جائیں آپ اسے ریڈ
لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں بتائیں گے"...... چھت سے لگے
پروفیسر امجد حسین نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ سب سرداور اور سپریم
چیف کی باتیں سن رہے تھے اس لئے اب وہ چیخ نہیں رہے تھے۔

”سر۔ پروفیسر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ملک وق
بقاء کے لئے ہم سب اپنی جانوں کے نذرانے دے دیں۔
موت جتنی دردناک ہو لیکن یہ ہماری خوش قسمتی ہو گی کہ ہ
موت ہمارے ملک کے لئے ہو گی۔ قوم کے لئے ہو گی۔ ا
موت شہادت کی موت ہوتی ہے سر۔ ہم نے پہلے ہی اپنی زندگ
ملک و قوم کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ اب اگر ہماری موت
وقت آ گیا ہے تو ہم اسے ہنسی خوشی قبول کر لیں گے لیکن کسی
سامنے جھکیں گے نہیں“...... ڈاکٹر نثار چشتی نے جذبات بھرے
میں کہا۔ اسی طرح چھت سے چپکے ہوئے باقی سائنس دانوں
بھی سرداور کے حق میں بولنا شروع کر دیا۔ ان سب کے جذ
ایک جیسے ہی تھے۔ وہ سرداور کو بار بار یہی تلقین کر رہے تھے
ڈاکٹر ایکس کو کسی بھی صورت میں ریڈ لیبارٹری کے بارے میں
بتائیں۔ چاہے ڈاکٹر ایکس ان سب کو موت کے گھاٹ ہی کیوں
اتار دے۔

”کیا تم سن رہے ہو ڈاکٹر ایکس یہ سب کیا کہہ رہے ہیں“۔
سرداور نے ڈاکٹر ایکس کی طرف دیکھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہ
اپنے ساتھیوں کے بلند حوصلے دیکھ کر فخر سے ان کا سینہ تن گیا
اور ان کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

”ہاں۔ سن رہا ہوں لیکن ان باتوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہ
گا“......ڈاکٹر ایکس نے لاپرواہانہ لہجے میں کہا۔

”ہم پر بھی تمہاری دھمکیوں کا کوئی اثر نہیں ہونے والا“......
سرداور نے اسی انداز میں کہا۔

”میں محض دھمکیاں نہیں دیتا۔ جو کہتا ہوں کر دکھاتا ہوں“۔
ڈاکٹر ایکس نے غرا کر کہا۔ اسی لمحے چھت سے چپکا ایک سائنس
دان ڈاکٹر ذیشان اچانک چھت سے الگ ہوا اور وہ نہایت تیزی
سے زمین پر ابھرے ہوئے نوکیلے راڈز پر آ گرا۔ کئی راڈز اس کے
جسم کے آر پار ہو گئے۔ اس بیچارے کے منہ سے چیخ بھی نہ نکل
سکی تھی۔ دس سے زائد راڈز اس کے جسم کے آر پار ہو گئے تھے اور
اس کا جسم بری طرح سے پھڑک رہا تھا۔ اس کے جسم سے خون
نکل کر پھیلتا جا رہا تھا۔

”ایک تو گیا“...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔ اپنے ایک ساتھی کا یہ
بھیانک انجام دیکھ کر سرداور اور ان کے ساتھی دم بخود رہ گئے۔

”اب بولو۔ اب بھی انکار کرنے کا حوصلہ ہے“......ڈاکٹر ایکس
نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں ایک بار نہیں ہزار بار انکار کروں گا۔ تم چاہے ان
سب کے ساتھ مجھے بھی ختم کر دو۔ تب بھی میری زبان نہیں کھلے
گی“...... سرداور نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے چھت سے دو اور سائنس دان الگ ہوئے ان کی
چیخیں ابھریں اور پھر وہ تیزی سے نیزوں جیسے راڈز پر گر گئے۔ یہ
دونوں ڈاکٹر سہیل اور ڈاکٹر اختر تھے۔ ان کے حلق، منہ اور سروں

میں بھی راڈز گڑ گئے تھے ان کے جسم کچھ دیر بری طرح سے پھڑکتے رہے اور پھر ساکت ہو گئے۔ یہ منظر اس قدر بھیانک تھا کہ سرداور کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا پھیلتا ہوا معلوم ہوا۔ انہوں نے سر جھٹک کر اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ انہوں نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا اور بری طرح سے لہرانے لگے پھر اچانک وہ چند قدم پیچھے ہٹ کر لڑکھڑائے اور گرتے چلے گئے۔ ان کے ذہن میں اندھیرا ہی اندھیرا بھر گیا تھا۔

عمران جیسے ہی سٹنگ روم میں داخل ہوا اسے صوفے پر بیٹھا ہوا بلیک جیک دکھائی دیا۔

''ہیلو عمران''...... بلیک جیک نے عمران کو اندر آتے دیکھا تو اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے عمران کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا کر قدرے مسکرا کر کہا۔

''ویلکم ہیلو''...... عمران نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کی تیز نظریں بلیک جیک کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ جیسے وہ بلیک جیک کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن بلیک جیک کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔

''بیٹھو۔ عمران نے کہا اور بلیک جیک سر ہلا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ عمران بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ سلیمان کی کال سنتے ہی وہ نہایت تیز رفتاری سے سفر کرتا ہوا آیا تھا۔ بلیک جیک ایک بار پھر

پاکیشیا بلکہ اس کے فلیٹ میں تھا یہ سن کر عمران کے ذہن م
آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اب تک اس نے جو اندازے لگا
تھے ان کے مطابق سرداور اور ان کے نو ساتھیوں کی گمشدگی ک
پیچھے زیرو لینڈ کا اسے کوئی ہاتھ دکھائی نہیں دیا تھا لیکن بلیک جیک
فلیٹ میں اس کا انتظار کر رہا تھا یہ جان کر عمران کے دماغ ن
قلابازیاں کھانا شروع کر دی تھیں۔

"لگتا ہے زیرو لینڈ والوں نے تمہارے سارے نٹ بولٹ کر
دیئے ہیں۔ جو تم یہاں بیٹھے ہوئے اطمینان سے مسکرا رہے ہو"۔
عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ مجھے اپنے سامنے صحیح سلامت دیکھ کر تمہیں خوشی نہیں
ہو رہی"...... بلیک جیک نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"خوشی۔ بہت خوشی ہو رہی ہے پیارے۔ اتنی خوشی کہ میرا دل
چاہ رہا ہے کہ میں اچھل اچھل کر ناچنا اور لہک لہک کر گانا شروع کر
دوں"...... عمران نے کہا۔

"تو کر دو۔ کون روک رہا ہے تمہیں، بلکہ تم کہو تو میں بھی تمہارے
ساتھ شامل ہو جاتا ہوں"...... بلیک جیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ناچنا گانا، مردوں اور عورتوں کو اچھا لگتا ہے۔ تم مرد ہو نہ
عورت بلکہ تمہاری صنف تو چوتھی صنف میں شمار کی جا سکتی ہے۔
ایک صنف مردوں کی ہوتی ہے ایک عورتوں کی تیسری صنف خواجہ
سرا کو کہا جاتا ہے۔ تم انسان ہو مگر مشینی اس لئے میں تمہیں چوتھی

صنف ہی کہہ سکتا ہوں اور چوتھی صنف کے سامنے مجھے ناچنا گانا
پسند نہیں"...... عمران نے کہا اور بلیک جیک عمران کی بات پر غصے
کرنے کی بجائے ہنس پڑا۔

"جو چاہو کہہ لو۔ آج میں تمہاری کسی بات کا برا نہیں مناؤں
گا"...... بلیک جیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ آج تمہارا کوئی سپیشل ڈے ہے جو تم انسلٹ پروف
ہو کر آئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انسلٹ پروف۔ گڈ شو۔ اچھا مذاق ہے۔ بہت اچھا"۔ بلیک
جیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اتنا مت ہنسو۔ ورنہ تمہارے حلق کی گراریاں خراب ہو جائیں
گی اور پاکیشیا میں ایسے اوزار نہیں ہیں جن سے تمہاری گراریوں کو
ٹھیک کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"پریشان مت ہو۔ اب میں گراریاں اور اپنے کل پرزے خود
ٹھیک کر سکتا ہوں"...... بلیک جیک نے کہا۔

"اچھی بات ہے تم میرے فلیٹ میں آئے ہو۔ اخلاقاً تو تمہیں
پوچھنا ہی پڑے گا۔ یہ بتاؤ کہ تمہارے کھانے کے لئے گریس
منگواؤں یا کچھ اور، اور پینے کے لئے کون سا آئل پسند کرو گے۔
ظاہر ہے مشینی انسانوں کی تو یہی خوراک ہو سکتی ہے"...... عمران نے
کہا اور بلیک جیک ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"مجھے کسی چیز کی طلب نہیں ہے۔ تم اپنے لئے کچھ منگوانا چاہو تو

منگوا لو''...... بلیک جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہاری موجودگی میں تو میں چیونگم چبانا بھی پسند نہیں کروں گا۔ تمہاری مشینی نظر لگ گئی تو میرے دانت ہی خراب ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''پوچھو گے نہیں کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں''...... بلیک جیک نے کہا۔

''تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے نہیں پوچھوں گا تو تم کچھ بتاؤ گے ہی نہیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''میں تمہارے سرداور اور ان کے نو ساتھیوں کے بارے میں بتانے کے لئے آیا ہوں''...... بلیک جیک نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے بڑے پراسرار لہجے میں کہا جیسے وہ پراسرار رویہ اختیار کر کے عمران کا ردعمل دیکھنا چاہتا ہو لیکن وہ عمران ہی کیا جو اپنا ردعمل اپنے چہرے پر ظاہر ہونے دیتا۔ اس کا سپاٹ چہرہ دیکھ کر بلیک جیک ایک طویل سانس لے کر رہ گیا جیسے عمران کے چہرے پر تردد نہ دیکھ کر اسے مایوسی ہوئی ہو۔

''کیا ہوا۔ تم سرداور اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں کچھ بتا رہے تھے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ مجھے یہاں دیکھ کر کہیں تم یہ تو نہیں سوچ رہے کہ تمہارے ملک کے دس سائنس دانوں کو میں نے یا زیرو لینڈ والوں نے اغوا کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ یہ کام زیرو لینڈ والوں کا نہیں ہے۔ تمہیں یہاں دیکھ کر میرا یقین اور زیادہ پختہ ہو گیا ہے کہ سرداور اور ان کے ساتھی زیرو لینڈ میں نہیں ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کی کوئی ٹھوس وجہ نہیں بتاؤ گے''...... بلیک جیک نے کہا۔

''جس انداز میں سرداور اور ان کے ساتھیوں کو طیارے سے غائب کیا گیا ہے اس قدر جدید ٹیکنالوجی زیرو لینڈ والوں کے پاس نہیں ہے۔ تم نے ہی بتایا تھا کہ زیرو لینڈ والوں کے پاس انسانوں کو ٹرانسمٹ کرنے کا جو جدید ترین نظام ہے وہ بھی ایک ایک انسان کو ایک مخصوص کیبن سے ٹرانسمٹ کر سکتا ہے۔ ایک ساتھ دس سائنس دانوں کو اڑتے ہوئے جہاز سے ٹرانسمٹ کرنے والا سسٹم زیرو لینڈ والوں کے پاس نہیں ہے اور پھر یہ کام زیرو لینڈ کا ہوتا تو تم اس طرح میرے سامنے نہ بیٹھے ہوتے''...... عمران نے کہا۔

''تم واقعی جینئس ہو عمران۔ مجھے ماننا پڑے گا کہ تم ہمیشہ دور کی سوچتے ہو''...... بلیک جیک نے کہا۔

''اب یہ بتاؤ کہ سرداور اور ان کے نو ساتھی کہاں ہیں۔ ان کے بارے میں تم مجھے کیا بتانے آئے ہو''...... عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

''سرداور اور ان کے ساتھی نو سائنس دانوں کو ونڈر لینڈ والوں نے اغوا کیا ہے''...... بلیک جیک نے کہا۔

”ونڈر لینڈ“...... عمران کے منہ سے نکلا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے فوراً کارڈ پر بنے ہاتھوں پر انگریزی سے لکھے گئے حروف ڈبلیو اور ایل آ گئے۔

”ہاں۔ ونڈر لینڈ۔ ونڈر لینڈ والوں نے ہی تمہارے دس سائنس دانوں کو اغوا کیا ہے اور انہوں نے طیارے میں موجود باقی افراد کو ہلاک کر کے طیارہ اپنے کنٹرول میں لے کر پاکیشیا کے دارالحکومت میں بحفاظت لینڈ بھی کر دیا تھا“...... بلیک جیک نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران غور سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔ لیکن بلیک جیک سنجیدہ تھا اس کے چہرے اور لہجے سے لگ رہا تھا کہ وہ غلط بیانی نہیں کر رہا۔

”لیکن۔ میں نے تو کبھی کسی ونڈر لینڈ کا نہیں سنا۔ جہاں تک میری یاداشت کام کرتی ہے دنیا کے کسی نقشے، کسی خطے میں بھی یہ نام نہیں ہے“...... عمران نے کہا۔

”جانتا ہوں۔ ونڈر لینڈ کا نام دنیا کے کسی نقشے میں نہیں ہے۔ اسی لئے تو مجھے تمہارے پاس بھیجا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اصل حقیقت سے آگاہ کر سکوں“...... بلیک جیک نے کہا۔

”اوہ۔ تو تم یہاں اپنی مرضی سے نہیں آئے۔ بہرحال یہ بھی سچ ہے تم زیرو لینڈ والوں کے غلام ہو اور زیرو لینڈ کا غلام اپنی مرضی کیسے کر سکتا ہے“...... عمران نے کہا اس کی بات سن کر بلیک جیک کو ایک جھٹکا لگا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا جیسے عمران کی بات سن کر

اسے غصہ آ گیا ہو لیکن اس نے حیرت انگیز طور پر خود کو سنبھال لیا۔

”میں زیرو لینڈ کا غلام نہیں۔ سپریم ایجنٹ ہوں۔ جس کی حیثیت اس وقت تمام سابقہ ایجنٹوں سے زیادہ اور اہم ہے“۔ بلیک جیک نے کہا۔

”بالکل بالکل۔ سنگ ہی اور تھریسیا جیسے ٹاپ ایجنٹ تو تمہارے سامنے پانی بھرتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ یہ سچ ہے۔ بہرحال میں تمہارے ساتھ اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ مجھے یہاں سپریم کمانڈر نے بھیجا ہے“...... بلیک جیک نے سنجیدگی سے کہا۔

”سپریم کمانڈر نے۔ بہت خوب۔ لیکن سپریم کمانڈر کو پاکیشیا سے ایسی کیا ہمدردی ہو گئی کہ اس نے تمہیں یہاں بھیج دیا ہے اور وہ بھی یہ بتانے کے لئے کہ ہمارے دس سائنس دانوں کو کس نے اغوا کیا ہے“...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”اس میں ہمدردی والی کوئی بات نہیں ہے“...... بلیک جیک نے منہ بنا کر کہا۔

”اوہ۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ سپریم کمانڈر کو ونڈر لینڈ سے خطرہ محسوس ہو رہا ہو“...... عمران نے کہا۔

”کیسا خطرہ“...... بلیک جیک نے چونک کر کہا۔

”زیرو لینڈ پوری دنیا پر اپنا تسلط قائم کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے۔ اپنے خواب کی تعبیر پوری کرنے کے لئے سپریم کمانڈر ایڑی

چوٹی کا زور لگاتا رہتا ہے۔ وہ آئے دن پوری دنیا پر اپنی برتری
ثابت کرنے کی کوششوں میں لگا رہتا ہے۔ لیکن اس کی کوششیں
رائیگاں ہی چلی جاتی ہیں۔ یہ درست ہے کہ زیرو لینڈ والوں نے
دنیا بھر کے بے شمار نامور اور قابل سائنس دانوں کو اغوا کر کے
اپنے تابع کر رکھا ہے اور بہت سے ممالک زیرو لینڈ کے ٹارگٹ
ہیں لیکن زیرو لینڈ آج تک کسی سپر پاور میں اپنا سکہ نہیں جما سکا
سپر پاور تو کیا سپریم کمانڈر کو پاکیشیا جیسے ترقی پذیر ملک میں بھی
بار منہ کی کھانا پڑی ہے۔ سپریم کمانڈر پاکیشیا میں تم جیسے بے شمار
ایجنٹوں کو بھیج چکا ہے جو یا تو ہلاک ہو چکے ہیں یا پھر ہمارے
ہاتھوں ذلت آمیز شکست کھا کر راہ فرار اختیار کر چکے ہیں۔ بہرحال
میرے خیال کے مطابق سپریم کمانڈر کے دماغ میں پوری دنیا پر
تسلط جمانے کا جو خناس بھرا ہوا ہے وہ تو کسی طرح نکل نہیں سکتا
اب مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے زیرو لینڈ کے مقابلے میں ایک نئی
طاقت ایک نیا لینڈ معرض وجود میں آ گیا ہے۔ جو زیرو لینڈ کی
طرح پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ ونڈر لینڈ۔ اس نیو لینڈ کا
ایک خاص کارڈ میرے پاس ہے اسے دیکھ کر تو ایسا ہی لگ رہا ہے
جیسے ان کے ہاتھ بھی دنیا کو پکڑنا چاہتے ہوں۔ اب ظاہر ہے
خواب تو زیرو لینڈ والوں کا ہے اس لئے سپریم کمانڈر کی راتوں کی
نیندیں تو حرام ہوں گی ہی کہ اس کے علاوہ کوئی اور دنیا پر قبضے کا
سوچ بھی کیسے سکتا ہے''...... عمران کہتا چلا گیا۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... بلیک جیک نے عمران کو خشمگیں
نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔
''یہی کہ ایک نیام میں دو تلواریں اور ایک جنگل میں دو شیر
راج کرنے کے لئے کیسے رہ سکتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔
''میں اب بھی نہیں سمجھا''...... بلیک جیک نے کہا۔
''انسانی دماغ ہوتا تو سمجھتے نا۔ مشینی دماغ والے کیا خاک
سمجھیں گے''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور بلیک جیک نے
غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔
''میں سپریم کمانڈر کی وجہ سے مجبور ہوں عمران۔ ورنہ''۔ بلیک
جیک نے غرا کر کہا۔
''ورنہ کیا تم اٹھ کر بندروں کی طرح ناچنا شروع کر دیتے''۔
عمران نے اسی انداز میں کہا اور بلیک جیک کی آنکھوں سے شعلے
سے نکلنے لگے اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن پھر
اچانک اس کا چہرہ نارمل ہو گیا اور وہ ایک طویل سانس لے کر
دوبارہ بیٹھ گیا۔ عمران سمجھ گیا کہ بلیک جیک اس وقت سپریم کمانڈر
کے کنٹرول میں ہے۔ سپریم کمانڈر لامحالہ بلیک جیک کو اس کے
دماغ میں ہدایات دے رہا ہے۔ ورنہ عمران کا اس قدر شدید طنز
بلیک جیک جیسا شخص برداشت ہی نہیں کر سکتا تھا۔
''ونڈر لینڈ کے بارے میں جاننا چاہتے ہو یا میں جاؤں یہاں

سے“...... بلیک جیک نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔
”تمہاری مرضی۔ بتانا ہے تو بتاؤ جانا ہے تو جاؤ“...... عمران نے
لاپرواہی سے کہا اور بلیک جیک غرا کر رہ گیا۔ عمران واقعی اس مش
انسان کے بس کی بات نہیں تھا۔
”تمہارا تجزیہ غلط نہیں ہے۔ ونڈر لینڈ واقعی ایک جدید ا
انتہائی ایڈوانس سائنس ٹیکنالوجی لے کر آیا ہے۔ ایسی جدید
ٹیکنالوجی جس کے بارے میں زیرو لینڈ بھی زیادہ نہیں جان پایا۔
لیکن بہرحال زیرو لینڈ اتنا بھی گیا گزرا نہیں ہے کہ ونڈر لینڈ اس کا
مقابلہ کر سکے۔ زیرو لینڈ نے اپنے ذرائع سے ونڈر لینڈ کے بارے
میں بہت کچھ معلوم کر لیا ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ ونڈر لینڈ بھی
زیرو لینڈ کی طرح پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے لیکن ابھی ونڈر
لینڈ نے زیرو لینڈ کی طرح اس قدر ترقی نہیں کی کہ پوری دنیا پر ا
تسلط قائم کر سکے۔ اس کے لئے ونڈر لینڈ کو سو سال اور چاہئیں۔
دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے صرف مشینیں ہی ضروری نہیں ہوتیں اس
کے لئے انسانی دماغوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ کمپیوٹرز اور
مشینیں صرف وہی کرتی ہیں جو ان کی میموری میں فیڈ کیا جاتا جبکہ
انسانی دماغ کی سوچ لامحدود ہوتی ہے۔ جو خود سوچتا ہے اور اس پر
عمل کرتا ہے۔ زیرو لینڈ کے پاس جدید سے جدید مشینیں اور انتہائی
بااختیار کمپیوٹرز بھی ہیں اور انسانی دماغ بھی جو ان تمام مشینوں اور
کمپیوٹروں کو نہ صرف کنٹرول کرتے ہیں بلکہ ان پر اپنا حکم بھی

چلاتے ہیں جبکہ ونڈر لینڈ کی دنیا صرف مشینوں اور کمپیوٹرز کی دنیا
ہے۔ جو ونڈر لینڈ کم اور مشین ورلڈ زیادہ ہے۔ اس مشین ورلڈ کو
کنٹرول کرنے والا صرف ایک انسان ہے۔ وہ ایک انسان کون ہے
میں اس کے بارے میں تو نہیں بتا سکتا لیکن ہمارے ذرائع کے
مطابق وہ خود کو ڈاکٹر ایکس کہتا ہے۔ ڈاکٹر ایکس جس نے ایک
ماسٹر مائینڈ کمپیوٹر بنا رکھا ہے جو ونڈر لینڈ میں ایم ایم کہلاتا ہے۔
ڈاکٹر ایکس، ایم ایم کو ہدایات فیڈ کراتا ہے اور ایم ایم اسی مناسبت
سے ونڈر لینڈ کو کنٹرول کرتا ہے۔
ہمیں جدید سیٹلائٹس اور زیرو لینڈ میں موجود ماسٹر کمپیوٹرز سے
ونڈر لینڈ کے بارے میں یہ معلوم ہوا ہے کہ ونڈر لینڈ جدید سائنسی
نظام سے آراستہ ایک ایسا لینڈ ہے جہاں انسانوں کی بجائے صرف
کمپیوٹرز اور مشینیں کام کرتی ہیں۔ وہاں عمارتیں بھی ہیں سڑکیں بھی
ہیں عمارتوں میں روبوٹس رہتے ہیں۔ سڑکوں پر گاڑیاں چلتی ہیں جو
روبوٹس ہی چلاتے ہیں۔ وہاں ہر کام مشینی ہوتا ہے۔ اس لینڈ میں
کوئی جاندار ایک لمحے کے لئے بھی سانس نہیں لے سکتا۔ ونڈر لینڈ
کی حفاظت کے لئے جدید سے جدید ترین سائنسی حفاظتی انتظامات
کئے گئے ہیں۔ ان میں ایک حفاظتی نظام ہاٹ ریز کا ہے جس کی
زد میں آتے ہی جاندار ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاتا ہے“......
بلیک جیک بولتا چلا جا رہا تھا اور عمران خاموشی سے اس سے ونڈر
لینڈ کے بارے میں سن رہا تھا۔ بلیک جیک ونڈر لینڈ کے بارے

میں ایسے بتاتا چلا جا رہا تھا جیسے اس نے سب اپنی آنکھوں سے
دیکھا ہوا ہو یا ونڈر لینڈ کے تمام انتظامات میں اس کا بھی ہاتھ ہو۔
"ڈاکٹر ایکس ونڈر لینڈ میں روبوٹس کی کھیپ تیار کر رہا ہے
ونڈر لینڈ میں ہر ایک دن میں سو سے زائد روبوٹس تیار ہو رہے
ہیں۔ ایسے روبوٹس جو نہ صرف مشینی دماغ رکھتے ہیں بلکہ جدید اور
خطرناک سائنسی اسلحے سے بھی آراستہ ہیں۔ ان روبوٹس کو اس قدر
ایڈوانس اور ہارڈ بنایا گیا ہے کہ ان پر کوئی اسلحہ اثر ہی نہیں کر سکتا۔
ونڈر لینڈ کے بارے میں ہمیں ایسے شواہد ملے ہیں کہ اگر وہاں ایٹم
بم تو کیا ہائیڈروجن بھی گرا دیا جائے تو ونڈر لینڈ پر اس کا کچھ اثر
نہیں ہو گا۔ ڈاکٹر ایکس نے ونڈر لینڈ کی تعمیر و ترقی میں کوئی کمی
نہیں چھوڑی اس نے ہر لحاظ سے ونڈر لینڈ کو ناقابل تسخیر بنا رکھا
ہے۔ وہ پوری دنیا پر تسلط چاہتا ہے اور پوری دنیا پر وہ مشینی راج
کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے۔ اس کا ارادہ ہے کہ وہ لاکھوں
کروڑوں کی تعداد میں روبوٹس بنائے گا جسے ایک فورس کی شکل
دے کر وہ پوری دنیا میں پھیلا دے۔ روبوٹس کے ذریعے وہ ایک
ایک کر کے دنیا کے تمام ملکوں پر قبضہ کر لے گا۔ ان روبوٹس کو تباہ
کرنے کے لئے کسی بھی ملک کی فوج کا جدید سے جدید اسلحہ بھی
ناکام ہو جائے گا۔ اس طرح ایک وقت آئے گا جب اس دنیا میں
انسان کم اور روبوٹس زیادہ ہو جائیں گے اور ساری دنیا پر صرف
مشینوں کی حکومت ہو گی۔

ڈاکٹر ایکس نے ابھی تک ونڈر لینڈ کا ایک روبوٹ بھی باہر کی
دنیا میں نہیں بھیجا۔ وہ اپنے جدید سیٹلائٹس کے ذریعے دنیا کی تمام
ایٹمی لیبارٹریاں ٹریس کر کے انہیں اپنے ٹارگٹ پر لینا چاہتا ہے
تاکہ وقت آنے پر وہ ہر طرف تباہی اور بربادی پھیلا سکے۔ اس
نے خلاء میں بھی ایسے بے شمار سپائی سیٹلائٹس چھوڑ رکھے ہیں جو
دنیا میں موجود سائنسی اور ایٹمی لیبارٹریوں کو ٹریس کرنے کے ساتھ
ساتھ دنیا کے تمام اہم تنصیبات کو ٹارگٹ میں لے سکتے ہیں۔ ڈاکٹر
ایکس اور اس کا ونڈر لینڈ جس تیزی سے کام کر رہا ہے بہت ہی کم
عرصے میں وہ اپنے تمام اہداف حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے وہ
اب عملی طور پر میدان میں اترنے کا پروگرام بنا رہا ہے۔ ڈاکٹر
ایکس کا ارادہ ہے کہ یا تو وہ اپنے جدید ٹرانسمٹ سسٹم سے دنیا کے
تمام سائنس دانوں کو غائب کر کے ونڈر لینڈ پہنچا دے یا پھر ان
سائنس دانوں کو ہلاک کر دے تاکہ وہ کوئی ایسا طریقہ نہ سوچ سکیں
جس سے کسی بھی طرح ونڈر لینڈ یا ونڈر لینڈ کے روبوٹس کو کوئی
نقصان پہنچ سکتا ہو۔ آغاز اس نے تمہارے ملک کے سائنس دانوں
سے کیا ہے۔ وہ سب ونڈر لینڈ میں ہیں یا پھر شاید ہلاک کر دیئے
گئے ہیں یہ میں نہیں جانتا۔ لیکن بہت جلد تمہیں ایسی اطلاعات ملنا
شروع ہو جائیں گی کہ دوسرے ممالک کے سائنس دان بھی غائب
ہو رہے ہیں یا ہلاک کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے جس قدر جلد ممکن
ہو سکے ونڈر لینڈ کو ختم کر دیا جائے ورنہ دنیا میں سوائے مشینوں کے

شاید کچھ بھی دکھائی نہیں دے گا''...... بلیک جیک مسلسل یوں بولے
چلا جا رہا تھا جیسے اس کے منہ میں ٹیپ ریکارڈر فٹ ہو جو نان
سٹاپ چل رہا ہو۔

''بس۔ ختم ہو گئی تمہاری کہانی''...... عمران نے کہا۔

''یہ کہانی نہیں حقیقت ہے''...... بلیک جیک نے کہا۔

''اگر یہ حقیقت ہے تو تم اس حقیقت کو مجھے کیوں بتا رہے ہو
زیرو لینڈ تو خود کو سائنس کا بے تاج بادشاہ سمجھتا ہے پھر مشینی د
کے نام سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہو رہا ہے۔ تمہاری یہ سب باتیں
سن کر مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے ونڈر لینڈ سے دنیا نہیں بلکہ زیرو
لینڈ خطرے میں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سچ ہے ونڈر لینڈ سے دنیا کے ساتھ ساتھ زیرو لینڈ کو
بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہے''...... بلیک جیک نے کہا اور عمران چونک
کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔ بلیک جیک نے جس طرح اعتراف کیا
تھا وہ واقعی چونکا دینے والی بات تھی۔ زیرو لینڈ جس کے بارے
میں دنیا بے خبر تھی کہ زیرو لینڈ کہاں ہے۔ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ اس
کا سائنسی نظام کیسا ہے اور سائنسی دنیا میں انہوں نے کس قدر ترقی
حاصل کر رکھی ہے۔ اس زیرو لینڈ کا ایک سپریم ایجنٹ برملا کہہ رہا
تھا کہ ونڈر لینڈ سے زیرو لینڈ بھی خطرے کی لپیٹ میں ہے۔

''کیا خطرہ ہے زیرو لینڈ کو''...... عمران نے پوچھا۔

''ونڈر لینڈ کے ڈاکٹر ایکس نے خلاء میں موجود ہمارے بے

شمار سیٹلائٹس تباہ کر دیئے ہیں۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے
ہمارا صرف ایک فراسکو ہیڈکوارٹر ہی تباہ کیا تھا لیکن ونڈر لینڈ اب
تک ہمارے دس سے زائد عارضی ہیڈکوارٹرز کو تباہ کر چکا ہے۔ یہی
نہیں اب بھی ہمارے کئی ایسے عارضی ہیڈکوارٹرز ہیں جو ونڈر لینڈ
کے ٹارگٹ پر ہیں جنہیں وہ کسی بھی وقت تباہ کر سکتا ہے۔ ہم اپنے
ہیڈکوارٹرز کو بچانے کی سر توڑ کوشش کر چکے ہیں لیکن ہمیں اب تک
یہ بھی پتہ نہیں چل سکا ہے کہ ونڈر لینڈ ہمارے خفیہ ہیڈکوارٹرز کو
کیسے ٹریس کرتا ہے اور وہاں ایسا کیا کرتا ہے کہ ہمارے مصنوعی
سیارے یوں تباہ و برباد ہو جاتے ہیں جیسے وہاں ہزاروں ایٹم بم یا
ہائیڈروجن بم پھٹ پڑے ہوں۔ سب کچھ لمحوں میں ختم ہو جاتا
ہے۔ خلاء میں مصنوعی سیاروں کی سب سے زیادہ تعداد زیرو لینڈ
والوں کی ہی تھی لیکن اب ہر طرف ونڈر لینڈ کے سیارے دکھائی
دے رہے ہیں۔ ہم نے ان سیاروں کو تباہ کرنے کے لئے سینکڑوں
اسپیس شپس بھیجے تھے لیکن خلاء میں نجانے کہاں سے ونڈر لینڈ کے
طاقتور اور انتہائی تیز رفتار اسپیس شپس آتے ہیں اور ہمارے اسپیس
شپس کو لمحوں میں تباہ کر دیتے ہیں۔ اپنے اسپیس شپس کو ونڈر لینڈ
والے فلائنگ ہارس کہتے ہیں۔ ونڈر لینڈ ہمارا بے پناہ نقصان کر چکا
ہے لیکن ہم آج تک اس کا ایک فلائنگ ہارس بھی تباہ نہیں کر سکے
ہیں۔ سپریم کمانڈر کا خیال ہے کہ اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو دنیا
والے تو زیرو لینڈ تک نہیں پہنچ سکتے لیکن ونڈر لینڈ والے وہاں ضرور

پہنچ جائیں گے''...... بلیک جیک نے کہا۔

''گڈ۔ چلو۔ کوئی تو زیرو لینڈ سے ٹکرانے کے لئے آیا۔ مجھے تو خوشی ہو گی جب زیرو لینڈ اپنے انجام کو پہنچ جائے گا''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''زیرو لینڈ تو اپنے انجام کو پہنچ جائے گا اس کے بعد کیا ہو گا یہ سوچا ہے تم نے''...... بلیک جیک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''کیا ہو گا۔ زیرو لینڈ کو اگر ونڈر لینڈ ختم کر دے گا تو ونڈر لینڈ کو بھی کوئی نہ کوئی ختم کرنے کے لئے آ جائے گا وہ کہتے ہیں ناکہ ہر فرعون کی موت کسی موسیٰ کے ہاتھوں ہی ہوتی ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''تم نے یہ مثال کس زمرے میں دی ہے میں یہ نہیں جانتا لیکن میں اتنا جانتا ہوں کہ ونڈر لینڈ اگر زیرو لینڈ کو شکست دے سکتا ہے تو پھر اس دنیا پر اس کے لئے قبضہ کرنا کچھ مشکل نہیں ہو گا''...... بلیک جیک نے کہا۔

''ہاں۔ یہ واقعی سوچنے کی بات ہے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور بلیک جیک کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''سوچو۔ مزید سوچو بلکہ گہرائی سے سوچو۔ تم خود کو انسانیت کا بہت بڑا دیوتا سمجھتے ہو۔ اب کیا ہوا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ ونڈر لینڈ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائے۔ ساری دنیا میں مشینی وار شروع ہو جائے۔ ایسی مشینی وار جس میں جیت صرف اور صرف

مشینوں کی ہو اور پھر اس دنیا میں سوائے مشینوں کے اور کچھ باقی نہ رہے''...... بلیک جیک نے جیسے عمران کی دکھتی رگ پر وار کرتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اب میرے سامنے ایسی اوور ایکٹنگ مت کرو۔ تم چاہتے ہو کہ تمہاری ایسی باتیں سن کر میں جذباتی ہو جاؤں گا اور انسانیت کا ٹھیکیدار بن کر فوراً اٹھوں گا اور جوش میں ونڈر لینڈ کی تباہی کے لئے نکل کھڑا ہوں گا۔ کیوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جو چاہے سمجھ لو۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ زیرو لینڈ کی تباہی سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن تم دنیا کو بچانے کی کوشش ضرور کرو گے''...... بلیک جیک نے کہا۔

''تم نے مجھے ونڈر لینڈ کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اسے سن کر تو میں ونڈر لینڈ تباہ کرنے کی کوشش بھی نہیں کروں گا۔ ونڈر لینڈ جس سے زیرو لینڈ کا سپریم کمانڈر اور تم جیسا سپریم ایجنٹ اس قدر خوفزدہ ہو تو مجھ جیسا ناتواں آدمی بھلا ان کے خلاف کیا کر سکتا ہے''......عمران نے کہا۔

''عمران۔ تم لاکھ کوشش کر لو لیکن نہ تم یہ جان سکتے ہو کہ ونڈر لینڈ کہاں ہے اور نہ ہی تمہاری سوچ وہاں پہنچ سکتی ہے''...... بلیک جیک نے کہا۔

''اگر تم یہ سب جانتے ہو تو پھر تم میرے پاس کیوں آئے ہو''......عمران نے کہا۔

''ہم اس وقت ونڈر لینڈ کے ساتھ حالت جنگ میں ہیں۔ اگر ہمارے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں تو ہم بھی ان کے بارے میں بہت کچھ جان چکے ہیں''...... بلیک جیک نے جیسے عمران کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

''مثال کے طور پر''......عمران نے سوالیہ انداز میں کہا۔

''ونڈر لینڈ اسی دنیا میں موجود ہے۔ یہی نہیں ونڈر لینڈ کا ڈاکٹر ایکس بھی زمین پر ہی کہیں موجود ہے''...... بلیک جیک نے کہا۔

''یہ بات تم اس قدر وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو''......عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''زیرو لینڈ کے سپریم کمانڈر سے ایک مرتبہ ونڈر لینڈ کے ڈاکٹر ایکس نے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس رابطے کے ذریعے ہمیں ایسے سگنلز بھی ملے تھے جس سے ہمیں معلوم ہوا تھا کہ رابطہ زمینی دنیا سے کیا جا رہا ہے۔ ہم نے ان سگنلز کو مزید چیک کیا تو خلاء میں ہمیں چند ایسے سیٹلائٹس کا پتہ چلا جن پر زمین سے سگنلز بھیج کر زمین پر موصول ہی کئے جاتے ہیں۔ ہم نے سگنلز کا تعاقب کیا ہمارے راستے میں کئی رکاوٹیں تھیں لیکن ہم کوشش کرتے رہے اور پھر ہم نے ان سیٹلائٹس میں آنے والے سگنلز کی ری سائیکلنگ کرنا شروع کر دی اور ان میں چھپے ہوئے وائس سگنلز کو ٹریس کیا۔ آخر کار ہمیں کامیابی مل گئی۔ وائس سگنلز میں ایسے سگنلز بھی موجود تھے جو ڈاکٹر ایکس کی طرف سے ونڈر لینڈ کے ایم ایم کو بھیجے گئے تھے

اور ایم ایم کی طرف سے ڈاکٹر ایکس کو۔ ان تمام سگنلز پر ہم نے مزید تحقیق کی تو ہمارے سیٹلائٹ نے واضح کر دیا کہ دونوں طرف سے بھیجے اور وصول کئے جانے والے سگنلز کا تعلق ارتھ سے ہی ہے۔ جس سے یہ تصدیق ہوتی ہے کہ ونڈر لینڈ بھی زمین پر ہے اور ڈاکٹر ایکس بھی''...... بلیک جیک نے کہا۔

''پھر تو تم نے یہ بھی معلوم کر لیا ہو گیا ہو گا کہ ڈاکٹر ایکس دنیا میں کہاں ہے اور یہ کہ ونڈر لینڈ دنیا کے کس خطے میں ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں لیکن اس سلسلے میں ہمیں ابھی کامیابی نہیں ملی۔ ڈاکٹر ایکس نے یہاں مکاری کا ثبوت دیا ہے ان سیٹلائٹس میں آنے والے سگنلز سائیکلنگ ضرور کرتے ہیں لیکن وہ پوری دنیا کے گرد گھومتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں''...... بلیک جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مطلب وہ سگنلز دائرے کی شکل میں گھوم کر سیٹلائٹس تک جاتے ہیں اور اسی طرح گھومتے ہوئے واپس زمین کی طرف آتے ہیں''......عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ابھی تک ان سگنلز کا مرکز ٹریس نہیں کر سکے۔ یہ کام ہم کر تو لیں گے لیکن اس میں بہت وقت لگ جائے گا اور ونڈر لینڈ ہم پر حاوی ہوتا چلا جائے گا۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ جلد سے جلد ونڈر لینڈ کا مرکز تلاش کر لیا جائے اور

اسے ختم کر دیا جائے''...... بلیک جیک نے کہا۔

''مجھ سے کیا چاہتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''اگر تم میرا ساتھ دو تو ہم دونوں مل کر ونڈر لینڈ کو تلاش بھی کر سکتے ہیں اور تباہ بھی''...... بلیک جیک نے کہا۔

''جب تم لوگ اسے تلاش نہیں کر سکے تو میں بھلا کیسے تلاش کروں گا اور تم نے یہ بھی کہا تھا کہ ونڈر لینڈ نا قابل تسخیر ہے۔ اب اسے تلاش کرنے کا بھی کہہ رہے ہو اور تباہ کرنے کا بھی''۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''زیرو لینڈ کی تباہی کے بعد اس دنیا میں جو تباہی ہو گی۔ کیا اس کے بارے میں نہیں سوچتے تم''...... بلیک جیک نے کہا۔

''چلو۔ فرض کرو۔ میں تمہیں اپنے ساتھ ملا بھی لیتا ہوں تو ونڈر لینڈ کیسے تلاش کریں گے اور اس کی تباہی کیسے ممکن ہو گی''۔ عمران نے کہا۔

''ونڈر لینڈ کی تباہی تو ایم ایم کو تباہ کر کے ہی کی جا سکتی ہے۔ میں نے تمہیں بتایا ہے نا کہ ڈاکٹر ایکس کے بعد ونڈر لینڈ کا کرتا دھرتا ایم ایم ہے۔ اگر اسے تباہ کر دیا جائے تو باقی سب اپنے آپ ختم ہو جائے گا۔ رہی بات ونڈر لینڈ کی تلاش کی تو میں اسی لئے تمہارے پاس آیا ہوں تمہارے بارے میں کہا جاتا ہے تم مجرموں کے ٹھکانوں اور ان سائنسی لیبارٹریوں تک بھی پہنچ جاتے ہو جنہیں پوری دنیا کی نظروں سے چھپا کر رکھا گیا ہو اور جن سے پاکیشیا کے

مفادات کو خطرہ ہو۔ ونڈر لینڈ نے تمہارے ملک سے ہی پہل کی ہے اور وہاں تمہارے دس بڑے سائنس دان بھی موجود ہیں اس لئے تم ونڈر لینڈ تک پہنچنے اور وہاں سے اپنے سائنس دانوں کو واپس لانے کے لئے ضرور کوشش کرو گے اس لئے زیرو لینڈ کے سپریم کمانڈر نے مجھے یہاں بھیجا ہے کہ تم ایک بار ونڈر لینڈ کو ٹریس کر دو اس کے بعد ونڈر لینڈ کی تباہی کی ذمہ داری ہماری ہو گی''۔ بلیک جیک نے کہا۔

''اب آئے ہو نا مطلب کی بات پر۔ یہی سب اگر زیرو لینڈ والے کر رہے ہوتے تب''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تب بھی تم نچلے نہ بیٹھتے۔ زیرو لینڈ کی تلاش میں تم زمین آسمان ایک کر دیتے''...... بلیک جیک نے مسکرا کر کہا۔

''ایسا تو ایک دن ہونا ہی ہے جس دن میں زیرو لینڈ تک پہنچ گیا اس کی تباہی یقینی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تب کی تب دیکھی جائے گی فی الحال ونڈر لینڈ کا سوچو جس کے عزائم زیرو لینڈ سے زیادہ بھیانک ہیں۔ زیرو لینڈ والے تو اس جیتی جاگتی دنیا پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں لیکن ونڈر لینڈ انسانوں کی بجائے ساری دنیا کو مشینی بنانے کا ارادہ رکھتا ہے''...... بلیک جیک نے کہا۔

''تم نے مجھے ونڈر لینڈ کے بارے میں بتایا اس کے لئے میں تمہارا اور سپریم کمانڈر کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ونڈر لینڈ کا کیا کرنا

ہے۔ وہاں سے اپنے ملک کے سائنس دانوں کو واپس لانا ہے
نہیں۔ اس کا فیصلہ میں خود کروں گا۔ میں اس کے لئے زیرو لینڈ
والوں کا محتاج نہیں ہوں اور نہ مجھے تمہاری ضرورت ہے''...... عمران
نے کہا اور بلیک جیک چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

''کیا مطلب۔ صاف صاف کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو''۔ بلیک
جیک کے منہ سے اس بار غراہٹ بھری آواز نکلی جیسے وہ عمران ک
اس بدلے ہوئے رویئے کو خوب سمجھ رہا ہو۔

''مطلب صاف ہے۔ میں اپنے کام خود کرتا ہوں۔ مجھ میں ا
میرے ساتھیوں میں اتنی ہمت اور صلاحیتیں ہیں کہ ہم اپنے ملک
قوم کا دفاع کر سکیں اور دشمن عناصر کا مقابلہ کر سکیں۔ ونڈر لینڈ ز
لینڈ کے ساتھ کیا کر رہا ہے اس سے مجھے کوئی مطلب نہیں ہے
تو بس اتنا جانتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے سائنس دانوں کو اغوا
ہے۔ سائنس دانوں کے اغوا کے ساتھ ونڈر لینڈ نے ہمارے ک
ایسے افراد بھی ہلاک کئے ہیں جو ہمارے ملک و قوم کے مفاد
کے لئے کام کرتے تھے۔ ونڈر لینڈ کو ان بے گناہ افراد کے خو
کے ایک ایک قطرے کا حساب دینا ہو گا۔ میں ونڈر لینڈ سے ا
سائنس دانوں کو بھی واپس لاؤں گا اور اس دنیا کو مشینی ورلڈ
نہیں بننے دوں گا۔ اس کے لئے میں تمہیں اور زیرو لینڈ کے ک
بھی دوسرے ایجنٹ کو اپنے ساتھ نہیں لے جاؤں گا۔ تم اپنے طور
کوشش کرو میں اپنے طور پر کام کروں گا''...... عمران نے ا

الفاظ میں بلیک جیک کو ساتھ لے جانے سے انکار کرتے ہوئے کہا
اور بلیک جیک اسے غصیلی نظروں سے گھورنے لگا۔

''کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے''...... بلیک جیک نے اسے بری
طرح سے گھور کر کہا۔

''آخری اور قطعی''...... عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''لیکن ہماری مدد کے بغیر تم کامیاب نہیں ہو سکو گے''...... بلیک
جیک نے کہا۔

''کامیابی اور ناکامی کا انحصار اپنی اپنی صلاحیتوں پر ہوتا ہے
بلیک جیک۔ تمہارا مقصد صرف اور صرف ونڈر لینڈ سے زیرو لینڈ کو
بچانا ہے اور ہم ملک و قوم کے ساتھ پوری دنیا کی انسانیت اور
فلاح کے لئے کام کرتے ہیں۔ تمہاری اور ہماری سوچوں میں زمین
آسمان کا فرق ہے۔ ونڈر لینڈ اور زیرو لینڈ کے عزائم ایک جیسے
ہیں۔ نیگیٹو سوچ رکھنے والوں کے سامنے ریت کی دیواریں بھی فولاد
سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہیں اور اچھائی کرنے والوں کے سامنے
فولادی دیواریں بھی آ جائیں تو وہ انہیں بھی توڑ کر آگے بڑھ جاتے
ہیں۔ تم ہماری فکر نہ کرو۔ ہم کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں یہ مت
سوچو تم صرف ونڈر لینڈ سے زیرو لینڈ کو بچانے کا سوچو''...... عمران
نے کہا اور بلیک جیک ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''تو میں جاؤں''...... بلیک جیک نے غصے سے جبڑے بھینچتے
ہوئے کہا۔

"بصد شوق"...... عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

"ایک بار پھر سوچ لو عمران۔ مجھ سے ہاتھ ملا کر تم بے فائدے میں رہو گے"...... بلیک جیک نے کہا۔

"تم سے میں ہاتھ ضرور ملاؤں گا مگر کسی فائدے کے لئے نہیں بلکہ تمہیں الوداع کرنے کے لئے"...... عمران نے اٹھ کر اس طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کا جواب سن کر بلیک جیک کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔

"اوکے۔ اگر تمہارا یہی فیصلہ ہے تو سن لو میرا مشن بھی ونڈر لینڈ کی تلاش اور تباہی ہے۔ میں ہر ممکن طریقے سے ونڈر لینڈ پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ ایک بار میں وہاں پہنچ گیا تو پھر ونڈر لینڈ کی تباہی یقینی ہے لیکن اس تباہی میں اگر تمہارے دس سائنس دان بھی ضائع ہو گئے تو اس کا دوش تم مجھے مت دینا"...... بلیک جیک نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

"وہ سب ہمارے ملک و قوم کا سرمایہ ہیں۔ انہیں ذرا خراش بھی آئی تو میں خراش لگانے والے کو زمین میں زندہ گاڑ دوں گا چاہے وہ ونڈر لینڈ کا سپریم چیف ہو یا تم"...... عمران نے کہا۔

"وقت آنے پر تمہیں اس بات کا جواب مل جائے گا"...... بلیک جیک نے کہا۔

"اب تم جانا چاہو تو میں تمہارے لئے سلیمان سے کہہ کر دروازہ کھلوا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود چلا جاؤں گا"...... بلیک جیک نے غرا کر کہا۔

"اوکے۔ پھر بائے بائے"...... عمران نے کہا اور بلیک جیک اسے غضبناک نظروں سے گھورتا ہوا تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ہاں ایک ضروری بات میں تمہیں بتانا بھول گیا ہوں"۔ بلیک جیک نے اچانک رک کر مڑتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ بھی بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"تم ڈاکٹر ایکس کی نظروں میں ہو۔ وہ سائنسی طریقے سے تمہاری مسلسل نگرانی کر رہا ہے۔ وہ ونڈر لینڈ کا سپریم چیف اور انتہائی فعال اور باوسائل ہے لیکن اس کے باوجود اسے خدشہ ہے کہ اگر تم ونڈر لینڈ کی تلاش میں نکلے تو اس کے لئے بہت سی پریشانیاں کھڑی کر سکتے ہو۔ اس لئے ڈاکٹر ایکس نے ایم ایم کو نہ صرف تمہاری بلکہ تمہارے تمام ساتھیوں کی اصلی تصویریں اور تمہارے خون کے سیمپل بھیج دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایم ایم کو تمہاری جسمانی ساخت اور جلد کے بارے میں بھی تمام تر معلومات حاصل ہیں۔ تم کسی بھی روپ میں اور کسی بھی طریقے سے اگر ونڈر لینڈ پہنچ بھی گئے تو ونڈر لینڈ کی ساری فورس تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی دشمن ہو گی۔ ڈاکٹر ایکس تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے پاکیشیا میں بھی روبو فورس بھیج سکتا ہے اس لئے ہوشیار

رہنا۔ اگر روبو فورس یہاں آ گئی تو تم اور تمہارے ساتھی ان ے
نہیں سکو گے''...... بلیک جیک کہتا چلا گیا۔

''یہ سب باتیں ونڈر لینڈ کے ڈاکٹر ایکس نے تمہیں ا
سامنے بٹھا کر بتائی ہوں گی''......عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ ڈاکٹر ایکس اپنے احکامات
ایم کو سیٹلائٹ کے تھرو کرتا ہے۔ ہم اور کچھ نہیں تو ان کے
سگنلز چیک کرتے رہتے ہیں''...... بلیک جیک نے کہا۔

''اور کوئی بات''......عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ لگ رہا ہے تم میری باتوں کو دل سے نہیں مان رہے
اسی لئے تم مجھے اس طرح اگنور کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے۔ مجھے جو
بتانا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے۔ اگر تمہیں میری باتوں پر یقین نہ
ہے تو پھر میرا یہاں رکنا واقعی بے کار ہے۔ وش یو گڈ لک اینڈ
بائے''...... بلیک جیک نے منہ بنا کر کہا وہ پلٹا اور تیز تیز چلتا ہوا
کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ عمران واقعی بلیک جیک کو اس انداز
ٹریٹ کرتا رہا تھا جیسے اسے بلیک جیک کی باتوں میں کوئی دلچسپی
ہو اور اس کی باتیں من گھڑت اور بے معنی ہوں۔

''سلیمان۔ تمہارا بلینک چیک جا رہا ہے۔ اس کے کیش ہو
کے کوئی چانس نہیں ہیں۔ وہ جیسے ہی باہر جائے اندر سے دروازہ
کر کے لاک کر دینا۔ میں اپنے کمرے میں سونے کے لئے جا رہا
ہوں''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تاکہ اس کی آواز بلیک

جیک بھی سن لے۔ چند لمحوں بعد اسے زور سے دروازہ کھلنے اور پھر
بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ بلیک جیک غصے سے وہاں سے چلا
گیا تھا۔

عمران نے جان بوجھ کر بلیک جیک کے سامنے اس کی باتوں
میں عدم دلچسپی ظاہر کی تھی حالانکہ بلیک جیک کی باتیں سن کر اندر ہی
اندر اس کا دماغ سلگ اٹھا تھا۔ ونڈر لینڈ ساری انسانیت قتل کر کے
دنیا کو مشینی ورلڈ بنانا چاہتا تھا۔ اس سے بڑی اور بھیانک سازش کیا
ہو سکتی تھی۔ ڈاکٹر ایکس اور اس کا ماسٹر مائینڈ کمپیوٹر جس رفتار سے
روبوٹس تیار کر رہا تھا اس سے تو واقعی دنیا کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا
تھا اور جس ونڈر لینڈ کو زیرو لینڈ والے نہیں روک سکے تھے انہیں
بھلا اس دنیا کے باسی کیسے روک سکتے تھے۔ روبو فورس تو واقعی
انسانی فورس کو تاراج کر کے ہر طرف اپنے قدم جما سکتی تھی۔
ساری دنیا پر یا تو ان مشینوں کا قبضہ ہوتا یا پھر ڈاکٹر ایکس کا جس
نے ونڈر لینڈ تخلیق کیا تھا۔ اب عمران کے ذہن میں کارڈ پر بنا ہوا
مخصوص سائن کا مطلب واضح ہو گیا تھا دو نیلے ہاتھ جو دنیا کے
گلوب کی طرف بڑھ رہے تھے وہ ڈاکٹر ایکس کے ہی ہاتھ تھے جو
دنیا کو دبوچنا چاہ رہا تھا۔

فولاد سے بنی ہوئی ایک بڑی سی ٹنل میں تیز روشنی پھیلی ہوئی
تھی۔ اس ٹنل کی دیواریں اور زمین سپاٹ تھیں۔ ٹنل بے حد کشادہ
تھی۔ ٹنل میں گہرا سکوت چھایا ہوا تھا۔ اچانک ٹنل کی ایک دیوار
میں سرر کی آواز کے ساتھ ایک خلاء نمودار ہوا اور دیوار کے بیچ
ایک شیشے کی بڑی سی ٹیوب دکھائی دینے لگی اس ٹیوب سے
رنگ کی تیز روشنی سی نکل رہی تھی۔

اس ٹیوب میں بے شمار چھوٹے چھوٹے سے سوراخ بنے ہو
تھے جن سے ہلکا ہلکا دھواں سا نکلتا دکھائی دے رہا تھا۔ ٹیوب م
پھیلی ہوئی نیلی روشنی میں ایک انسانی قد کا ایک مشینی انسان دکھا
دے رہا جو اس نیلی روشنی میں دھندلا مگر نیلا نیلا سا دکھائی دے ر
تھا۔ روبوٹ بالکل ساکت تھا۔ جیسے اس کے تمام سسٹم آف کر ک
اسے اس ٹیوب میں قید کر دیا گیا ہو۔

اچانک ٹیوب کے اوپر والا حصہ کسی ڈھکن کی طرح کھل گیا۔
ٹیوب سے تیز گیس نکلنے کی آواز سنائی دی اور اوپر دھویں کا ایک
بادل سا اٹھتا دکھائی دیا۔ دوسرے لمحے ٹیوب میں موجود نیلی روشنی کم
ہونا شروع ہوگئی۔ جیسے جیسے نیلی روشنی کم ہو رہی تھی اور ٹیوب میں
موجود دھواں خارج ہو رہا تھا ٹیوب کا دھندلا پن ختم ہوتا جا رہا تھا
اور اندر موجود روبوٹ واضح طور پر دکھائی دینا شروع ہوگیا تھا۔

یہ روبوٹ سبز رنگ کا تھا۔ البتہ اس کی آنکھوں اور منہ کی جگہ
اس طرح سیاہ شیشے لگے ہوئے تھے جیسے ونڈر لینڈ کے روبوٹس کے
تھے۔ اس کے علاوہ روبوٹ کے ہاتھوں، پیروں اور کاندھوں کے
جوڑوں پر بھی سیاہ نشان بنے ہوئے تھے۔ اس روبوٹ کا سینہ بے
حد چوڑا تھا اور اس روبوٹ پر کوئی نمبر اور کوئی نام لکھا ہوا نہیں تھا۔
روبوٹ کسی بت کی طرح ساکت تھا۔

''ایلڈم''...... اچانک ٹنل میں ایم ایم کی تیز آواز گونجی اور
دوسرے لمحے اس سبز روبوٹ کی آنکھوں کے شیشے چمک اٹھے۔
ساتھ ہی اس کے سر پر موجود شیشے کی پٹی کے اندر بھی جیسے کوئی
بلب سپارک کرنا شروع ہوگیا۔ مشین چلنے کی آواز کے ساتھ ہی
روبوٹ کے جسم میں جیسے جان سی بھرتی چلی گئی۔

''یس ایم ایم''...... روبوٹ کے منہ کے شیشے میں روشنی پیدا
ہوئی اور اس کے منہ سے جوابی آواز نکلی۔

''ٹیوب سے باہر آؤ''...... ایم ایم نے تیز آواز میں کہا۔ ساتھ

ہی ٹیوب دو حصوں میں منقسم ہو کر نہایت آہستہ آہستہ کھلتی چلی گئی اور روبوٹ قدم اٹھاتا ہوا اس یٹوب سے نکل آیا۔

''ماسٹر روم میں آجاؤ''...... ایم ایم نے کہا۔

''او کے''...... روبوٹ نے کہا جسے ایم ایم نے ایلڈم کہا تھا۔ وہ مڑا اور اس نے نارمل انسانوں کی طرف ٹنل میں چلنا شروع کر دیا۔ ٹنل بے حد طویل تھی اور جگہ جگہ سے مڑی ہوئی تھی۔ اس ٹنل سے لنکڈ دوسری ٹنلز میں جانے کے لئے کئی راستے بنے ہوئے تھے۔ جن پر باقاعدہ نمبر اور انگریزی کے حروف لکھے ہوئے تھے۔ کسی ٹنل کے دہانے پر اے لکھا تھا تو کسی پر بی۔ اسی طرح کسی ٹنل کا نمبر ایک تھا اور کسی کا دو۔ وہاں جیسے اندر ہی اندر ٹنلز کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔

ایلڈم نام کا روبوٹ کافی آگے جا کر دائیں طرف مڑ گیا۔ اس طرف ٹنل کا ایک اور دہانہ تھا جس پر ایم لکھا ہوا تھا۔ ایلڈم اس دہانے میں داخل ہوا اور رک گیا۔ اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ دہانے پر فولاد کی ایک چادر سی چڑھ گئی۔ اسی لمحے چھت پر ایک گول سوراخ ہوا اور وہاں سے ایک اور ٹیوب سی نکل کر نیچے آنے لگی۔ ایلڈم اطمینان سے کھڑا تھا۔ ٹیوب اس کے اوپر آ رہی تھی۔ اس ٹیوب کا پیندہ کھلا ہوا تھا۔

ٹیوب کسی جار کی طرح روبوٹ پر آ گئی۔ پھر ٹیوب میں ہلکی زرد رنگ کی روشنی بھر گئی اور اس روشنی میں روبوٹ یوں اوپر اٹھنے

لگا جیسے اوپر سے زنجیر ڈال کر اسے کھینچا جا رہا ہو۔ کچھ ہی دیر میں روبوٹ چھت میں موجود ہول میں غائب ہو گیا اور پھر روبوٹ کے سامنے سرخ روشنی سی چمکی تو اس نے قدم آگے بڑھا دیئے اور دائیں طرف مڑ گیا۔ وہ آٹھ دس قدم آگے بڑھا ہو گا کہ اس کے سامنے ایک دروازہ سا کھل گیا۔ دوسری طرف ایک ہال نما کمرہ تھا۔ ایلڈم اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے میں ہر طرف مشینیں ہی مشینیں تھیں۔ دیواروں اور چھت پر جیسے بے شمار مشینیں چل رہی تھیں۔ ان مشینوں کے بے شمار رنگ برنگے بلب جل بجھ رہے تھے۔ سینکڑوں میٹروں کی سوئیاں تھرتھرا رہی تھیں۔ کمرے میں ایسی آوازیں ابھر رہی تھیں جیسے بے شمار گھڑیوں کی وہاں گراریاں چل رہی ہوں۔

کمرے کے وسط میں ایک بڑا سا ستون بنا ہوا تھا اس ستون پر بھی رنگ برنگے بلب سپارک کر رہے تھے۔ ستون کے درمیانی حصے میں ایک نیلے رنگ کا بڑا سا شیشہ لگا ہوا تھا جو کسی انسانی آنکھ کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ اس شیشے کا رنگ سرخ تھا۔ ایلڈم اس آنکھ والے ستون کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے ستون کی آنکھ سے سرخ رنگ کی روشنی سی نکل کر ایلڈم پر پڑی۔

''ایلڈم۔ تم روبو فورس کے انچارج ہو''۔ اچانک کمرے میں ایم ایم کی کڑکتی ہوئی آواز ابھری۔

''یس ایم ایم۔ میں روبو فورس کا انچارج ہوں۔ ایلڈم''......

ایلڈم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایلڈم۔ تمہیں اور تمہاری روبو فورس کو ونڈر لینڈ کو بیرونی خطروں سے بچانے کے لئے بنایا گیا ہے۔ ویسے یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ ونڈر لینڈ ناقابل تسخیر ہے یہاں کوئی انسان تو کیا مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی۔ لیکن ابھی ونڈر لینڈ کو دنیا کی نظروں سے چھپا کر رکھنا ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ونڈر لینڈ تو کیا کوئی ونڈر لینڈ کے ارد گرد بھی آنے کی کوشش نہ کرے۔ ہماری ونڈر لینڈ کے اندر اور باہر ہر طرف گہری نظر ہے۔ کسی طرف سے کوئی بھی میری نظروں سے بچ کر یہاں نہیں آ سکتا۔ لیکن میرے علم میں آیا ہے کہ کچھ سر پھرے انسان ونڈر لینڈ کی طرف آنے کی کوشش کر رہے ہیں''...... ایم ایم نے مخصوص آواز میں کہا۔

''وہ کون ہیں ایم ایم۔ مجھے بتاؤ۔ میں ابھی اپنی فورس لے کر جاتا ہوں اور ان تمام انسانوں کو جا کر ہلاک کر دیتا ہوں''۔ ایلڈم نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''میں نے ان انسانوں کے نام، ان کے چہرے اور ان کے جسمانی خدوخال تمہاری میموری میں فیڈ کر دیئے ہیں۔ وہ انسان حد سے زیادہ چالاک، خطرناک اور تیز رفتار ہیں۔ خود کو چھپانے کے لئے وہ جدید سے جدید ترین میک اپ کر لیتے ہیں لیکن میں نے تمہیں ان کے بارے میں جو فیڈنگ دی ہے اس سے تمہارے لئے

اور تمہارے وجود میں لگے ہوئے سینسر فوراً متحرک ہو جائیں گے۔ وہ کسی بھی میک اپ میں آئیں تم فوراً انہیں پہچان لو گے۔ اس کے علاوہ میں نے ان انسانوں کے جسم میں دوڑنے والے خون کے نمونے اور ان کی جلد کی بھی تمام انفارمیشن تمہاری میموری میں ڈال دی ہے تاکہ تم اگر ان کے میک اپ کسی وجہ سے چیک نہ کر سکو تو پھر تم ان کی جلد، ان کے ریڈ اور وائٹ سیلز اور ان کے ڈی این اے سے ان کے متعلق جان سکو۔ وہ کسی بھی حالت میں تم سے چھپ نہیں سکیں گے۔ تمہیں یہ ساری انفارمیشن روبو فورس میں بھی منتقل کرنی ہے تاکہ وہ انسان کسی کی بھی نظروں سے نہ بچ سکیں۔ وہ لوگ زی بالا میں زیرو وے کی طرف سے آنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم روبو فورس لے کر زیرو وے کی طرف چلے جاؤ۔ تمہیں یہ ہدایات دی جاتی ہیں کہ جن انسانوں کی تمہاری میموری میں فیڈنگ کی گئی ہے وہ جہاں نظر آئیں انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں بچنا چاہئے۔ ان کو ہلاک کرنے کے لئے تم اور تمہاری فورس اپنے سیکرٹ ویپن کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ ان سے کسی بھی رو رعایت کی ضرورت نہیں ہے''...... ایم ایم مسلسل بولتا چلا گیا۔

''اوکے۔ میں ابھی روبو فورس کو لے کر زیرو وے کی طرف چلا جاتا ہوں۔ اگر وہ لوگ اس طرف آئے تو ان کی ہلاکت یقینی ہو

گی۔ وہ ہم سے کسی بھی طرح نہ بچ سکیں گے''...... ایلڈم نے کہا۔

''جن افراد کی تمہیں انفارمیشن دی گئی ہے ان کے علاوہ بھی اگر کوئی زیرو وے کی طرف تمہیں آتا دکھائی دے تو اسے بھی زندہ نہیں رہنا چاہئے''...... ایم ایم نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ ایلڈم کے لئے ایم ایم کا ہر حکم ماننا لازم ہے''...... ایلڈم نے کہا۔

''زیرو وے کی طرف جانے کے لئے تم اور تمہاری فورس ڈی سکس فلائنگ ہارس سے جا سکتے ہو۔ ان فلائنگ ہارس کو تم فائٹر طیاروں کی طرح بھی استعمال کر سکتے ہو اور زمین پر تیز رفتار بکتر بند گاڑیوں کی طرف بھی دوڑا سکتے ہو۔ ڈی سکس فلائنگ ہارس کی میموری میں بھی تم ان انسانوں کی معلومات فیڈ کر دینا۔ ان میں لگے ہوئے سینسرز انتہائی حساس اور تیز ہیں جو ان انسانوں کے خون اور ان کے پسینے کی بو کی طرف خود ہی تمہیں پہنچا دیں گے''...... ایم ایم نے کہا۔

''اوکے۔ میں ڈی سکس فلائنگ ہارس لے جاؤں گا''...... ایلڈم نے کہا۔

''کوئی سوال''...... ایم ایم نے پوچھا۔

''یس ایم ایم۔ مجھے یہ بتایا نہیں گیا کہ میں روبو فورس کے کتنے روبوٹس لے جاؤں''...... ایلڈم نے پوچھا۔

''ان لوگوں کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے لیکن بہرحال وہ

چند افراد بھی کسی بڑی زمینی فوج سے کم نہیں ہیں۔ اس لئے تم اپنے ساتھ پچاس روبوٹس لے جاؤ۔ ضرورت پڑنے پر تمہاری ایک کال پر سینکڑوں روبوٹس وہاں پہنچ جائیں گے''...... ایم ایم نے کہا۔

''اوکے۔ میں اپنے ساتھ پچاس روبوٹس اور دس ڈی سکس فلائنگ ہارس لے جاؤں گا''...... ایلڈم نے کہا۔

''اوکے۔ تم پوائنٹ تھرٹی سکس کی طرف چلے جاؤ۔ وہاں پچاس روبوٹس اور دس ڈی سکس فلائنگ ہارس تمہیں ریڈی ملیں گے''...... ایم ایم نے کہا۔

''تھینک یو ایم ایم۔ میں پوائنٹ تھرٹی سکس کی طرف جا رہا ہوں''...... ایلڈم نے کہا۔ وہ مڑا اور قدم بڑھاتا ہوا اس مشین روم سے نکلتا چلا گیا۔ یہ مشین روم ونڈر لینڈ کے ماسٹر مائینڈ کمپیوٹر ایم ایم کا مین کنٹرول روم تھا۔ کمرے میں موجود کمپیوٹرائزڈ مشینیں خود کار تھیں اور ونڈر لینڈ کے ہر حصے کو اسی مشین روم سے آپریٹ کیا جاتا تھا۔ اس مشین روم میں انتہائی طاقتور اور نہایت حساس لینز اور سینسرز لگے ہوئے تھے جو ونڈر لینڈ میں داخل ہونے والی ایک مکھی کی موجودگی کو بھی محسوس کر لیتے تھے۔ ونڈر لینڈ کے ہر حصے میں ماسٹر مائینڈ کمپیوٹر سے ہاٹ ریز کا جال پھیلا رکھا تھا جس سے ونڈر لینڈ میں داخل ہونے والی مکھی بھی لمحوں میں جل کر راکھ بن جاتی تھی۔ ایسی ہی لہریں ونڈر لینڈ کے ارد گرد دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں جو دور سے آنے والے کسی بھی جاندار اور بے جان کے

بارے میں ایم ایم کو باخبر رکھتی تھیں اور ایم ایم فوراً ان جانداروں کو ہلاک ااور بے جانوں کو تباہ کر دیتا تھا۔ ونڈر لینڈ کا سارا کنٹرول ایم ایم کے پاس ہی تھا جو ڈاکٹر ایکس کے احکامات کا پابند تھا۔ لیکن ڈاکٹر ایکس نے اسے اس قدر با اختیار بنا دیا تھا کہ وہ اپنی مرضی سے خود بھی فیصلے کر سکتا تھا۔

ایم ایم نے روبو فورس کے انچارج ایلڈم کو جو احکامات دیئے تھے اس کی ہدایات اسے ڈاکٹر ایکس کی طرف سے ہی موصول ہوئی تھیں۔ ڈاکٹر ایکس نے ہی اسے یہ احکامات دیئے تھے کہ زیرو وے کی طرف آنے والے انسانوں کے مقابلے کے لئے وہ روبو فورس وہاں بھیج دے تا کہ وہ لوگ کسی بھی طریقے سے ان روبوٹس سے زندہ نہ بچ سکیں۔

''کیا آپ کو یقین ہے کہ بلیک جیک نے جو کچھ کہا تھا وہ سچ ہے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران ابھی تھوڑی دیر پہلے وہاں آیا تھا۔ عمران نے اسے بلیک جیک سے ہونے والی تمام باتیں تفصیل سے بتا دی تھیں۔ جسے سن کر بلیک زیرو بھی حیرت زدہ رہ گیا تھا۔ وہ عمران کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے عمران کی باتوں پر یقین ہی نہ آیا ہو۔

''ہاں۔ مجھے یقین ہے۔ بلیک جیک سچ ہی کہہ رہا تھا''۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''حیرت ہے۔ سیٹلائٹس کے اس جدید دور میں ونڈر لینڈ اب تک چھپا کیسے ہوا ہے اور وہ بھی زمین پر ہونے کے باوجود۔ ظاہر ہے اس قدر جدید اور سائنسی نظام سے آراستہ لینڈ ایک دو روز میں

تو تیار ہوا نہیں ہو گا۔ ایسے لینڈز کی تیاروں میں تو برسوں ل
جاتے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔
”اس سے زیادہ حیرت تو مجھے بلیک جیک کی اس بات پر ہ
تھی کہ ونڈر لینڈ کا موجد صرف ایک انسان ہے۔ جو خود کو ڈا
ایکس کہتا ہے“...... عمران نے کہا۔
”ایک انسان۔ نہیں عمران صاحب۔ ایک اکیلا انسان اس ق
جدید سائنسی لینڈ کیسے بنا سکتا ہے۔اس سلسلے میں بلیک جیک
آپ سے یقیناً غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ ایسا بھی تو ہوسکتا ہے
جس طرح زیرو لینڈ کے سپریم کمانڈر نے زیرو لینڈ بنایا تھا ا
طرح ونڈر لینڈ کے ڈاکٹر ایکس نے بھی ونڈر لینڈ بنا لیا ہو۔ د
اس کا ہو لیکن ورکرز اور ہوں“...... بلیک زیرو نے کہا۔
”ہاں۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ڈاکٹر ایکس
ایسی کوئی جدید مشین بنائی ہو جس سے آگے مشینوں سے مشینیں
چلی گئی ہوں۔ اب بھی تو ونڈر لینڈ میں یہی ہو رہا ہے۔ و
کمپیوٹرائزڈ مشینیں روبوٹس تیار کر رہی ہیں۔ انسانوں کو مشین بنا
میں وقت لگتا ہے لیکن مشینوں سے مشینیں بننے میں اتنا وقت نہ
لگتا“...... عمران نے کہا۔
”جو بھی ہے۔ بلیک جیک کے کہنے کے مطابق ڈاکٹر ایکس ون
لینڈ کا بلاشرکت غیرے مالک ہے۔ اس نے ونڈر لینڈ کا سا
نظام شاید کئی صدیوں بعد آنے والے سائنسی نظام کے تحت بنایا

جس سے ڈاکٹر ایکس کی ذہانت اور اس کے بڑے دماغ کے ہونے
کا پتہ چلتا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔
”بڑا نہیں اس کا دماغ موٹا ہے۔ بے حد موٹا“...... عمران نے
منہ بنا کر کہا۔
”موٹا دماغ۔ لیکن عمران صاحب۔ موٹے دماغ والے سے مراد
تو احمق اور بے وقوف ہوتا ہے۔ اگر ڈاکٹر ایکس موٹے دماغ کا
مالک ہے تو وہ اس قدر جدید ونڈر لینڈ کیسے بنا سکتا ہے یہ تو اس کی
ذہانت کی سراسر توہین ہے“...... بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا۔
”ذہانت سے مراد عقلمندی ہوتی ہے اور عقلمند انسان کبھی نیگیٹو
سوچ نہیں رکھتا۔ اگر ڈاکٹر ایکس عقلمند ہوتا تو وہ اپنی ذہانت کا
استعمال دنیا کی بھلائی، دنیا کے مفادات اور دنیا کے تحفظ کے لئے
کرتا۔ اس طرح ایک الگ دنیا بسا کر پوری دنیا پر حکمرانی کے
خواب نہ دیکھتا وہ بھی مشینی دنیا بنانے کے خواب“...... عمران نے
اسی انداز میں کہا۔
”ہاں۔ یہ آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ جو لوگ ضرورت سے
زیادہ عقلمند ہوتے ہیں وہ دنیا کی تعمیر و ترقی کی بجائے اپنے ہی
مفادات کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا شمار عقلمندوں میں واقعی
نہیں کیا جا سکتا۔ خدائی دعوے دار منہ کے بل زمین پر گرتے ہیں
اور پھر ان کا حشر اس قدر عبرتناک ہوتا ہے کہ دنیا کانپ جاتی
ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کانپنے سے مجھے یاد آیا ہے کہ مجھے شدید سردی لگ رہی
جلدی میں، میں جرسی بھی پہن کر نہیں آیا۔ اس سے پہلے کہ
کانپنا شروع کر دوں اور میرے دانت بجنا شروع کر دیں مجھے ایک
کافی کا مگ بنا کر دو تاکہ میرے دماغ کی سن اور فریز ہوتی ہوا
بیٹریاں گرم ہو کر چارج ہو سکیں۔ میں ونڈر لینڈ کے بارے م
سنجیدگی سے سوچنا چاہتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں باتیں کر
رہ جائیں اور ادھر سرداور اور ان کے ساتھیوں کی جان پر بن آئے"
عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بنا لاتا ہوں کافی"...... بلیک زیرو نے کہا
اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کچن میں جانے سے پہلے مجھے جی سکس ٹرانسمیٹر لا دو۔ کا
کے انتظار میں فارغ بیٹھے رہنے سے بہتر ہے کہ میں ادھر ا
کالیں کر کے لوگوں کی نیندیں ہی حرام کر دوں"...... عمران نے
اور بلیک زیرو مسکراتا ہوا آپریشن روم سے ملحقہ کمرے میں چلا گ
چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت
ٹرانسمیٹر تھا۔ یہ مخصوص ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا جس
عمران دنیا کے کسی بھی حصے میں اور کسی بھی ساخت کے ٹرانسمیٹر
بات کر سکتا تھا۔

عمران نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور پھر وہ کال کرنے میں مصرو
ہو گیا۔ اس نے پانچ چھ مختلف جگہوں پر بات کی لیکن پھر اس

منہ بناتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس نے ورلڈ کراس آرگنائزیشن سمیت مختلف خبر رساں ایجنسیوں سے بات کی تھی لیکن خفیہ سے خفیہ معلومات رکھنے والی ایجنسیاں بھی ونڈر لینڈ کے نام سے ناواقف تھیں۔ اس دوران بلیک زیرو کافی کے دو مگ لے آیا تھا اور اس نے ایک مگ عمران کے سامنے پڑی ہوئی میز پر رکھ دیا تھا اور دوسرا مگ لے کر اپنی مخصوص کرسی پر جا بیٹھا تھا۔

"کوئی بھی ونڈر لینڈ کے بارے میں نہیں جانتا۔ اس طرح تو ہمارے لئے واقعی ونڈر لینڈ کی تلاش مشکل ہو جائے گی۔ کم از کم ہمیں یہ تو پتہ چلنا چاہئے کہ ونڈر لینڈ دنیا کے کس براعظم اور کس خطے میں ہے"...... عمران کی باتیں سن کر بلیک زیرو نے کہا۔

"لگتا ہے اس بار ونڈر لینڈ کی تلاش میں ساری دنیا کی خاک ہی چھاننی پڑے گی"...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ساری دنیا کی خاک چھاننا اتنا آسان نہیں ہو گا"...... بلیک زیرو نے ابھی اتنا ہی کہاں تھا کہ اچانک جی سکس ٹرانسمیٹر خود بخود آن ہو گیا اور اس سے ٹوں ٹوں کی آوازیں آنے لگیں۔

"یہ کیسے آن ہو گیا۔ اس ٹرانسمیٹر کی فریکونسی تو میں نے کبھی کسی کو نہیں بتائی"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"یہی میں سوچ رہا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی حیرت تھی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز آنا بند ہو گئی اور ساتھ ہی ایسی

آوازیں آنے لگیں جیسے طوفانی جھکڑ چل رہے ہوں۔

''ہیلو۔ سپریم کمانڈر فرام زیرو لینڈ سپیکنگ۔ ہیلو۔ ہیلو۔ اوور''۔ دوسری طرف سے ایک مشینی آواز سنائی دی اور عمران بری طرح چونک پڑا۔ سپریم کمانڈر فرام زیرو لینڈ کا سن کر بلیک زیرو کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیل گئیں۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ میری کال کا جواب دو عمران۔ میں تم سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر سے آواز ابھری۔

''یس علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سپیکنگ۔ اوور''...... عمران نے ٹرانسمیٹر کا ایک اور بٹن دباتے ہوئے کہا۔

''میں سپریم کمانڈر بول رہا ہوں زیرو لینڈ سے۔ اوور''۔ دوسری طرف سے آواز ابھری۔

''حیرت ہے۔ یہ زیرو لینڈ والے مجھ پر اس قدر مہربان کیسے ہو گئے ہیں۔ کبھی بلیک جیک میرے پاس آ جاتا ہے اور اب سپریم کمانڈر مجھ سے بات کر رہا ہے۔ میرا تو سچ مچ حیرت سے بے ہوش ہونے کو دل چاہ رہا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''بے ہوش بعد میں ہو لینا۔ پہلے میری بات سن لو۔ اوور''۔ سپریم کمانڈر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''تمہاری بات میں بعد میں سنوں گا پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں اس ٹرانسمیٹر کی فریکونسی کہاں سے ملی اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ ٹرانسمیٹر میرے پاس ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا اسے حیرانی ہو

رہی تھی کہ یہ ٹرانسمیٹر اس نے مختلف ایجنسیوں کو کال کر کے ان سے ونڈر لینڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ابھی کچھ دیر پہلے بلیک زیرو سے منگوایا تھا اور اب اسی ٹرانسمیٹر پر زیرو لینڈ سے سپریم کمانڈر کی کال آ گئی تھی۔ یہ عمران کی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ سپریم کمانڈر اس سے براہ راست بات کر رہا تھا۔

''جی سکس ٹرانسمیٹر کی فریکونسی تمہارے ذریعے سے ہی مجھے ملی ہے عمران۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

''میری وجہ سے۔ مطلب۔ کیا میں نے خود تمہیں فریکونسی بتائی ہے۔ اوور''...... عمران نے اور زیادہ حیران ہو کر کہا۔

''نہیں۔ تم نے فریکونسی نہیں بتائی لیکن تم نے ونڈر لینڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے جب مختلف ایجنسیوں میں کالیں کی تھیں تب ہمارے ایک سیٹلائٹ نے تمہاری ایک کال رسیو کر لی تھی۔ اس کال کے ذریعے میں نے تمہاری آواز سنی اور کمپیوٹرائزڈ مشینوں نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی کہ وہ تمہاری ہی آواز تھی۔ اس لئے میں نے فوری طور پر اس کال کی ان کمنگ اور آؤٹ گوئنگ ویوز کو چیک کیا اور پھر ان ویوز کے ذریعے تمہارے ٹرانسمیٹر کی فریکونسی کا پتہ چلا لیا۔ اوور''...... دوسری طرف سے سپریم کمانڈر نے کہا۔

''اوہ۔ بہت ایڈوانس سسٹم ہے تمہارا۔ محض ایک کال کے ذریعے تم نے میری ٹرانسمیٹر فریکونسی معلوم کر لی۔ بہرحال۔ بولو۔

کیوں کال کی ہے۔ اوور''...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔ زیرو لینڈ کی ایڈوانس سائنسی ٹیکنالوجی کے بارے میں وہ بخوبی جانتا تھا سپریم کمانڈر نے اسے جو کچھ بتایا تھا اسے جان کر عمران کی ساری حیرت دور ہو گئی کہ جی سکس ٹرانسمیٹر کی فریکونسی زیرو لینڈ کے سپریم کمانڈر کو کیسے معلوم ہو گئی۔

''تم نے بلیک جیک کو اپنے ساتھ ونڈر لینڈ مشن پر نہ جانے کا فیصلہ کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے۔ اگر تم اسے اپنے ساتھ ملا لیتے تو وہ تمہارے بے حد کام آ سکتا تھا۔ وہ سپریم ایجنٹ ہے۔ اسے تم اپنے ساتھ رکھ لیتے تو وہ ونڈر لینڈ کی اکیلے ہی اینٹ سے اینٹ بجا سکتا تھا۔ اوور''...... دوسری طرف سے سپریم کمانڈر نے کہا۔

''اگر وہ اتنا ہی سپریم ہے تو اسے کہو کہ وہ خود جا کر ونڈر لینڈ تلاش کر لے۔ مجھ جیسے عام انسان کے مقابلے میں وہ یہ کام خود بھی کر سکتا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ بس اس کی ایک بار ونڈر لینڈ میں گھسنے کی دیر ہے اس کے بعد نہ ونڈر لینڈ رہے گا اور نہ ہی سپریم چیف۔ لیکن ہمارے لئے مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنی بھرپور کوششوں کے باوجود ابھی تک ونڈر لینڈ کی لوکیشن ٹریس نہیں کر پائے ہیں۔ ہم اس کوشش میں بھی کامیاب ہو جاتے لیکن ونڈر لینڈ والوں نے ہمارا بہت بڑا اسپیس اسٹیشن تباہ کر دیا ہے جس سے ہم زمین کے ایک ایک انچ کا جائزہ لے سکتے تھے۔ اب یہ کام

زمین پر رہنے والے ہی کر سکتے ہیں اور ونڈر لینڈ جس طرح سات پردوں میں چھپا ہوا ہے ان سات پردوں کو صرف تم ہی ہٹا سکتے ہو اور کوئی نہیں۔ تمہاری ذہانت کا زیرو لینڈ معترف ہے۔ تم اپنی ذہانت اور کارکردگی سے ونڈر لینڈ کو تلاش کر لو گے۔ اس کا مجھے اس قدر یقین ہے جیسے دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن ہوتا ہے۔ یہ تو میری کوششیں ہیں کہ میں نے زیرو لینڈ تمہاری نظروں سے بچا رکھا ہے ورنہ تم اپنی ذہانت کو بروئے کار لا کر نجانے کب کے زیرو لینڈ بھی پہنچ گئے ہوتے۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

''چلو۔ دنیا میں نہیں تو دنیا کے باہر کوئی تو ہے جو میری ذہانت کا معترف ہے۔ ورنہ یہاں تو سب مجھے احمق اور نہ جانے کیا کیا سمجھتے ہیں۔ اوور''...... عمران نے بلیک زیرو کو آنکھ مارتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

''تم احمق بھی ہو اور ذہین بھی۔ تمہاری یہی دونوں فطری خوبیاں تو تمہیں کامیابیوں سے ہمکنار کر رہی ہیں۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

''ذہانت، خوبی ہونے والی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن حماقت بھی خوبی میں شمار ہوتی ہے یہ آج ہی پتہ چلا ہے۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''بہرحال عمران۔ میں ایک بار پھر تمہیں مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ تم بلیک جیک کو اپنے ساتھ ملا لو۔ اوور''...... دوسری طرف سے

سپریم کمانڈر نے کہا۔

"کیا اسی لئے تم نے مجھے کال کی ہے۔ اوور"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ مجھے ایک ٹپ ملی ہے۔ میں اس ٹپ سے تمہیں آگاہ کرنا چاہتا تھا۔ اوور"...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

"کیسی ٹپ۔ اوور"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہ تو حقیقت ہے کہ ہم لاکھ کوششوں کے باوجود ونڈر لینڈ کی لوکیشن کا پتہ نہیں چلا سکے ہیں اور نہ ہی ہمیں ونڈر لینڈ کے سپریم چیف کا کچھ علم ہوا ہے لیکن تھوڑی دیر پہلے ڈاکٹر ایکس کی طرف سے ونڈر لینڈ میں ایک اور کال کی گئی ہے جس میں ڈاکٹر ایکس نے ونڈر لینڈ کے ایم ایم کو ہدایات دی ہیں کہ ونڈر لینڈ کے سب سے بڑے اور خطرناک دشمن پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران ہو سکتے ہیں۔ سرداور اور ان کے ساتھ نو سائنس دانوں کا اغوا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایزی نہیں لیں گے۔ وہ ان کی تلاش میں زمین آسمان ایک بھی کر دیں تب بھی ونڈر لینڈ تک پہنچنا ان کے لئے ناممکن ہے لیکن اس کے باوجود ڈاکٹر ایکس کا کہنا ہے کہ وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ اس نے ایم ایم سے کہا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اگر کسی بھی ذریعے سے ونڈر لینڈ کا علم ہو گیا تو وہ ونڈر لینڈ میں زیرو وے کی طرف آنے کی کوشش کریں گے۔ زیرو وے کے سوا ان کے پاس ونڈر لینڈ آنے کا کوئی اور راستہ

نہیں ہے۔ اس لئے زیرو وے پر ایم ایم فوری طور پر ایلڈم کی سربراہی میں روبو فورس بھیج دے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی جب بھی وہاں آئیں تو روبو فورس ان کا مقابلہ کر سکے اور انہیں وہیں ہلاک کر دے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے سپریم کمانڈر نے عمران کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"زیرو وے۔ یہ کہاں ہے کون سی جگہ ہے۔ اوور"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں نہیں جانتا۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے تو میں زیرو لینڈ کی ساری فورس وہاں بھیج دوں۔ اوور"...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

"اس کال کی اور کوئی خاص بات۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ایک بات اور ہے۔ زیرو وے کے ساتھ ڈاکٹر ایکس نے ایک بار یہ بھی کہا تھا کہ وہ لوگ زی بالا میں زیرو وے سے ہی داخل ہو سکتے ہیں۔ اوور"...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

"زی بالا۔ مطلب۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یہ شاید کسی مخصوص جگہ کا کوڈ ہے۔ میں نے زیرو لینڈ کے بڑے دماغوں کو اس کا مطلب ڈی کوڈ کرنے کا کہا تھا لیکن زی بالا کا مطلب کوئی بھی نہیں جانتا۔ اوور"...... دوسری طرف سے سپریم کمانڈر نے کہا۔

"تم نے میری کال کیچ کر کے میرے ٹرانسمیٹر کی فریکونسی تک معلوم کر لی ہے حالانکہ اس ٹرانسمیٹر کی کال نہ تو کہیں سنی جا سکتی

ہے اور نہ ٹریس کی جا سکتی ہے۔ اس کے باوجود تم مجھ سے بات کر رہے ہو اور یہ صرف تمہاری ایڈوانس سائنس ٹیکنالوجی کا کمال ہے۔ اسی طرح تم ڈاکٹر ایکس اور ونڈر لینڈ کے ماسٹر کمپیوٹر ایم ایم کی کالیں بھی سن لیتے ہو۔ کیا ان وائس ویوز سے تم اس بات کا پتہ نہیں چلا سکتے کہ کالیں کہاں سے کی جا رہی ہیں اور کہاں موصول ہو رہی ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''میں ہر ممکن کوشش میں لگا ہوا ہوں مگر ڈاکٹر ایکس نے ایسا سسٹم بنا رکھا ہے کہ نہ کال کرنے والے کی لوکیشن کا پتہ چل رہا ہے اور نہ ہی موصول کرنے والی جگہ کا۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''ان ٹرانسمیٹر کی فریکونسی کا تو تم نے پتہ لگا ہی لیا ہو گا۔ اوور''۔ عمران نے پوچھا۔

''ڈاکٹر ایکس کے ٹرانسمیٹر کی فریکونسی کا تو پتہ نہیں چل سکا البتہ ایم ایم کی فریکونسی مجھے مل گئی ہے۔ لیکن مجھے اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میں نے اس فریکونسی پر کال کی تھی جیسے ہی رابطہ ہوا میرا ٹرانسمیٹر زور دار دھماکے سے پھٹ گیا۔ اب تک میں دس سے زیادہ ٹرانسمیٹر ضائع کروا چکا ہوں۔ ویسے ڈاکٹر ایکس ونڈر لینڈ میں ہی ہو سکتا ہے اس کے علاوہ اس کا اور کہاں ٹھکانہ ہو سکتا ہے اوور''...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

''لگتا ہے ونڈر لینڈ والے تمہاری سائنسی ٹیکنالوجی سے زیادہ

ایڈوانس ٹیکنالوجی رکھتے ہیں۔ جو تمہیں قدم قدم پر مات دے رہے ہیں۔ بہرحال مجھے وہ فریکونسی نوٹ کرا دو اور اگر ممکن ہو سکتے تو سپریم چیف اور ونڈر لینڈ کے ماسٹر کمپیوٹر کی کالوں کی ریکارڈنگ بھی مجھے ریکارڈ کرا دو۔ باقی میں خود دیکھ لوں گا۔ اوور''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''او کے۔ ٹرانسمیٹر کو کسی ریکارڈنگ مشین سے لنک کر دو۔ میں کالیں ریکارڈ کرا دیتا ہوں۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

''ایک بات اور۔ ڈاکٹر ایکس کے پاس نہایت جدید کراٹم بلاسٹر ریز کی ٹیکنالوجی بھی ہے جن سے وہ بڑے سے بڑا جزیرہ اور کسی بھی ملک کو صرف چند منٹوں میں تباہ کر سکتا ہے۔ اوور''۔ سپریم کمانڈر نے کہا۔

''تم ریکارڈنگ کراؤ۔ باقی میں دیکھ لوں گا۔ اوور''...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

''اگر تمہیں زیرو وے اور زی بالا کا پتہ چل جائے تو کیا تم مجھے اس کی معلومات فراہم کرو گے۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

''سوچوں گا''...... عمران نے مبہم سے انداز میں کہا۔

''اگر سوچنا ہی ہے تو پھر بلیک جیک کے بارے میں بھی سوچ لینا۔ اس سلسلے میں وہ تمہارے لئے بے حد کارآمد ہو سکتا ہے۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

''نہیں۔ بلیک جیک کو تم واپس زیرو لینڈ بلا لو۔ وہ پاکیشیا
مجرم ہے اور میں کسی مجرم کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔ اس سلسلے م
تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تم خاموش ہو جاؤ مجھے اپنے طور
کام کرنے دو۔ ہاں۔ اگر میں ناکام ہو گیا اور ونڈر لینڈ تک نہ
سکا یا پھر میں اور میرے ساتھی ونڈر لینڈ والوں کے شکار ہو گئے
پھر تم بلیک جیک تو کیا سنگ ہی اور تھریسیا کو بھی بھیج دینا۔ لیکن
اس وقت تک اپنے کسی ایجنٹ کو حرکت میں نہیں لاؤ گے جب تک
میں اور میری ٹیم کام کرے گی۔ یاد رکھنا اگر راستے میں کسی بھی مو
پر تمہارے کسی بھی ایجنٹ کا اور میرا سامنا ہو گیا تو میں اسے ک
مجرم کی طرح ہی ٹریٹ کروں گا۔ اوور''...... عمران نے بے حد تخ
لہجے میں کہا اور دوسری طرف چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گ
جیسے سپریم کمانڈر عمران کے جملوں پر غور کر رہا ہو۔

''او کے عمران۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں پر پورا بھروسہ ہے۔ م
جانتا ہوں کہ تم میدان میں آ گئے تو ونڈر لینڈ کی تلاش اور اس کی
تباہی یقینی ہو جائے گی۔ میں سپریم کمانڈر فار زیرو لینڈ تم سے وعدہ
کرتا ہوں کہ جب تک تم ونڈر لینڈ تلاش کر کے اسے تباہ نہیں کر
دیتے اس معاملے میں زیرو لینڈ کا کوئی ایجنٹ آگے نہیں آئے گا۔
میں بلیک جیک کو ابھی زیرو لینڈ میں واپس بلا لیتا ہوں۔ اوور''......
دوسری طرف سے سپریم کمانڈر نے کہا۔

''یہی تمہارے لئے اور تمہارے ایجنٹوں کے لئے بہتر رہے گا۔

اوور''...... عمران نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

''تمہاری کامیابی سے ہماری کامیابی ہے اس سلسلے میں ہم
تمہاری ہر ممکن سپورٹ کریں گے۔ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کسی
بھی مرحلے پر ہماری مدد کی ضرورت ہو تو سر اٹھا کر آسمان کی طرف
دیکھنا اور وی کا نشان بنا دینا۔ میں فوراً تم سے رابطہ کر لوں گا اور
ہاں یہ جی سکس ٹرانسمیٹر اپنے پاس ہی رکھنا میں اسی پر تمہیں کال
کروں گا۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

''مجھے تمہاری کسی بھی مدد کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ لیکن پھر
بھی تمہاری اس آفر کا شکریہ۔ تم اب کالیں ریکارڈ کراؤ۔ اوور''۔
عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''او کے۔ ٹرانسمیٹر ریکارڈنگ سسٹم سے لنکڈ کر دو۔ اوور''۔ سپریم
کمانڈر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ دس منٹ بعد دوبارہ کال کرنا۔ ٹرانسمیٹر ریکارڈر
آن ہو گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے کہا اور عمران نے اوور
اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''زیرو لینڈ والے اس بار ضرورت سے زیادہ ہماری مدد کر رہے
ہیں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس میں ان کا اپنا مفاد جو وابستہ ہے''...... عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"سپریم کمانڈر نے زیرو وے اور زی بالا کا کہا ہے۔ کچھ
میں نہیں آ رہا کہ کیا ہے یہ"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"زی بالا کے الفاظ میرے ذہن میں چبھ سے رہے ہیں۔ ا
لگ رہا ہے جیسے یہ الفاظ میں پہلے بھی کہیں سن یا پڑھ چکا ہوں"
عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"تب پھر ذہن پر زور ڈالیں۔ ہوسکتا ہے ونڈر لینڈ کا کوئی
مل جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم اس ٹرانسمیٹر کو ریکارڈر سے لنک کرو۔ میں لائبریری
جا رہا ہوں۔ شاید کسی جیوگرافیکل ریسرچ پیپرز یا کسی اولڈ
میں یہ نام مل جائے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک ز
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اسے ٹرانسمیٹر دیا اور اٹھ
کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

تقریباً تین گھنٹوں کے بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے
تھکاوٹ کے تاثرات تھے۔ وہ آ کر اپنی مخصوص کرسی پر یوں
سے بیٹھ گیا جیسے دور سے دوڑتا ہوا آیا ہو۔

"بڑے تھکے تھکے سے لگ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے ا
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"صرف لگ نہیں رہا۔ میں واقعی تھک گیا ہوں۔ جیوگرافیکل
ریسرچ پیپرز دیکھ دیکھ کر تو میری ساری بیٹریاں ڈاؤن ہو
ہیں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔

"تو اب آپ کی بیٹریاں کیسے چارج ہوں گی۔ کیا اور کافی
پلاؤں آپ کو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پلا دو گے تو اگلی پچھلی تمام نسلوں پر احسان سمجھوں گا"۔ عمران
نے کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"کچھ پتہ چلا اس زی بالا کا"...... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے
عمران سے پوچھا۔

"کچھ نہیں بہت کچھ پتہ چل گیا ہے۔ تم کافی بنا لاؤ اور پھر
اطمینان سے بات کرتے ہیں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے
اثبات میں سر ہلایا اور آپریشن روم سے کچن کی طرف چلا گیا۔
تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آ گیا تو اس کے ہاتھوں میں دو مگ
تھے۔ عمران فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ بلیک زیرو نے ایک
مگ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا مگ لے کر اپنی کرسی پر جا کر
بیٹھ گیا۔

"کسے فون کر رہے تھے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سر سلطان سے بات کی ہے۔ انہیں تسلی دی ہے کہ سرداور اور
باقی نو سائنس دانوں کے بارے میں مجھے ایک کلیو ملا ہے۔ میں
اس پر کام کر رہا ہوں اور بہت جلد میں ان سب کو واپس لے آؤں
گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"زی بالا کے بارے میں نہیں بتایا آپ نے"...... بلیک زیرو
نے کہا۔

"کیا بتاؤں"...... عمران نے مگ اٹھا کر کافی کا سپ لیتے ہو
اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"زی بالا کا مطلب کیا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نارتھ اٹلانٹک اوشین کی طرف ایک جزیرہ ہے جو گرین لی
کہلاتا ہے۔ اس جزیرے کے نارتھ میں ہی تقریباً دو ہزار ناٹ
فاصلے پر آج سے بیس سال پہلے ایک بہت بڑا جزیرہ سمندر
باہر آیا تھا۔ اس جزیرے کی وسعت بھی بہت زیادہ تھی۔ ا
جزیرے کو چونکہ پہلے گرین لینڈ والوں نے دریافت کیا تھا اس
اس پر قبضے کا حق بھی انہی کا بنتا تھا لیکن اس سے پہلے کہ گرین لی
والے اس جزیرے پر قبضہ کر کے اس پر آباد کاری کرتے جز
دوبارہ سمندر میں سما گیا۔ وہاں ایک قدرتی آفت آئی تھی جس
سمندر اس جزیرے سے بہت بلند ہو گیا تھا۔ گرین لینڈ والوں
اس جزیرے کا نام زی بالا رکھا تھا۔ جسے گرین لینڈ کی زبان م
نئی روشنی کہا جاتا ہے۔ زی بالا سمندر سے جس طرح اچانک باہر
تھا اسی طرح چند ہی دنوں میں سمندر میں غرق ہو گیا تھا اس
اس کا نام ہی باقی رہ گیا تھا۔ میں نے بھی بہت پہلے اس جزیر
کے بارے میں پڑھا تھا لیکن مجھے یاد نہیں آ رہا تھا۔ اب میں
ارتھ پر لکھے گئے جیوگرافیکل ریسرچ پیپرز کھنگالے اور پرانے اٹل
دیکھے تو مجھے اس کا پتہ چل گیا"...... عمران نے اسے تفصیل بتا
ہوئے کہا۔

"اور زیرو وے۔ کیا اس کا تعلق بھی اس جزیرے سے ہے"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"شاید۔ لیکن اس کا ذکر کہیں نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے ونڈر لینڈ والوں نے وہاں ایسا کوئی خفیہ راستہ بنا لیا ہو جسے انہوں نے زیرو وے کا نام دیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"اگر وہ جزیرہ سمندر برد ہو چکا ہے تو پھر ونڈر لینڈ کے ڈاکٹر ایکس نے یہ کیوں کہا تھا کہ آپ اور آپ کے ساتھی اگر ونڈر لینڈ میں آئے تو اس کے لئے آپ زی بالا کا ہی رخ کریں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ گتھی تو اب وہیں جا کر سلجھے گی۔ لیکن اس جزیرے اور زیرو وے کے حوالے سے ایک بات کا تو پتہ چلا کہ ونڈر لینڈ وہیں کہیں ہے شاید کسی اور جزیرے پر یا پھر سمندر کے نیچے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"سمندر کے نیچے۔ آپ کا مطلب ہے سی ورلڈ"...... بلیک زیرو نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں۔ انڈر ورلڈ ہو سکتا ہے۔ ڈارک ورلڈ ہو سکتا ہے تو پھر سی ورلڈ کیوں نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ سمندر کے نیچے اتنی بڑی دنیا بسانا۔ وہ بھی مشینی دنیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سمندر کے اندر نہیں تو سمندر کے کسی جزیرے پر بھی تو ہو سکتی

ہے تا ایسا جزیرہ جوزی بالا کے نزدیک ہو یا پھر زی بالا دوبارہ
تو سمندر سے ابھر کر باہر آ سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔
”ہاں۔ یہ ممکن ہے اور ونڈر لینڈ والوں نے اس جزیرے
سائنسی طریقوں سے دوسروں کی نظروں سے غائب کر دیا ہو ورنہ
سیٹلائٹ کے ذریعے تو اس جزیرے کا پتہ چل جانا آسان تھا“
بلیک زیرو نے کہا۔
”میں نے جن ریسرچ پیپرز کا مطالعہ کیا ہے اور اٹلس دیکھا
ہیں ان میں ایک اور جزیرہ بھی ہے جسے بلیک گراس کا نام دیا گیا
ہے۔ اس جزیرے کی چٹانیں انتہائی ٹھوس اور سیاہ ہیں۔ وہاں پا
ہونے والی جھاڑ جھنکار بھی سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ اس جزیرے
ہر طرف گھاس ہی گھاس ہے۔ سیاہ رنگ کی گھاس، شاید اس
مناسبت سے اسے بلیک گراس کہا جاتا ہے۔ چونکہ اس جزیرے پر
آباد کاری نہیں کی جا سکتی اس لئے کسی ملک نے اس جزیرے میں
دلچسپی نہیں لی تھی اور وہ ایک آزاد جزیرہ بھی کہلاتا ہے۔ اس
جزیرے کے ارد گرد شارکس، بڑے بڑے مگر مچھ بھی پائے جاتے
ہیں اور بتایا گیا ہے کہ اس جزیرے کی آب و ہوا انتہائی زہریلی
حشرات الارض اور اینا کونڈا جیسے بڑے سانپوں کے لئے بہترین
ہوتی ہے۔ وہاں بلیک وائپر، گرین وائپر جیسے خطرناک سانپ اور
ٹرنٹولہ جیسی مکڑیاں بھی پائی جاتی ہیں جو انتہائی بھیانک اور زہریلی
ہوتی ہیں اس لئے غلطی سے بھی کوئی اس جزیرے کی طرف جانے

کی کوشش نہیں کرتا لیکن جہاں تک میرا اندازہ ہے ونڈر لینڈ اسی
جزیرے پر موجود ہے۔ وہاں جاندار تو جا نہیں سکتے لیکن مشینوں
کے ذریعے مشینیں اور مشینی شہر ضرور بنائے جا سکتے ہیں“...... عمران
نے کہا۔
”اوہ۔ اگر ونڈر لینڈ اس جزیرے پر ہے تو وہاں تو آپ کو قدم
قدم پر موت کا سامنا کرنا ہو گا“...... بلیک زیرو نے کہا۔
”ہاں۔ وہاں قدرتی موت کا بھی پہرہ ہے اور ونڈر لینڈ والوں
نے بھی ہر طرف موت کے جال بچھا رکھے ہیں جن سے بچنا
آسان نہیں ہو گا لیکن وہ کیا کہتے ہیں کہ موت سے ڈرنے والے
اے آسمان نہیں ہم“...... عمران نے کہا۔
”بلیک گراس کے بارے میں تو آپ کا اپنا تجزیہ ہے کہ وہاں
ونڈر لینڈ ہو سکتا ہے لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو“...... بلیک زیرو نے کہا۔
”کہیں نہ کہیں تو جوتے گھسانے ہی پڑیں گے۔ یہاں نہیں تو
وہاں، وہاں نہیں تو کہیں اور“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”میں یہاں وہاں کا مطلب نہیں سمجھا“...... بلیک زیرو نے کہا۔
”نہ ہی سمجھو تو اچھا ہے سمجھانے کے لئے تم نے مجھ سے ہی
پوچھنا ہے اور جو بات میں نہیں سمجھ سکتا اسے تمہیں بھلا کیسے سمجھا
سکوں گا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔
”ایک تو بلیک گراس بہت دور ہے دوسرا وہاں ونڈر لینڈ کا وجود
ہے بھی یا نہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ آپ جس طرح ”ساکاکارا“ کو

ہلاک کرنے کے لئے ریڈ اسپیس شپ لے گئے تھے اسی طرح ا
بار بھی اسی ریڈ اسپیس شپ میں چلے جائیں۔ اس سے آپ آ
سے وہاں پہنچ بھی جائیں گے اور آپ بہت سی آفات سے بچ
جائیں گے۔ جیسے شارک مچھلیاں، مگرمچھ اور جزیرے پر م
زہریلے حشرات الارض“...... بلیک زیرو نے کہا۔(ظہیر احمد
ماورائی ناول ”ساکا کارا“ ضرور پڑھیں)

”نہیں۔ ریڈ اسپیس شپ میں واپسی کے وقت تھوڑی سی گڑ
ہو گئی تھی۔ میں بڑی مشکلوں سے اسے لے کر پاکیشیا پہنچا تھا۔ا
کے مین انجن میں کوئی فالٹ ہے جسے ٹھیک کرنے میں شاید کئ
لگ جائیں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو پھر آپ اتنی دور جائیں گے کیسے“...... بلیک زیرو
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہوا میں اڑ کر“...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور بلیک زیرو ا
سوال پر خفت زدہ ہو گیا۔ واقعی اس جدید دور میں اتنی دور ج
جانے کا سوال بے معنی ہی سا لگتا تھا۔

”میں ضروری تیاری کرنے جا رہا ہوں۔ میرے جانے کے ب
اطمینان سے بیٹھ کر خفت زدہ بھی ہوتے رہنا اور منہ بھی پھلا
رہنا اور ہاں۔ جب فرصت مل جائے تو ممبران کو بلا کر ان س
میٹنگ کر لینا اوراس نئے مشن کی بریفنگ بھی دے دینا“۔عمرا
نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو خفت زدہ ہنسی ہنسنے لگا۔

تیز سیٹی کی آواز سن کر ایک چوڑے چہرے والا بری طرح سے
چونک پڑا۔ اس کا چہرہ بلڈاگ جیسا تھا۔ اس کا سر آدھے سے
زیادہ گنجا تھا اور اس نے نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا
تھا۔ وہ ایک آفس طرز کے سجے ہوئے جہازی سائز کمرے میں
مہاگنی کی میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس
کی آنکھوں پر نزدیک کی نظر کا چشمہ تھا اور وہ بڑی انہماک سے
ایک فائل دیکھنے میں مصروف تھا۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا اور
اس پر خاص سٹیل کی چادر چڑھی ہوئی تھی جس سے پتہ چلتا تھا کہ
کمرہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے۔

کمرے کی دیواروں پر مختلف رنگ کی پینٹنگز آویزاں تھیں۔
بلڈاگ کی شکل والے غیر ملکی نے سیٹی کی آواز سنتے ہی فوراً فائل بند
کی اور آنکھوں سے چشمہ اتار کر میز پر رکھا اور میز کی سائیڈ کی دراز

کھول کر اس میں سے ایک ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکال لیا اس
نے ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن سامنے دیوار کی طرف کر کے دبا
دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا ایک پینٹنگ خود بخود دیوار میں
پیچھے گھستی چلی گئی اور پینٹنگ دیوار میں گھسی تو سامنے ایک ایل سی
ڈی سکرین نے دیوار کی سائیڈ سے نکل کر خلاء کو پُر کر دیا۔ غیر ملکی
نے ایک اور بٹن پریس کیا تو سکرین پر ہلکا سا جھماکا ہوا اور سکرین
پر ونڈر لینڈ کا وہی مخصوص گلوب اور نیلے ہاتھوں والا سائن دکھائی
دینے لگا۔ غیر ملکی نے ایک اور بٹن پریس کیا تو گلوب اور ہاتھوں
والا نشان سکرین سے غائب ہوا اور سکرین پر ونڈر لینڈ کے ماسٹر
کمپیوٹر روم کا منظر ابھر آیا جہاں ستون پر ایک بڑی سی آنکھ بنی ہوئی
تھی۔

”یس ایم ایم۔ تمہاری کال آئی تھی“...... غیر ملکی نے کرخت دار
لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر ایکس۔ میں آپ کو پاکیشیائی سائنس دان سرداور کے
بارے میں بتانا چاہتا ہوں“...... ستون پر لگی ہوئی آنکھ چمکنے لگی اور
کمرے میں مشینی آواز ابھری۔

”کیا بتانا چاہتے ہو۔ وہ تو اپنے ساتھیوں کی ہلاکتیں دیکھ کر بے
ہوش ہو گیا ہے کیا دوبارہ ہوش آ گیا ہے اسے“...... غیر ملکی نے کہا
جو ونڈر لینڈ کا اصل کرتا دھرتا ڈاکٹر ایکس تھا۔

”نو ڈاکٹر ایکس۔ جب وہ بے ہوش ہوا تھا تو میں نے آپ

کے حکم سے اسے بلیک روم میں بھیج دیا تھا اس کے باقی ساتھیوں کو
بھی الگ الگ بلیک رومز میں پہنچا دیا گیا ہے۔ میں نے آپ کے
حکم کے مطابق سرداور کو بلیک روم میں چیک کیا اور اس کے دماغ
کی سکیننگ کی تھی اس کے دماغ میں سب کچھ موجود ہے۔ وہ جانتا
ہے کہ وہ کون ہے، کہاں رہتا ہے اور کیا کرتا ہے۔ لیکن پھر جیسے ہی
میں نے اس کے دماغ سے ریڈ لیبارٹری کے بارے میں معلومات
حاصل کرنے کی کوشش کی اس کا دماغ اچانک لاکڈ ہو گیا۔ میں
نے اس کے دماغ کا لاک کھولنے کی بے حد کوشش کی مگر کامیاب
نہیں ہو سکا۔ پھر میں نے باری باری دوسرے سائنس دانوں کے
دماغوں کی بھی سکیننگ کی مگر ریڈ لیبارٹری کے بارے میں جیسے ہی
ان سے پوچھا جاتا ہے ان کے دماغوں پر بھی جیسے تالے لگ جاتے
ہیں“...... نیلی آنکھ نے سپارکنگ کرتے ہوئے بلب کی طرح جلتے
بجھتے ہوئے ڈاکٹر ایکس کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم نے یہ چیک کیا ہے کہ ان کے دماغ کیسے اور کیوں لاکڈ
ہوئے ہیں“...... ڈاکٹر ایکس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ میں نے ان کے دماغوں کی ایک ایک رگ
کی جانچ پڑتال کی ہے۔ ان کی مخصوص یادداشت کی رگوں پر ایک
دباؤ ہے ایسا دباؤ جیسے کسی نے ان رگوں کو باقاعدہ انگلیوں سے دبا
رکھا ہو۔ ایسے لاکڈ کو عموماً ٹی پی لاک کہا جاتا ہے اور ٹی پی لاک
دماغوں پر کوئی ماہر ہپناٹائسٹ ہی لگا سکتا ہے“...... ایم ایم نے

جواب دیا۔

''مطلب ان سب کے دماغ ہپناٹائز ہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس''...... ایم ایم نے کہا۔

''تو ان کے دماغوں کے لاک اب کھلیں گے کیسے''...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''ان سائنس دانوں کے دماغوں کو لاکڈ کے اس ماہر ہپناٹائسٹ نے مخصوص کوڈ لگا رکھے ہیں۔ جب تک وہ ماہر ہپناٹائسٹ اپنی آواز میں وہ مخصوص کوڈ نہیں بولے گا اس وقت تک ان کے دماغوں کے لاک نہیں کھولے جا سکتے۔ میں نے دو سائنس دانوں پر تجربات کئے تھے ان کے لاکڈ مائینڈ اوپن کرنے کی کوشش کی تھی لیکن میری کوششوں کے نتیجے میں ان کی رگیں اور زیادہ دب گئی تھیں جس سے ان کی دماغی رگیں پھٹ گئیں اور وہ ہلاک ہو گئے''...... ایم ایم نے کہا۔

''اوہ۔ کہیں یہ تجربہ تم نے سرداور پر تو نہیں کیا''...... ڈاکٹر ایکس نے چونک کر کہا۔

''نو ڈاکٹر ایکس۔ سرداور پر میں نے ابھی ایسی کوشش نہیں کی جس سے اسے نقصان ہونے کا اندیشہ ہو''...... ایم ایم نے کہا۔

''گڈ۔ تم اسی طرح ایک ایک کر کے باقی سائنس دانوں کے مائینڈ اوپن کرنے کی کوشش کرتے رہو۔ ان میں سے کسی ایک کا

مائینڈ بھی اوپن ہو گیا تو ہمیں ریڈ لیبارٹری کا پتہ مل جائے گا اور پھر اس لیبارٹری کا احاطہ کر کے ہم آسانی سے اسے اپنے ٹارگٹ پر لے لیں گے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ اب میں نے ہائیڈرو کروم سمارلک کے استعمال کا فیصلہ کیا ہے۔ ہائیڈرو کروم سمارلک کا انجکشن میں ان میں سے کسی ایک کے دماغ میں لگاؤں گا اس سے یا تو اس سائنس دان کی فوری ہلاکت ہو جائے گی یا پھر اس کی دبی ہوئی رگیں کچھ دیر کے لئے کھل جائیں گی۔ اگر رگیں کھل گئیں تو پھر مجھے ان کی میموری حاصل کرنے میں ذرا بھی مشکل نہیں ہو گی۔ میں ان کی ساری میموری اپنے پاس محفوظ کر لوں گا''...... ایم ایم نے کہا۔

''تین سائنس دان میں نے ہلاک کئے تھے۔ تمہارے ہاتھوں مزید دو سائنس دان ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب سرداور سمیت تمہارے پاس پانچ سائنس دان باقی ہیں۔ تم سرداور کو چھوڑ کر باقی سب کو ہائیڈرو کروم سمارلک انجکشن لگا دو۔ ان میں سے کوئی ایک تو ایسا ہو گا جس کا مائینڈ ہارڈ ہو اور وہ اس انجکشن کو برداشت کر سکتا ہو۔ مجھے ہر حالت میں پاکیشیا کی ریڈ لیبارٹری اپنے ٹارگٹ میں لینی ہے۔ اگر ان چاروں سے بھی ریڈ لیبارٹری کا پتہ نہ چلا تو پھر میں سرداور کے ساتھ وہ کچھ کروں گا جو میں اس کے ساتھ نہیں کرنا چاہتا''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ میں ان چاروں کو باری باری انجکشن لگا دیتا

ہوں“...... ایم ایم نے کہا۔

”انجکشن لگنے کے کتنی دیر میں مائینڈ اوپن ہو سکتا ہے“۔ ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

”زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ لگیں گے“...... ایم ایم نے کہا۔

”اور اگر ان میں سے کسی کا دماغ اوپن ہو گیا تو تم کتنی دیر میں اس کی میموری حاصل کر لو گے“..... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

”اس کے لئے زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ لگے گا“...... ایم ایم نے کہا۔

”اوکے۔ تم اپنا کام شروع کرو اور جیسے ہی کوئی پیش رفت ہو مجھے آگاہ کر دینا“...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس“...... ایم ایم نے کہا۔ ڈاکٹر ایکس نے میز سے ریموٹ کنٹرول اٹھا کر ایک بٹن دبایا تو سکرین تاریک ہوگئی۔

”میں ساری دنیا پر قبضہ کرنے سے پہلے پاکیشیا کو اپنے ٹارگٹ پر لینا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے میں پاکیشیا کو اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کروں گا۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے میں باقی ممالک پر بھی اپنا تسلط قائم کر دوں گا اور اس طرح ایک دن ساری دنیا پر میرا قبضہ ہو گا صرف میرا۔ ڈاکٹر ایکس کے سامنے ساری دنیا جھک جائے گی میں ساری دنیا کو اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کر دوں گا۔ جس نے میرے سامنے سر جھکا دیا وہ ملک قائم رہے گا اور جس ملک نے میرے سامنے سر اٹھانے کی کوشش کی میں اس ملک کو

برباد کر کے وہاں مشینی دنیا کا راج قائم کر دوں گا صرف مشینی دنیا کا“...... ڈاکٹر ایکس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر ایکس کا تعلق زیرو لینڈ سے ہی تھا۔ وہ زیرو لینڈ کا ایک بہت بڑا سائنس دان تھا لیکن وہ اب زیرو لینڈ چھوڑ چکا تھا۔ اس نے زیرو لینڈ کے مفادات پر کام کیا تھا لیکن اس سے زیادہ وہ اپنے مفادات پر کام کرتا رہا تھا۔

زیرو لینڈ کے سپریم کمانڈر نے اسے ایک الگ ہیڈ کوارٹر کا انچارج بنا رکھا تھا اس لئے وہ اس ہیڈ کوارٹر کے سیاہ سفید کا مالک بن گیا تھا اس نے زیرو لینڈ کے ہیڈ کوارٹر جس کا نام ایس ایس ہیڈ کوارٹر تھا، میں رہ کر سپریم کمانڈر کی بجائے اپنے ذاتی مفادات پر کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ وہ روبوٹس پر اتھارٹی تھا اس نے ایسے ایسے روبوٹس بنائے تھے جو اس کرہ ارض میں کہیں نہیں ہو سکتے تھے۔ جس پر ڈاکٹر ایکس کو ناز تھا۔ جدید اور انتہائی طاقتور روبوٹس بنانے کے بعد اس کے دماغ میں بھی یہ خناس سما گیا تھا کہ اگر سپریم کمانڈر ساری دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ سکتا ہے تو اس کے پاس ایسی مشینی طاقت ہے جس سے وہ خود اپنے لئے سپریم کمانڈر کے خواب کو حقیقت میں بدل سکتا ہے اور ایسا کرنا اس کے لئے کچھ مشکل نہیں تھا۔ چنانچہ اس نے ایس ایس ہیڈ کوارٹر میں خفیہ طور پر اپنے منصوبوں پر عمل کرنا شروع کر دیا اور اس نے سب سے پہلے ایم ایم کمپیوٹر بنایا جس کے ساتھ ایک روبوٹ میکنگ

مشین منسلک تھی۔ ایم ایم کمپیوٹر نہ صرف اپنے فیصلے خود کر سکتا تھا بلکہ مشین کے ذریعے وہ کارآمد روبوٹس بھی تیار کر سکتا تھا۔ چونکہ اسپیس میں زیرو لینڈ کی اجارہ داری تھی اس لئے ڈاکٹر ایکس فوراً اسپیس میں اپنا ہیڈ کوارٹر نہیں بنانا چاہتا تھا اس لئے اس نے ایم ایم کو ارتھ پر بھیج دیا تھا جس نے بڑی تیزی سے اس کے لئے کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ ڈاکٹر ایکس زیرو لینڈ کے ایس ایس ہیڈ کوارٹر میں کام کرتا رہا۔ ونڈر لینڈ بنانے کے لئے اس نے انتھک محنت کی تھی اور یہ کام اس نے اس قدر راز داری سے کیا تھا کہ انتہائی باخبر ہونے کے باوجود سپریم کمانڈر کو اس پر شک نہیں ہوا تھا اور نہ ہی اسے ونڈر لینڈ کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکا تھا۔

ڈاکٹر ایکس اس وقت تک ایس ایس ہیڈ کوارٹر میں کام کرتا رہا تھا جب تک اس کا ونڈر لینڈ مکمل نہ ہو گیا۔ اس نے زیرو لینڈ کی بہترین سائنسی ٹیکنالوجی کا بھی فائدہ اٹھایا تھا۔ اسے چونکہ سب سے زیادہ زیرو لینڈ والوں سے ہی خطرہ ہو سکتا تھا اس لئے اس نے خاص طور پر ایسی ٹیکنالوجی پر کام کیا تھا کہ کسی بھی مرحلے پر ونڈر لینڈ کو زیرو لینڈ والے نقصان نہ پہنچا سکیں۔

ڈاکٹر ایکس چونکہ زیرو لینڈ کا سائنس دان تھا اس لئے اس نے دنیا پر قبضہ کرنے سے پہلے زیرو لینڈ کو بھی ختم کرنے کا پروگرام ترتیب دے دیا تھا۔ اسپیس میں زیرو لینڈ کے بہت سے ہیڈ کوارٹر موجود تھے۔ لیکن ڈاکٹر ایکس کی ان ہیڈ کوارٹر تک رسائی ممکن نہیں

تھی اس کے باوجود ڈاکٹر ایکس نے اپنی سائنسی ٹیکنالوجی کے استعمال سے ان ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بہت کچھ معلوم کر لیا تھا۔ سپریم کمانڈر ڈاکٹر ایکس پر بہت بھروسہ کرتا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے ڈاکٹر ایکس کو نہیں بتایا تھا کہ زیرو لینڈ خلاء میں کہاں اور کس سیارے پر موجود ہے۔ زیرو لینڈ کی تلاش کے لئے ڈاکٹر ایکس نے بہت کوششیں کی تھیں لیکن اس سلسلے میں اسے کامیابی نہیں ملی تھی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ ونڈر لینڈ میں جا کر مزید ترقیاتی کام کرے گا اور ایسے اسپیس شپ بنائے گا جس سے وہ زیرو لینڈ کے ہیڈ کوارٹرز کو تباہ کر سکے بلکہ زیرو لینڈ کے مین ہیڈ کوارٹر تک بھی رسائی حاصل کر سکے۔ اور پھر اس نے ایسا ہی کیا تھا اس نے ایس ایس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا تھا اور خود ونڈر لینڈ میں منتقل ہو گیا تھا۔ زیرو لینڈ والوں کو یہی معلوم تھا کہ ڈاکٹر ایکس، ایس ایس ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ہی ختم ہو گیا ہے۔ اس طرح ڈاکٹر ایکس نے خود کو سات پردوں میں چھپا لیا تھا۔

ایس ایس ہیڈ کوارٹر میں وہ کسی اور نام سے جانا جاتا تھا۔ ونڈر لینڈ میں آ کر اس نے سپریم چیف کا عہدہ سنبھال لیا اور اس نے اپنا کوڈ نام ڈاکٹر ایکس بنا لیا۔

ونڈر لینڈ میں آ کر ڈاکٹر ایکس نے مزید مشینیں اور کمپیوٹرز بنائے تھے جو ونڈر لینڈ میں اس کے لئے کارآمد ہو سکتے تھے اور وقت آنے پر زیرو لینڈ کا مقابلہ کیا جا سکتا تھا۔ ڈاکٹر ایکس نے

ونڈر لینڈ میں آ کر اسپیس شپس اور ایسے روبوٹس بھی تیار کیے تھے جو خلاء میں جا کر نہ صرف زیرو لینڈ والوں کا مقابلہ کر سکتے تھے بلکہ خلاء میں اس کے لئے بھی عارضی ہیڈ کوارٹر بنا سکتے تھے۔ ڈاکٹر ایکس ونڈر لینڈ کی بجائے اپنے ہیڈ کوارٹر کو اسپیس ورلڈ کا نام دینا چاہتا تھا لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ جب زیرو لینڈ تباہ کر کے وہ اسپیس میں بھی اپنا ہولڈ کر لے گا تب وہ اسپیس میں کسی سیارے پر بنائے گئے ہیڈ کوارٹر کو اسپیس ورلڈ کا نام دے گا۔ اس لئے اس نے زمینی ہیڈ کوارٹر کو ونڈر لینڈ کا نام دے دیا تھا۔

دنیا پر تسلط قائم کرنے کے لئے ڈاکٹر ایکس کو ظاہری بات ہے انسانوں کی بھی ضرورت تھی۔ اس لئے اس نے اپنی جدید ٹیکنالوجی کو استعمال کر کے پوری دنیا سے نامور اور بہترین دماغ رکھنے والے ایجنٹوں اور باوسائل سینڈیکیٹ کے طاقتور افراد کو بھی اغوا کرانا شروع کر دیا تھا۔ وہ انہیں اپنی جدید بلیو لائٹ ٹیکنالوجی سے کسی بھی جگہ سے ٹرانسمٹ کر کے ونڈر لینڈ لاتا تھا اور پھر ان کے دماغ سکین کر کے انہیں اپنا غلام بنا لیتا تھا۔ ان کے دماغوں پر کنٹرول رکھ کر ڈاکٹر ایکس انہیں واپس وہیں پہنچا دیتا تھا جہاں سے انہیں ٹرانسمٹ کیا جاتا تھا۔ ان افراد کے دماغوں میں صرف ایک بات بٹھا دی جاتی تھی کہ وہ ونڈر لینڈ کے ڈاکٹر ایکس کے غلام ہیں اور جو بھی کریں گے صرف ونڈر لینڈ کے مفادات کے لئے کریں گے۔ وہ افراد واپس جا کر اپنے معمولات کے مطابق زندگی

گزارنے تھے۔ لطف کی بات تو یہ تھی کہ خود انہیں بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ ونڈر لینڈ کے ڈاکٹر ایکس کے غلام بن چکے ہیں۔ ڈاکٹر ایکس نے ان کے دماغوں میں ایسی چپس لگا دی تھیں جن سے وہ کبھی بھی ان سے رابطہ کر سکتا تھا اور ان سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکتا تھا۔ ان افراد سے وہ وقتاً فوقتاً رابطہ کر کے دنیا کی معلومات حاصل کرتا رہتا تھا۔ سب سے پہلے وہ چونکہ زیرو لینڈ کو ختم کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے ان افراد سے ابھی کوئی خاص ذاتی مفاد حاصل نہیں کیا تھا۔ لیکن ضرورت پڑنے پر وہ ان میں سے کسی کو بھی ٹرانسمٹ کر کے ونڈر لینڈ لا سکتا تھا اور اپنے طور پر کام کرا سکتا تھا۔

ڈاکٹر ایکس نے ونڈر لینڈ کو دنیا کی نظروں سے چھپانے اور محفوظ رکھنے کے لئے ایک ایک پہلو پر خصوصی توجہ دی تھی۔ گو کہ ڈاکٹر ایکس کو یقین تھا کہ اس نے اور ایم ایم نے جو ونڈر لینڈ بنایا تھا اس تک پہنچنا زیرو لینڈ والوں کے بس کی بات نہیں تھی لیکن اس کے باوجود ڈاکٹر ایکس کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ اس نے ایم ایم کے ذریعے اسپیس شپس جو بنائی تھیں ان کے نام ونڈر لینڈ میں فلائنگ ہارس رکھے گئے تھے جو طاقتور اور انتہائی تباہ کن بلاسٹر ریز جیسے اسلحے سے مسلح تھیں اور ان فلائنگ ہارس میں ایسے کمپیوٹر اور حساس سنسر لگے ہوئے تھے جو خلاء میں کسی بھی مصنوعی سیارے کو ٹریس بھی کر سکتے تھے اور بلاسٹنگ ریز سے انہیں تباہ بھی کر سکتے

تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر ایکس نے بڑی تعداد میں فلائنگ ہارس خلاء
بھیج دیں اور زیرو لینڈ کے خلاف باقاعدہ جنگ شروع کر دی۔

ونڈر لینڈ میں بنائی گئی فلائنگ ہارس نے وہاں خاطر خوا
کامیابیاں حاصل کیں۔ ان فلائنگ ہارس نے نہ صرف زیرو لینڈ
اسپیس شپس کو تباہ کیا بلکہ زیرو لینڈ کے بے شمار اسپیس سٹیشنوں
پہنچ کر وہاں زبردست تباہی پھیلا دی۔ ڈاکٹر ایکس جانتا تھا کہ ز
لینڈ والے ونڈر لینڈ کی اس خوفناک کارروائی پر نچلے نہیں بیٹھیں
وہ ہر ممکن طریقوں سے ونڈر لینڈ ٹریس کرنے اور اسے تباہ کر
کی کوشش کریں گے۔ لیکن وہ ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کے
تیار تھا۔

ڈاکٹر ایکس کو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کی کارکردگی
بارے میں بھی خاصی معلومات حاصل تھیں۔ اسے معلوم تھا
ناقابل تسخیر زیرو لینڈ کو عمران اور اس کے ساتھیوں نے کس قد
نقصان پہنچایا تھا اور ان کے ہاتھوں نہ صرف زیرو لینڈ کے
طاقتور اور نامور ایجنٹس ہلاک ہو چکے تھے بلکہ عمران اور اس
ساتھیوں نے اسپیس میں پہنچ کر ان کا ایک بڑا اور انتہائی طاقتو
فراسکو ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر دیا تھا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سرو
کی موجودگی میں زیرو لینڈ والے ابھی تک اپنے کسی بھی مشن کو پو
نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے ڈاکٹر ایکس جانتا تھا کہ زیرو لینڈ کے
ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے لئے اور اس کے

ونڈر لینڈ کے لئے نقصان کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس لئے اس
نے شروع سے ہی ذہن بنا رکھا تھا کہ وہ سب سے پہلے پاکیشیا کو
ہی اپنے ٹارگٹ پر لے گا اور پاکیشیا کو اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر
مجبور کر دے گا۔ اس کے بے شمار سیٹلائٹس خلاء میں موجود تھے جو
اس کے لئے پوری دنیا کی معلومات فراہم کرنے میں لگے ہوئے
تھے۔ لیکن کوششوں کے باوجود بھی وہ سیٹلائٹس پاکیشیا کی کسی بھی
ایٹمی لیبارٹری کو سرچ نہیں کر پا رہے تھے۔ اس کے لئے ایم ایم
بہت کام کر رہا تھا لیکن سیٹلائٹس کے ذریعے ایسی رپورٹس آ رہی
تھیں جیسے پاکیشیا میں کسی بھی ایٹمی لیبارٹری کا وجود ہی نہ ہو جبکہ
ایم ایم نے جس طرح پوری دنیا کی معلومات کا ڈیٹا اکٹھا کر رکھا تھا
اس کے مطابق پاکیشیا کے پاس جدید ترین ایٹمی ٹیکنالوجی موجود تھی
اور پاکیشیا میں کئی ایٹمی لیبارٹریاں کام کر رہی تھیں جن میں بڑے
بڑے ری ایکٹر لگے ہوئے تھے اور ان میں سب سے بڑا ری ایکٹر
ریڈ لیبارٹری میں تھا۔

ڈاکٹر ایکس اس ریڈ لیبارٹری تک پہنچنا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا
کہ ریڈ لیبارٹری اس کے ٹارگٹ میں آ گئی تو پاکیشیا مکمل طور پر
اس کی مٹھی میں ہو گا لیکن اس ریڈ لیبارٹری تک پہنچنا اس کے لئے
مسئلہ بنا ہوا تھا۔ جب کسی طور پر بات نہ بن رہی تھی تو ڈاکٹر ایکس
کو ریڈ لیبارٹری کے انچارج سرداور کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ
سائنس دانوں کے ایک گروپ کے ساتھ ایکریمیا میں کسی کانفرنس

میں گئے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر ایکس نے سرداور اور اس کے ساتھی سائنس دانوں کو اغواء کرنے کا پروگرام بنا لیا اور پھر اس نے ایک سیٹلائٹ کے ذریعے اس طیارے میں ٹرانسمٹ ریز کے ذریعے سرداور اور ان کے نو ساتھیوں کو ونڈر لینڈ منتقل کرا لیا۔

ڈاکٹر ایکس کے ذہن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر عمران کے لئے ایک انجانا سا خوف تھا لیکن اس کے باوجود اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ ایک بار عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی خود دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس حد تک ذہین ہیں کیا وہ اس کے خفیہ ونڈر لینڈ تک پہنچ سکتے ہیں؟ کیا وہ اس قابل ہیں کہ وہ ونڈر لینڈ کے ونڈرز کا مقابلہ کر سکیں۔ اس لئے اس نے ایم ایم کے ذریعے پاکیشیائی طیارے میں موجود باقی افراد کو ہلاک کرا دیا تھا اور طیارے کو ماسٹر ریڈیو کنٹرول کر کے بحفاظت پاکیشیا بھی پہنچا دیا اور اسے لینڈ بھی کرا دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر ایکس نے طیارے میں ونڈر لینڈ کا ایک مخصوص کارڈ بھی طیارے میں ٹرانسمٹ کرا دیا تھا وہ جانتا تھا کہ طیارے سے سرداور اور نو سائنس دانوں کے اغواء اور پراسرار طریقے سے طیارے کی کریو کی ہلاکتوں اور خاص طور پر طیارے کے بحفاظت لینڈنگ کے معاملے کی تحقیقات کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہی آگے لایا جائے گا۔

ڈاکٹر ایکس اس نشان کے ذریعے عمران تک یہ پیغام پہنچانا

چاہتا تھا کہ وہ لاکھ کوشش بھی کر لے تو بھی وہ اس جگہ کے بارے میں نہیں جان پائے گا۔ جہاں سرداور اور اس کے نو سائنس دان ساتھیوں کو لے جایا گیا ہے اور اس نے اور اس کے ساتھیوں نے اگر سرداور اور اس کے نو ساتھیوں کو تلاش کرنے کا قصد کیا تو ان کا انجام بھی ان نیلی لاشوں جیسا ہی ہو گا جو طیارے میں تھیں۔ ڈاکٹر ایکس کے کہنے پر ایم ایم نے سیٹلائٹ کے ذریعے طیارے کا بلیک باکس اور پاکیشیا کے انٹرنیشنل کنٹرول ٹاور ایمرون سسٹم کی میموری بھی واش کرا دی تھی وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک لحاظ سے چیلنج بھی کر دیا تھا مگر ان کے لئے ونڈر لینڈ تک رسائی کا کوئی نشان بھی نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ جو شاید اس کی مجرمانہ سوچ کا خوف ہی تھا کہ اگر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کوئی بھی راستہ دیا تو وہ ونڈر لینڈ بھی پہنچ جائیں گے۔

ڈاکٹر ایکس گو کہ ونڈر لینڈ کی فول پروف سیکورٹی سے مطمئن تھا۔ جس ونڈر لینڈ تک زیرو لینڈ والے رسائی حاصل نہیں کر سکے تھے۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیلنج بھی کیا تھا مگر اس کے دل میں اب بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کا ایک انجانا سا خوف جاگزین تھا اور اس کا خیال تھا کہ ہوسکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی زیرو لینڈ کی طرح اسے بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کریں اور وہ واقعی ونڈر لینڈ میں پہنچ جائیں۔ وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے پہنچنے کا خیال اس کے اندر کے خوف کے سوا اور

کچھ بھی نہیں تھا۔ اس خوف کے پیش نظر اس نے ان چند مخصوص
جگہوں پر روبو فورس بھجوا دی تھی تاکہ وہ اس طرف آئیں تو روبو
فورس انہیں ختم کر دے۔

ڈاکٹر ایکس انہی خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ ایک بار پھر سیٹی کی
آواز سنائی دی اور وہ چونک پڑا۔ اس نے فوراً ریموٹ کا بٹن پریس
کیا تو سکرین پر پہلے ونڈر لینڈ کا مخصوص سائن دکھائی دیا اور دوسرا
بٹن دبتے ہی ایم ایم دکھائی دینے لگا۔

''ونڈر سرپرائز ڈاکٹر ایکس۔ ونڈر سرپرائز''...... سکرین پر ایم
ایم نے نمودار ہوتے ہوئے مخصوص انداز میں کہا۔

''کیا ہوا''...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''میں نے چاروں سائنس دانوں کو ہائیڈرو کروم سمارلک انجکشن
لگا دیئے تھے جس سے حیرت انگیز طور پر ان کے دماغوں کی رگیں
ابھر آئی تھیں یہاں تک کہ ان کی لاکڈ اور دبی ہوئی رگوں میں بھی
اتنا راستہ بن گیا تھا کہ میں آسانی سے ان کے دماغوں میں جھانک
سکتا تھا۔ میں نے فوراً ان کے دماغوں کو کنٹرول کیا اور ان کے
دماغوں کی تمام میموری اپنے پاس کاپی کر کے محفوظ کر لی۔ ان
چاروں کا تعلق بھی ریڈ لیبارٹری سے ہی ہے اور چاروں ریڈ
لیبارٹری کی لوکیشن سے بخوبی واقف ہیں''...... ایم ایم نے کہا اور
ڈاکٹر ایکس اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں اور چہرے پر یکلخت چمک
سی ابھر آئی تھی۔

''گڈ شو۔ گڈ شو ایم ایم۔ کیا تم نے وہ لوکیشن مارک کر لی
ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ لوکیشن مارک کرنے کے ساتھ ساتھ میں
نے ہنڈرڈ تھرڈ سیٹلائٹ گن کا رخ بھی اس طرف کر دیا ہے۔ اب
ما آپ کے حکم کی دیر ہے۔ میں مارک کی ہوئی جگہ پر لیزر فائر
روں گا اور ریڈ لیبارٹری وہاں چاہے زمین کی تہوں میں بھی کیوں
چھپی ہو لیزر فائر وہاں تک بھی پہنچ جائے گی اور پھر اس لیبارٹری
ا تباہی کے ساتھ پاکیشیا بھی تباہی کی لپیٹ میں آ جائے گا۔
ناک تباہی جسے وہ روکنا بھی چاہیں تو نہیں روک سکیں گے''۔ ایم
کہتا چلا گیا۔ اس کے بولنے کا انداز سپاٹ تھا اس کا لہجہ ہر قسم
جذبات سے عاری تھا۔

''ویل ڈن۔ تم نے زبردست کام کر دکھایا ہے ایم ایم۔ تم نے
ج میری محنت کا ثمر مجھے دے دیا ہے۔ میں بہت خوش ہوں۔
ل ڈن۔ ویل ڈن''...... ڈاکٹر ایکس نے انتہائی مسرت بھرے
ہجے میں کہا۔

''تھینک یو۔ ڈاکٹر ایکس''...... ایم ایم نے کہا۔

''کیا وہ چاروں سائنس دان زندہ ہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے
کہا۔

''نو ڈاکٹر ایکس۔ جیسے ہی میں نے ان کی مائینڈ میموری اپنی
وری میں ٹرانسفر کی وہ اسی وقت ہلاک ہو گئے تھے''...... ایم ایم

نے کہا۔

''اوکے۔ کوئی بات نہیں۔ ہمیں ہماری منزل مل گئی ہے۔ ہمیں سرداور کی بھی ضرورت نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود وہ ذہین سائنس دان ہے۔ فی الحال اسے اپنی کسٹڈی میں ہی میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا کہ اس کا کیا کرنا ہے''...... ڈاکٹر نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس''...... ایم ایم نے کہا۔

''ریڈ لیبارٹری کو مستقل طور پر ٹارگٹ پر لاکڈ کر دو۔ میں زیرو لینڈ والوں سے نمٹ لوں اس کے بعد میرا پہلا نشانہ پاکیشیا ہو گا اور ونڈر لینڈ کا پہلا مشینی قدم بھی پاکیشیا میں ہی پڑے گا''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ میں نے ریڈ لیبارٹری کو ٹارگٹ پر لاکڈ کر دیا ہے''...... دوسری طرف سے ایم ایم نے کہا۔

''اب مجھے زیرو لینڈ کے بارے میں بتاؤ۔ زیرو لینڈ تک میں کوئی پیش رفت ہوئی ہے یا نہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''ہمارے اسپیس شپ مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں۔ زیرو لینڈ والوں کے ایک ہزار سے زائد اسپیس شپ تباہ کر دیئے گئے اور سات ہیڈکوارٹرز کو بھی نیست و نابود کر دیا گیا ہے۔ ہمارا فلائنگ ہارس کا سرچنگ آپریشن بھی جاری ہے۔ جیسے ہی زیرو لینڈ کا پتہ چلے گا تمام اسپیس شپس وہاں پہنچ جائیں گے اور پھر زیرو

لینڈ مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا جائے گا''...... ایم ایم نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''گڈ شو۔ اپنا مشن جاری رکھو اور جیسے ہی کوئی پیش رفت ہو مجھے فوراً بتاؤ''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''اوکے ڈاکٹر ایکس''...... ایم ایم نے مشینی لہجے میں کہا اور سپریم چیف نے ریموٹ کنٹرول کا بٹن پریس کر کے سکرین آف کر دی۔ اس نے ایک اور بٹن دبایا تو سکرین سائیڈ کی دیوار میں گھستی چلی گئی اور خلاء میں سے ایک بار پھر وہی پینٹنگ ابھر کر باہر آ گئی جو پہلے وہاں آویزاں دکھائی دے رہی تھی۔

سی ون تھرٹی ٹائپ کا ایک طیارہ نہایت تیز رفتاری سے ہ…
کے فراخ سینے پر اڑا جا رہا تھا۔ اس طیارے کی بلندی محض دو…
فٹ تھی۔ طیارے میں عمران سمیت اس کے تمام ساتھی موجود تھ…
عمران کو تین روز تیاری میں لگے تھے اور پھر وہ اپنے ساتھیوں
لے کر گرین لینڈ کی طرف روانہ ہو گیا۔ گرین لینڈ تک جانے…
لئے اسے کئی ملکوں سے ہو کر گزرنا پڑا تھا۔ چونکہ اس کے اور ا…
کے ساتھیوں کے پاس مخصوص سامان تھا اس لئے عمران کو جگہ ج…
سے کلیئرنس لینا پڑی تھی جس میں اسے دقت تو نہ ہوتی تھی لیکن
بہرحال سیکورٹی رسک کے پیش نظر ان کے سامان کو چیک ضرور…
جاتا تھا جسے عمران بظاہر عام استعمال میں آنے والی چیزوں م…
چھپا کر لایا تھا۔

عمران نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے کاغذات جیوجیکل سرو…

ٹیم کے تحت بنا رکھے تھے جو دنیا میں ہونے والی زمینی تبدیلی پر
ریسرچ کر رہے تھے۔ گلوبل وارمنگ اور خاص طور پر دو ہزار بارہ
کے حوالے سے زمین میں ہونے والی تبدیلیوں اور موسم کے اثرات
کے بارے میں جو پیشین گوئیاں کی جا رہی تھیں اسی کے لئے پوری
دنیا کے جیوجیسٹ متحرک ہو گئے تھے۔ اس لئے عمران اور اس کے
ساتھیوں کو بھی ریسرچ کرنے کی پوری آزادی تھی۔ گرین لینڈ پہنچ
کر عمران نے اپنے ایک فارن ایجنٹ سے رابطہ کیا اور اس کے
ذریعے بلیک گراس جزیرے پر جانے کا پروگرام ترتیب دینے لگا۔

گرین لینڈ ایک بڑا جزیرہ تھا اور اس جزیرے سے کسی دوسرے
جزیرے یا ملک تک جانے کے زمینی راستے نہیں تھے اس لئے یا تو
وہاں بحری جہاز استعمال کئے جاتے تھے یا پھر طیاروں سے آمد و
رفت کا عمل ہوتا تھا۔ اس ملک سے کسی بھی طیارے کو ہائر کرنا
مشکل نہیں تھا اور عمران کے پاس تو ایسے کاغذات تھے جس سے وہ
دنیا سے الگ ایک ایسے جزیرے کا سروے کرنے جا رہا تھا جہاں
جیوجیلسٹ جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا اس لئے فارن ایجنٹ
کے ذریعے عمران نے سی ون تھرٹی طرز کا ایک تیز رفتار طیارہ ہائر کیا
اور پھر وہ اپنے ساتھیوں اور اپنے مخصوص سامان کے ساتھ اس
طیارے میں آ گئے۔ ان کا یہ سفر تقریباً چھ گھنٹوں سے جاری تھا۔
بلیک گراس نامی جزیرہ گرین لینڈ کے نارتھ میں تقریباً دو ہزار ناٹ
پر تھا اور ابھی مزید انہیں چار گھنٹے سفر کرنا تھا۔

سیکرٹ سروس کے ممبران طیارے کے پچھلے حصے میں بیٹھے ہوئے تھے اور عمران پائلٹ کے پاس کاک پٹ میں تھا۔ عمران کی ٹیم میں صفدر، جولیا، تنویر، نعمانی، خاور، صدیقی اور چوہان شامل تھے۔ ان سات ممبران کے سوا عمران اس بار اپنے ساتھ اور کسی کو نہیں لایا تھا اس کا خیال تھا کہ مشینی دنیا کا مقابلہ کرنے کے لئے جتنے افراد کم ہوں گے ان کے لئے اتنا ہی بہتر ہو گا اور وہ روبوٹس کے خلاف آسانی سے جنگ لڑ سکیں گے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامان میں مخصوص اسلحے کے ساتھ اس بار سائنسی ہتھیار بھی تھے۔ یہ سائنسی ہتھیار عمران نے سرداور کے ساتھ مل کر خصوصی طور پر زیرو لینڈ والوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ڈیزائن کرائے تھے۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر تک رسائی حاصل کرنے کے بعد اسے یقین ہو گیا تھا کہ زیرو لینڈ زمین کے کسی حصے میں نہیں بلکہ اسپیس میں ہی کہیں موجود ہے اور آنے والے وقتوں میں ان کا ٹکراؤ زیرو لینڈ کی مشینی طاقتوں سے بھی ہونے کا امکان ہو سکتا تھا اس لئے اس نے متوقع ٹکراؤ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے پہلے سے ہی اس کی تیاری شروع کر دی تھی۔ اس نے سرداور کے ساتھ مل کر ایسے بہت سے سائنسی ہتھیار بنا لئے تھے جو زیرو لینڈ کی مشینی دنیا اور کسی بھی خلائی مشن میں اس کے لئے اور اس کے ساتھیوں کے لئے کارآمد ہو سکتے تھے۔

ان کا زیرو لینڈ جانے اور زیرو لینڈ کی مشینی طاقتوں سے ٹکراؤ کا

تو ابھی کوئی سکوپ نہیں بنا تھا لیکن ونڈر لینڈ کی جدید سائنسی اور مشینی دنیا اور وہاں کے ماحول کا علم ہونے کے بعد عمران کو یقین تھا کہ اسے عام روائتی اسلحے کے ساتھ ساتھ وہاں سائنسی ہتھیاروں کی اشد ضرورت پڑ سکتی ہے اس لئے اس نے مختلف اقسام کے سائنسی ہتھیاروں کے بارے میں سب کو بریف بھی کر دیا تھا اور انہیں وہ ہتھیار فراہم بھی کر دیئے تھے۔ اب چونکہ وہ ایک ہائر کردہ طیارے میں تھے اور ان کا سفر طویل تھا اس لئے انہوں نے بیگوں کے خفیہ خانوں اور عام سامان کی چیزوں میں چھپے ہوئے اسلحے اور سائنسی ہتھیاروں کے پارٹس نکال کر انہیں جوڑنا شروع کر دیا تھا اور انہیں اپنے اپنے مخصوص سفری بیگوں اور جیبوں میں بھرنا شروع کر دیا تھا۔

چیف نے ان سب کو دانش منزل کے میٹنگ ہال میں بلا کر ونڈر لینڈ کے سلسلے میں مکمل بریفنگ دے دی تھی۔ اس لئے وہ سب جانتے تھے کہ اس بار ان کا مقابلہ انسانوں کی بجائے مشینوں سے ہو گا۔ ایسے مشینی روبوٹس سے جو انسانی سوچ سے مبرا ہو کر کام کرتے ہیں۔ ان مشینی روبوٹس سے انہیں کوئی ہمدردی کوئی رحم نہیں ہونا چاہئے تھا کیونکہ مشینی روبوٹس صرف وہی کرتے ہیں جو ان سے کرنے کے لئے کہا جاتا ہے اور روبوٹس ونڈر لینڈ کے ہوں یا زیرو لینڈ کے ان کا مقصد تباہی اور بربادی پھیلانے کے سوا اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ روبوٹس کو بھی یقیناً ایسی ہی ہدایات دی گئی ہوں گی

کہ وہ اپنے سامنے آنے والی ہر دیوار گرا دیں اپنے دشمن مثلاً ان
مشینی روبوٹس سے مقابلہ کرنا مشکل ضرور تھا لیکن ناممکن نہیں۔ ہاں
یہ ضرور تھا کہ انسانوں اور مشینوں کی اس جنگ میں جیت اسی کی ہو
سکتی تھی جو پہل کر جاتا۔ اس لئے وہ سب یہی سوچ رہے تھے کہ
انہیں روبوٹس کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر احتیاط بالائے طاق رکھنی
ہو گی اور جو بھی روبوٹ ان کے سامنے آئے وہ اسے تباہ کرنے
کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں کیونکہ اگر ان روبوٹس میں سے
کسی ایک کا بھی وار کارگر ہو گیا تو ان میں سے شاید ہی کوئی زندہ
بچ سکے گا۔

چیف نے انہیں یہ بھی بتایا تھا کہ ونڈر لینڈ جاتے ہوئے انہیں
بے شمار روبوٹ فورسز کا بھی سامنا کرنا ہو گا اور جس جزیرے پر
ونڈر لینڈ کے ہونے کا قوی امکان ہے وہاں انہیں بے شمار قدرتی
آفات کا بھی مقابلہ کرنا ہو گا۔ چیف نے انہیں راستے میں آنے
والی ہر ممکنہ آفات کے بارے میں تفصیلاً بتا دیا تھا۔

سیکرٹ سروس کے ممبران کے لئے یہ بلائنڈ مشن نہیں تھا لیکن
ونڈر لینڈ تک جانے والے انہیں جتنے راستے بتائے گئے تھے وہ
بلائنڈ ضرور تھے۔ انہیں کسی بھی طرف سے کوئی بھی اندھی موت
دبوچ سکتی تھی۔ ان کے سامنے ایسے حالات بھی آ سکتے تھے جب
ان کے تمام کے تمام انتظامات دھرے کے دھرے رہ جاتے اور وہ
ہر ممکن احتیاط کے باوجود کسی بھی اندھی موت کا شکار بن سکتے تھے۔

ممبران نے چیف کے سامنے اپنے مشن کی کامیابی کے عزم کا
اظہار کیا تھا اور چیف کو یقین دلایا تھا کہ مشن مکمل کرنے کے لئے
انہیں اگر موت سے بھی لڑنا پڑے گا تو لڑیں گے اور مرتے مرتے
بھی وہ کم از کم ونڈر لینڈ کو ضرور ختم کر دیں گے۔ چاہے اس کے
لئے انہیں اپنے خون کا ایک ایک قطرہ ہی کیوں نہ بہانا پڑے۔

سیکرٹ سروس کے ممبران کے لئے ان کی زندگی کا یہ پہلا موقع
تھا جب وہ انسانی فورس کی بجائے مشینی فورسز کا مقابلہ کرنے کے
لئے جا رہے تھے اس لئے انہیں آنے والے حالات کا کوئی اندازہ
نہیں ہو رہا تھا۔ انہوں نے چیف سے ونڈر لینڈ کی تباہی کا عہد تو
ضرور کر لیا تھا لیکن یہ سوال ان کے ذہنوں میں بھی بدستور گردش کر
رہا تھا کہ وہ ونڈر لینڈ میں کیسے داخل ہوں گے اور وہاں اپنی
حفاظت کا کیا انتظام کریں گے۔ ان کے لئے صرف ونڈر لینڈ کو تباہ
کرنا ہوتا تو شاید اتنا مشکل نہ ہوتا لیکن ونڈر لینڈ میں سرداور اور ان
کے نو سائنس دان ساتھی قید تھے جنہیں وہاں سے صحیح و سلامت
واپس لانا بھی ان کی ہی ذمہ داری تھی اور یہ کام ظاہر ہے وہ ونڈر
لینڈ میں داخل ہو کر ہی کر سکتے تھے۔

جولیا اور باقی ساتھیوں نے اس سلسلے میں عمران سے کئی بار
ڈسکس کرنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران ہر بار ہنسی مذاق میں ان
کی باتیں گول کر جاتا تھا۔ عمران جس طرح انہیں ان کی کسی بات کا
کوئی جواب نہیں دے رہا تھا اس سے انہیں یہی اندازہ ہو رہا تھا

کہ عمران کے پاس بھی ونڈر لینڈ تک پہنچنے کا کوئی ٹھوس لائحہ عمل نہیں تھا۔ وہ ہر بار انہیں جو ہو گا دیکھا جائے گا کے مصداق ٹال جاتا تھا۔

اب عمران کاک پٹ میں جا کر بیٹھ گیا تھا جیسے وہ ان کے سوالات کے جواب نہ دینا چاہتا ہو۔ انہیں عمران کے اس طرز عمل پر غصہ تو آ رہا تھا لیکن مشن کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے وہ خاموش تھے اور اپنے ہتھیار اور اسلحے کی سیٹنگ کرتے ہوئے وہ اپنے اپنے طور پر خود کو آنے والے حالات سے مقابلہ کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار کر رہے تھے۔ اسی لمحے کاک پٹ کا دروازہ کھلا اور عمران مسکراتا ہوا کاک پٹ سے باہر آ گیا۔

''تیاری کر لی ہے تم سب نے''...... عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی ہاں۔ ہم سب تیار ہیں عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''لیکن مجھے تو تم میں سے کوئی بھی تیار نظر نہیں آ رہا۔ نہ تم نے باراتیوں والے لباس پہنے ہیں اور نہ ہی دلہن نے دلہنوں والا مخصوص جوڑا پہنا ہے۔ ہاں جہیز کا سامان تم سب نے ضرور بیگوں میں بھر لیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''تو کیا آپ ہمیں اپنے ساتھ خوفناک جزیرے پر اپنی شادی کے لئے لے جا رہے ہیں''...... خاور نے مسکرا کر کہا۔

''ارے توبہ توبہ کرو۔ فوراً اپنے کانوں کو ہاتھ لگاؤ۔ ایسی بات

اگر تنویر نے سن لی تو وہ تمہارے ساتھ ساتھ مجھے بھی شوٹ کر دے گا''...... عمران نے گڑبڑانے کی شاندار اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

''میرے کان بند نہیں ہیں سمجھے تم''...... تنویر نے منہ بنا کر تیز لہجے میں کہا۔

''مطلب تم نے خاور کی بات سن لی ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں۔ سن لی ہے''...... تنویر نے سر جھٹک کر کہا۔

''اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے۔ لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اتنی بڑی بات بھی ہو گئی تو پھر بھی کوئی ہنگامہ نہیں ہوا۔ اس کا مطلب ہے اب اس کا اسکوپ بن سکتا ہے''...... عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور وہ سب ہنس دیئے۔

''اسکوپ۔ کیا مطلب۔ اگر آپ اپنی شادی کی نہیں تو کس کی شادی کی باتیں کر رہے تھے''...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''جولیا کی''...... عمران نے کہا اور وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''میری شادی کس سے کرانے جا رہے تھے تم''...... جولیا نے اسے مصنوعی غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

''بلیک گراس میں جدید دور کے انسان نہیں بستے اور نہ ہی اس طرف کوئی آنا گوارا کرتا ہے لیکن میں نے یہاں آنے سے پہلے بلیک گراس کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان معلومات کے مطابق اس جزیرے پر افریقی جنگلوں کے بہت سے وحشی قبائل

آباد ہو چکے ہیں جو جنگجو بھی ہیں اور آدم خود بھی۔ میں نے سوچا تھا کہ ان قبیلوں کے کسی سردار سے تمہاری شادی کرا دوں گا تاکہ ہمیں آگے بڑھنے کا راستہ مل سکے لیکن اب میں سوچ رہا ہوں کہ تمہاری شادی کسی وحشی سردار سے نہیں بلکہ کسی ایسے شخص سے ہونی چاہئے جو دنیا کا سب سے بڑا احمق ہو''...... عمران بولتا چلا گیا۔

''تم سے بڑا احمق اس دنیا میں اور کون ہو سکتا ہے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا اور پھر وہ بری طرح سے ہڑ بڑا گیا جیسے نادانستگی میں وہ کوئی بہت بڑی بات کر گیا ہو اور پھر اسے فوراً ہی اس بات کا احساس ہو گیا ہو کہ اس نے کیا کہہ دیا ہے۔ تنویر کی بات اور اس کے ہڑبڑانے پر وہ سب کسی بھی طرح اپنے حلق سے نکلنے والے قہقہے نہ روک سکے۔

''تھینک یو بگ برادر۔ جو تم نے مجھے اس قابل سمجھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے اسے باقاعدہ شاہی انداز میں جھک کر سلام کرتے ہوئے کہا اور تنویر غرا کر رہ گیا۔ نادانستگی میں تنویر نے خود ہی عمران کو جولیا سے شادی کا کہہ دیا تھا۔

''ایزی رہا کرو۔ تم بات بات پر غصہ کیوں کر جاتے ہو۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ عمران صاحب کو مذاق کرنے کی عادت ہے''...... صفدر نے تنویر کے تیور بگڑتے دیکھ کر اس کے کاندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے ہنس کر کہا۔

''عادت۔ ہونہہ۔ کسی دن اس کی یہی عادت میرے ہاتھوں

اس کی موت کی وجہ بن جائے گی''...... تنویر نے غرا کر کہا۔

''تو تم بھی سوچ سمجھ کر بولا کرو۔ نہ سوچتے ہو نہ سمجھتے ہو اور فوراً بات کر دیتے ہو''...... جولیا نے کہا اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اچھا عمران صاحب۔ بلیک گراس سے اب ہم اور کتنی دور ہیں''...... صدیقی نے موضوع بدلتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

''دور کا تو پتہ نہیں۔ البتہ تم سب جلدی جلدی تیار ہو جاؤ۔ پیرا شوٹس باندھ لو۔ کسی بھی لمحے ہمیں اس طیارے کو چھوڑنا پڑ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیوں۔ کیا کوئی خطرہ ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''خطرہ تو تنویر کی شکل میں ہر وقت میرے سر پر لٹکا رہتا ہے لیکن یہاں مسئلہ خطرے کا نہیں ہمارے بلیک گراس جزیرے پر اترنے کا ہے۔ ہم طیارے میں ہیں اور بلیک گراس میں کوئی ایئر پورٹ اور رن وے نہیں ہے جہاں اس طیارے کو اتارا جا سکے اس لئے ہمیں ظاہر ہے پیرا شوٹ باندھ کر ہی وہاں اترنا پڑے گا۔ بغیر پیرا شوٹس کے اگر ہم نے چھلانگیں لگائیں تو مجھے کچھ ہو یا نہ ہو تم میں سے کوئی زندہ نہیں بچ سکے گا۔ بلیک گراس میں خونی دلدلیں بھی ہیں اور انتہائی عمیق کھائیاں بھی۔ کون کہاں جا گرے گا اس کا شاید کوئی اندازہ بھی نہ لگا سکے''...... عمران نے کہا۔

''تو یہ بات تم سیدھے طریقے سے بھی بتا سکتے تھے۔ ہر بات

میں حماقت کرنا ضروری ہوتا ہے کیا''...... جولیا نے منہ بنا
ہوئے کہا۔

''اب تو حماقت میں ہی فائدہ ہے۔ کیوں تنویر''...... عمران
شرارت بھرے لہجے میں کہا اور تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنے
جبکہ باقی ممبرز مسکرا دیئے۔

''عمران صاحب آپ سے ایک سوال پوچھنا تھا''...... خاور
کہا۔

''الجبرے کا کوئی سوال نہ پوچھنا۔ اس سے بچپن سے ہی میری
جان جاتی ہے اور جو مرضی سوال پوچھ لو''...... عمران نے کہا۔

''چیف نے ہمیں بتایا تھا کہ ونڈر لینڈ کے ہونے کا امکان زی
بالا نامی جزیرے پر یا اس جزیرے کے اردگرد کسی جزیرے پر ہے
ہم نے اگر بلیک گراس میں پیرا شوٹس کے ذریعے ہی اترنا ہے
پھر یہ کام ہم زی بالا یا اس کے کسی نزدیکی جزیرے یا ٹاپو پر بھی
کر سکتے ہیں۔ زی بالا نامی جزیرہ بلیک گراس سے تین سے چار
ناٹ کے فاصلے پر ہے۔ سمندر میں ہم آگے کا سفر کیسے کریں
گے''...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ونڈر لینڈ زی بالا یا اس کے اردگرد کسی جزیرے پر ہے یہ
ابھی کنفرم نہیں ہوا ہے لیکن چیف نے جس حد تک معلومات حاصل
کی ہیں اس لحاظ سے ونڈر لینڈ یہیں کہیں ہونا چاہئے۔ میں نے
دوسرے جزیروں کی بجائے بلیک گراس کو اس لئے ترجیح دی ہے

تاکہ ہم دوسرے راستوں سے ان جزیروں تک رسائی حاصل کر
سکیں۔ اگر ہم طیارہ ڈائریکٹ اس طرف لے جائیں اور واقعی ونڈر
لینڈ انہی جزیروں میں سے کسی جزیرے پر ہوا تو کیا ہمارا وہاں صحیح
سلامت پہنچنا ممکن ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں اس طرح تو وہ آسانی سے ہمارے طیارے کو ہٹ
کر سکتے ہیں''...... خاور نے فوراً نے کہا۔

''اب آئی بات سمجھ میں''...... عمران نے کہا۔

''بات تو سمجھ میں آ گئی لیکن عمران صاحب''...... صفدر نے کہنا
چاہا۔

''میں لیکن عمران صاحب نہیں ہوں۔ مجھے علی عمران ایم ایس
سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہا کرو۔ اپنے نام کے ساتھ اپنی
ڈگریوں کا سن کر مجھے کم از کم یہ تو یاد رہے گا کہ میں کتنا پڑھا لکھا
ہوں''...... عمران نے کہا اور وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''چلیں جناب۔ بلکہ عالی قدر، عزت مآب، حضور علی عمران،
ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) صاحب یہ بتائیں کہ سمندر کا
تین چار سو ناٹ کا سفر طے کرنے کے لئے آپ کے پاس کیا
انتظام ہے۔ آپ کے کہنے کے مطابق جزیرے پر انسانی آبادیاں تو
ہیں نہیں، سفر کرنے کے لئے ہمیں کشتیوں کی ضرورت ہو گی تو ہم
کشتیاں کہاں سے لائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''عمران نے ابھی تھوڑی دیر پہلے بتایا تھا کہ بلیک گراس میں

چند وحشی قبائل موجود ہیں۔ وہ اس جزیرے پر ہوا میں اڑ کر یا سمندر میں تیر کر تو نہیں آئے ہوں گے۔ ہم ان کی کشتیوں کا بھی تو استعمال کر سکتے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ اگر وہاں ایسے قبائل ہوتے تو''...... عمران نے کہا اور وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''تو سے آپ کی کیا مراد ہے۔ آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ''۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میری شادی کو چھوڑ کر تم میری ہر بات کو سنجیدگی میں لے لو تو میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تو وہاں کوئی قبیلہ نہیں ہے''...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں ہے تو کیا ہوا ہم بنا لیں گے۔ آج چھوٹا سا قبیلہ ہو گا تو کیا ہوا وقت کے ساتھ ساتھ قبیلے کی آبادی بڑھتی جائے گی۔ کیوں جولیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''فضول باتیں مت کرو۔ تم کبھی کچھ کہتے ہو اور کبھی کچھ۔ نہ جانے تمہاری کل کیسے سیدھی ہو گی''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''شادی کے بعد دو چار درجن بچے ہوں گے تو میری ساری کلیں خود ہی سیدھی ہو جائیں گے''...... عمران نے فوراً کہا اور وہ سب مسکرانے لگے۔

''میرا خیال ہے اب ہمیں پیرا شوٹ باندھ لینے چاہئیں''۔

صدیقی نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ اٹھے اور انہوں نے سیٹوں کے ساتھ ایمرجنسی بندھے ہوئے پیرا شوٹ کھول کر اپنے کاندھوں پر باندھنے شروع کر دیئے۔

''آپ بھی پیرا شوٹ باندھ لیں یا آپ کا بغیر پیراشوٹ کے پیراٹروپنگ کا ارادہ بن رہا ہے''...... نعمانی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جولیا کا جو رویہ ہے اسے دیکھ کر تو میرا سچ مچ یہی دل چاہ رہا ہے کہ بغیر پیرا شوٹ کے ہی نیچے کود جاؤں''...... عمران نے مایوس سی شکل بناتے ہوئے کہا۔

''تو کود جاؤ۔ تمہیں روک کون رہا ہے''...... جولیا نے مسکرا کر کہا اور عمران دیدے گھما کر رہ گیا۔

''تنویر''...... عمران نے کہا اور جولیا کے ساتھ تنویر بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''میرا خیال ہے ہم میں سے کسی نے بھی تنویر کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ آپ ایسا نہ کریں''...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اس نے کہا تو نہیں ہے لیکن یہ تو سوچو اگر میں کود گیا تو اس کا سکوپ بن جائے گا اور وہ بھی فل سکوپ''...... عمران نے بے چارگی سے کہا اور وہ سب بے اختیار ہنس دیئے۔ عمران نے ریسٹ واچ دیکھی اور پھر چونک پڑا۔

''اوہ۔ بس دس منٹ باقی ہیں۔ سب طیارے کے پچھلے حصے کی

طرف چلو۔ پائلٹ ہمیں چھلانگیں لگانے کے لئے کسی بھی وقت
گرین کاشن دے سکتا ہے''...... عمران نے کہا اور ان سب نے
اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ طیارے کے پچھلے حصے کی طرف
گئے۔ یہ طیارہ چونکہ مال برداری کے طور پر بھی استعمال ہوتا تھا اس
لئے اس کی ٹیل کے نیچے کا حصہ کھولا جا سکتا تھا جہاں سے سامان
لادا اور نکالا جاتا تھا۔ وہ جیسے ہی ٹیل کی طرف آئے انہوں نے
طیارے کی ایک دیوار پر تختے نما جگہ اوپن ہوتے ہوئے دیکھی
ساتھ ہی دائیں طرف لگا ہوا ایک سرخ بلب سپارک کرنے لگا
ان سب کو فوری طور پر کودنے کے لئے تیار رہنے کا کاشن تھا۔
دائیں بائیں طیارے کی دیواروں پر نصب سیفٹی ہینڈل پکڑ کر
کھڑے ہو گئے تھے۔ طیارہ اب بھی تقریباً ایک ہزار فٹ کی بلندی
پر تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد انہیں نیچے سیاہ رنگ کا ایک بہت بڑا جزیرہ
دکھائی دیا۔

''کیا آپ سب ریڈی ہیں''...... اچانک ایک سپیکر سے پائلٹ
کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ ہم سب ریڈی ہیں''...... عمران نے چیختی ہوئی آواز میں
کہا۔

''اوکے۔ میں اس جزیرے پر ایک راؤنڈ لگاؤں گا۔ جیسے ہی
مسطح زمین دکھائی دے گی میں آپ کو گرین کاشن دے دوں گا۔
آپ میں سے دو افراد کود جانا۔ میں پھر چکر لگا کر آؤں گا اور گرین

کاشن ملتے ہی دو اور افراد کود جائیں گے۔ اسی طرح میں جزیرے
پر راؤنڈ لگاتے ہوئے آپ سب کو باری باری ایک ہی جگہ ڈراپ
کر دوں گا''...... پائلٹ کی آواز سنائی دی۔

''اوکے''...... عمران نے طیارے کے انجنوں کے شور کی وجہ
سے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔ طیارہ اب واقعی جزیرے کا راؤنڈ لگا
رہا تھا اور پھر کچھ دیر بعد اچانک دروازے کے پاس لگا ہوا ایک سبز
رنگ کا بلب جل اٹھا۔

''صفدر، تنویر تم دونوں جاؤ۔ ہری اپ''...... عمران نے تیز لہجے
میں کہا اور وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے آنکھوں
پر گاگلز چڑھاتے ہوئے کھلے ہوئے دروازے سے باہر چھلانگیں لگا
دیں۔ باہر جاتے ہی ان کے جسم زوردار جھٹکوں سے پیچھے کی طرف
بڑھ گئے تھے۔ طیارہ زناٹے دار آوازیں نکالتا ہوا ان سے دور ہوتا
چلا گیا۔ آگے جا کر طیارے نے ایک لمبا راؤنڈ لگایا اور پھر جیسے ہی
طیارہ اس جگہ پر آیا جہاں سے صفدر اور تنویر نے چھلانگیں لگائی تھیں
ایک بار پھر گرین بلب جل اٹھا جو صفدر اور تنویر کے کودنے کے چند
لمحوں کے بعد بند ہو گیا تھا۔ اس بار عمران نے جولیا اور خاور کو
جمپ لگانے کے لئے کہا تھا۔ وہ دونوں بلاجھجک باہر کود گئے اور
طیارہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسی طرح طیارہ جزیرے کا بار بار راؤنڈ
لگاتا رہا اور گرین سگنل ملتے ہی وہ دو دو کر کے باہر کودتے رہے۔
آخر میں عمران نے باہر چھلانگ لگائی تھی۔ طیارے سے باہر آتے

ہی وہ زور دار جھٹکے اور طیارے کے پریشر سے تیزی سے پیچھے
چلا گیا۔ اس نے فوراً پیراٹروپنگ کے مخصوص انداز میں قلابازیاں
کھائیں اور پھر اس نے اپنا جسم ہوا میں پھیلا دیا۔ وہ نہایت تیز
رفتاری سے نیچے جا رہا تھا۔ نیچے اسے اپنے ساتھیوں کی چھتریاں
کھلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ صفدر اور تنویر نے چونکہ پہلے
چھلانگیں لگائی تھیں اس لئے وہ زمین پر پہنچ چکے تھے۔ دن کا وقت
تھا اس لئے وہ سب آسانی سے ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔
ہوا میں ہی اپنے پیرا شوٹس کو کنٹرول کرتے ہوئے اسی طرف
رہے تھے جہاں صفدر اور تنویر موجود تھے۔

مخصوص بلندی پر آ کر عمران نے اپنا پیرا شوٹ کھول لیا تھا۔
پیرا شوٹ کنٹرول کرنے والی رسیاں اس کے ہاتھوں میں تھیں
جنہیں وہ مخصوص انداز میں دائیں بائیں کھینچ کر پیرا شوٹ اپنی
مرضی کے مطابق موڑ رہا تھا۔ طیارہ ان کے اوپر سے گزر کر واپس
جا رہا تھا۔ وہ سب ایک ایک کر کے نیچے پہنچ گئے۔ انہوں نے
طیارے سے جزیرے کی ساخت دیکھ لی تھی۔ جزیرہ سیاہ تو تھا
وہاں ہر طرف چھوٹی بڑی پہاڑیاں اور ٹیلے دکھائی دے رہے تھے
جہاں بڑی بڑی دراڑوں کے ساتھ گہری اور خوفناک کھائیاں بھی
تھیں۔ پائلٹ نے انہیں جہاں ڈراپ کیا تھا وہاں زمین ہموار تھی۔
زمین پر آتے ہی انہوں نے اپنے پیرا شوٹ کی رسیاں کھولنی شروع
کر دیں۔

جزیرے کی زمین ٹھوس تھی لیکن اس کے باوجود انہیں ہر طرف
سیاہ رنگ کی جھاڑیاں اور گھاس دکھائی دے رہی تھی۔ یوں لگ رہا
تھا جیسے اس جزیرے پر سیاہی کی بارش برستی رہتی ہو جس سے
جزیرے کی ہر چیز سیاہی میں ڈوب گئی تھی۔

”یہ جزیرہ اس قدر سیاہ کیوں ہے“..... خاور نے ادھر ادھر
دیکھتے ہوئے کہا۔

”جزیرے سے ہی پوچھ لو“..... عمران نے اپنے مخصوص لہجے
میں کہا۔

”میں نے جزیرے کے شمال میں ایک چھوٹا سا جنگل دیکھا تھا۔
وہاں بڑے بڑے اور گھنے درختوں کی کثرت ہے اور وہ بھی سیاہ
رنگ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ شاید اس جزیرے کی آب و ہوا ہی
ایسی ہے جس سے یہاں کی ہر چیز سیاہ ہو گئی ہے“..... صفدر نے
کہا۔

”یہ سب قدرتی عمل ہیں۔ قدرت نے دنیا میں کہاں کہاں اور
کون کون سے رنگ بکھیر رکھے ہیں اس کا کسی کو اندازہ بھی نہیں ہو
سکتا“..... صدیقی نے کہا۔

”ہاں۔ یہ تو ہے۔ زمین اور سمندروں میں اللہ تعالیٰ کی کون
کون سی مخلوق کس کس رنگ میں اور کس کس شکل میں ہے یہ بھی
کوئی نہیں جانتا۔ قدرت کا راز صرف قدرت کو ہی پتہ ہے“۔
چوہان نے کہا۔

''یہ جزیرہ خاموش اور ویران معلوم ہوتا ہے۔ لگتا ہے یہاں کوئی ذی روح آباد نہیں ہے''...... نعمانی نے کہا۔ ان سب نے اپنے پیرا شوٹ اتار کر زمین پر پھیلا دیئے تھے اور ان پر بیٹھ گئے تھے۔ عمران نے اپنے سفری بیگ سے ایک پرانا سا نقشہ نکال کر نیچے پھیلا دیا اور اس پر انگلی پھیرتا ہوا غور کر رہا تھا اور پھر اس نے نقشے پر ایک جگہ انگلی روک دی اور ہونٹ بھینچ کر کچھ سوچنے لگا۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہم اس جزیرے پر یہاں ہیں اور ہمیں جنوب کی طرف ساحلی کنارے پر جانا ہے''...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''جنوبی کنارہ یہاں سے کتنی دور ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ساحل سے ہم بیس کلومیٹر دور ہیں اور اس طرف دلدلوں اور گہری کھائیوں کے ساتھ چند بڑی پہاڑیاں بھی ہیں جنہیں ہمیں ہر صورت میں کراس کرنا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''ان راستوں میں کیا پرابلم ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ان راستوں پر ہمیں پھونک پھونک کر آگے بڑھنا ہوگا۔ ہماری ذرا سی بھی بے احتیاطی ہمیں سیدھا موت کے منہ لے جا سکتی ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اگر یہ راستے اتنی ہی خطرناک ہیں تو پائلٹ سے کہتے کہ وہ ہمیں جنوبی ساحل کی طرف ہی ڈراپ کر دیتا''...... تنویر نے کہا۔

''میں نے ہی اس سے کہا تھا کہ وہ ہمیں ایسی جگہ ڈراپ

کرے جہاں ہم آسانی سے ایک دوسرے کے نزدیک پہنچ سکیں۔ طیارہ جب جزیرے کا راؤنڈ لگا رہا تھا تو تم سب نے زمینی حالت دیکھ ہی لی تھی۔ اسے شاید یہی مسطح جگہ دکھائی دی ہو''...... عمران نے کہا۔

''ساحل پر تو ہم کسی نہ کسی طرح سے پہنچ ہی جائیں گے لیکن آگے کیا ہوگا۔ ہمیں آگے دوسرے جزیرے پر جانا ہے۔ جو اس نقشے کے مطابق تین سو ناٹ کے فاصلے پر ہے''...... جولیا نے نقشہ دیکھتے ہوئے کہا۔

''ساحل پر بخیریت پہنچ جائیں گے تو آگے جانے کا بھی ذریعہ مل جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر چلیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں چلو۔ دن کا وقت ہے دشوار گزار راستوں سے گزر کر ساحل تک پہنچنے میں بہت وقت لگے گا''...... عمران نے کہا اور وہ سب اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہو گئے۔ عمران نے نقشہ سمیٹ کر واپس سفری بیگ میں رکھا اور پھر وہ سر اٹھا کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ آسمان بالکل صاف تھا۔ سورج ہر طرف اپنی تیز روشنی بکھیر رہا تھا۔ طیارہ ساری رات محو پرواز رہا تھا اور وہ سب طیارے میں آنے والے حالات کا مقابلہ کرنے کے بارے میں سوچتے رہے تھے اس لئے ان میں سے کوئی بھی نہیں سو سکا تھا۔ اب نیند نہ لینے کی وجہ سے کسلمندی کا احساس ہو رہا تھا لیکن

عمران کی بات بھی صحیح تھی۔ بلیک گراس جزیرہ بے حد دشوار گ
راستوں پر مشتمل تھا اور انہیں ابھی دور جانا تھا۔ جنوبی ساحل پر
پہنچتے رات سر پر آ سکتی تھی اور جزیرے پر جس قدر دلدلیں اور گ
کھائیاں تھیں ان سے تو دن میں بھی بچنا مشکل ہو سکتا تھا اور ر
میں تو ان کا سفر اور زیادہ خطرناک ہو سکتا تھا۔

جزیرے پر موجود اینا کونڈا اور زہریلے حشرات الارض سے ب
رہنے کے لئے عمران نے آتے وقت ایسے انجکشن لگا دیئے تھ
ان کے پیروں سے ایسی بو پھوٹتی رہتی تھی جس کی وجہ سے اژد
اور تمام حشرات الارض ان کے قریب نہیں آ سکتے تھے۔

سامنے ایک چٹیل پہاڑی تھی۔ عمران اس پہاڑی کی طرف
رہا تھا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران بھی اس کے پیچھے چلنے لگے۔ ا
وہ پہاڑی کے نزدیک پہنچے ہی تھے کہ اچانک زمین بری طرح
لرزنے لگی اور ایسی گونج سنائی دینے لگی جیسے زبردست زلزلہ آ
ہو۔ گڑگڑاہٹ کی خوفناک آوازوں کے ساتھ انہوں نے پہاڑی ک
چوٹی سے ایک بڑی چٹان الگ ہوتے اور تیزی سے نیچے آ
دیکھی۔

''دائیں بائیں کود جاؤ فوراً''...... عمران نے چٹان نیچے آ
دیکھ کر چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دائیں طرف چھلانگ
لگا دی۔ یہ دیکھ کر اس کے ساتھیوں نے بھی فوراً دائیں اور بائ
چھلانگیں لگا دیں۔ جیسے ہی وہ سائیڈوں پر گرے پہاڑی سے ٹوٹنے

والی چٹان زور دار دھماکے سے ان کے عین درمیان میں آ گری اور
ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوتی چلی گئی۔

زمین اسی بری طرح سے لرز رہی تھی اور پہاڑی پر سے بڑے
بڑے پتھر لڑھکتے ہوئے نیچے آ رہے تھے۔ عمران پہاڑی کے زیادہ
نزدیک تھا۔ اس نے فوراً دوسری طرف تیزی سے پلٹنیاں کھانا
شروع کر دیں۔ اس کے ساتھی بھی فوراً اٹھے اور تیزی سے پہاڑی
سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

''یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے''...... جولیا نے کہا۔ عمران کے اردگرد
بے شمار پتھر گر رہے تھے۔ عمران اگر تیزی سے پلٹنیاں نہ کھا رہا ہوتا
تو اب تک بے شمار پتھر اس پر گر چکے ہوتے۔

''اٹھ کر بھاگو۔ تیزی سے بھاگو عمران''...... جولیا نے چیختے
ہوئے کہا۔ اس نے پہاڑی سے ایک اور بڑی چٹان کو الگ ہوتے
دیکھا تھا جو ٹوٹ کر کسی بھی لمحے نیچے آ سکتی تھی۔ عمران لڑھکنیاں
کھاتا ہوا جیسے ہی پیچھے ہٹا اور اس نے اٹھنے کی کوشش کی اسی لمحے
چٹان پہاڑی سے الگ ہو گئی اور پھر وہ چٹان جیسے اڑتی ہوئی سیدھی
عمران کے سر پر آتی دکھائی دی۔

''عمران''...... چٹان عمران کے سر پر گرتے دیکھ کر تنویر حلق کے
بل چیخا اور ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے عمران کی طرف دوڑ
پڑا۔ دوڑتے دوڑتے اس نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور عمران سے
جا ٹکرایا اور عمران کو لئے ہوئے دوسری طرف جا گرا۔ تنویر کے

عمران سے ٹکرانے میں اور اسے لے کر دوسری طرف گرنے میں
محض ایک یا دو لمحوں کا ہی فرق رہا ہو گا کیونکہ پہاڑی کی چٹان عین
اس جگہ دھماکے سے گری جہاں عمران موجود تھا۔ یہ سچوئیشن اس قدر
خوفناک اور بھیانک تھی کہ ممبران جیسے اپنی جگہوں پر ساکت ہو گئے
تھے۔ تنویر اگر بر وقت عمران سے اس قدر تیزی سے چھلانگ لگا کر
نہ ٹکرایا ہوتا تو چٹان سیدھی عمران کے سر پر گرتی اور پھر عمران کا جو
حشر ہوتا وہ اظہر من الشمس تھا۔ زمین پر گرتے ہی عمران اور تنویر
نے دو تین لڑھکنیاں کھائیں اور پھر وہ فوراً اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''پہاڑی سے دور ہٹو۔ جلدی''...... تنویر نے کہا اور عمران کا بازو
پکڑ کر تیزی سے اسے کھینچتا ہوا دور لے آیا۔ پہاڑی سے پتھر بارش
کی طرح برس رہے تھے۔ پھر ان کو جیسے ہوش آ گیا اور وہ تیزی
سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

''تم ٹھیک ہو''...... جولیا نے لپک کر عمران کا بازو پکڑتے
ہوئے انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ میں ٹھیک ہوں''...... عمران نے اپنا لباس جھاڑتے
ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔ زمین کی لرزش آہستہ
آہستہ کم ہوتی جا رہی تھی اور گونج بھی ختم ہو گئی تھی۔

''خدا کی پناہ۔ عمران صاحب اگر تنویر نے بروقت کوشش نہ کی
ہوتی تو آپ کا کیا ہوتا''...... خاور نے خوف سے لرزتے ہوئے
لہجے میں کہا۔

''وہی ہوتا جو منظور خدا ہوتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے
اس انداز میں کہا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

''بڑے ہی بے مروت ہو۔ تنویر نے تمہاری جان بچائی ہے اور
تم اس کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے ڈھٹائی دکھا رہے ہو''۔ جولیا
نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''کیوں تنویر۔ کیا تم نے میری جان شکریہ وصول کرنے کے
لئے بچائی ہے''...... عمران نے تنویر سے پوچھا۔

''نہیں۔ تم ہمارے ساتھی ہو اور ایک دوسرے کی جانیں بچانا
ہمارا فرض ہے''...... تنویر نے صاف دلی سے کہا۔

''لو۔ اب یہ میرا شکریہ قبول ہی نہیں کرنا چاہتا تو میں کیا کروں''۔
عمران نے بے چارگی سے کہا اور وہ سب مسکرا دیئے۔

''واقعی ڈھیٹ انسان ہو''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ڈھیٹ تو ہوں۔ میں جان بچانے کے لئے اور تمہارے کہنے
پر تنویر کا شکریہ ادا کر سکتا ہوں لیکن اپنے حق سے دستبردار نہیں ہو
سکتا''...... عمران نے کہا۔

''کس حق کی بات کر رہے ہو''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''یہ تنویر سے ہی پوچھ لو۔ میں نے بتایا تو اس بار تنویر چٹان اٹھا
کر خود ہی میرے سر پر مار دے گا جس سے اس نے مجھے بچایا
ہے''...... عمران نے کہا اور وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ خوفناک
زلزلے نے ان کے اعصاب پر بری طرح سے دباؤ ڈالا تھا اور

انہوں نے جس طرح عمران کو موت کے منہ سے بچتے دیکھا تھا اس
سے ان کے خون ہی خشک ہو گئے تھے لیکن یہ عمران ہی تھا جو مشکل
سے مشکل حالات اور خوفناک سے خوفناک سچوئیشن میں نہ صرف
خود بھی مسکراتا تھا بلکہ دوسروں کو بھی مسکرانے پر مجبور کر دیتا تھا۔

"یہ جزیرہ تو ضرورت سے زیادہ خطرناک معلوم ہو رہا ہے۔
تو شکر ہے کہ ابھی ہم نے پہاڑی پر چڑھنا شروع نہیں کیا تھا۔ اگر
ہم پہاڑی پر چڑھ رہے ہوتے اور اس دوران زلزلہ آ جاتا
چٹانوں کی طرح ہمارے بھی ٹکڑے اڑ گئے ہوتے"..... نعمانی نے
کہا اس کے لہجے میں قدرے خوف کا عنصر شامل تھا۔ زمین کی
لرزش اب مکمل طور پر تھم چکی تھی۔

"پہاڑی سے تو شاید ہم کسی طرح بچ جاتے لیکن آگے کا سو
آگے تو ہمیں کھائیوں سے گزرنا ہے اور بعض کھائیاں ایسی ہیں ج
کے کنارے کنارے چلتے ہوئے ہمیں پل صراط کی طرح گزرنا ہو
گا۔ اس دوران اگر زلزلہ آ گیا تو پھر کسی کو کھائی میں ہماری لاشو
کا بھی پتہ نہیں چلے گا"..... صدیقی نے کہا۔

"جو بھی ہو ہمیں آگے تو جانا ہی ہے۔ ہم زلزلوں، آندھیوں او
طوفانوں سے ڈر کر کسی ایک جگہ تو رک نہیں سکتے"..... صفدر نے س
جھٹک کر کہا۔

"یہ ہوئی نا شیروں والی بات۔ اب آؤ اس پہاڑی کی چوٹی س
کرتے ہیں"..... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک با

پھر پہاڑی کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ سب بھی پہاڑی کی طرف قدم
بڑھانے لگے۔

"پہاڑی جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ بہت سی چٹانیں باہر کی
طرف ابھری ہوئی ہیں۔ ہمیں ان چٹانوں کے نیچے نیچے رہ کر اوپر
چڑھنا ہے تاکہ اگر دوبارہ زلزلہ آئے تو دوسری چٹانیں اور پتھر ہم پر
نہ گر سکیں۔ آفٹر شاکس بھی آ سکتے ہیں اس لئے مضبوط چٹانوں پر
ہی ہاتھ ڈالنا اور جیسے ہی پہاڑی میں لرزش محسوس ہو پہاڑی سے
جونک کی طرح چپک جانا"..... عمران نے ان سب کو ہدایات دیتے
ہوئے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے
آہستہ آہستہ عمودی پہاڑی پر چڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی
بھی پتھر اور چٹانوں کے کنارے پکڑتے ہوئے احتیاط سے پہاڑی
پر چڑھنے لگے۔

پہاڑی عمودی بھی تھی اور اس کی چٹانیں اور پتھر بھی باہر کی
طرف نکلے ہوئے تھے جس سے انہیں اوپر چڑھنے میں کوئی مسئلہ
نہیں ہو رہا تھا۔ پہاڑی کی چوٹی پر آ کر انہوں نے دوسری طرف
دیکھا تو ان کی آنکھوں میں خوف کی پرچھائیاں تیر گئیں۔ دوسری
طرف پہاڑی کے ساتھ ایک انتہائی وسیع کھائی تھی۔ کھائی کے
دونوں اطراف اونچی پہاڑیاں تھیں جہاں سامنے ایک سپاٹ میدان
دکھائی دے رہا تھا جس پہاڑی پر وہ موجود تھے اس کے دائیں
بائیں بھی کھائیاں تھیں۔ اس لئے وہ دوسری پہاڑیوں پر سے ہو کر

بھی اس میدان کی طرف نہیں جا سکتے تھے۔ سامنے میدان کی طرف جانے کے لئے انہیں لامحالہ اس کھائی کے اوپر سے ہی گزرنا تھا۔

"یہ کیا۔ اس کھائی کے اطراف میں تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ ہم دوسری طرف کیسے جائیں گے"...... صفدر نے حیران ہو ہوئے کہا۔

"کھائی کی چوڑائی اتنی زیادہ نہیں ہے مگر اس کی لمبائی کم از ایک ہزار میٹر تک تو ضرور ہوگی"...... چوہان نے کہا۔

"اب کیا کرنا ہے عمران"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو پوچھا۔ اسی لمحے انہیں پہاڑی میں ایک بار پھر ہلکی ہلکی لرزش ہوئی محسوس ہوئی۔

"چٹانوں اور پتھروں سے چپک جاؤ۔ فوراً۔ آفٹر شاک آ ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور وہ فوراً بڑے پتھروں چٹانوں سے لگ گئے۔ لرزش لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔

"کچھ کرو عمران۔ یہ آفٹر شاک نہیں زلزلہ ہے۔ پہاڑی ٹوٹ پھوٹ کا عمل شروع ہو گیا تو پھر ہمارا بچنا مشکل ہو جا گا"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔ لرزش میں پھر شدت آ رہی تھی اور پہاڑی سے چھوٹے بڑے پتھر نیچے لڑھکنا شروع ہو تھے۔ عمران کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ وہ نہایت بے نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے بچنے کی کوئی راہ ڈھونڈ رہا ہو

"اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہم پہاڑی کے اس طرح گریں

طرف چاروں طرف موت ہے۔ دعا کرو کہ یہ پہاڑی نہ ٹوٹے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ کیا ہے"...... اچانک خاور نے حیرت زدہ لہجے میں کہا وہ چٹان سے چپکا سر اٹھائے پہاڑی کی دوسری طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کی بات سن کر ان سب نے بھی سر اٹھائے تو انہیں دور آسمان پر سیاہ رنگ کے پرندوں کا ایک غول آتا ہوا دکھائی دیا۔

"یہاں اپنی جان کی پڑی ہوئی ہے اور تمہیں ان پرندوں کو دیکھ کر حیرت ہو رہی ہے"...... چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ سیاہ رنگ کے پرندے ایک سیدھ میں آ رہے تھے ان کی تعداد کافی زیادہ تھی۔

"یہ پرندے نہیں ہیں"...... خاور نے کہا اور وہ سب غور سے سیاہ غول کی طرف دیکھنے لگے۔ دوسرے ہی لمحے ان کے چہروں پر حیرت اور خوف کے ملے جلے سائے تیرتے نظر آئے۔

"یہ۔ یہ تو سیاہ رنگ کی اڑن طشتریاں ہیں۔ میرا مطلب ہے اسپیس شپس ہیں"...... چوہان نے ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سیاہ رنگ کے پرندوں جیسے بڑی بڑی فلائنگ شپس تھیں جو تیزی سے چکر کاٹتی ہوئی اس طرف بڑھ رہی تھیں۔ اسپیس شپس قدرے عمودی انداز میں جھکی نیچے آ رہی تھیں جس سے انہیں پرندوں اور اسپیس شپس کا واضح فرق نظر آ گیا تھا۔

"یہ ونڈر لینڈ کے فلائنگ ہارس ہیں۔ لگتا ہے ونڈر لینڈ والوں کو

یہاں ہماری آمد کا علم ہو گیا ہے اور انہوں نے فلائنگ ہارسز کی شکلوں میں ہماری موت کا سامان بھیج دیا ہے''...... صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ دانش منزل میں میٹنگ کے وقت بریفنگ میں چیف نے انہیں بتا دیا تھا کہ ونڈر لینڈ میں اسپیس شپس کو فلائنگ ہارس کہا جاتا ہے۔

ادھر پہاڑی کی لرزش اور زلزلے کی گونج میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ پہاڑی اس بری طرح سے لرز رہی تھی کہ انہیں خود کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا اور ادھر بڑے بڑے فلائنگ ہارس بجلی کی سی تیزی سے لٹو کی طرح گھومتے ہوئے ان کے سروں پر آ رہے تھے۔ وہ پہاڑی کی چوٹی پر تھے۔ فلائنگ ہارس سے انہیں آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا۔ اب ان کے لئے نیچے بھی موت تھی اور اوپر بھی۔ اگر پہاڑی ٹوٹ جاتی تو وہ ہزاروں ٹن چٹانوں میں دفن ہو جاتے یا عقبی کھائی میں جا گرتے اور اگر فلائنگ ہارس سے ان پر حملہ شروع ہو جاتا تب بھی ان کے پاس بچنے کا کوئی راستہ نہیں رہ گیا تھا۔ ان کے چاروں طرف موت تھی۔ ایسی اٹل موت جس سے بچ نکلنے کا ان کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا۔

پاکیشیا کے صدر مملکت پریذیڈنٹ سرکل میں اپنے مخصوص آفس میں بیٹھے ایک فائل کا مطالعہ کر رہے تھے کہ میز پر پڑے سرخ رنگ کے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ گھنٹی کی آواز سن کر انہوں نے فائل سے نظریں ہٹائیں اور فون کی طرف دیکھنے لگے اور پھر سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بجتے دیکھ کر انہوں نے جلدی سے فائل بند کی اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔ سرخ رنگ کا یہ فون پاکیشیا کی اہم فورسز کے سربراہوں اور خفیہ ایجنسیوں کے ساتھ ساتھ پاکیشیا کی اہم ریسرچ گاہوں کے لئے بھی مخصوص تھا۔ سرداور سمیت اس فون پر ملک کی اہم ترین اور مخصوص ہستیاں ہی پریذیڈنٹ کو کال کر سکتی تھیں اور وہ بھی کسی انتہائی ایمرجنسی سلسلے کے تحت ورنہ اس فون کی گھنٹی شاذو نادر ہی بجتی تھی۔ جیسے ہی انہوں نے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا انہیں رسیور میں ایک عجیب اور تیز شور کی آوازیں

سنائی دیں۔ ایسی آوازیں جیسے سائرن بج رہے ہوں اور لا
بھاگ دوڑ رہے ہوں۔ شور کی آواز سن کر ان کے چہرے پر
ابھر آئی تھی۔

''یس۔''...... صدر مملکت نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

''میں ریڈ لیبارٹری کا سیکنڈر انچارج ڈاکٹر ہمایوں شیرازی بول
رہا ہوں جناب''...... دوسری طرف سے ایک تیز اور گھبرائی ہوئی
آواز سنائی دی۔ سرداور کی عدم موجودگی میں ڈاکٹر ہمایوں شیرازی
ہی ریڈ لیبارٹری کا چارج سنبھالتے تھے جو سرداور کی طرح ذہین اور
انتہائی ذمہ دار انسان تھے۔ ڈاکٹر شیرازی، سرداور کے بعد
لیبارٹری کے سینئیر سائنس دان تھے اس لئے سرداور بھی ان پر
حد بھروسہ کرتے تھے اور انہیں کہیں بھی جانا ہوتا تھا تو وہ ڈاکٹر
شیرازی کو اطمینان سے لیبارٹری کا چارج دے جاتے تھے۔

''یس شیرازی صاحب۔ یہ شور کیسا ہے اور یہ سائرن''...... صدر
مملکت نے تیز لہجے میں کہا۔

''سر۔ ریڈ لیبارٹری ہمارے کسی دشمن ملک کے ٹارگٹ پر آ
ہے۔ کسی بھی وقت لیبارٹری پر اٹیک کیا جا سکتا ہے اور سر
لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے ایک میزائل بھی فائر ہو گیا تو
میزائل سے لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی۔ لیبارٹری
ہمارا سب سے بڑا ایٹمی ری ایکٹر موجود ہے۔ جس کی تباہی
پاکیشیا کا وجود مکمل طور پر صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا''...... دوسری

طرف سے ڈاکٹر ہمایوں شیرازی نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں
کہا۔

''یااللہ خیر۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ڈاکٹر شیرازی صاحب۔
کس ملک نے ریڈ لیبارٹری کو ٹارگٹ میں لیا ہے اور کس ٹائپ کے
میزائل اس لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہیں''...... پریذیڈنٹ صاحب نے
انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''سر۔ ہم نے لیبارٹری کی فول پروف حفاظت کا انتظام کر رکھا
تھا۔ میں نے اور سرداور نے اس لیبارٹری کو اندرونی اور بیرونی
خطروں سے بچانے کے لئے بہت کام کیا تھا۔ ہم نے اس لیبارٹری
کو سیٹلائٹ سسٹم سے بھی اوجھل کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اگر اس
طرف بڑی سے بڑی ریسرچ کرنے والی ٹیمیں بھی آ جاتیں تو وہ
بھی ہماری لیبارٹری کا کھوج نہیں لگا سکتی تھیں۔ اس کے علاوہ ہم
نے لیبارٹری کو خطروں سے محفوظ رکھنے کے لئے بڑے پیمانے پر
ہائی لائٹ لیزر سسٹم پر کر رکھا ہے تا کہ اس لیبارٹری کے اوپر سے
اگر بیس ہزار فٹ کی بلندی سے بھی کوئی جاسوس سیارہ گزرے تو
ہمیں اس کا فوراً پتہ چل جائے۔ ہائی لائٹ لیزر سسٹم میں داخل
ہونے سے پہلے ہی ہمیں اس جاسوس سیارے کا علم ہو جاتا تھا اور
ہم تمام بیرونی سسٹم آف کر دیتے تھے تا کہ جاسوس سیارہ کسی بھی
طرح ریڈ لیبارٹری کی لوکیشن کا پتہ نہ لگا سکے۔ اس کے علاوہ ہم
نے لیبارٹری میں حفاظت کے لئے انتہائی حساس سینسر بھی لگا رکھے

ہیں جو ہمیں آنے والے خطرے کے بارے میں فوراً آگاہ کر دیا
ہیں۔ لیبارٹری کی طرف کسی ملک نے میزائل داغ دیا تو ہمارا دفا
آٹومیٹک سسٹم فوراً آن ہو جاتا ہے اور لیبارٹری کے مخصوص حصو
میں موجود لانچنگ پیڈز سے پیٹریاٹ ٹائپ کے منی میزائل خودبخ
فائر ہو کر اس طرف آنے والے میزائل کو راستے میں ہی تباہ
دیتے ہیں لیکن اس کی آج تک نوبت ہی نہیں آئی ہے۔ خلاء م
بے شمار مصنوعی سیارے ہیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ حرک
کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے کئی سیارے ریڈ لیبارٹری کے او
سے بھی گزرتے ہیں جن کا ہمیں فوراً پتہ چل جاتا ہے اور
احتیاطاً لیبارٹری کا حفاظتی سسٹم بھی آن کر لیتے ہیں تاکہ ر
لیبارٹری پر ان سیاروں سے نکلنے والی انفراریڈ ریز اور کسی بھی قس
مواصلاتی لہریں لیبارٹری کے بارے میں ان سیاروں میں ک
انفارمیشن ٹرانسفر نہ کر سکیں اور ریڈ لیبارٹری کا کوئی بھی راز کسی
ہاتھ نہ لگ سکے۔

جیسے ہی کوئی مصنوعی سیارہ لیبارٹری کے اوپر آ جاتا تو لیبار
میں تیز سائرن بج اٹھتے ہیں اور یہ سائرن اس وقت تک ب
رہتے تھے جب تک سیارہ آگے نہیں چلا جاتا۔ سائرن بجنے تک
لیبارٹری کے تمام دفاعی سسٹم بھی آن کر دیئے جاتے ہیں تاکہ
بھی ممکنہ خطرے کا فوری مقابلہ کیا جا سکے اور اس خطرے سے
لیبارٹری کو بچایا جا سکے''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ہمایوں تیزی

تیز تیز بولتے جا رہے تھے جیسے ان کے منہ میں زبان کی بجائے
ٹیپ چل رہا ہو۔

''میں آپ سے لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل نہیں
پوچھ رہا۔ مجھے ٹو دی پوائنٹ بتائیں۔ لیبارٹری میں کیا خطرہ ہے جو
آپ نے پاکیشیا کی تباہی کی اتنی بڑی بات کہہ دی ہے''...... صدر
مملکت نے ان کے خاموش ہونے پر کرخت لہجے میں کہا۔

''وہی بتا رہا ہوں جناب۔ لیبارٹری کے اوپر سے جب بھی کوئی
مصنوعی سیارہ گزرتا ہے تو اس کا دورانیہ زیادہ سے زیادہ تین منٹ کا
ہوتا ہے۔ لیبارٹری میں ریڈ الرٹ کے سائرن تین منٹ کے لئے
بجتے ہیں اور جیسے ہی سیارہ لیبارٹری کے مرکز سے ہٹتا ہے سائرن
بجنا خودبخود بند ہو جاتے ہیں لیکن اس بار ایسا نہیں ہوا ہے۔ آپ
جن سائرنوں کی آوازیں سن رہے ہیں یہ پچھلے ایک گھنٹے سے بج
رہے ہیں جس کا مطلب واضح ہے کہ یا تو کسی ملک کے طاقتور
میزائل نے اس لیبارٹری کو ٹارگٹ بنا لیا گیا ہے یا پھر جو سیارہ اس
لیبارٹری کے مرکز پر آیا تھا وہ وہیں رک گیا ہے۔ لیبارٹری میں ریڈ
الرٹ ہے اور ہم نے اب تک جو چیکنگ کی ہے اس کے مطابق
ایک مصنوعی سیارہ ریڈ لیبارٹری کے عین اوپر خلاء میں موجود ہے۔
سائرن مسلسل بج رہے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ اس سیٹلائٹ
کے ذریعے ریڈ لیبارٹری کو مکمل طور پر ٹارگٹ میں لے لیا گیا ہے۔
ہمارے حساس سینسر ہمیں یہ رپورٹ بھی کر رہے ہیں کہ یہ کوئی عام

سیٹلائٹ نہیں ہے۔ اس سیٹلائٹ میں انتہائی تباہ کن لیزر گائیڈڈ میزائل موجود ہیں جو ریڈ لیبارٹری کی تباہی کا موجب بن سکتے ہیں اور سر اگر ریڈ لیبارٹری پر لیزر گائیڈڈ میزائلوں سے حملہ ہوا تو ہمارے پیٹریاٹ میزائل بھی انہیں لیبارٹری تک پہنچنے سے نہیں روک سکیں گے۔ اس لیبارٹری کی تباہی کے اثرات پورے ملک میں پھیل جائیں گے۔ سترہ کروڑ انسانوں کے ساتھ پاکیشیا کی تمام بلڈنگیں تک ملیا میٹ ہو جائیں گی''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ہمایوں شیرازی نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا اور ان کی باتیں سن کر صدر مملکت کی پیشانی پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے۔ ان کا رنگ زرد ہو گیا تھا اور ان کی آنکھوں میں بے پناہ خوف کے سائے منڈلانے لگے تھے۔

''کیا آپ نے کنفرم کر لیا ہے کہ مصنوعی سیارے سے ریڈ لیبارٹری کو ہی ٹارگٹ کیا گیا ہے''...... صدر مملکت نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ سیٹلائٹ ایک گھنٹے سے لیبارٹری کے مرکز پر ہے۔ ہماری الٹراساؤنڈ مشینیں اور انفراریڈ ریز بھی اس سیارے کو مسلسل چیک کیا جا رہا ہے''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ہمایوں شیرازی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا ہمارے پاس کوئی ایسا سسٹم نہیں ہے جس سے اس مصنوعی سیارے کو لیبارٹری سے ہٹایا جا سکے''...... پریذیڈنٹ صاحب نے

پریشانی کے عالم میں ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''نو سر۔ سیارہ خلاء میں ہے اور ہمارے خلائی ریسرچ سینٹر سے ابھی تک ایک عام مصنوعی سیارہ بھی خلاء میں نہیں بھیجا گیا۔ جو کسی طریقے سے اس سیارے کو لیبارٹری کے مرکز سے ہٹا سکے''۔ ڈاکٹر ہمایوں شیرازی نے کہا۔

''ہمارے پاس ایسے طاقتور میزائل تو ہوں گے۔ کیا ان میزائلوں سے بھی اس مصنوعی سیارے کو تباہ نہیں کیا جا سکتا''۔ صدر مملکت نے کہا۔

''یس سر۔ ہمارے پاس پانچ سے دس ہزار کلومیٹر کے فاصلے پر مار کرنے والے جدید میزائل موجود ہیں لیکن سر یہ میزائل ایک ملک سے دوسرے ملک تک مار کرتے ہیں اور یہ زیادہ سے زیادہ ایک سو کلومیٹر کی بلندی تک پرواز کرتے ہیں۔ ایک سو پچاس کلو میٹر کے بعد خلاء شروع ہو جاتا ہے وہاں کشش ثقل ختم ہو جاتی ہے اور خلاء میں جانے والے میزائل ایک تو اپنے ٹارگٹس سے ہٹ جاتے ہیں دوسرا ان کا تمام مکینیکل اور الیکٹرونکس سسٹم بے کار ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم چاہیں بھی تو کسی بھی میزائل سے اس وار سیٹلائٹ کو تباہ نہیں کر سکتے''...... ڈاکٹر ہمایوں شیراز نے کہا اور صدر مملکت نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

''کیا لیزر گائیڈڈ میزائلوں سے بچنے کے لئے بھی آپ کے پاس کوئی ٹیکنالوجی نہیں ہے''...... صدر مملکت نے پوچھا۔

"نو سر۔ ہم نے ابھی اس سسٹم پر کام نہیں کیا"..... دو
طرف سے ڈاکٹر ہمایوں شیرازی نے ندامت بھرے لہجے میں کہا
"تب پھر آپ نے کیا کیا ہے۔ اب تک دنیا جدید سے جد
تر نظام اپنا رہی ہے اور ہم ابھی تک انہی پرانے اور فرسودہ سسٹم
سے کام چلا رہے ہیں۔ یہ ہے ہمارا دفاعی سسٹم۔ اگر آپ ا
ریڈ لیبارٹری کی حفاظت بھی نہیں کر سکتے تو ریڈ لیبارٹری بنانے
ضرورت ہی کیا تھی۔ اس لیبارٹری اور ایٹمی ٹیکنالوجی کے
ہماری قوم کے خون کا ایک ایک قطرہ قرض میں ڈبو دیا گیا ہے۔
مالی اور معاشی لحاظ سے بے حد کمزور تھے لیکن اس کے باوجود
نے ایٹمی طاقت بننے کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا تھا۔
کے باوجود بھی اگر ہم اپنی ایٹمی ٹیکنالوجی کی حفاظت نہ کر سکیں
ہماری اس ٹیکنالوجی کا کیا فائدہ۔ یہ ٹیکنالوجی ہم نے دشمنوں
دھاک جمائے رکھنے کے لئے حاصل کی تھی تاکہ دشمن ملک ہمار
ملک کی طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھ سکیں۔ برسوں سے ہم ا
ٹیکنالوجی اور ریڈ لیبارٹری دنیا والوں سے پوشیدہ رکھے ہوئے
اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ ریڈ لیبارٹری نہ صرف کسی دشمن ملک
کی نظروں میں آ گئی ہے بلکہ لیبارٹری کو باقاعدہ ٹارگٹ میں
لے لیا گیا ہے۔ لیبارٹری کو ٹارگٹ میں لینے کا مطلب جانتے ہیں
آپ۔ جس ملک نے ریڈ لیبارٹری کو ٹارگٹ میں لیا ہے وہ
پاکیشیا کو مکمل طور پر صفحۂ ہستی سے مٹا دے گا یا پھر ہمیں اپ

سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دے گا۔ ظاہر ہے جب ہمارے ایٹمی پلانٹ دشمنوں کے ٹارگٹ پر ہوں گے تو ہم ان کے سامنے کیسے سر اٹھا سکیں گے"...... صدر مملکت انتہائی غصیلے لہجے میں کہتے چلے گئے۔

"یس سر۔ میں سمجھ سکتا ہوں سر"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ہمایوں شیرازی نے دبے دبے سے لہجے میں کہا۔

"کیا سمجھ سکتے ہیں آپ۔ پورا ملک اور ملک کی سلامتی خطرے میں ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ نہ آپ وار سیٹلائٹ کو لیبارٹری کے مرکز سے ہٹا سکتے ہیں اور نہ اس سیارے کو کسی طرح تباہ کر سکتے ہیں۔ آپ بتائیں میں کیا کروں۔ اپنی قوم کو کیا جواب دوں گا۔ کیسے بچاؤں گا پاکیشیا کی عوام کو اس ناگہانی اور بھیانک تباہی سے"...... صدر مملکت کا غصہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"سر۔ میں نے لیبارٹری کی حفاظت کے لئے آئرن بلاک ریز بھی پھیلا دیں ہے جو کسی بھی ملک سے آنے والے میزائل کو لیبارٹری کی تباہی سے روک سکتی ہیں لیکن اس کے باوجود لیبارٹری میں خطرے کے سائرن بند نہیں ہو رہے ہیں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ہمایوں شیرازی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب تو یہی ہے نا کہ آئرن بلاک ریز بھی اس وار سیٹلائٹ کے میزائل لیبارٹری کی تباہی کو نہیں روک سکیں گے"۔ صدر مملکت نے کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہی ہے"...... ڈاکٹر ہمایوں شیرازی نے کہا۔

"کیا آپ کے دفاعی سسٹم سے یہ پتہ چلا ہے کہ وار سیٹلائٹ کس ملک کا ہے۔ کم از کم ہمیں یہ تو پتہ چلے کہ ہم کافرستان کے نشانے پر ہیں، اسرائیل کے یا کسی اور دشمن ملک کے"...... صدر مملکت نے کہا۔ ان کے لہجے میں بدستور پریشانی کا عنصر تھا۔

"نو سر۔ میں یہی کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن ابھی تک ہمیں اس سیٹلائٹ کے بارے میں کوئی انفارمیشن نہیں ملی ہے جس سے پتہ چل سکے کہ وار سیٹلائٹ کا تعلق کس ملک سے ہے"...... ڈاکٹر ہمایوں شیرازی نے بجھے بجھے سے انداز میں کہا۔

"بس تو پھر اب اس ملک کا اللہ حافظ ہے۔ اب میں اور کیا کہہ سکتا ہوں"...... صدر مملکت نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سر۔ آپ مایوس نہ ہوں۔ میں اور میرے ساتھی اس وار سیٹلائٹ کے بارے میں تفصیل جاننے اور اسے لیبارٹری کے مرکز سے ہٹانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ کاش ہمارے ساتھ سرداور ہوتے تو ہماری کوششیں جلد بار آور ہو جاتیں۔ لیکن پھر بھی ہم آخری لمحے تک کوشش کریں گے۔ ریڈ لیبارٹری اور ملک وقوم کو بچانا ہمارا اولین فرض ہے۔ اگر ہمارے پاس کوئی بھی آپشن نہ بچا تو ہم لیبارٹری بلیک ہول میں لے جا کر تباہ کر دیں گے۔ اس سے مختصر پیمانے پر تباہی تو ضرور ہو گی، ہزاروں انسان بھی ہلاک ہوں

گے لیکن پورا ملک تباہی سے ضرور بچ جائے گا"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ہمایوں شیرازی نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"بلیک ہول۔ بلیک ہول تو سمندروں میں پایا جاتا ہے۔ لیبارٹری کے نیچے اور پاکیشیا میں بلیک ہول کہاں سے آ گیا"۔ صدر مملکت نے حیران ہوکر کہا جیسے واقعی یہ ان کے لئے نئی بات ہو۔

"سر۔ جدید تقاضوں کے تحت اور کسی بھی بڑے خطرے سے ملک وقوم کو بچانے کے لئے ایٹمی پلانٹوں اور ایٹمی لیبارٹریوں کے نیچے جدید مشینوں سے مصنوعی بلیک ہولز بنائے جاتے ہیں تاکہ جب ایٹمی ری ایکٹر کے تباہ ہونے سے بچنے کی کوئی صورت باقی نہ رہے تو ان ری ایکٹرز کو ان مصنوعی بلیک ہولز میں گرا دیا جاتا ہے جو زمین کے نیچے چھ سات سو فٹ تک گہرائی میں ہوتے ہیں۔ ان بلیک ہولز میں گرا کر جو ایٹمی پلانٹ تباہ کئے جاتے ہیں اس سے زمین کا اندرونی حصہ متاثر ہوتا ہے اور بیرونی دنیا میں بھی دو سے تین سو کلو میٹر تک تباہی کے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ کسی بھی بڑے نقصان سے بچنے کے لئے چھوٹے نقصان برداشت کر لینا ہی دانش مندی ہوتی ہے۔ میں نے اور سرداور نے بھی لیبارٹری کے نیچے زمین میں ایک مصنوعی بلیک ہول تیار کر رکھا ہے۔ جہاں طاقتور بم لگے ہوئے ہیں ان بموں کے بلاسٹ ہوتے ہیں لیبارٹری کے نیچے زمین میں ایک بہت بڑا خلاء اوپن ہو جائے گا اور لیبارٹری مکمل طور پر اس خلاء میں گر جائے گی اگر ری ایکٹر

زمین کے نیچے ٹھوس چیز سے نہ ٹکرایا تو کوئی ایٹمی دھماکہ نہیں ہوگا اور جو نقصان ہو گا وہ صرف لیبارٹری اور لیبارٹری میں کام کرنے والے افراد کا ہی ہو گا اور زمین کی سطح پر کوئی تباہی نہیں آئے گی لیکن یہ سب ہم تب کریں گے جب ہمارے پاس اس وار سیٹلائٹ سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں رہے گا"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ہمایوں شیراز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ریڈ لیبارٹری کی تباہی سے بھی تو سراسر ملک و قوم کا نقصان ہے۔ ریڈ لیبارٹری کے ختم ہوتے ہی دشمن ہم پر حاوی ہو جائیں گے اور ہم ایسے نہیں تو ویسے مارے جائیں گے"...... صدر مملکت نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن ہم مسلمان ہیں اور ایک مسلمان سو دشمنوں پر بھاری ہوتا ہے۔ ہم ایٹمی جنگ تو شاید نہ جیت سکیں لیکن دوسری کسی بھی جنگ میں ہم مسلمانوں کے نہ تو حوصلے ختم ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ہم آسانی سے شکست کھا سکتے ہیں"...... ڈاکٹر ہمایوں شیرازی نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ ایٹمی صلاحیت نہ ہونے کی وجہ سے اگر دشمن نے ہمیں کمزور سمجھ کر ہم پر حملہ کرنے کی نادانی کی تو ہمارے ملک کا بچہ بچہ ان کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائے گا۔ اپنے ملک اور اپنی قوم کی سلامتی کے لئے ہم اپنے خون کا ایک ایک قطرہ بہا دیں گے"...... صدر مملکت نے بھی جذباتی

لہجے میں کہا۔

"اوکے سر۔ میں نے آپ کو خطرے سے آگاہ کر دیا ہے۔ میں اور میرے ساتھی اپنے طور پر کوششیں کرتے ہیں باقی سب ہم اللہ تعالٰی کی پاک ذات پر چھوڑ دیں گے۔ ہو گا وہی جو اس ذات پاک کو منظور ہو گا"...... ڈاکٹر ہمایوں شیرازی نے کہا۔

"بالکل۔ وہ ذات پاک غفور رحیم ہے وہ ہم پر اپنا فضل و کرم قائم رکھے گا تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ اوکے اب میں ہنگامی میٹنگ کال کر رہا ہوں آپ اپنی کوششیں جاری رکھیں اور جیسے ہی کوئی پیش رفت ہو اس سے مجھے فوراً آگاہ کریں۔ اور مجھ سے رابطہ میں رہیں"...... صدر مملکت نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوکے سر"...... ڈاکٹر ہمایوں شیرازی نے کہا۔

"اللہ حافظ"...... صدر مملکت نے دبنگ لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے ڈاکٹر ہمایوں شیرازی سے جواباً اللہ حافظ سن کر انہوں نے بڑے تھکے تھکے انداز میں رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

ان کے چہرے پر تفکرات اور سوچ و بچار کی گہری پرچھائیاں تھیں۔ ریڈ لیبارٹری کا کسی سیٹلائٹ کے ٹارگٹ میں ہونا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ وہ جانتے تھے کہ یہ خبر سن کر پوری حکومتی مشنری ہل جائے گی۔

صدر مملکت یہ بھی جانتے تھے اس بات کا جیسے ہی کسی کو پتہ

چلے گا پوری قوم ہل کر رہ جائے گی۔ لیکن صدر مملکت ایک
اور بردبار انسان تھے۔ وہ اس خوفناک خبر کو پھیلا کر ملک
دہلانا نہیں چاہتے تھے اس لئے وہ سوچ رہے تھے کہ وہ دفائی
شخصیات کو بلائیں اور انہیں موجودہ صورت حال سے آگاہ کر
ان سے ملک و قوم کی سلامتی کے لئے مشورہ کریں۔ وہ تھکے
سے ضرور دکھائی دے رہے تھے لیکن اتنی بڑی اور خوفناک خبر
کے باوجود بھی ان کے حوصلے بلند تھے۔ بے حد بلند۔

حصہ اول ختم شد

ونڈر لینڈ

حصہ دوم

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

سیاہ رنگ کے فلائنگ ہارس تیزی سے نیچے آ رہے تھے، پھر اچانک انہوں نے فلائنگ ہارس سے تیز چمک سی نکلتے دیکھی۔ لمبی لمبی سرخ رنگ کی بے شمار لکیریں بجلی کی سی تیزی سے انہیں اپنی طرف آتی ہوئی دکھائی دیں۔ یہ لہریں ایک انگلی جتنی موٹی اور تقریباً ایک فٹ لمبی تھیں۔

سرخ رنگ کی لکیریں ان کے اوپر سے گزرتی ہوئی دوسری طرف چلی گئیں اور پھر سرخ لکیریں دوسری طرف کافی فاصلے پر موجود ایک پہاڑی سے جا ٹکرائیں۔ دوسرے ہی لمحے ماحول انتہائی خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھا۔ انہوں نے اس پہاڑی کو ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں بکھرتے دیکھا۔ ایک تو پہلے ہی جزیرہ زلزلے سے لرز رہا تھا دوسرے اس بھیانک دھماکے نے جزیرے کو اور زیادہ لرزا دیا تھا اور اس بار پہاڑی کی لرزش اس قدر تیز تھی کہ ان سب کے

ہاتھ پتھروں اور چٹانوں کے کناروں سے چھوٹ گئے۔ وہ تیزی
سے نیچے کی طرف پھسلے لیکن انہوں نے بر وقت خود کو سنبھال لیا۔
فلائنگ ہارس اسی طرح لیزر لائٹ فائر کر رہے تھے اور جزیرے
پر جہاں جہاں لیزر گر رہی تھیں وہاں خوفناک دھماکے ہو رہے تھے
دھماکے اس قدر شدید اور زور دار تھے جیسے جزیرے پر باقاعدہ
میزائل برسائے جا رہے ہوں۔ بے شمار فلائنگ ہارس زائیں زائیں
کی آوازیں نکالتی ہوئی ان کے سروں پر سے گزرتے چلے گئے۔
یوں لگ رہا تھا جیسے فلائنگ ہارس سے انہیں چیک کر لیا گیا ہو لیکن
وہ جان بوجھ کر انہیں نشانہ نہ بنا رہے ہوں۔ عمران اور اس کے
ساتھیوں کے لئے پہاڑی پر جمے رہنا مشکل ہو رہا تھا۔ لرزتی ہوئی
چٹانوں سے بار بار ان کے ہاتھ چھوٹ رہے تھے۔ اس پوزیشن
میں وہ نہ اپنے سفری بیگوں سے اسلحہ نکال سکتے تھے اور نہ ہی
جیبوں میں سے۔

فلائنگ ہارس کی تعداد پچاس سے زیادہ معلوم ہو رہی تھی وہ اس
پہاڑی پر سے گزرتے ہوئے اس میدان کی طرف جا رہے تھے
جہاں وہ طیارے سے پیرا شوٹس کے ذریعے ڈراپ ہوئے تھے اور
پھر انہوں نے فلائنگ ہارس کے نچلے حصوں سے لینڈنگ راڈز باہر
آتے دیکھے۔ فلائنگ ہارس آہستہ آہستہ زمین پر اتر رہے تھے۔
زمین پر لینڈنگ کرتے ہوئے بلاسٹر لیزر فائرنگ رک گئی تھی۔
تھوڑی ہی دیر میں تمام فلائنگ ہارس زمین پر ٹک گئے۔ ان فلائنگ

ہارس کے اوپر درمیانی حصے میں نیلے رنگ کے گنبد نما بنے ہوئے
تھے۔ باقی اطراف میں رنگ برنگے بلب سپارک کر رہے تھے۔

''عمران۔ ہمارا اس پہاڑی پر ٹکے رہنا بہت مشکل ہو رہا ہے۔
ہمیں نیچے جانا ہو گا۔ اگر یہ پہاڑی ٹوٹ گئی تو ہم اس پہاڑی کے
ساتھ کھائی میں جا گریں گے''...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

''جس طرح ہاتھوں اور پیروں کے بل اوپر چڑھے تھے اسی
طرح احتیاط سے نیچے اترنے کی کوشش کرو''...... عمران نے تیز لہجے
میں کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ ہم نیچے نہیں جا سکتے۔ نیچے چٹانیں
لڑھک رہی ہیں۔ ان چٹانوں کے ساتھ ہم بھی نیچے چلے جائیں
گے اور پھر پہاڑی کا سارا ملبہ ہم پر آ گرے گا''...... صفدر نے کہا۔

''ان فلائنگ ہارس کی طرف دیکھیں''...... اچانک خاور نے
سرسراتی ہوئی آواز میں کہا اور وہ سب چونک کر میدان میں اترے
ہوئے بلیک فلائنگ ہارس کی طرف دیکھنے لگے۔ بلیک فلائنگ ہارس
کے نیچے خانے سے کھل رہے تھے جن میں سے فولادی سیڑھیاں
نکل کر باہر آ رہی تھیں۔ چند ہی لمحوں میں سیڑھیاں زمین سے آ
لگیں اور پھر انہوں نے ان سیڑھیوں پر سفید رنگ کی مشینی ٹانگیں
باہر آتے دیکھیں جو قدم قدم سیڑھیاں اتر رہی تھیں۔ چند ہی لمحوں
میں تمام بلیک فلائنگ ہارس سے سفید رنگ کے روبوٹ نکل کر باہر آ
گئے۔ ان روبوٹس کا قد کاٹھ انسانوں جتنا تھا لیکن وہ دور سے ہی

واضح طور پر مشینی انسان دکھائی دے رہے تھے۔ ان روبوٹس کے
جسم کے جوڑوں پر سرخ رنگ کی پٹیاں سی بنی دکھائی دے رہی
تھیں۔ روبوٹس کے سر پر سیاہ رنگ کے تکونے شیشے لگے ہوئے تھے
جن میں سرخ رنگ کے بلب جل بجھ رہے تھے۔ ان کی آنکھیں
بھی گول اور سرخ بلبوں جیسی تھیں جن سے سرخ روشنی نکل رہی
تھی۔ روبوٹس کے پہلوؤں میں بڑے بڑے ہولسٹر لگے ہوئے تھے
جن میں سیاہ دستوں والے بھاری اور چپٹے پسٹلز صاف دکھائی دے
رہے تھے۔

فلائنگ ہارس سے ایک ایک روبوٹ باہر آیا تھا جن کی تعداد
پچاس کے لگ بھگ تھی۔ وہ فلائنگ ہارس کے قریب سے گزر کر
اس پہاڑی کی طرف آ رہے تھے جس پر عمران اور اس کے ساتھی
چھپے ہوئے تھے۔ چند لمحوں میں روبوٹس پہاڑی کے سامنے آ کر
ایک ساتھ کاندھے سے کاندھا جوڑ کر کھڑے ہو گئے۔ ان سب کی
نظریں جیسے اسی پہاڑی پر مرکوز تھیں۔ پھر اچانک ان سب کے
ہاتھ ایک ساتھ حرکت میں آئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ ہولسٹروں
کی طرف بڑھا دیئے اور پھر انہوں نے نہایت تیزی سے اپنے
اپنے ہولسٹروں سے چپٹے پسٹل نکال لئے۔ ان پسٹل کا رنگ سیاہ تھا
البتہ ان کی نالیوں کے آگے سرخ رنگ کے بلب لگے ہوئے تھے۔
روبوٹس نے چپٹے پسٹلز نکالتے ہی ان کے رخ پہاڑی کی طرف کر
دیئے۔

"اوہ۔ روبوٹس اس پہاڑی کو اڑا دیں گے۔ جلدی کرو پہاڑی
کی دوسری طرف بڑھ جاؤ۔ ہری اپ"...... عمران نے تیز لہجے میں
کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ دوسری طرف تو کھائی ہے"...... خاور
نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو بھی ہے جلدی چلو اسی طرف"...... عمران نے تیز لہجے میں
کہا اور ہلتی ہوئی پہاڑی کی چٹانوں کے کناروں کو پکڑتا ہوا تیزی
سے چوٹی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس
کی تقلید کی۔ وہ بھی فوراً چوٹی کی طرف بڑھے اور پھر عمران کو چوٹی
کی دوسری طرف جاتے دیکھ کر وہ بھی اسی طرف چلے گئے۔ عمران
نے سر موڑ کر نیچے کھائی کی طرف دیکھا۔ کھائی بے حد گہری تھی اور
اسے گہرائی کا کوئی اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔ نیچے اندھیرا ہونے کی وجہ
سے کھائی کی گہرائی صاف طور پر دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ عمران
نے چٹان کے پیچھے سے سر نکال کر روبوٹس کی طرف دیکھا۔ روبوٹس
اسی پوزیشن پر کھڑے تھے۔ اچانک ان روبوٹس کے پسٹلز سے سرخ
رنگ کی روشنی سی نکل کر پہاڑی پر پڑنے لگی۔

"وہ پہاڑی پر ریڈ لیزر پھینک رہے ہیں۔ اب ہمارے پاس
کھائی میں کودنے کے سوا کوئی آپشن نہیں ہے۔ کود جاؤ کھائی
میں"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے
ہاتھوں اور پیروں کو زور سے جھٹکا دیا اور وہ پہاڑی سے الگ ہو

گیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ ہوا میں قلابازیاں کھاتا ہوا کھائی میں گرتا چلا گیا۔

"یہ۔ یہ عمران نے کیا کیا ہے"...... جولیا نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران کو اس طرح کھائی میں گرتے دیکھ کر اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں۔ ادھر جیسے ہی عمران نے کھائی میں چھلانگ لگائی صفدر نے بھی مخصوص انداز میں پہاڑی سے اپنے آپ کو اچھالا اور وہ بھی کھائی میں گرتا نظر آیا۔

جولیا اور اس کے ساتھی حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر انہیں کھائی میں گرتے دیکھ رہے تھے۔ وہ شاید خواب میں بھی نہیں سوچ سکتے تھے کہ عمران ان روبوٹس سے بچنے کے لئے خود کو اس طرح کھائی میں گرا سکتا ہے۔ کھائی کی گہرائی لامحدود تھی اور اس کھائی میں گرنا خودکشی کرنے کے ہی مترادف تھا اور عمران اور صفدر ایسا کریں گے یہ سوچ کر ان کے دماغوں کی رگیں پھٹنا شروع ہو گئی تھیں۔ عمران تو مشکل سے مشکل حالات میں بھی ہنسنے بولنے والا شخص تھا وہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال سکتا تھا اور اسے خود سے زیادہ اپنے ساتھیوں کی جان کی فکر ہوتی تھی جس کے لئے وہ موت سے بھی ٹکرا جاتا تھا اور اب ان مشینی انسانوں کا سامنے کرنے کی بجائے اس نے کھائی میں چھلانگ لگا دی تھی اور صفدر نے بنا سوچے سمجھے ہی عمران کے پیچھے چھلانگ لگا دی تھی پھر جب انہوں نے نعمانی کو بھی کھائی میں کودتے دیکھا تو انہیں اپنی سانسیں جیسے

اپنے سینوں میں اٹکتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

اچانک جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے پہاڑی یکلخت آگ کی طرح گرم ہو رہی ہو اسے اپنے ہاتھ پیر جلتے ہوئے معلوم ہوئے۔ یہی حال اس کے باقی ساتھیوں کا ہو رہا تھا۔ انہوں نے پہاڑی پر جگہ جگہ سے دھواں نکلتے دیکھا ساتھ ہی انہوں نے محسوس کیا جیسے پہاڑی سرخ ہو رہی ہو۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ پہاڑی گرم کیسے ہو رہی ہے"۔ خاور نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ سب چونکہ پہاڑی کی دوسری طرف تھے اس لئے وہ ان روبوٹس کو نہیں دیکھ سکتے تھے جو لیزر گنوں سے پہاڑی پر ریڈ لیزر پھینک رہے تھے۔ گرم ہوتی ہوئی پہاڑی پر انہیں ہاتھ پیر جمانے مشکل ہو رہے تھے۔ وہ نہایت بے چینی سے پہلو بدل بدل کر چٹانوں کے کنارے پکڑ رہے تھے لیکن پہاڑی پر تپش بڑھتی جا رہی تھی اور پھر پہاڑی سرخ ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر گرم ہو گئی تھی کہ ان کا پہاڑی پر رکا رہنا ناممکن ہو گیا اور پھر جولیا نے گرم ہوتی ہوئی چٹان چھوڑ دی وہ نیچے لڑھکی اور پھر الٹ کر کھائی میں گرتی چلی گئی۔ اس کے بعد تنویر اور خاور پھر ایک ایک کر کے وہ سب پہاڑی کی تپش برداشت نہ کر سکے اور اچھل اچھل کر کھائی میں گرتے چلے گئے۔ سب سے آخر میں صدیقی کھائی میں لڑھک گیا اور دوسرے لمحے بھک کی آواز کے ساتھ ہی پہاڑی جل کر راکھ بن گئی اور گرم راکھ کی ساری پہاڑی

جیسے اس کھائی میں گرتی چلی گئی۔

ایک تو کھائی کی گہرائی لامحدود تھی جس میں عمران اور اس کے ساتھی گرے تھے دوسرا اب پہاڑی راکھ بن کر اسی کھائی میں جا گری تھی جو آگ کی طرح گرم تھی اور جس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی جل کر راکھ ہو سکتی تھیں۔ جیسے ہی پہاڑی راکھ بن کر کھائی میں گری روبوٹس کی لیزر پسٹلز سے ریڈ لیزر نکلنا بند ہو گئیں۔ ان روبوٹس میں سے ایک روبوٹ ایسا تھا جس کے سینے پر سرخ رنگ کا دائرہ بنا ہوا تھا۔ یہ ایلڈم تھا ان روبوٹس کا انچارج ۔ پہاڑی راکھ بن کر جیسے ہی کھائی میں گری۔ ایلڈم نے اپنی لیزر گن ہولسٹر میں ڈالی اور کھائی کی طرف قدم بڑھانے لگا۔ پہاڑی کے غائب ہونے سے اب وہاں کھائی کا کنارہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ایلڈم چلتا ہوا کھائی کے کنارے پر آ گیا۔ کنارے پر آ کر وہ رکا اور اس نے جھک کر کھائی میں دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کی آنکھوں سے سرخ رنگ کی تیز روشنی سی نکل کر کھائی میں پڑ رہی تھیں لیکن کھائی بے حد گہری تھی اس لئے اس کی آنکھوں سے نکلنے والی روشنی کھائی میں مخصوص حد تک ہی جا رہی تھی۔ وہ چند لمحے آنکھوں سے سرخ روشنی کھائی کے کناروں پر ڈالتا رہا اور پھر وہ سیدھا ہوا اور مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''ریڈ لیزر نے اس پہاڑی کے ساتھ ان سب انسانوں کو بھی جلا کر راکھ بنا دیا ہے اور ان کی راکھ اس کھائی میں گر گئی ہے''۔

ایلڈم نے مشینی آواز میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا ہمیں کھائی میں جا کر ان کی لاشیں چیک کرنی ہیں''۔ ایک روبوٹ نے ایلڈم سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''اس کی ضرورت تو نہیں ہے کیونکہ کھائی بے حد گہری ہے۔ اگر پہاڑی کے راکھ ہونے سے پہلے ہی وہ کھائی میں گرے ہوں گے تب بھی ان کا زندہ رہنا ناممکن ہے اوپر سے اب ان پر پہاڑی کا گرم ملبہ بھی جا گرا ہے جو ان کی لاشیں بھی جلا دے گا لیکن ایم ایم کا حکم ہے کہ جب تک انہیں ہلاک کر کے ہم ان کی لاشیں نہ دیکھ لیں اس وقت تک واپس نہ آئیں اس لئے ہمیں اس کھائی میں جانا ہو گا۔ ہم ان کی لاشیں دیکھیں گے اور پھر واپس ونڈر لینڈ چلے جائیں گے''...... ایلڈم نے کہا۔

''او کے۔ کیا ہم سب کھائی میں جائیں گے''...... اسی روبوٹ نے پوچھا۔

''نہیں۔ تم یہیں رکو۔ میں ایک فلائنگ ہارس لے کر کھائی میں جاتا ہوں۔ وہاں اگر کوئی زندہ ہوا تو میں اسے ریڈ لیزر سے ہلاک کر دوں گا''...... ایلڈم نے مشینی انداز میں جذبات سے عاری لہجے میں کہا۔

''او کے۔ ہم یہیں انتظار کر رہے ہیں''...... اسی روبوٹ نے کہا اور پھر ایلڈم ایک فلائنگ ہارس کی طرف بڑھ گیا۔ یہ فلائنگ ہارس ایک بڑی اڑن طشتری جیسا تھا۔ وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے فلائنگ

ہارس کے اندر آ گیا۔ اندر سے فلائنگ ہارس ایک بڑے گول کمرے جیسا تھا جس کے چاروں طرف مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ وہاں چھوٹی بڑی سکرینیں بھی تھیں جن پر بیرونی مناظر دکھائی دے رہے تھے۔ ان مشینوں کے قریب گولائی میں بیس کرسیاں زمین پر نصب دکھائی دے رہی تھیں جن پر کوئی نہیں تھا۔ سامنے ایک بڑی سی سکرین تھی جس کے نیچے عمودی انداز میں ایک بڑا کنٹرول پینل تھا۔ کنٹرول پینل پر سینکڑوں بلب جل بجھ رہے تھے۔ بلبوں کے ساتھ کنٹرول پینل پر بے شمار بٹن، سوئچ اور ڈائل بھی دکھائی دے رہے تھے اور کنٹرول پینل کے درمیان میں ایک بڑا سا لیور بھی لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا جس سے فلائنگ ہارس کو کنٹرول کیا جاتا تھا۔

ایلڈم اس کنٹرول پینل کے سامنے آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے چند سوئچ آن کئے اور کنٹرول پینل پر لگے بٹن تیزی سے پریس کرنے لگا۔ اسی لمحے فلائنگ ہاؤس کے نیچے نکلی ہوئی سیڑھیاں سمٹنے لگیں۔ سیڑھیاں سمٹ کر جیسے ہی فلائنگ ہارس کے پیندے میں غائب ہوئیں پیندے پر فوراً ایک شیٹ سی پھیل گئی جس سے فلائنگ ہارس کا خلاء بند ہو گیا۔

ایلڈم نے مزید دو بٹن دبائے اور ایک ہاتھ سے لیور کو تھام لیا۔ اس نے لیور کو ذرا سی حرکت دی تو فلائنگ ہارس کے پیندے سے زوں زوں کی تیز آواز نکلنے لگی اور فلائنگ ہارس آہستہ آہستہ اوپر کی طرف اٹھنا شروع ہو گیا۔ کچھ بلندی پر آتے ہی فلائنگ

ہارس کے لینڈنگ راڈز بھی سمٹ کر پیندے میں غائب ہو گئے اور پھر فلائنگ ہارس آہستہ آہستہ اس کھائی کی طرف بڑھنے لگا جس میں ایلڈم نے جھانک کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے کی کوشش کی تھی۔

کھائی کا دہانہ بے حد بڑا تھا۔ فلائنگ ہارس اس دہانے پر آ گیا اور پھر اچانک فلائنگ ہارس کے پیندے سے جیسے روشنی کا سیلاب سا امنڈ پڑا۔ فلائنگ ہارس کے پیندے میں جیسے ہزاروں واٹ کی انتہائی طاقتور سرچ لائٹیں نصب تھیں جس کی تیز روشنی سے کھائی روشن ہو گئی تھی۔ چند لمحے فلائنگ ہارس دہانے پر رکا رہا اور پھر آہستہ آہستہ نیچے اترنا شروع ہو گیا۔ کھائی میں اترتے ہوئے فلائنگ ہارس کی زوں زوں کی آوازیں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔

عمران نے تیز عقابی نظروں سے کھائی کی سائیڈوں پر سیاہ رنگ کی لمبی لمبی جھاڑیاں دیکھ لی تھیں جو جٹاؤں کی طرح دیواروں سے لٹک رہی تھیں۔ ان جٹاؤں کو دیکھ کر عمران کو یقین تھا کہ ایسی جٹائیں کھائی کی گہرائی تک چاروں طرف دیواروں پر موجود ہوں گی۔ ایک طرف زلزلے سے پہاڑی لرز رہی تھی جو کسی بھی وقت ٹوٹ کر کھائی میں گرسکتی تھی اور وہ سب پہاڑی کے ساتھ اس کھائی میں گرتے تو یقیناً ان کی ہڈیوں کا بھی سرمہ بن جاتا اور پھر عمران نے روبوٹس کو بھی لیزر گنوں سے پہاڑی پر ریڈ لیزر پھینکتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اس لئے اس خطرناک اور یقینی موت سے بچنے کے لئے اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی تھی۔

گوکہ اس ترکیب پر عمل کرنا خطرے سے خالی تو نہیں تھا لیکن وہ عمران ہی کیا جو کسی خطرے سے گھبرا جائے۔ اس لئے اس نے

اپنے ساتھیوں سے کھائی میں کودنے کے آپشن پر بات کی اور کھائی میں چھلانگ لگا دی۔ وہ ہوا میں قلا بازیاں کھاتے ہوئے نیچے گرتا چلا جا رہا تھا۔ مخصوص انداز میں قلابازیاں کھاتا ہوا وہ کھائی کی دیوار کی طرف جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ خاصی گہرائی میں وہ ایک دیوار کے پاس پہنچا اور دیوار کے پاس آتے ہی اس نے دیوار پر اندھوں کی طرح ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔ اس نے ایک بار جٹاؤں کو پکڑا لیکن زور دار جھٹکے لگنے سے وہ جٹائیں ٹوٹ گئیں۔ عمران نے کوشش جاری رکھی وہ دیوار کے ساتھ سیدھا نیچے گرتا چلا جا رہا تھا۔ پھر اچانک اس کے ایک ہاتھ میں مضبوط جٹائیں آ گئیں۔ اسے ایک زور دار جھٹکا لگا۔ ایک لمحے کے لئے اسے اپنے کاندھے اکھڑتے ہوئے معلوم ہوئے لیکن اس نے جٹائیں مضبوطی سے پکڑ لی تھیں۔ وہ دیوار سے ٹکرایا اور دیوار سے جونک کی طرح چپک گیا۔ اسی لمحے اس اوپر سے صفدر کی چیخیں سنائی دیں۔ وہ سر اٹھا کر اوپر دیکھنے لگا جہاں سے صفدر قلابازیاں کھاتا ہوا نیچے آ رہا تھا۔

''صفدر۔ دیواروں کے ساتھ جھاڑیاں ہیں انہیں پکڑنے کی کوشش کرو''...... عمران نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ وہ سر اٹھائے صفدر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کھائی میں اس کی آواز دور تک لہراتی چلی گئی اور پھر صفدر نے شاید اس کی آواز سن لی تھی۔ وہ جسم کو زور دار جھٹکے دیتا اور قلابازیاں کھاتا ہوا کھائی کی دیوار کی طرف لے گیا اور پھر اس کا نیچے گرتا ہوا وجود ایک جھٹکے سے دیوار کے

ساتھ رک گیا۔ شاید وہ جناؤں جیسی لمبی لمبی شاخیں اس کے ہاتھ میں بھی آ گئی تھیں۔ ابھی صفدر سنبھل ہی رہا تھا کہ عمران نے نعمانی کو نیچے آتے دیکھا۔ عمران نے چیخ چیخ کر اسے بھی دیوار کی طرف جانے کے لئے کہا۔ چند لمحوں کے بعد نعمانی بھی ایک طرف دیوار سے چپک گیا تھا۔

"عمران صاحب کیا آپ ٹھیک ہیں"...... صفدر نے اونچی آواز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو عمران سے کافی بلندی پر تھا۔

"ہاں۔ میری فکر مت کرو۔ اوپر دیکھو جو بھی کھائی میں گرتا دکھائی دے اسے چیخ چیخ کر کھائی کی دیوار کی طرف آنے کا کہو۔ تم دونوں کے ہوتے ہوئے کسی کو بھی گہرائی میں نہیں گرنا چاہئے"۔ عمران نے تیزی سے کہا اس نے نرم اور لچکدار مگر مضبوط شاخوں کو اپنے دونوں ہاتھوں اور پھر پیروں پر اس انداز میں گھما کر رسیوں کی طرح لپیٹ لیا تھا کہ وہ ان پر اپنا بیلنس برقرار رکھ سکے۔ پھر عمران نے اپنا ایک ہاتھ شاخ سے الگ کیا اور کمر میں بندھے ہوئے سفری تھیلے کی طرف مڑ کر زپ کھول لی۔ اس نے تھیلے میں ہاتھ ڈالا اور تھیلے میں جیسے کچھ تلاش کرنے لگا۔

چند لمحوں کے بعد اس کا ہاتھ تھیلے سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سٹک نما فائر راڈ تھا اس فائر راڈ کو عموماً ایسی ہی گہری کھائیوں میں جلا کر نیچے پھینکا جاتا تھا تاکہ فائر راڈ کی تیز روشنی سے کھائی کی گہرائی کا اندازہ لگایا جا سکے۔ عمران نے فائر راڈ کا

ڈھکن اس سے الگ کیا اور فائر راڈ پر لگا ہوا مسالہ اس کے ڈھکن پر لگے مسالے سے رگڑا تو اچانک فائر راڈ میں چمک پیدا ہوئی اور راڈ کے سرے پر جیسے آتش بازی کا ایک انار سا پھوٹ پڑا۔ عمران نے جلتا ہوا راڈ نیچے گرا دیا۔ راڈ سے تیز روشنی پھوٹ رہی تھی جس سے کھائی کی دیواریں روشن ہو گئی تھیں۔ راڈ جلتا ہوا انتہائی نیچے چلا گیا اور کھائی کی گہرائی دیکھ کر عمران کی آنکھیں پھیل گئیں اسی لمحے اوپر سے جولیا کی تیز چیخ سنائی دی۔ عمران نے چونک کر فوراً سر اٹھایا اور جولیا کو نیچے آتے دیکھنے لگا۔ اس نے ایک بار پھر چیخ چیخ کر جولیا کو کھائی کی دیوار کی طرف جانے کے لئے کہا لیکن جولیا کھائی کے بالکل سنٹر میں تھی۔ عمران کی آواز سن کر اس نے اپنے جسم کو جھٹکے دیئے تاکہ دیوار تک پہنچ سکے اور جھپٹ کر جولیا کو پکڑ سکے لیکن ایسا نہ ہو سکا جولیا اس سے کافی فاصلے پر تھی۔ جولیا چیختی ہوئی اس کے قریب سے گزرتی چلی گئی اور پھر عمران نے جولیا کو انتہائی تیزی سے نیچے جاتے دیکھا اور اس کے بعد جولیا کی چیخیں معدوم ہوتی ہوئی ختم ہو گئیں۔ جولیا آن واحد میں کھائی کی گہرائی میں غائب ہو گئی تھی۔

جولیا کو اس طرح کھائی میں گرتا دیکھ کر عمران ساکت سا ہو کر رہ گیا۔ اس کے بعد اس نے اوپر سے چوہان اور پھر خاور کو نیچے گرتے دیکھا اس بار صفدر اور نعمانی چیخنے لگے وہ دونوں چیخ رہے تھے لیکن چوہان اور خاور جیسے ان کی آواز سن ہی نہیں رہے تھے۔ وہ

دونوں بھی برق رفتاری سے گہرائی میں چلے گئے اور پھر تو جیسے سیکرٹ سروس کے ممبران کا کھائی میں گرنے کا مقابلہ ہی شروع ہو گیا تھا۔ صفدر، نعمانی اور عمران چیخ چیخ کر انہیں اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے ان میں سے تنویر نے ان کی آوازیں سن لی تھیں اور اس نے بھی عمران، صفدر اور نعمانی کی طرح کھائی کی دیواروں سے نکلی ہوئی چٹانیں پکڑ لی تھیں لیکن ان کے بعد کوئی بھی ممبر کھائی کی دیواروں تک نہ آ سکا تھا اور وہ کھائی کی لامحدود گہرائیوں میں گر گئے تھے اور ان کی آوازیں معدوم ہو کر ختم ہو گئی تھیں۔ سب سے آخر میں صدیقی کھائی میں گرا تھا۔ صدیقی نے بھی ان کی آوازیں سن کر کھائی کے کناروں کی سرف آنے کی کوشش کی تھی۔ وہ صفدر کے قریب سے گزرنے لگا تو صفدر نے جھپٹ کر اسے پکڑنے کی کوشش کی صفدر کا ہاتھ صدیقی سے چھوا ضرور تھا لیکن وہ صدیقی کو نہ پکڑ سکا اور صدیقی بھی گہرائیوں میں گرتا چلا گیا۔ اب کھائی کی دیواروں کے ساتھ عمران، نعمانی، صفدر اور تنویر لگے ہوئے تھے جبکہ جولیا سمیت چار افراد کھائی کی گہرائیوں میں جا چکے تھے۔ جن کی اب انہیں چیخیں بھی سنائی نہیں دے رہی تھیں اسی لمحے اچانک انہوں نے اوپر سے اس پہاڑی کو الٹ کر کھائی میں گرتے دیکھا جس پر وہ اوپر چپکے ہوئے تھے۔

"دیواروں سے لگ جاؤ فوراً"...... عمران نے چیخ کر کہا اور وہ خود بھی تیزی سے دیوار کے ساتھ چپک گئے۔ پہاڑی کی گرم راکھ

نیچے گر رہی تھی جس کا زیادہ تر ملبہ کھائی کے درمیانی حصے میں گر رہا تھا لیکن اس کے باوجود راکھ کا کچھ حصہ عمران کو خود پر گرتا ہوا معلوم ہوا تو اس کے منہ سے بے اختیار سسکیاں سی نکلنے لگیں۔

"اوہ میرے خدا۔ یہ سب کیا ہو گیا ہے۔ عمران صاحب۔ ہمارے ساتھی"...... اوپر سے چند لمحوں کے بعد صفدر کی لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مس جولیا، کہاں ہیں آپ"...... تنویر نے اونچی آواز میں کہا۔ اس کی آواز گہرائی میں اترتی ہوئی معلوم ہو رہی تھی لیکن جواب میں کوئی آواز سنائی نہ دی۔

"خاور، صدیقی، چوہان۔ کیا تم ٹھیک ہو"...... صفدر نے کہا لیکن ان کی بھلا آواز کہاں سے آتی وہ بھی گہرائی میں جا چکے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے عمران صاحب۔ مس جولیا، خاور، صدیقی اور چوہان"...... نعمانی نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران خاموش تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ جواب کیوں نہیں دے رہے کہاں ہیں آپ"...... صفدر نے اسی انداز میں کہا لیکن عمران نے اب بھی کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو اس قدر گہرائی میں گرتے دیکھ کر جیسے گنگ سا ہو کر رہ گیا تھا۔ ایک تو اس کے ساتھی کھائی کی لامحدود گہرائی میں چلے گئے تھے اوپر سے ان پر پہاڑی کی راکھ بھی گر گئی تھی جس کا مطلب تھا کہ ان کے زندہ ہونے کا تصور بھی محال تھا۔

''عمران صاحب۔ جواب دیں۔ میرا دل گھبرا رہا ہے ہمارے ساتھی گہرائی میں چلے گئے ہیں اور اوپر سے ان پر پوری پہاڑی جا گری ہے کیا وہ سب''...... صفدر نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کچھ بولو عمران۔ پلیز کچھ بولو۔ تم خاموش کیوں ہو''...... تنویر نے بھی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں کیا بولوں''...... عمران نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

''عمران، جولیا کہاں ہے۔ مجھے اس کی آواز سنائی کیوں نہیں دے رہی۔ خاور، چوہان اور صدیقی بھی خاموش ہیں۔ کہاں ہیں وہ''۔ تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔

''وہ نیچے گر چکی ہے۔ میں نے صفدر اور نعمانی نے چیخ چیخ کر اسے کھائی کی دیواروں کی طرف آنے کا کہا تھا لیکن کوشش کے باوجود وہ دیواروں کی طرف نہ آ سکی تھی۔ جولیا کے ساتھ ساتھ خاور، چوہان اور صدیقی بھی اپنی کوششوں میں ناکام ہو گئے تھے''...... عمران نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہمارے ساتھی نہیں مر سکتے۔ تت۔ تت تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اگر وہ گہرائی میں گر رہے تھے تو تم نے انہیں بچایا کیوں نہیں''...... تنویر نے حیرت اور خوف سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اگر وہ پیرا ٹروپنگ کرتے تو بچ سکتے تھے۔ مگر''...... عمران نے

جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے عمران۔ میں اس کے لئے تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔ پہاڑی کی دوسری طرف روبوٹس تھے۔ ہم اس طرف جا کر ان کا مقابلہ کر سکتے تھے مگر تم نے ان سے ڈر کر کھائی میں چھلانگ لگا دی تھی۔ کیوں۔ ایسا کیوں کیا تھا تم نے۔ بولو۔ جواب دو''...... تنویر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''ان کے پاس لیزر گنیں تھیں۔ وہ پہاڑی کو دھماکے سے اڑا سکتے تھے۔ میں نے کھائی کی دیواروں پر لمبی شاخیں دیکھ لی تھیں۔ اگر میں ان شاخوں کو پکڑ سکتا تھا تو مجھے یقین تھا کہ تم سب بھی دیواروں پر اگی ہوئی شاخوں کو پکڑ لو گے۔ مگر''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ آج پہلی بار میں بھی آپ کے اس فیصلے پر اختلاف کروں گا۔ آپ نے کھائی میں چھلانگ لگانے سے پہلے ہمیں ان جناؤں کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ میں نے بھی اندھا دھند آپ کے پیچھے چھلانگ لگا دی تھی اگر میں آپ کو کھائی کے ساتھ جناؤں سے لٹکتا نہ دیکھتا تو شاید میں بھی نیچے جا گرتا۔ کھائی میں گرتا ہوا کوئی بھی انسان اپنے ہوش و حواس پر کیسے قابو پا سکتا ہے اگر آپ نے پہلے بتایا ہوتا تو سب مخصوص انداز میں کھائی میں چھلانگیں لگاتے لیکن آپ کھائی میں گرتے ہوئے ممبروں کو دیواروں تک پہنچنے کا کہہ رہے تھے۔ اس پوزیشن میں تو کوئی بھی

نیچے جا سکتا تھا۔ میں بھی اور آپ بھی''۔۔۔۔۔۔ صفدر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم نے بھی تو کھائی میں گرتے ہوئے خود کو سنبھال لیا تھا اور دیوار تک پہنچ گئے تھے اگر تم، تنویر اور نعمانی گرتے ہوئے اپنے ہوش و حواس میں تھے تو ان سب نے ایسا کیوں نہیں کیا۔ انہیں خوفناک سے خوفناک اور بد سے بدترین حالات میں سنبھلنے کی ٹریننگ ملی ہوئی ہے۔ وہ سب زیادہ کوشش کرتے تو بچ سکتے تھے''۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ تو کوئی بات نہ ہوئی عمران صاحب۔ کھائی میں کود کر غلطی آپ نے کی تھی۔ اسے اب آپ تسلیم نہ کریں تو یہ الگ بات ہے لیکن بہرحال جو بھی ہوا ہے غلط ہوا ہے۔ ہمارے چار ساتھی ایک ساتھ موت کے منہ میں چلے گئے ہیں جس کا ہم جتنا بھی افسوس کریں کم ہو گا''۔۔۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

''ان سب کی موت کا ذمہ دار عمران ہے۔ صرف عمران''۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتے انہیں اوپر سے زوں زوں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔

''اوہ۔ ایک فلائنگ ہارس کھائی میں اتر رہا ہے۔ روبوٹس شاید یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہمارا انجام کیا ہوا ہے''۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ جلدی کرو۔ خود کو ان جٹانوں کے پیچھے چھپا لو۔ کوشش کرو کہ فلائنگ ہارس سے تمہیں کوئی نہ دیکھ سکے۔ اس فلائنگ ہارس

کے اوپر سے کنارے ابھرے ہوئے ہیں۔ فلائنگ ہارس جیسے جیسے نیچے آئے اس کے اوپر چڑھنے کی کوشش کرنا۔ اب ہم اس کے ذریعے اوپر جائیں گے''۔۔۔۔۔۔ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور جلدی جلدی جٹانیں اپنے سامنے کرنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں اس نے گھنی شاخوں کے پیچھے خود کو اچھی طرح سے چھپا لیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ اسی لمحے اچانک فلائنگ ہارس کے نچلے حصے میں جیسے بے شمار سرچ لائٹیں روشن ہو گئیں۔ کھائی میں تیز روشنی پھیل گئی تھی۔

تیز روشنی میں ایک لمحے کے لئے عمران کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔ اس نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں کے بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو فلائنگ ہارس روشنی بکھیرتا ہوا آہستہ آہستہ نیچے آتا دکھائی دیا۔ فلائنگ ہارس آہستہ آہستہ دائرے کی شکل میں گھوم رہا تھا اور اس کے نیچے آنے کی رفتار بے حد کم تھی۔

سب سے اوپر صفدر تھا فلائنگ ہارس آہستہ آہستہ نیچے آ رہا تھا اور صفدر شاخوں میں چھپا ہوا غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔ چند ہی لمحوں میں دائرے میں گھومتا ہوا فلائنگ ہارس بالکل اس کے نزدیک آ گیا۔ صفدر نے فلائنگ ہارس کے نزدیک آنے پر اپنا سانس تک روک لیا تھا۔ اس نے شاخیں ہاتھوں اور پیروں کے گرد لپیٹ رکھی تھیں اور شاخوں پر لٹکا ہونے کے باوجود وہ بالکل ساکت تھا فلائنگ ہارس سے نکلنے والی زوں زوں کی تیز آواز سے صفدر کو

کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔ سچویشن ایسی
تھی کہ وہ اس تیز آواز سے بچنے کے لئے کانوں پر ہاتھ بھی نہیں
رکھ سکتا تھا۔ اس نے بے اختیار دانتوں پر دانت جماتے ہوئے اس
تیز آواز کو برداشت کرنا شروع کر دیا۔

فلائنگ ہارس کے پیندے سے نکلنے والی سرچ لائٹ جیسی تیز
روشنی کھائی کے درمیانی حصے سے گزر کر نیچے جاتی دکھائی دے رہی
تھی۔ چند ہی لمحوں میں فلائنگ ہارس صفدر نے اپنے سے چند فٹ
کے فاصلے سے گزر کر نیچے جاتے دیکھا اور پھر فلائنگ ہارس جیسے ہی
اس کے پیروں تک پہنچا وہ تیزی سے شاخوں سے نکلا اور فلائنگ
ہارس کے اوپر بنے ہوئے گول کنارے پر آ گیا۔ فلائنگ ہارس کے
درمیان میں ایک گنبد سا روشن تھا۔ صفدر تیزی سے گنبد کے قریب آ
گیا۔ اس کے فلائنگ کے اوپر آنے سے فلائنگ ہارس کے توازن
میں کوئی فرق نہیں آیا تھا اور صفدر فلائنگ ہارس کے ساتھ اینٹی
کلاک وائز گھومنے لگا۔ اس کے بعد تنویر فلائنگ ہارس کے اوپر آ
گیا۔ تھوڑے فاصلے پر نعمانی بھی اوپر تھا۔ فلائنگ ہارس میں موجود
روبوٹ کو شاید ان کے اوپر آنے کا کوئی علم نہیں ہوا تھا کیونکہ
فلائنگ ہارس اسی رفتار سے گھوم بھی رہا تھا اور کھائی میں لفٹ کے
انداز میں نیچے اترتا جا رہا تھا۔ اب بلیک فلائنگ ہارس تھوڑا اور نیچے
جاتا تو عمران بھی اس کے اوپر آ سکتا تھا۔

عمران اسے آہستہ آہستہ نیچے آتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ چند ہی لمحوں

میں فلائنگ ہارس اس کے چہرے کے عین سامنے چکر لگاتا ہوا
دکھائی دیا اور جیسے ہی فلائنگ ہارس عمران کے نزدیک آیا اچانک وہ
رک گیا۔ اب پوزیشن یہ تھی کہ فلائنگ ہارس ہوا میں معلق عین عمران
کی آنکھوں کے سامنے تھا اور اپنی مخصوص رفتار سے اینٹی کلاک
انداز میں گھوم رہا تھا۔ اچانک فلائنگ ہارس کے کناروں میں بھی
جیسے تیز روشنی بھر گئی۔ پہلے فلائنگ ہارس کے پیندے سے روشنی نکل
رہی تھی جو کھائی میں نیچے پڑ رہی تھی۔ اب کناروں سے نکلنے والی
تیز روشنی کھائی کی دیواروں پر بھی پڑنی شروع ہو گئی تھی اور اس تیز
روشنی میں شاخوں کے پیچھے چھپا ہوا عمران اندر موجود روبوٹ کو
صاف دکھائی دے سکتا تھا۔ فلائنگ ہارس جس طرح کھائی میں معلق
ہو گیا تھا عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے فلائنگ ہارس کے اندر
موجود روبوٹ نے اسے چیک کر لیا ہو۔ عمران کا دل بے اختیار
دھڑک اٹھا۔

گہرائی میں جاتے ہوئے جولیا نے ؏ ن، صفدر اور نعمانی کی چیختی ہوئی تیز آوازیں سنیں جو اسے چیخ چیخ کر کھائی کے کناروں کی طرف آنے کا کہہ رہے تھے اور کناروں پر موجود مضبوط شاخوں کو پکڑنے کا بتا رہے تھے۔ عمران کی آوازیں سن کر جولیا نے خود کو سنبھالا اور اس نے پیرا ٹروپنگ کے انداز میں قلابازیاں کھانا شروع کر دیں لیکن دیر ہو گئی تھی وہ تیزی سے نیچے گرتی چلی گئی اور اسے عمران، صفدر اور نعمانی کی آوازیں خود سے دور ہوتی ہوئی معلوم ہونے لگیں۔

کھائی واقع خوفناک حد تک گہری تھی نیچے اندھیرا تھا اور جولیا جس تیزی سے نیچے جا رہی تھی اسے اپنے دماغ پر قابو رکھنا مشکل ہو رہا تھا پھر اچانک وہ دھپ سے کھائی کی تہہ میں گری۔ ایک لمحے کے لئے اسے یوں محسوس ہوا جیسے نیچے گرتے ہی اس کے جسم کے

پرخچے اڑ گئے ہوں لیکن دوسرے لمحے اسے زمین نے جیسے اوپر کی طرف اچھال دیا۔ وہ بالکل اس انداز میں اوپر اچھلی تھی جیسے گیند زمین سے ٹکرا کر اچھلتی ہے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کھائی کی سطح ٹھوس ہونے کی بجائے ربڑ کی بنی ہوئی ہو۔ کچھ اوپر آتے ہی جولیا ایک بار پھر نیچے گئی اور اس نے اس بار خود کو نرم اور گیلی جھاڑیوں پر گرتا ہوا محسوس کیا۔ وہ تھوڑا سا اور اچھلی اور پھر جب دوبارہ گری تو وہ جیسے نرم جھاڑیوں پر عمودی انداز میں نیچے کی طرف گھستی چلی گئی۔ پھر چھپاکا ہوا اور جولیا نے خود کو پانی میں گرتے ہوئے محسوس کیا۔ تیزی سے گھست کر اوپر سے آنے کی وجہ سے وہ پانی کی گہرائی میں چلی گئی لیکن پانی میں گرتے ہی اس نے خود کو فوراً سنبھال لیا۔ اس نے سانس روکا اور پانی میں تیزی سے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیئے۔ وہ مخصوص انداز میں ہاتھ پیر مارتی ہوئی اوپر اٹھ رہی تھی۔

چند ہی لمحوں میں اس کا سر پانی کی سطح سے باہر آ گیا اور وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ وہاں گھپ اندھیرا تھا۔ وہ سر گھما گھما کر چاروں طرف دیکھ رہی تھی لیکن اس گھپ اندھیرے میں اسے وہاں بھلا کیا نظر آ سکتا تھا۔ اس قدر بلندی سے گرنے کے باوجود وہ معجزاتی طور پر زندہ بچ گئی تھی۔ یہ سوچ کر اس کے جسم میں سرشاری کی لہریں دوڑتی چلی جا رہی تھیں۔ ورنہ اس قدر گہرائی میں گر کر یقیناً اس کی ہڈیوں کا بھی سرمہ بن جاتا۔ ابھی جولیا ادھر ادھر

دیکھ ہی رہی تھی کہ اسے ایک لہراتی ہوئی چیخ سنائی دی۔ پھر اچانک اسے چند شاخیں ٹوٹنے کی آوازیں سنائی دی اور پھر جیسے کوئی شاخوں کو توڑتا ہوا چھپاکے سے اس کے کچھ فاصلے پر پانی میں آ گیا۔

"اوہ۔ یہ تو چوہان کی آواز تھی"...... جولیا کے منہ سے نکلا۔ اس نے فوراً سانس روکا اور پانی میں ڈبکی لگا دی اور تیزی سے ہاتھ پاؤں مارتی ہوئی اس طرف تیرنے لگی جس طرف اس نے چوہان کے پانی میں گرنے کی آواز سنی تھی۔ جولیا پانی کے اندر ادھر ادھر تیرتی ہوئی تیزی سے اندھوں کی طرح ہاتھ مار رہی تھی جیسے چوہان کو ڈھونڈ رہی ہو پھر اچانک اس کے ہاتھ میں چوہان کا ہاتھ گیا۔ جولیا اس کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے اوپر اٹھنے لگی۔ چند ہی لمحوں میں ان دونوں کے سر پانی کی سطح پر تھے۔

"مس جولیا۔ یہ آپ ہیں"...... چوہان نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ شکر ہے تمہاری جان بچ گئی۔ آؤ ہمیں پیچھے ہٹنا ہوگا۔ اگر اوپر سے کوئی اور ہماری طرح گرتا ہوا آیا اور ہم سے ٹکرا گیا تو ہمارے ساتھ وہ بھی مارا جائے گا"...... جولیا نے کہا اور وہ دونوں تیزی سے پیچھے ہٹ آئے۔

"لیکن اس قدر گہرائی میں ہم بچ کیسے گئے۔ وہ نرم جگہ کیسی تھی اور پھر یہ پانی"...... چوہان نے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت

تھی جیسے خود کو اور جولیا کو زندہ پا کر اسے یقین ہی نہ ہو رہا ہو۔

"یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر خاص کرم ہو گیا ہے چوہان۔ ہمیں یقینی موت سے بچانے والی وہی ذات پاک ہے ورنہ اس قدر گہرائی میں گر کر زندہ رہنے کا خیال بھی محال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے جس نے ہماری جان بچائی ہے۔ وہ واقعی مسبب الاسباب ہے"...... جولیا نے بڑے خلوص اور بڑے انکسارانہ انداز میں کہا۔ اسی لمحے ایک اور چیخ سنائی دی پھر جھاڑیاں ٹوٹیں اور پھر کوئی جھاڑیوں پر پھسلتا ہوا نیچے آیا اور پانی میں آ گرا۔

"یہ صدیقی ہے آؤ۔ اسے بھی پانی سے نکالنا ہے"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ دونوں ایک ساتھ پانی میں ڈبکی لگا گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ صدیقی کو پکڑ کر باہر لے آئے۔ خود کو محفوظ اور زندہ سلامت پا کر صدیقی کی حالت بھی جولیا اور چوہان جیسی ہو رہی تھی۔ جولیا اسے لے کر پیچھے ہٹ آئی تھی تاکہ اگر کھائی میں کوئی اور گرے تو وہ سیدھا ان کے اوپر نہ گر سکے۔ پھر جولیا نے کچھ سوچ کر اپنے سفری بیگ کو کاندھوں سے اتارا اور اسے کھول لیا۔ اس نے بیگ سے ایک فائر راڈ نکال کر روشن کر لیا۔ فائر راڈ کی روشنی میں انہوں نے خود کو ایک سرنگ نما نالے میں پایا۔ کھائی کی طرف ایک ڈھلان سی بنی ہوئی تھی جو سیاہ جھاڑیوں کی تھی۔ جھاڑیاں وہاں اس قدر پھیلی ہوئی تھیں کہ اوپر سے گرنے والا پہلے ان جھاڑیوں پر گرتا تھا اور پھر وہ پھسلتا ہوا اس نالے میں آ جاتا تھا۔ جھاڑیاں چونکہ آدھی سے

زیادہ پانی کے اندر تھیں اس لئے بے حد نرم و ملائم تھیں اسی لئے ان جھاڑیوں پر گرنے والا ربڑ کی طرح اچھلتا تھا اور پھر پھسلتا ہوا نیچے آ جاتا تھا۔ کچھ دیر بعد انہوں نے خاور کو ان جھاڑیوں پر گر کر پانی میں ڈوبتے اور پھر ابھرتے ہوئے دیکھا۔ یہ بھی ان کی خوش قسمتی تھی کہ وہ وقفوں وقفوں سے نیچے گرے تھے۔ اگر وہ ایک ساتھ گرتے تو آپس میں ہی ٹکرا کر ان کی ہلاکت یقینی ہو جاتی۔

"خدا کی پناہ۔ اس قدر گہرائی۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم بلیک ہول میں آ گرے ہوں اور اب ہم یہاں سے کبھی نہیں نکل سکیں گے"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی۔ اس کھائی کی گہرائی سینکڑوں فٹ ہو گی"۔ صدیقی نے کہا۔

"لیکن اب اس قدر گہری کھائی سے ہم نکلیں گے کیسے"۔ چوہان نے کہا۔

"جیسے بھی ہو گا ہم نکل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس قدر بلندی سے گرنے کے باوجود اگر ہمیں زندہ اور محفوظ رکھ سکتا ہے تو وہ ہمارے یہاں سے نکلنے کا کوئی سبب بھی بنا دے گا"...... صدیقی نے کہا۔

"ہم چار افراد گہرائی میں پہنچے ہیں۔ عمران صاحب، صفدر، تنویر اور نعمانی کھائی کی دیواروں پر لٹکے ہوئے ہیں۔ وہ شاید اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئے تھے اور ہم کوشش کے باوجود دیواروں تک نہیں پہنچ سکے تھے"...... خاور نے کہا۔

"کھائی کی گہرائی بے حد زیادہ ہے۔ اب نہ ہماری آوازیں ان تک پہنچ سکتی ہیں اور نہ ہی ان کی آوازیں ہمیں سنائی دے سکتی ہیں۔ وہ تو یہی سوچ رہے ہوں گے کہ اس قدر گہرائی میں گر کر ہماری ہڈیوں کا بھی سرمہ بن گیا ہو گا"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں کسی طرح انہیں بتانا ہو گا کہ ہم سب زندہ ہیں ورنہ وہ ہمیں یہیں چھوڑ کر آگے بڑھ جائیں گے"...... خاور نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید بات ہوتی انہوں نے جھاڑیوں پر راکھ کا ڈھیر گرتے دیکھا۔ راکھ دیکھ کر وہ سرنگ کے نالے میں تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

"یہ شاید اسی پہاڑی کی راکھ ہے جس سے ہم چپکے ہوئے تھے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن پہاڑی راکھ کیسے بن گئی۔ پہاڑی کی چٹانیں اس قدر سرخ اور گرم ہو رہی تھیں جیسے اس کے اندر لاوا ابل رہا ہو"۔ خاور نے کہا۔

"میرے خیال میں اس پہاڑی کو روبوٹس نے ہی کسی سائنسی ہتھیار سے راکھ بنایا ہے ورنہ عمران اس طرح کھائی میں چھلانگ نہ لگاتا"...... جولیا نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جولیا نے فائر راڈ کو بجھتے دیکھ کر ایک اور فائر راڈ نکالا اور اسے جلا لیا۔ سامنے جھاڑیاں راکھ سے ڈھک گئی تھیں اور اوپر سے مسلسل راکھ نیچے گر رہی تھی جس سے اس طرف نالے نما غار کا دہانہ بند

ہوتا جا رہا تھا۔ چند ہی لمحوں میں کھائی والا دہانہ راکھ سے مکمل طو
پر ڈھک گیا۔

''اوہ۔ یہ راستہ تو بند ہو گیا ہے۔ اب''...... چوہان نے تشویش
بھرے لہجے میں کہا۔ جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔
فائر راڈ اونچا کر کے سرنگ کا جائزہ لے رہی تھی جو خاصی چوڑی تھی
اور دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ سرنگ آدھی سے زیادہ
پانی سے بھری ہوئی تھی۔ پانی رکا ہوا نہیں تھا لیکن اس کے چلنے کی
رفتار بے حد سست تھی۔ شاید سمندر کا پانی جزیرے کی دراڑوں سے
اس سرنگ میں آ رہا تھا اور آگے بڑھتا جا رہا تھا۔

''اب ہمیں اس سرنگ میں ہی آگے جانا پڑے گا۔ پانی جس
طرح آگے جا رہا ہے کہیں نہ کہیں سے ہمیں باہر جانے کا کوئی نہ
کوئی راستہ ضرور مل جائے گا''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن یہ سرنگ نہ جانے کتنی طویل ہے اور آگے اس کا دوسرا
سرا کہاں ہو۔ ہم اپنے ساتھیوں تک کیسے پہنچیں گے''...... نعمانی نے
کہا۔

''پہلے ہمیں اس گہرائی سے باہر جانا ہو گا۔ ایک بار ہم گہرائی
سے باہر نکل گئے تو ہم ساتھیوں کو ٹرانسمیٹر کال کر کے اپنے پاس
بلائیں گے یا پھر ان کے پاس چلے جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''اس گہرائی میں ٹرانسمیٹر سگنل ملیں گے نہیں ورنہ ہم عمران
صاحب کو اپنی خیریت سے مطلع کر دیتے اور انہیں ہماری فکر ختم ہو

جاتی''...... صدیقی نے کہا۔

''وہ شاخوں سے لٹکے ہوئے ہیں۔ ان شاخوں کی مدد سے وہ
اوپر بھی پہنچ جائیں گے۔ روبوٹس نے جس طرح پہاڑی کو راکھ بنایا
ہے انہیں قطعی یقین ہو گیا ہو گا کہ ہم سب بھی اس پہاڑی کے
ساتھ راکھ بن گئے ہوں گے''...... خاور نے کہا۔

''مس جولیا۔ آپ نے ایک بات نوٹ کی''...... اچانک چوہان
نے کہا۔

''کون سی بات''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

''ہم سینکڑوں فٹ کی گہرائی میں ہیں لیکن اس کے باوجود ہم
یہاں آسانی سے سانسیں لے رہے ہیں۔ اس قدر گہرائی میں
آکسیجن کا ہونا غیر فطری سی بات ہے لیکن جس طرح ہم یہاں
سانسیں لے رہے ہیں مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم زمین کی
گہرائی میں نہیں بلکہ سطح پر ہوں''...... چوہان نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ یہاں اچھی خاصی آکسیجن موجود ہے اور قدرے
ہوا بھی محسوس ہو رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ سرنگ آگے
سے بند نہیں ہے۔ آگے ایسے راستے ضرور ہیں جہاں سے ہوا
باقاعدگی سے نیچے آ رہی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تو پھر ہمیں یہاں رک کر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔
دن کا وقت ہے ہمیں کہیں نہ کہیں روشنی دکھائی دے سکتی ہے ورنہ
رات کے اندھیرے میں ہم اندھوں سے بھی بدتر ہو جائیں

گے''...... صدیقی نے کہا۔

''چلو۔ آگے دیکھتے ہیں''...... جولیا نے کہا اور پھر وہ سرنگ میں دوسری طرف تیرنا شروع ہو گئے۔ فائر راڈ زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ تک جلتا تھا پھر بجھ جاتا تھا۔ ان سب کے پاس فائر راڈز کی کمی تو نہیں تھی لیکن وہ آنے والے وقت کی ضرورت کے تحت ان کا کم سے کم استعمال کرنا چاہتے تھے۔ ویسے بھی انہوں نے دیکھ لیا تھا سرنگ بے حد کشادہ تھی اور دور تک سیدھی جا رہی تھی۔ اگر کسی طرف موڑ بھی ہوتا تو وہ پانی کے بہاؤ کے تحت اس طرف مڑ سکتے تھے۔ سرنگ میں پانی کی سطح برابر تھی۔ ان کے پیر زمین سے نہیں لگ رہے تھے۔ وہ ہاتھ پیر مارتے ہوئے تیرتے جا رہے تھے جب تھک جاتے تو وہ اپنے جسم ڈھیلے چھوڑ دیتے اور پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہتے جاتے تھے۔ اسی طرح وہ آگے کئی موڑ مڑے تھے۔ ایک دو جگہوں پر انہوں نے تنگ موڑ محسوس کئے تھے وہاں انہوں نے فائر راڈز روشن کر لئے تھے تاکہ وہ موڑ دیکھ کر احتیاط سے اس سے گزر سکیں۔

سرنگ شیطانی آنت کی طرح تھی جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ کئی جگہوں پر انہیں دراڑیں دکھائی دی تھیں مگر وہ دراڑیں اس قدر تنگ تھیں کہ ان سے گزرنا ان کے لئے ممکن ہی نہیں تھا البتہ ان دراڑوں سے آتی ہوئی ہوا انہیں اطمینان دلا رہی تھی کہ کم از کم وہ یہاں دم گھٹنے سے ہلاک نہیں ہوں گے اور یہ بھی

ی خوش قسمتی تھی کہ پانی میں گرنے کے بعد سے ابھی تک انہیں ین میں ذرا سی بھی لرزش محسوس نہیں ہوئی تھیں۔

''اس طرح تو ہم بھٹکتے ہی رہ جائیں گے۔ نجانے یہ سرنگ ب اور کہاں ختم ہو گی''...... صدیقی نے کہا۔

''اس کے سوا ہم اور کر بھی کیا سکتے ہیں۔ سطح زمین پر ہوتے تو ر بات تھی اب زمین کے نیچے ان بھول بھلیوں میں کہیں نہ کہیں تو یں راستہ تلاش کرنا ہی ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''اس دوران ہمارے ساتھی نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچ جائیں ے''...... خاور نے کہا۔

''وہ ہمارے بغیر کہیں نہیں جائیں گے۔ تم ان سب کو اچھی طرح سے جانتے ہو جب تک وہ ہماری لاشیں نہ دیکھ لیں اس قت تک انہیں یقین ہی نہیں ہو گا کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں خاص طور پر عمران کو تو بالکل بھی نہیں''...... جولیا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''تو کیا آپ کے خیال میں وہ ہمیں دیکھنے کے لئے کھائی میں نیچے آئیں گے''...... چوہان نے کہا۔

''ہو سکتا ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو وہ ہمارا اوپر آنے کا انتظار ضرور کریں گے''...... جولیا نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''ارے۔ وہ دیکھیں روشنی''...... اچانک خاور نے کہا اور وہ ب چونک کر اوپر دیکھنے لگے انہیں ایک جگہ روشنی کی ایک لکیر دکھائی دی۔ جو دراڑوں سے گزرتی ہوئی آ رہی تھی۔ روشنی بے حد

مدھم تھی لیکن انہوں نے صاف محسوس کیا کہ وہ دن کی روشنی ہے۔

"لو۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے اور ہمارے باہر جانے کا انتظام ہو گیا ہے"...... جولیا نے کہا اور اس نے بیگ سے فائر راڈ نکال کر جلا لیا۔ فائر راڈ کی تیز روشنی میں انہیں دائیں طرف ایک تنگ دراڑ نظر آئی۔ اس دراڑ کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے زلزلے سے چٹانوں کے حصے ٹوٹ کر الگ ہو گئے ہوں۔ وہاں بڑے بڑے پتھر اور چٹانیں باہر کی طرف نکلی ہوئی تھیں۔

"آؤ۔ ہم اس دراڑ سے باہر جائیں گے"...... جولیا نے کہا اور تیرتی ہوئی دراڑ کی طرف بڑھنے لگی۔ اس نے ایک پتھر کا کنارہ پکڑا اور بازوؤں کے بل اوپر اٹھنے لگی۔ اس پتھر پر چڑھ کر وہ دوسرے پتھروں پر چڑھتی ہوئی دراڑ میں آ گئی۔ یہ دیکھ کر چوہان، خاور اور صدیقی بھی پتھروں پر چڑھنے لگے۔ چند لمحوں کے بعد وہ سب اس دراڑ میں تھے۔

"تنگ اور بے حد خطرناک دراڑ ہے۔ دوبارہ زلزلہ آیا تو ان چٹانوں میں پس کر ہماری ہڈیوں کا بھی سرمہ بن جائے گا"۔ صدیقی نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اب بھی تو ہم موت کے منہ میں ہی ہیں۔ ایک جگہ رک کر موت کا انتظار کرنے کی بجائے کیوں نہ موت کا مقابلہ کیا جائے۔ بچنے کی کی کوشش کئے بغیر مرنا بھیانک ہوتا ہے اور کوشش کرتے ہوئے موت آجائے تو اور بات ہوتی

ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اب اوپر کھلا آسمان نظر آ رہا ہے۔ شاید ہمارے ساتھیوں میں سے کسی کے ٹرانسمیٹر کا سگنل مل جائے۔ آپ کہیں تو میں یہ کوشش کروں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے خاور۔ یہاں زلزلے اور آفٹر شاکس جس کثرت سے آتے ہیں ان سے ہمیں بچنا ہے اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو سکے ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔ اپنے ساتھیوں سے گہرائی سے باہر نکل کر بھی رابطہ ہو سکتا ہے"...... جولیا نے سنجیدگی سے کہا۔

"او کے"...... خاور نے کہا اور جولیا دراڑ سے نکلے ہوئے پتھروں کے کنارے پکڑ کر اوپر چڑھنے لگی۔ وہ احتیاط سے دراڑوں کی دونوں سائیڈوں پر ہاتھ اور پیر جماتی ہوئی اوپر جا رہی تھی تاکہ پتھر پھسلنے یا ٹوٹنے کی وجہ سے وہ نیچے نہ گر سکے۔ جیسے ہی وہ چند فٹ اوپر گئی اس کے پیچھے اس کے تینوں ساتھیوں نے بھی اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔

تنگ دراڑ ہونے کی وجہ سے وہ دونوں طرف ہاتھ پیر جما کر اوپر جا رہے تھے۔ جس سے انہیں زیادہ دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑ رہا تھا۔ پتھر اس حد تک دراڑوں سے باہر نکلے ہوئے تھے کہ وہ ان پر آسانی سے ہاتھ پاؤں جما سکتے تھے۔ انہیں صرف خطرہ تھا تو آفٹر شاکس سے جو انہیں ان دو دیواروں کے درمیان بھینچ بھی سکتے

تھے اور ان پر اوپر سے لاکھوں ٹن ملبہ بھی گرا سکتے تھے۔ ان دو
صورتوں میں ان کی ہلاکتیں یقینی تھیں۔ وہ نہایت آہستہ روی
پتھروں پر ہاتھ پیر جماتے ہوئے اوپر جا رہے تھے۔ خطرہ کسی
وقت ان کے سروں پر آ سکتا تھا اس لئے وہ اوپر چڑھتے ہوئے
کی دعائیں مانگ رہے تھے اور قرآنی آیات کا مسلسل ورد کر
تھے۔

ڈاکٹر ایکس نے مخصوص سیٹی کی آواز سن کر ریموٹ کنٹرول کا بٹن پریس کیا تو پینٹنگ دیوار میں دھنس گئی اور اس کی جگہ سکرین باہر آ گئی۔ دوسرے بٹن کے پریس ہونے پر ونڈر لینڈ کا مخصوص نشان نیلے ہاتھ اور گلوب دکھائی دیا اور پھر سکرین پر ایم ایم نمودار ہو گیا۔

''یس ایم ایم''...... ڈاکٹر ایکس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر ایکس۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں آپ کو ایک ضروری رپورٹ دینی ہے''...... ایم ایم نے مخصوص مشینی آواز میں کہا اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں سن کر ڈاکٹر ایکس بے اختیار چونک پڑا۔

''پاکیشیائی ایجنٹ۔ اوہ۔ کیا رپورٹ ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے چونکتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

''سیٹلائٹ تھری سکس کی رپورٹ ہے کہ ایک سی ون تھری طیارہ بلیک گراس جزیرے کی طرف آیا تھا۔ اس طیارے میں بارہ افراد موجود تھے۔ جن میں سے دو کا تعلق گرین لینڈ سے تھا اور وہ پائلٹ اور کو پائلٹ تھے اور طیارے میں موجود باقی آٹھ افراد پاکیشیائی تھے۔ گرین لینڈ کے طیارے نے بلیک گراس جزیرے پر ایک ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کی تھی اور پھر طیارے سے آٹھ چھاتہ بردار وہاں کود گئے۔ سیٹلائٹ تھری سکس نے ان آٹھ افراد کی سکیننگ کی تھی اور ان کے چہرے واضح کئے تھے جس کے مطابق وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں''...... ایم ایم نے کہا۔

''پاکیشیائی ایجنٹ بلیک گراس جزیرے تک کیسے پہنچ گئے۔ اوہ۔ بیڈ۔ ویری بیڈ۔ اور تم نے کیا کارروائی کی ہے ان کے خلاف۔ وہ جس طیارے میں تھے اس طیارے کو تم نے تباہ کیوں نہیں کیا۔ کیا بلیک گراس تمہاری رینج سے باہر ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نو ڈاکٹر ایکس۔ بلیک گراس میری رینج میں ہے۔ میں اس طیارے کو تباہ کر سکتا تھا لیکن سیٹلائٹ تھری سکس کی سکیننگ میں کچھ وقت لگ گیا تھا اور طیارہ ان آٹھ افراد کو وہاں ڈراپ کر کے واپس چلا گیا تھا''...... ایم ایم نے کہا۔

''طیارہ واپس گیا تھا وہ لوگ تو پیرا شوٹوں کے ذریعے بلیک گراس پر اترے تھے، ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے تم نے اور

تم نے یہ معلوم کیا ہے کہ وہ بلیک گراس جزیرے پر کیوں آئے ہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے اسی انداز میں کہا۔

''میں نے ان کی ہلاکت کے لئے ایلڈم اور اس کی روبوفورس بھیج دی ہے ڈاکٹر ایکس۔ روبوفورس فلائنگ ہارس میں گئی ہے۔ وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو بلیک گراس میں ڈھونڈ لیں گے اور انہیں فوراً ہلاک کر دیں گے۔ میں نے روبوفورس کے کمانڈر ایلڈم کو حکم دیا ہے کہ وہ ان سب کو ایک ساتھ ہلاک کرے اور جب تک ان کی لاشیں چیک نہ کر لے واپس نہ آئے''...... ایم ایم نے کہا۔

''ایلڈم کی طرف سے کیا رپورٹ ملی ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے جبڑے بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''ایلڈم نے ابھی چند لمحے قبل ہی رپورٹ دی ہے کہ آٹھ افراد ایک پہاڑی پر چڑھ رہے تھے جن کے تین اطراف گہری کھائیاں تھیں بلیک گراس میں شدید زلزلہ آ رہا تھا۔ ایلڈم کے حکم سے فلائنگ ہارس نے اس پہاڑی کی دوسری طرف ریڈ لیزر فائر کئے تھے جس سے وہاں موجود دوسری پہاڑیوں کو تباہ کر دیا گیا تا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس طرف نہ جا سکیں۔ پھر فلائنگ ہارس وہاں اتارے گئے اور ایلڈم اپنی فورس کے ساتھ بلیک ہارسز سے باہر آ گیا اور اس نے تمام روبوفورس کے ساتھ مل کر ریڈ لیزر گنوں سے اس پہاڑی پر ریڈ ریز فائر کرنا شروع کر دی۔ جس سے پہاڑی جل کر راکھ بن گئی۔ اس کے ساتھ ہی پہاڑی پر موجود پاکیشیائی ایجنٹ

بھی جل کر راکھ ہو گئے اور پھر وہ پہاڑی ایک گہری کھائی میں گری۔ گو کہ ایلڈم کو یقین ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس پہاڑی کے ساتھ ہی جل کر ہلاک ہو گئے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ ایک فلائنگ ہارس اس کھائی میں لے جا رہا ہے تاکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی جلی ہوئی لاشیں چیک کی جا سکیں۔ میں نے ایلڈم کو حکم دیا ہے کہ وہ مجھے ان تمام پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشوں کے جلے ہوئے ڈھانچوں کے فوٹو گرافس بھیج دے''...... ایم ایم نے کہا۔

''مل گئے تمہیں وہ فوٹو گرافس''..... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''نو ڈاکٹر ایکس۔ میرا سسٹم اس سے لنکڈ ہے جیسے ہی ایلڈم فوٹو گرافس بنائے گا وہ مجھے بھی مل جائیں گے''...... ایم ایم نے جواب دیا۔

''نہیں۔ ایم ایم۔ ان کی لاشوں کے فوٹو گرافس بنانے کے چکروں میں مت پڑو۔ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے کارناموں سے بخوبی واقف ہوں وہ بھوتوں سے بھی زیادہ تیز اور خوفناک ہیں۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ یقینی موت کا شکار ہونے کے باوجود ہلاک نہیں ہوتے اور یوں زندہ ہو کر کھڑے ہو جاتے ہیں جیسے انہیں کبھی کچھ ہوا ہی نہ ہو''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''تو پھر آپ حکم دیں ڈاکٹر ایکس۔ کیا کرنا ہے''...... ایم ایم نے پوچھا۔

''بلیک گراس کتنا بڑا ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی اور طول و عرض

کے بارے میں بتاؤ''...... ڈاکٹر ایکس نے تیز لہجے میں کہا اور ایم ایم اسے جزیرے کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔

''کیا روبو فورس اس سارے جزیرے کو تباہ کر سکتی ہے''۔ ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''یس ۔ وہ فلائنگ ہارس سے جزیرہ تباہ کر سکتے ہیں''...... ایم ایم نے کہا۔

''گڈ۔ تو پھر ایلڈم کو حکم دے دو کہ وہ بلیک گراس مکمل طور پر تباہ کر دے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''اوکے۔ میں ابھی احکامات ایلڈم کو بھیج دیتا ہوں''...... ایم ایم نے جذبات سے عاری لہجے میں کہا۔

''وہاں روبو فورس سے ایسی تباہی پھیلاؤ کہ سارے کا سارا جزیرہ سمندر برد ہو جائے۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کی اگر وہاں روحیں بھی ہوں تو اس جزیرے کے ساتھ ساتھ وہ بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... ایم ایم نے اسی انداز میں کہا۔

''جب سارا جزیرہ سمندر برد ہو جائے تو مجھے بتا دینا''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''اوکے ڈاکٹر ایکس''..... ایم ایم نے کہا اور پھر سکرین تاریک ہو گئی اور سکرین پر ونڈر لینڈ کا مخصوص نشان نمودار ہو گیا۔

"حیرت ہے عمران اور اس کے ساتھی بلیک گراس جزیرے تک کیسے پہنچ گئے۔ انہیں کیسے معلوم ہوا کہ ونڈر لینڈ بلیک گراس سے زیادہ دور نہیں ہے"۔۔۔ ڈاکٹر ایکس نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا اور وہ مسلسل سکرین پر حرکت کرتے ہوئے ورلڈ گلوب کی طرف دیکھ رہا تھا۔ تقریباً بیس منٹوں کے بعد سکرین پر ایم ایم نمودار ہو گیا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے ایم ایم۔ ایلڈم نے بلیک گراس تباہ کر دیا"۔۔۔ ڈاکٹر ایکس نے انتہائی بے چینی اور قدرے پر جوش لہجے میں کہا۔

"نو ڈاکٹر ایکس۔ ایک بری خبر ہے"۔۔۔ ایم ایم نے مخصوص لہجے میں کہا اور ڈاکٹر ایکس بری طرح سے چونک پڑا۔

"بری خبر۔ مطلب"۔۔۔ ڈاکٹر ایکس نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے بلیک گراس میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کے لئے پچاس بلیک فلائنگ ہارس بھیجے تھے جن میں ایلڈم سمیت پچاس روبوٹس تھے۔ میں نے آپ کا حکم ایلڈم کو دینے کی کوشش کی تھی لیکن میرا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا میں نے باری باری دوسرے فلائنگ ہارس سے لنکڈ ہونے کی کوشش کی لیکن میرا ان سے بھی کوئی رابطہ نہیں ہو رہا تھا تب میں نے سیٹلائٹ تھری سکس کی مدد لی اور بلیک گراس کو چیک کرنے لگا۔ اس چیکنگ کے نتیجے میں جو کلپس موصول ہوئے ہیں وہ آپ خود دیکھ لیں"۔۔۔ ایم ایم نے

کہا اور ساتھ ہی سکرین پر جھماکا ہوا اور منظر بدل گیا۔ سکرین پر اب بلیک گراس کا منظر تھا جسے دیکھ کر ڈاکٹر ایکس اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس کی کرسی میں یکلخت ہزاروں وولٹ کا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں۔

سکرین پر فلائنگ ہارسز کے جگہ جگہ ٹکڑے اور جلتے ہوئے ڈھانچے دکھائی دے رہے تھے۔ جیسے انہیں انتہائی طاقتور میزائل مار کر تباہ کر دیا گیا ہو۔ فلائنگ ہارسز کے ساتھ وہاں روبو فورس بھی بکھری پڑی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ کیا ہے۔ یہ کیسے تباہ ہو گئے"۔۔۔ ڈاکٹر ایکس نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تمام کلپس تباہی کے بعد کی ہیں ڈاکٹر ایکس۔ فلائنگ ہارس کیسے تباہ ہوئے ہیں اس کے بارے میں میرے پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہے"۔۔۔ ایم ایم نے کہا۔

"اوہ۔ پچاس روبوٹس اور پچاس فلائنگ ہارس تباہ ہو گئے ہیں۔ نہیں۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ناممکن ہے۔ ان روبوٹس اور فلائنگ ہارسز کو تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے انہیں خود ڈیزائن کیا تھا اور سب کے سب بلیک سٹیل اور فائبر گلاس سے بنائے گئے تھے۔ ان روبوٹس کو تو ایٹم اور ہائیڈروجن بموں سے بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیسے ہو گیا یہ سب"۔۔۔ ڈاکٹر ایکس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ ہماری فورس کی پہلی تباہی ہے ڈاکٹر ایکس۔ اس سے پہلے نہ کبھی ہمارا فلائنگ ہارس تباہ ہوا ہے اور نہ کوئی روبوٹ، اس تباہی کو دیکھ کر تو ایسا لگتا ہے جیسے یہ محض کھلونے ہوں اور بچوں نے انہیں توڑ پھوڑ کر پھینک دیا ہو۔ میں ان فلائنگ ہارس اور روبوٹس کے بچے کچے ڈھانچوں میں موجود کراسم چپس سے لنک کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اگر ان میں سے میرا کسی ایک کراسم چپ سے لنک بھی ہو گیا تو میرے سامنے ساری تصویریں آ جائیں گی کہ روبوٹس اور فلائنگ ہارس کیسے تباہ ہوئے تھے اور یہ سب کن خامیوں کی بنا پر تباہ ہوئے تھے"...... ایم ایم نے کہا۔

"خامی۔ نہیں۔ بلیک ہارس اور روبوٹس میں کوئی خامی نہیں ہو سکتی۔ میں نے دنیا اور زیرو لینڈ کی جدید سائنسی ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر انہیں تیار کیا تھا اور ان میں کوئی خامی نہیں چھوڑی تھی۔ اگر ان میں خامی ہوتی تو مجھے اس کا ضرور پتہ ہوتا اور تمہیں بھی اس کا پتہ چل جاتا"...... ڈاکٹر ایکس نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس۔ ڈاکٹر ایکس۔ میری نظر میں بھی ان میں واقعی کوئی خامی نہیں تھی۔ انہیں تمام مراحل سے گذار کر ہی ونڈر لینڈ میں اوپن کیا گیا تھا"...... ایم ایم نے کہا۔

"تو پھر یہ سب تباہ کیسے ہو گئے۔ بتاؤ"...... ڈاکٹر ایکس نے گرج کر کہا۔

"جب تک میرا کراسم چپس سے لنک نہیں ہو گا۔ میں آپ کو

کچھ نہیں بتا سکتا"...... ایم ایم نے مخصوص انداز میں کہا۔

"ویری بیڈ۔ ویری بیڈ۔ یہ ساری تباہی دیکھ کر تو لگتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہماری سائنس ٹیکنالوجی سے بہت آگے ہیں۔ ان کے پاس ضرور ایسا کچھ ہے جو ہماری روبو فورس اور فلائنگ ہارس تباہ کر سکتے ہیں"...... ڈاکٹر ایکس نے غصیلے اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ایسا ممکن ہے"...... ایم ایم نے کہا۔

"ایسا ممکن ہے تو کچھ کرو نانسنس۔ بلیک گراس میں بگ فورس بھیجو۔ وہاں کراٹم ریڈ بلاسٹر فائر کر دو۔ کراٹم ریڈ بلاسٹر ریز سے سارا جزیرہ تباہ کر دو۔ ان سب کا ہلاک ہونا ضروری ہے۔ بہت ضروری۔ اگر وہ روبو فورس، اور بلیک ہارس تباہ کر سکتے ہیں تو پھر وہ ونڈر لینڈ کو بھی تباہ کر سکتے ہیں۔ ان سے ونڈر لینڈ بچاؤ۔ اگر ونڈر لینڈ تباہ ہو گیا تو میں بھی تباہ ہو جاؤں گا۔ میرے سارے منصوبے خاک میں مل جائیں گے اور میں۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ قطعی برداشت نہیں کر سکتا"...... ڈاکٹر ایکس نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

"یس ڈاکٹر ایکس۔ میں سیٹلائٹ فور ہنڈرڈ کو بلیک گراس پر ٹارگٹ کر دیتا ہوں اور وہاں کراٹم ریڈ بلاسٹر ریز فائر کرا دیتا ہوں۔ جس سے چند ہی لمحوں میں نہ صرف سارا جزیرہ تباہ ہو جائے گا بلکہ ان میں سے بھی کوئی نہیں بچ سکے گا۔ میں سیٹلائٹ فور

ہنڈرڈ سے اس جزیرے پر کراٹم ریڈ بلاسٹر ریز فائر کروں گا جو بلیک گراس کو چند لمحوں میں راکھ بنا دے گی''...... ایم ایم نے کہا۔

''ہاں ایسا ہی کرو۔ مجھے پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہر صورت میں ہلاکتیں چاہئیں۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں رہنا چاہئے''...... ڈاکٹر ایکس نے تیز لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ آپ فکر نہ کریں''...... ایم ایم نے کہا۔

''جزیرے پر کراٹم ریڈ بلاسٹر فائر کرنے سے پہلے کسی کراسم چپ سے رابطہ کرنے کی کوشش جاری رکھو تا کہ ہمیں یہ پتہ چل سکے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے پاس ایسا کون سا اسلحہ تھا جس سے انہوں نے ہمارے ناقابل تسخیر روبوٹس اور فلائنگ ہارس تباہ کر دیئے ہیں۔ ہمیں ان خامیوں کا بھی پتہ چلانا ہے جس کی وجہ سے یہ سب تباہی ہوئی ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''او کے۔ میں سیٹلائٹ تھری سکس کے ساتھ ایم ون اور ایم تھری سیٹلائٹ کا رخ بھی اس جزیرے کی طرف کر دیتا ہوں۔ ان دونوں میں سے کسی ایک سیٹلائٹ سے یقیناً کسی ایک کراسم چپ کا لنک ہو جائے گا''...... ایم ایم نے کہا۔

''گڈ۔ جلدی کرو۔ تمہیں دس منٹ کے اندر اندر کراسم چپ سے لنک کرنا ہو گا۔ اگر دس منٹ تک کراسم چپ سے لنک نہ ہوا تو اگلے ایک منٹ میں سارا جزیرہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانا چاہئے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس''...... ایم ایم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئی۔ ڈاکٹر ایکس کا چہرہ ابھی تک حیرت اور غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں کہ روبوٹس اور فلائنگ ہارس تباہ کیسے ہو گئے۔ جنہیں اس نے واقعی قطعی طور پر ناقابل تسخیر بنا رکھا تھا۔

کراسم چپس ایسی چپس تھیں جو طیاروں میں لگے ہوئے بلیک باکس کی طرح ہر روبوٹس اور ہر فلائنگ ہارس میں لگی ہوئی تھیں اور ان سب کے ایک ایک لمحے کا ڈیٹا جمع کرتی تھیں۔ جن میں فلائنگ ہارس کی رفتار، ان کی اونچائی اور ان کے تمام تر سفر کا تصویری ریکارڈ ہوتا تھا۔ اسی طرح روبوٹس میں بھی ایسی ہی چپیں لگی ہوئی تھیں جو ان کا تمام ریکارڈ رکھتی تھیں۔ بلیک باکس کی طرح یہ چپس بھی تباہی میں ضائع نہیں ہوتی تھیں۔

ڈاکٹر ایکس کو یقین تھا کہ ایم ون اور ایم تھری سیٹلائٹ سے ان چپوں کا پتہ ضرور چل جائے گا کہ وہاں کیا ہوا تھا اور کیسے ہوا تھا سب کچھ اس کے سامنے آ جائے گا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو روبوٹس نے ایک پہاڑی کے ساتھ جلا کر راکھ بنا دیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اگر عمران اور اس کے ساتھی بچ گئے تھے تو کراٹم ریڈ بلاسٹر کی خوفناک تباہی سے ان کا بچنا ناممکنات میں سے تھا۔

فلائنگ ہارس جس طرح عمران کے عین سامنے معلق ہو کر گھوم رہا تھا عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے چیک کر لیا گیا ہو۔ فلائنگ ہارس کی سائیڈوں سے نکلنے والی تیز روشنی کی وجہ سے اس کی آنکھیں بری طرح چندھیا گئی تھیں۔

''عمران صاحب۔ اوپر آ جائیں۔ جلدی کریں۔ فلائنگ ہارس واپس جا رہا ہے''...... اچانک عمران نے صفدر کی چیختی ہوئی تیز آواز سنی تو عمران نے فوراً آنکھیں کھولیں اور اسے فلائنگ ہارس واقعی اوپر اٹھتا ہوا دکھائی دیا۔

''کیا مطلب۔ یہ واپس کیوں جا رہا ہے''...... عمران نے حیرت زدہ انداز میں سوچا۔ پھر وہ تیزی سے شاخوں کے پیچھے سے نکلا اور پھر اس نے بندروں کی سی پھرتی سے شاخوں کو پکڑ کر اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔ فلائنگ ہارس جس آہستگی سے کھائی میں اتر رہا تھا

اسی ست روی سے وہ اوپر اٹھ رہا تھا۔ جیسے فلائنگ ہارس کنٹرول کرنے والا روبوٹ احتیاط سے کام لے رہا ہو اور وہ یہ نہ چاہتا ہو کہ فلائنگ ہارس کھائی کی دائیں بائیں دیوار سے ٹکرا جائے۔

فلائنگ ہارس کی ست روی کا فائدہ اٹھا کر عمران تیزی سے اوپر آ گیا۔ فلائنگ ہارس اس سے تقریباً دس فٹ دور تھا۔ چھت پر تنویر، صفدر اور نعمانی پیر جمائے کھڑے تھے۔ وہ فلائنگ ہارس کے ساتھ ساتھ گھومتے جا رہے تھے۔

''جمپ لگاؤ عمران۔ میں تمہیں پکڑ لوں گا''...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا جو گھوم کر اس کی طرف آ رہا تھا۔ عمران نے فاصلے کا اندازہ لگایا اور پھر اس نے ایک شاخ پکڑ کر پیر کھائی کی دیوار سے لگا دیئے۔ دوسرے لمحے اس نے پیروں کے زور سے خود کو آگے کی طرف اچھال دیا۔ اس کا جسم ہوا میں بلند ہوا اور قلابازی کھاتا ہوا فلائنگ ہارس کی چھت کی طرف بڑھا۔ اتنی دیر میں تنویر گھوم کر اسی طرف آ گیا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ پھیلا رکھے تھے۔ عمران نے قلابازی کھاتے ہوئے اپنے جسم کو مخصوص انداز میں سکیڑ کر یکلخت پھیلائے اور دونوں ہاتھ آگے کر دیئے۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ تنویر کے ہاتھوں میں تھے۔

عمران اور تنویر نے سرکس کے ان ماہر کرتب دکھانے والوں کا مخصوص اسٹائل اپنایا تھا جو بلندی پر ایک جھولے سے جھول کر دوسرے جھولے کی طرف جاتا ہے اور جھولا چھوڑ کر دوسرے جھولے

سے لٹکے ہوئے شخص کے ہاتھوں میں ہاتھ دے دیتا ہے۔ جیسے ہی تنویر نے عمران کے ہاتھ پکڑے عمران نے ایک اور قلابازی کھائی اور تنویر کے اوپر سے گزرتا ہوا پیروں کے بل چھت پر آ گیا۔

''اوہ۔ اللہ کا شکر ہے کہ تم اوپر آ گئے ورنہ میں سمجھ رہا تھا کہ تم کہیں نیچے ہی نہ رہ جاؤ''...... تنویر نے کہا۔

''عمران صاحب۔ فلائنگ ہارس نیچے جاتے جاتے رک کیوں گیا تھا اور اب یہ اوپر کیوں جا رہا ہے۔ آپ نے تو کہا تھا کہ یہ ہماری لاشیں چیک کرنے نیچے آیا ہے''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ روبوٹ کو علم ہو گیا ہے کہ ہم زندہ ہیں اور چھت پر موجود ہیں۔ اس لئے یہ واپس جا رہا ہے''...... نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے بھی یہی لگ رہا ہے۔ تم سب تیار رہو۔ یہ جیسے ہی اوپر جائے گا ہم کھائی سے باہر کود جائیں گے ورنہ یہ ہمیں بلندی پر لے گیا اور پلٹ گیا تو شاید ہمارے ساتھیوں کی طرح ہمارا بھی پتہ نہیں ملے گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ کھائی کا دہانہ ابھی کافی اوپر تھا عمران نے فوراً کاندھوں سے اپنا بیگ اتارا اور اس میں سے چند تکونے بم نکال کر اپنی جیبوں میں ڈال لئے۔ ساتھ ہی اس نے ایک لمبی نالی والی ریوالور نما گن نکال لی۔ اس گن کی نالی شیشے کی بنی ہوئی تھی جس میں کوئی سوراخ نہیں تھا۔ گن کے درمیانی حصے

میں شیشے کی ہی ایک ٹیوب تھی جس میں بل کھاتا ہوا ایلیمنٹ دکھائی دے رہا تھا۔ گن کا دستہ بھاری ریوالور جیسا تھا البتہ اس پر ٹریگر کی جگہ ایک بٹن لگا ہوا تھا۔ عمران نے بٹن مخصوص انداز میں تین بار پریس کیا تو ٹیوب میں لگا ہوا ایلیمنٹ بلب کے ایلیمنٹ کی طرح جلنے لگا اور پھر ایک سرخ رنگ کی دھاگے جیسی باریک لکیر سی شیشے کی نالی میں آ گئی اور نالی کے سرے پر چھوٹے سے دائرے کی شکل میں گھومنے لگی اور پھر سرے سے جیسے پریشر سے ایک شعلہ سا نکلنے لگا۔

''تم سب بھی ریڈ گنیں نکال لو۔ روبوٹس اور فلائنگ ہارس عام اسلحے سے نہیں بلکہ ہمارے سائنسی ہتھیاروں سے ہی تباہ ہوں گے''۔ عمران نے کہا اور ان سب نے بھی کاندھوں سے سفری بیگ اتارے اور بیگ کھول کر عمران جیسی ریڈ گنیں نکال لیں۔

عمران نے جیب سے ایک تکونا بم نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی بم جیسے دو حصوں میں کھل گیا۔ عمران نے ریڈ گن جیب میں ڈالی اور بم کے دونوں حصوں کو دائیں بائیں گھمانے لگا۔ ان کے دونوں حصے جیسے کسی سکرو کو کسنے سے آپس میں مل گئے تو عمران نے بٹن ایک بار پھر دبا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے بم فلائنگ ہارس کے اوپر بنے ہوئے گنبد کے قریب رکھ دیا۔ بم گنبد کی دیوار سے یوں چپک گیا جیسے لوہا مقناطیس سے چپکتا ہے۔

''عمران صاحب۔ دہانہ قریب آ رہا ہے''...... صفدر نے کہا۔

عمران نے سر اٹھا کر دیکھا تو واقعی وہ دہانے سے کافی قریب تھے۔
''سب نیچے جھک جاؤ۔ چھت کے کنارے اوپر اٹھے ہوئے ہیں، باہر موجود روبوٹس ہمیں نہیں دیکھ سکیں گے اور پھر جیسے ہی فلائنگ ہارس کنارے کے قریب ہو تو فوراً دوسری طرف کود جانا''۔
عمران نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب فوراً نیچے جھک گئے۔ چھت کے گول کنارے اوپر اٹھے ہوئے تھے جو ان کے لئے ایک دیوار ثابت ہو رہی تھی اور وہ اس دیوار کے پیچھے آسانی سے چھپ سکتے تھے۔ فلائنگ ہارس آہستہ آہستہ اوپر اٹھتا ہوا کھائی سے باہر آ گیا اور پھر جیسے ہی فلائنگ ہارس کنارے کی طرف ہوا عمران اٹھا اور اس نے فوراً سامنے کی طرف زمین پر چھلانگ لگا دی۔ وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا زمین پر کمر کے بل گرا اور قلابازی کھانے والے انداز میں تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ سامنے روبوٹس اسی طرح ایک دوسرے سے کاندھا ملائے کھڑے تھے۔
ان کی لیزر گنیں ان کے ہولسٹروں میں تھیں۔ عمران جیسے ہی فلائنگ ہارس سے کود کر زمین پر ان کے سامنے آیا وہ عام انسانوں کی طرح یکلخت چونک پڑے اور ان کے ہاتھ فوراً لیزر گنوں کی طرف گئے۔
اسی لمحے عمران نے سیدھے ہوتے ہی ایک روبوٹ کا نشانہ لے کر ریڈ گن کا بٹن دبا دیا۔ ریڈ گن سے لائٹ سی نکل کر روبوٹ سے ٹکرائی اور روبوٹ کو زور دار جھٹکا لگا اور وہ الٹے قدموں پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ پھر اچانک اس روبوٹ کا رنگ سرخ ہو گیا۔ دوسرے لمحے

ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس روبوٹ کے ٹکڑے اڑ گئے۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ وہاں کھڑے باقی روبوٹس یوں اچھل اچھل کر گر گئے جیسے وہ روبوٹس نہ ہوں بلکہ عام انسان ہوں۔ اسی لمحے کھائی سے باہر نکلتے ہوئے فلائنگ ہارس کی چھت پر چھپے ہوئے صفدر، نعمانی اور تنویر نے بھی عمران کے طرز پر زمین کی طرف چھلانگیں لگا دیں اور زمین پر آتے ہی وہ تیزی سے اٹھ کر ادھر ادھر دوڑتے چلے گئے۔
عمران نے ایک روبوٹ تباہ کر کے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی تھی۔ اس سے پہلے کہ گرے ہوئے روبوٹس اٹھتے عمران کے ساتھیوں نے بھی ایک ایک روبوٹ کو ریڈ گنوں کا نشانہ بنا دیا۔ ماحول یکے بعد دیگرے کئی دھماکوں سے گونج اٹھا۔ اسی لمحے گرنے والے روبوٹس اٹھے اور انہوں نے اچانک اپنی لیزر گنیں نکال کر ان کی طرف ریڈ لیزر برسانا شروع کر دی۔ ایک ریڈ لیزر جیسے ہی عمران کی طرف آئی عمران نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور دوسری طرف چلا گیا۔ روبوٹ کی ریڈ لیزر ٹھیک اس جگہ پر پڑی جہاں ایک لمحہ قبل عمران موجود تھا۔ دوسرے لمحے زور دار دھماکہ ہوا اور زمین سے آگ کا ایک الاؤ سا اٹھتا دکھائی دیا۔ اس بار روبوٹ نے جلا کر راکھ کر دینے والی ریز کی بجائے اس پر بلاسٹر ریز فائر کی تھی۔ دوسرے روبوٹس بھی تیزی سے ادھر ادھر بکھر گئے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف لگاتار ریڈ لیزر فائر کرنا شروع کر دیئے۔

ریڈ لیزر کے فائرز سے زور دار دھماکے ہوتے، آگ کے الاؤ بلند ہوتے اور زمین پر ایک گہرا گڑھا سا پڑ جاتا۔

عمران اور اس کے ساتھی روبوٹس کی ریڈ لیزر سے بچنے کے لئے بجلی کی سی تیزی سے ادھر ادھر چھلانگیں لگا رہے تھے۔ ساتھ ساتھ وہ ان روبوٹس پر اپنی ریڈ گنوں سے ریڈ لائٹ بھی پھینک رہے تھے۔ ریڈ لائٹ جیسے ہی کسی روبوٹ پر پڑتی روبوٹ جھٹکا کھا کر کئی قدم پیچھے ہٹتا۔ اس کا وجود سرخ ہو جاتا اور پھر ایک زوردار دھماکے سے پھٹ جاتا۔

"فلائنگ ہارس کی طرف جاؤ"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور تو اس کے ساتھی روبوٹس پر ریڈ لائٹ پھینکتے ہوئے میدان میں موجود فلائنگ ہارس کی طرف دوڑے۔ ادھر وہ جس فلائنگ ہارس کی چھت پر سوار ہو کر کھائی سے باہر آئے تھے وہ بلندی پر جا کر معلق ہو گیا تھا۔ اس فلائنگ ہارس میں موجود روبوٹ شاید اپنے روبوٹس ساتھیوں اور انسانوں کے درمیان ہونے والی لیزر فائٹ کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اچانک ایک زبردست دھماکہ ہوا اور اس فلائنگ ہارس کے ہوا میں ٹکڑے اڑ گئے۔ فلائنگ ہارس پر عمران کا لگایا ہوا تکونا بم پھٹ پڑا تھا۔ آسمان پر آگ کا ایک طوفان سا اٹھا اور فلائنگ ہارس کا جلتا ہوا ڈھانچہ عین اسی طرف گرتا چلا گیا جہاں باقی فلائنگ ہارس موجود تھے۔ اس فلائنگ ہارس کا ملبہ دوسرے فلائنگ ہارس پر گرتا دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھی رک گئے اور پھر وہ تیزی سے

پلٹ کر کھائی کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ جلتا ہوا فلائنگ ہارس دو فلائنگ ہارس سے ٹکرایا اور ماحول یکے بعد دیگرے دو اور زبردست دھماکوں سے گونج اٹھا۔ ان دھماکوں کی زد میں دوسرے فلائنگ ہارس بھی آ گئے اور پھر جزیرے پر خوفناک اور زبردست دھماکوں کا جیسے نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی کھائی کے کچھ فاصلے پر زمین سے چپک گئے تھے۔ فلائنگ ہارس اور روبوٹس جو خوفناک دھماکوں سے تباہ ہو رہے تھے ان کے ٹکڑے زائیں زائیں کرتے ہوئے ان کے اوپر سے گزر رہے تھے اور آگ کے شعلے بھی اچھل اچھل کر ان کی طرف آ رہے تھے۔ خوفناک دھماکوں سے جزیرہ ایک بار پھر لرزنا شروع ہو گیا۔

"اوہ۔ یہ برا ہوا۔ سارے فلائنگ ہارس تباہ ہو رہے ہیں۔ میرا تو ارادہ تھا کہ ان روبوٹس کو تباہ کر کے ہم ایک فلائنگ ہارس پر قبضہ کر لیتے اور اس کے ذریعے ونڈر لینڈ جانے کی کوشش کرتے"۔ عمران نے روبوٹس اور فلائنگ ہارس کو تباہ ہوتے دیکھ کر بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہم بھی یہی سوچ رہے تھے عمران صاحب۔ لیکن فلائنگ ہارس جس طرح تباہ ہو کر اس طرف گرا تھا اس سے تو یہی سب ہونا تھا"۔ صفدر نے کہا۔

"تمام فلائنگ ہارس ایک دوسرے کے قریب تھے اسی لئے سب

تباہی کی زد میں آ گئے ہیں اور ان کے ساتھ باقی روبوٹس بھی تباہ ہو گئے ہیں''...... نعمانی نے کہا۔

''اب جو ہونا تھا ہو گیا۔ اچھا ہے یہ سب تباہ ہو گئے۔ اب ہم اطمینان سے اپنے ساتھیوں کو ڈھونڈ سکتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''وہ لامحدود گہرائی میں گرے ہیں۔ اس کے باوجود تم امید کر سکتے ہو کہ وہ زندہ ہوں گے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ زندہ ہیں۔ سب زندہ ہیں۔ میرا دل ان کی ہلاکت کے لئے نہیں مان رہا''...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے صفدر نے اس کا اٹھا ہوا سر ہاتھ سے فوراً نیچے کر دیا۔ فلائنگ ہارس میں ہونے والے دھماکوں سے ایک جلتا ہوا نوکیلا ٹکڑا عین تنویر کے سر سے چند انچ اوپر سے گزر گیا۔ اگر صفدر فوراً اس کا سر نیچے نہ کرتا تو اس ٹکڑے کے ساتھ تنویر کے سر کے بھی ٹکڑے اڑ جاتے۔

''چپکے رہو زمین سے ورنہ ان دھماکوں میں ہم میں سے ایک آدھ ضرور مارا جائے گا''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ روبوٹس اور فلائنگ ہارس تباہ ہو کر بکھر چکے تھے لیکن اب بھی اس طرف زبردست دھماکے ہو رہے تھے۔ آگ کے شعلے اور روبوٹس اور فلائنگ ہارس کے ٹکڑے ان کے اوپر سے بھی گزر رہے تھے اور ان کے ارد گرد بھی گر رہے تھے۔ یہ ان کی خوش قسمتی ہی تھی کہ ابھی تک آگ کا کوئی شعلہ اور ٹکڑا ان کے اوپر نہیں گرا تھا۔ دس منٹ

تک اسی طرح دھماکے ہوتے رہے اور پھر دھماکوں کا سلسلہ رک گیا۔ البتہ میدان میں ہر طرف آگ ہی آگ دکھائی دے رہی تھی جس کے شعلے آسمان سے باتیں کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور اس آگ کی تپش اس قدر زیادہ تھی کہ ان کے جسم پسینے سے شرابور ہو گئے تھے۔

''اوکے۔ اب ٹھیک ہے۔ اٹھ جاؤ سب''...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور وہ سب اٹھ کر کھڑے ہوتے چلے گئے۔

''یہاں تو ایسی کوئی بھی جگہ نہیں ہے جہاں ہم آگ کی تپش سے بچنے کے لئے پناہ لے سکیں۔ مجھے تو اپنا رواں رواں جلتا ہوا معلوم ہو رہا ہے''...... نعمانی نے کہا۔

''ہمیں یہاں رکنے کی کیا ضرورت ہے۔ چلو کھائی میں چلتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''تمہارا ذہن ابھی تک اسی بات پر اٹکا ہوا ہے کہ مس جولیا اور باقی سب زندہ ہیں''...... صفدر نے افسردہ لہجے میں کہا۔

''جب تک میں اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں نہیں دیکھ لوں گا مجھے ان کی ہلاکت کا یقین نہیں آئے گا''...... تنویر نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے جولیا اور ہمارے باقی سارے ساتھی زندہ ہیں''...... عمران نے کہا اور وہ سب چونک کر عمران کی طرف

دیکھنے لگے۔ عمران کی بات سن کر تنویر کا چہرہ چمکنے لگا۔

''عمران صاحب آپ بھی اس کی باتوں میں آ گئے۔ آپ نے خود بھی دیکھا تھا نا وہ سب کس طرح گہرائی میں گر رہے تھے''۔ صفدر نے کہا۔

''وہ زندہ کھائی میں گرے ہیں۔ زندہ کھائی میں گرنے والا ہلاک نہیں ہوتا''...... عمران نے کہا۔

''زندہ کھائی۔ کیا مطلب''...... نعمانی نے حیران ہو کر کہا۔

''اس کھائی کی تمام دیواریں جھاڑیوں اور جٹاؤں سے بھری ہوئی ہیں۔ گو کہ جھاڑیاں سیاہ رنگ کی ہیں مگر یہ بھی عام پودوں کی طرح ہیں اور جن کھائیوں کی دیواریں ایسی گھنی جھاڑیوں سے بھری ہوئی ہوں اس کی تہہ میں بھی جھاڑیاں ہوتی ہیں یہ جھاڑیاں خاصی نرم و ملائم ہوتی ہیں کوئی کانٹے دار اور سخت نہیں ہوتیں۔ جس سے تہہ میں جھاڑیوں کا نرم و ملائم گدا سا بن جاتا ہے۔ اس گدا نما جھاڑیوں پر گرنے سے کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ ایک دوسرے پر گر کر ان میں سے ایک آدھ زخمی ہو گیا ہو لیکن بہرحال وہ کھائی میں زندہ ہیں۔ وہ میرے ساتھی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے منجھے ہوئے اور انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تہہ میں وہ نرم و ملائم گھاس کے بستر پر آرام نہیں کر رہے ہوں گے بلکہ کھائی سے باہر آنے کی جدوجہد کر رہے ہوں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اگر ایسا ہے تو اس سے بڑی ہمارے لئے خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے جس اعتماد سے بات کی تھی اس سے صفدر کو بھی یقین آ گیا تھا کہ جولیا اور اس کے ساتھی بخیریت ہیں اور وہ کھائی سے باہر آنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔

''عمران صاحب۔ ہم نے انہیں انتہائی گہرائی میں جاتے دیکھا تھا۔ مانا کہ وہ زندہ ہیں لیکن اس قدر گہرائی سے وہ باہر کیسے آئیں گے۔ وہ دیواروں پر اگی ہوئی جھاڑیاں اور جٹائیں پکڑتے ہوئے اوپر آئیں تو انہیں تو اوپر آتے آتے بہت وقت لگ جائے گا''۔ نعمانی نے کہا۔

''وقت تو ظاہر ہے لگے گا۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم ان کے لئے نیچے جائیں اور پھر انہیں لے کر ہی اوپر آئیں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ یہیں رک کر ان کا انتظار کریں''...... صفدر نے حیرت سے کہا۔

''نہیں۔ یہاں رکنا ہمارے لئے خطرناک ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر ایکس یا ونڈر لینڈ کے ایم ایم کو ان روبوٹس اور فلائنگ ہارس کی تباہی کا علم ہو چکا ہو گا۔ کسی بھی وقت ونڈر لینڈ سے روبوٹس کی نئی فورس یہاں آ سکتی ہے۔ اس قدر تباہی کی وجہ سے اس بار شاید فلائنگ ہارس اور روبوٹس نیچے آنے کی کوشش نہیں کریں گے وہ اوپر

سے ہی ہم پر حملہ کر دیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ڈاکٹر ایکس ہم
ہلاک کرنے کے لئے ایم ایم کو اس جزیرے کو مکمل طور پر
کرنے کا ہی حکم دے دے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اگر یہ جزیرہ تباہ ہو گیا تو ہمارے لئے بچنا واقعی مشکل
جائے گا“...... صفدر نے کہا۔

”اور اگر مزید روبو فورس آ گئی تب بھی ہمارے لئے مشکلا
پیدا ہو جائیں گی“...... نعمانی نے کہا۔ عمران نے انہیں طیارے
اترنے سے پہلے چند مخصوص گولیاں کھانے کے لئے دی تھیں
کے کھانے کے بعد ان کے جسم کے پسینے کی بو بدل گئی تھی
گولیوں کی وجہ سے ان سب کے خون کی بو بھی ختم ہو گئی تھی۔
وجہ تھی کہ روبوٹس ان کی کسی جگہ موجودگی چیک نہیں کر سکتے
ورنہ وہ کہیں بھی چھپ جاتے بلیک جیک کے کہنے کے مطا
روبوٹس کے حساس سینسر ان کے خون اور پسینے کی بو سے انہیں
چیک کر سکتے تھے۔ اب روبوٹس انہیں تب ہی دیکھ سکتے تھے جب
وہ ان کے سامنے آ جاتے۔

”ہمیں جلد سے جلد جنوبی کنارے کی طرف جانا ہو گا۔ ا
جزیرے پر تباہی آئی تو ہم سمندر میں اتر کر اپنی جانیں بچا
ہیں“...... عمران نے کہا۔

”لیکن ہم وہاں تک جائیں گے کیسے۔ پہلے یہاں پہاڑی
اب کھائیاں ہیں۔ ان کھائیوں کو عبور کرنا ہمارے لئے کیسے ممکن

گا“...... تنویر نے کہا۔

”کیوں۔ ممکن کیوں نہیں۔ جولیا کی تلاش کے لئے تم کھائی کی
دیواروں کی جھاڑیاں پکڑ کر نیچے جا سکتے ہو تو ان جھاڑیوں کی مدد
سے کھائی کے دوسرے کنارے کی طرف نہیں جا سکتے کیا“۔ عمران
نے کہا تو ان کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ واقعی کھائی کے چاروں
طرف گھنی جھاڑیاں اور جٹائیں تھیں۔ وہ کنارے کنارے پر جھاڑیاں
پکڑ کر اور جٹاؤں پر لٹکتے ہوئے اور چکر کھا کر آسانی سے دوسری
طرف جا سکتے تھے۔

”کھائی کی دوسری طرف کافی بڑا میدان ہے۔ مگر اس کے بعد
پھر پہاڑی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ پہاڑی راستہ بے حد دشوار
گزار ہو گا۔ جب تک ہم جنوبی کنارے کی طرف جائیں گے تب
تک تو ونڈر لینڈ کی سینکڑوں فلائنگ ہارس یہاں پہنچ جائیں گے۔
اور انہوں نے اگر واقعی اس جزیرے کو تباہ کرنے کی ٹھان لی تو پھر
ہمارا یہاں سے نکلنا آسان ثابت نہیں ہو گا“...... نعمانی نے کہا۔

”آسان تو نہیں ہو گا لیکن بہرحال کوشش تو ہمیں کرنی ہی
ہے۔ ابھی تو ہمیں ایسے اور نہ جانے کتنے چیلنجوں کا مقابلہ کرنا
ہے۔ اس بار ہمارا مقابلہ عام فورسز سے نہیں بلکہ مشینوں سے ہے۔
جو قدم قدم پر ہماری ہلاکتوں کا سامان کر سکتی ہیں“...... عمران نے
سنجیدگی سے کہا۔

”یہ تو ہے“...... صفدر نے کہا۔

''عمران صاحب۔ ٹرانسمیٹر پر مس جولیا یا کسی ساتھی سے رابطہ کریں۔ کیا اتنی گہرائی میں انہیں سگنلز مل جائیں گے''...... نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''امید تو نہیں ہے بہرحال کوشش کر دیکھو''...... عمران نے کہا اور نعمانی نے جیب سے بی سکس ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر کے جولیا کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے کال کرنے لگا لیکن دوسری طرف بار بار کال ڈراپ ہو رہی تھی۔

''نہیں نیچے سگنلز نہیں جا رہے''...... نعمانی نے کہا۔

''کسی اور سے رابطہ کرو''...... تنویر نے بے چینی سے کہا تو نعمانی دوسرے ممبران سے رابطہ کرنے لگا لیکن ان میں سے کسی سے بھی رابطہ نہیں ہو سکا۔

''میں نے انہیں مخصوص جگہ آنے کا کہا تھا۔ وہ کھائی سے نکل کر وہیں پہنچ جائیں گے''...... عمران نے کہا وہ سب سر ہلا کر کھائی کی طرف بڑھ گئے۔ کھائی کے کنارے پر آ کر وہ جھاڑیاں پکڑ کر لٹک گئے اور پھر کھائی کے کنارے کنارے جھاڑیوں اور لمبی شاخوں کو پکڑتے ہوئے دوسری طرف بڑھتے چلے گئے۔ کھائی کی لمبائی اور چوڑائی بہت زیادہ تھی لیکن وہ ہمت ہارنے والوں میں سے نہیں تھے وہ مسلسل آگے بڑھتے رہے اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے تھکا دینے والے اس عجیب و غریب سفر کے بعد وہ کھائی کی دوسری طرف زمین پر چت لیٹ کر گہرے گہرے سانس لینے لگے۔

''اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے۔ یہ تھکا دینے والا سفر تو ختم ہوا''...... صفدر نے کہا۔

''سفر تو ابھی شروع ہوا ہے پیارے۔ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا''...... عمران نے لہک کر کہا اور وہ مسکرا دیئے۔

''میں ایک بار پھر ان سے رابطہ کروں''...... تنویر نے کہا۔

''کر لو بھائی۔ مجھ میں اتنی جرأت کہاں کہ میں تمہیں روک سکوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر نے جیب سے اپنا بی سکس ٹرانسمیٹر نکال کر جولیا اور دوسرے ممبران سے رابطہ کرنا شروع کر دیا۔ لیکن وہ شاید ابھی گہرائی میں تھے ان سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔

''کیا ہوا''...... عمران نے اس کے چہرے پر مایوسی دیکھ کر پوچھا۔ وہ سب اٹھ کر بیٹھ گئے تھے۔

''سگنلز نہیں مل رہے''...... تنویر نے جواب دیا۔ عمران نے اپنے بیگ سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا۔ اس آلے پر سکرین لگی ہوئی تھی۔ عمران نے آلے کے چند بٹن پریس کئے تو سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین راڈار گرے سکیل تھی۔ جیسے بلیک اینڈ وائٹ ہو۔ اس سکرین پر لاؤڈر سکرین کی طرح دائرے سے بنے ہوئے تھے جو روشن تھے اور روشنی کی ایک سوئی سی دائرے میں گھوم رہی تھی۔ سکرین کے ایک حصے میں چند ورڈز تھے اور تیزی سے نمبر بدل رہے تھے۔

''گرے راڈار سکرین''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ تنویر، جولیا کی فریکونسی پر کاشن کال دو اور ٹرانسمیٹر اس سکرین کے قریب لے آؤ''...... عمران نے آلے کے چند بٹن پریس کرتے ہوئے کہا اور تنویر اثبات میں سر ہلا کر اس کے نزدیک آ گیا اور اس نے ٹرانسمیٹر آن کر کے ایک بار پھر جولیا کو کاشن کال دینی شروع کر دی۔ اسی لمحے سکرین پر ایک انسانی سایہ سا نمودار ہوا اور پھر اس کے پیچھے مزید بھی سائے حرکت کرتے دکھائی دینے لگے۔ سائے جیسے پہاڑوں پر چڑھتے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ دیکھ کر عمران کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''لو چیک کر لو۔ سب کے سب زندہ ہیں''...... عمران نے کہا اور وہ سب عمران کے قریب آ کر سکرین دیکھنے لگے۔

''اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ یہ زندہ ہیں۔ ورنہ میرا تو دل دہل رہا تھا''...... صفدر نے کہا۔

''جس گہرائی میں وہ گرے تھے یہ دیکھ کر میرا دل بھی دہل گیا تھا لیکن بلیک گراس اور چٹانیں دیکھ کر مجھے سکون ہو گیا تھا مجھے یقین تھا کہ وہ کھائی میں جھاڑیوں کے ڈھیر پر ہی گرے ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب یہ ہیں کہاں۔ یہ تو ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ کسی دراڑ سے گزر کر اوپر آ رہے ہوں''...... نعمانی نے کہا۔

''ہاں۔ یہ دراڑ ہی ہے اور یہ ابھی کافی نیچے ہیں۔ گرے سکیل راڈار کے مطابق زمینی سطح سے یہ آٹھ سو فٹ نیچے ہیں اور یہ شمال

ے جنوب کی طرف جا رہے ہیں''...... عمران نے سکرین کی سائیڈوں پر فگرز دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہمیں بھی اسی طرف جانا ہے۔ چلو اچھا ہے۔ ہم سے پہلے وہ کنارے تک پہنچ جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''تو پھر ہمیں بھی اسی طرف چلنا چاہئے ہمارا سفر بھی ابھی طویل ہے''...... نعمانی نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ اٹھے اور جنوب کی طرف چلنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی دور ہی گئے ہوں گے کہ اچانک انہوں نے شمال کی طرف آسمان سے سرخ رنگ کی شعاعیں نیچے گرتے ہوئے دیکھیں۔ سرخ شعاعیں ایک دیوار کی طرح پھیلی ہوئی تھی۔ سرخ شعاعوں کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک گئے۔ اسی لمحے انہوں نے زبردست دھماکوں کے ساتھ شمالی جزیرے کی پہاڑیاں اور چٹانیں ریزہ ریزہ ہو کر بکھرتی ہوئی دکھائی دینے لگیں۔ ہولناک دھماکوں سے زمین بری طرح سے لرز اٹھی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے اس طرف جزیرے کے ایک ایک انچ پر بم اور میزائل برسائے جا رہے ہوں۔ سرخ شعاعیں زبردست دھماکے کرتی ہوئیں آگے بڑھی چلی آ رہی تھیں۔ آسمان جیسے گرد و غبار کے بادلوں سے بھرتا جا رہا تھا۔

''اوہ۔ لگتا ہے اس بار ڈاکٹر ایکس نے واقعی اس جزیرے کو مکمل تباہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ جزیرے پر ہونے والی یہ تباہی بے حد ہولناک ہے۔ دھماکہ خیز شعاعیں جس طرح آگے بڑھ رہی

ہیں یہ سارے جزیرے کو تباہ کر دیں گی''...... نعمانی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اس بار ڈاکٹر ایکس نے مزید روبو فورس بھیجنے کی بجائے ہمیں جزیرے سمیت ختم کرنے کا پروگرام بنایا ہے''...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر ایکس کا یہ اقدام بے حد بھیانک اور خوفناک ہے۔ روبو فورس کا تو ہم جیسے تیسے مقابلہ کر ہی رہے تھے لیکن اب ان سرخ شعاعوں سے ہم کس طرح سے بچیں گے''...... صفدر نے بھی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ زمین بری طرح سے لرز رہی تھی اور گرد و غبار کے طوفان میں بھی اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ سرخ شعاعیں ابھی ان سے بہت فاصلے پر تھیں لیکن جس طرح شعاعیں آگے بڑھ رہی تھیں بہت جلد ان تک پہنچ سکتی تھیں اور پھر ان طرف بھی تباہی کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو جاتا جس میں ان سب کی ہلاکتیں یقینی تھیں۔ قطعی یقینی۔

''کچھ کریں عمران صاحب۔ ورنہ اس جزیرے کی تباہی کے ساتھ ہم سب بھی مارے جائیں گے''...... صفدر نے بے چینی سے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں کیا کروں۔ ڈاکٹر ایکس نے اس بار بے حد خوفناک وار کیا ہے۔ ہم ابھی جنوبی کنارے سے بہت دور ہیں ورنہ سمندر میں چھلانگیں لگا کر اپنی جانیں بچا سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''اگر ہم دوبارہ کسی کھائی میں کود جائیں تو کیا ان شعاعوں سے ہمارا بچنا ممکن ہے''...... تنویر نے پوچھا۔

''نہیں یہ کراٹم ریڈ بلاسٹر ریز ہیں یہ زمین کی گہرائی تک جاتی ہیں۔ یہ ریز گہرائی تک تباہی پھیلا سکتی ہیں اس لئے ہم گہری سے گہری کھائی میں بھی کود کر نہیں بچ سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا پھر ہمیں آخری بار کلمات پڑھ لینے چاہئیں''...... نعمانی نے کہا۔

''کلمات تو ہر وقت پڑھتے رہنا چاہئے۔ کب کہاں قضا آ جائے یہ تو کوئی بھی نہیں جانتا۔ لیکن یہاں ہمارے کلمات آخری نہیں ہوں گے''...... عمران نے کہا اور وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران کے چہرے پر ایک پُراسرار سی مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

''آپ تو ایسے مسکرا رہے ہیں جیسے اس ہولناک تباہی سے ہمیں کوئی خطرہ ہی نہ ہو''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ خطرہ تو بہرحال ہے لیکن اس خطرے سے بچنے کا تدارک کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے''...... نعمانی نے بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''سر کے بل کھڑے ہو کر''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب یہ مذاق کا وقت نہیں ہے۔ جو کرنا ہے پلیز

جلدی کریں۔ سرخ شعاعیں نہایت تیزی سے اس طرف آ رہی
ہیں۔ اگلے چند منٹوں میں ہم سب اس تباہی کی زد میں آ جائیں
گے''...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا

''اچھا بھائی۔ ڈرا کیوں رہے ہو۔ میں دیکھتا ہوں اس تباہی
روکنے کے لئے میری زنبیل میں کیا ہے''...... عمران نے کہا اور اس
نے فوراً کاندھوں سے بیگ اتارا اور اسے کھول کر اس میں ہاتھ
ڈال دیا۔ وہ بیگ میں ادھر ادھر ہاتھ مار رہا تھا جیسے اندھوں کی
طرح کچھ تلاش کر رہا ہو۔

''جلدی۔ عمران صاحب جلدی''...... صفدر نے پریشانی سے
نزدیک آتی ہوئی سرخ شعاعوں کی طرف دیکھتے ہوئے بے چین
انداز میں کہا۔

''ڈھونڈ رہا ہوں بھائی۔ صبر کرو۔ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے''
عمران نے کہا اور صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے۔

''مل گیا۔ مل گیا''...... عمران نے زوردار نعرہ لگانے والے انداز
میں کہا اور وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران نے بیگ
سے ہاتھ نکال لیا تھا اس کے ہاتھ میں لکڑی کا بنا ہوا ایک چھوٹا سا
باکس تھا۔

''یہ کیا ہے''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''لکڑی کا باکس ہے۔ تمہیں دکھائی نہیں دے رہا کیا''۔ عمران
نے کہا۔

''میرا مطلب ہے اس میں کیا ہے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا
اسے عمران کا یہ بے وقت کا مذاق پسند نہیں آ رہا تھا۔

''ابھی کھولتا ہوں پھر اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھ لینا کیونکہ
ایک آنکھ سے تمہیں کچھ دکھائی نہیں دے گا''...... عمران نے کہا اور
اس نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو باکس کا ڈھکن خودکار
طریقے سے کھل گیا۔ باکس میں ایک چھوٹی سی مشین تھی۔ مشین پر
مختلف رنگوں کے بلب لگے ہوئے تھے اور سائیڈ میں دو بٹن تھے اور
ایک سینٹر میں ایک ٹائمر تھا عمران نے باری باری دونوں بٹن پریس
کیے تو مشین پر لگے ہوئے بلب سپارک کرنے لگے اور ٹائمر آن ہو
گیا۔ عمران نے بٹنوں کو پھر مخصوص انداز میں پریس کرنا شروع کیا
تو ٹائمر پر تیس سیکنڈ کا ٹائم ایڈ جسٹ ہو گیا اور مشین پر سائیڈ پر لگا
ہوا ایک سرخ بلب جل اٹھا۔

''یہ لو اسے ویٹ لفٹروں کی طرح جس قدر دور پھینک سکتے ہو
پھینک دو''...... عمران نے کہا اور اس نے باکس تنویر کو دے دیا۔

''لیکن''...... تنویر نے کہنا چاہا۔

''لیکن ویکن کچھ نہیں۔ پہلے اس مشین کو شعاعوں کی طرف
پھینکو۔ یاد رہے باکس کم از کم پانچ سو میٹر کی دوری تک جانا چاہئے''۔
عمران نے سنجیدگی سے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور ان
سے آگے آ گیا۔ اس نے باکس ہاتھ میں تولا پھر وہ یکلخت بجلی کی
سی تیزی سے گھوما۔ گھومتے ہوئے اس کا ہاتھ انتہائی تیزی سے

حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ سے مشین والا باکس نکل کر شمال کی طرف سے آتی ہوئی سرخ شعاعوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جواب ان سے محض سات آٹھ سو میٹر کی دوری پر تھیں۔

''زمین سے چپک کر آنکھیں بند کر لو۔ یہ بلاسٹ فلیشر ہے اس سے نکلنے والی تیز روشنی اگر کسی کی آنکھوں میں پڑ گئیں تو وہ فوراً اندھا ہو جائے گا''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور خود بھی زمین پر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی بات سن کر وہ تینوں بھی زمین سے چپک گئے اور انہوں نے آنکھیں بند کر کے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ اسی لمحے باکس زمین سے ٹکرایا ایک زبردست دھماکہ ہوا اور اچانک ہر طرف تیز اور انتہائی چکا چوند روشنی پھیل گئی۔ یہ روشنی ایسی تھی جیسے ہزاروں فلیش لائٹیں ایک ساتھ چمکی ہوں۔ آنکھوں بند ہونے کے باوجود انہیں تیز روشنی اپنی آنکھوں میں اترتی ہوئی معلوم ہوئی۔ اسی لمحے زوردار کڑاکے ہوئے اور روشنی جیسے آسمان کی طرف بلند ہوتی چلی گئی۔ جیسے ہی روشنی آسمان کی طرف اٹھی آسمان سے آنے والی سرخ شعاعیں یکلخت ختم ہو گئیں اور شعاعوں کے ختم ہوتے ہی جزیرے پر پھیلنے والی تباہی کا سلسلہ تھم گیا۔

''بس اب اٹھ جاؤ۔ سب ٹھیک ہو گیا ہے''...... عمران نے چند لمحوں کے بعد آنکھیں کھول کر اٹھتے ہوئے کہا تو وہ سب بھی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر اور آنکھیں کھول کر اٹھ کھڑے ہوئے اور

پھر وہاں سے سرخ شعاعیں غائب دیکھ کر ان کے چہروں پر حیرت پھیل گئی۔

''یہ کیسے ہو گیا۔ سرخ شعاعیں کہاں غائب ہو گئیں''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے برائٹ فلیشر بم مارا تھا۔ اس بم کی تیز روشنی سے سرخ شعاعیں ختم ہو گئی ہیں۔ اب ڈاکٹر ایکس لاکھ کوشش کرے وہ یہاں کرائم ریڈ بلاسٹر ریز کا دوبارہ اٹیک نہیں کر سکے گا۔ برائٹ فلیشر نے اس کے کرائم ریڈ بلاسٹر ریز پیدا کرنے والے سسٹم کو خراب کر دیا ہے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ ٹرانسمیٹر پر زیرو لینڈ کے سپریم کمانڈر نے پہلے ہی اسے کرائم ریڈ بلاسٹر ریز کے بارے میں بتا دیا تھا جن سے کسی بھی ملک اور جزیرے کو تباہ کیا جا سکتا تھا۔ عمران کو خدشہ تھا کہ انہیں ہلاک کرنے کے لئے ڈاکٹر ایکس کوئی بھی گھناؤنا اقدام کر سکتا ہے اس لئے وہ پوری تیاری سے آیا تھا اور خاص طور پر کرائم ریڈ بلاسٹر ریز سے بچاؤ کے لئے یہ برائٹ فلیشر بم ساتھ لایا تھا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو پہلے سے ہی علم تھا کہ یہاں کرائم ریڈ بلاسٹر ریز سے اٹیک کیا جا سکتا ہے اس لئے آپ برائٹ فلیشر بم اپنے ساتھ لائے تھے''...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے انہیں سپریم کمانڈر سے ہونے والی بات چیت سے انہیں آگاہ کر دیا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر آپ وی یعنی وکٹری کا نشان بنائیں گے تو زیرو لینڈ والے یہاں ہماری مدد کے لئے آ سکتے ہیں''...... نعمانی نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن میں ان سے کوئی مدد نہیں لوں گا۔ بلیک جیک کے سپریم کمانڈر نے جتنا بتا دیا ہے میرے لئے اتنا ہی کافی ہے''۔ عمران نے کہا اور وہ خاموش ہو گئے۔

''اگر آپ نے سپریم کمانڈر کو منع نہ کیا ہوتا تو شاید آگے کہیں ہماری بھی بلیک جیک سے ملاقات ہو جاتی''...... صفدر نے کہا۔

''شاید''...... عمران نے کاندھے اچکا کر کہا۔

''اس سے پہلے کہ ڈاکٹر ایکس یہاں کوئی اور حملہ کرے ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہو گا''...... تنویر نے کہا اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور ایک بار پھر میدان میں آگے بڑھنے لگے۔

گرے سکیل راڈار عمران کے ہاتھوں میں ہی تھا۔ وہ آگے بڑھتا ہوا مسلسل سکرین کی طرف دیکھ رہا تھا جس پر اب اونچے نیچے راستے پہاڑیاں اور کھائیاں جیسے خاکے دکھائی دے رہے تھے۔ اس گرے سکیل راڈار سکرین پر وہ آگے آنے والے خطرناک راستوں کے بارے میں آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ اس سکرین کی مدد سے وہ اپنے ساتھیوں کو ان راستوں سے گزار کر لے جا سکتا تھا جو کم خطرناک اور قدرے صاف ہوں۔ وہ میدان سے گزر کر پہاڑوں کی طرف آئے تھے اور ایک درے سے گزر رہے تھے کہ اچانک

انہوں نے دور آسمان پر سیاہ مکھیوں کے جھتے تیزی سے اس طرف آتے دیکھے۔

''اوہ۔ ایک اور حملہ۔ اس بار ڈاکٹر ایکس نے بگ روبو فورس بھیجی ہے''...... عمران نے کہا اور سب چونک کر آسمان پر آنے والے مکھیوں کے جھتوں کی طرف دیکھنے لگے جو فلائنگ ہارس تھے۔ یہ فلائنگ ہارس مختلف تھے۔ کوئی عقاب جیسا تھا کوئی پر پھیلائے دیوہیکل طیارے جیسا اور کوئی فلائنگ ہارس ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے بہت بڑا کیپسول ہوا میں اڑ رہا ہو۔ تمام فلائنگ ہارس بلندی پر تھے مگر جزیرے کی طرف آتے ہوئے وہ قدرے جھک آئے تھے اور تیزی سے نیچے آ رہے تھے۔

''بہت بڑی تعداد ہے ان کی۔ یہ تو واقعی ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے یہ بھی سارے جزیرے پر تباہی پھیلانے کے لئے آئے ہوں''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اب ہمیں یہیں رکنا ہو گا۔ اگر ہم ان کی نظروں میں آ گئے تو یہ ہمیں فوراً نشانہ بنائیں گے''...... عمران نے کہا۔ فلائنگ ہارس نیچے آتے دیکھ کر وہ ایک پہاڑی کے ساتھ لگ گئے تھے۔ اس پہاڑی کا اوپر والا حصہ کسی سائبان کی طرح جھکا ہوا تھا اس لئے انہیں یقین تھا کہ فلائنگ ہارس نیچے آ کر اس پہاڑی کے اوپر سے بھی گزرے تو روبوٹس انہیں نہیں دیکھ سکیں گے۔ چند ہی لمحوں میں بے شمار مشینی پرندوں جیسے فلائنگ ہارس زائیں زائیں کی آوازیں

نکالتے ہوئے اس پہاڑی کے اوپر سے گزرتے چلے گئے۔

فلائنگ ہارس اسی طرف جا رہے تھے جہاں پہلے فلائنگ ہارس اور روبوٹس تباہ ہوئے تھے اور پھر چند لمحوں کے بعد انہوں نے ان فلائنگ ہارسز سے مشین گنوں سے نکلنے والی گولیوں کی طرح لیزر نکلتے ہوئے دیکھیں دوسرے لمحے ماحول یکلخت زبردست اور خوفناک دھماکوں سے گونجنے لگا۔

فلائنگ ہارس جزیرے پر ٹڈی دل کی طرح چکراتے پھر رہے تھے اور ان سے مسلسل بلٹس کی طرح لیزر نکل نکل کر جزیرے کی طرف آ رہی تھیں جس سے زور دار دھماکے ہوتے اور انہیں آگ کے فوارے سے بلند ہوتے دکھائی دیتے۔ جزیرے پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی تھی۔ پھر چند دیو ہیکل فلائنگ ہارس گھوم کر ان پہاڑوں کی طرف آئے اور گولیوں کی طرح لیزر برساتے ہوئے پہاڑیوں کے اوپر سے گزرتے چلے گئے۔ دوسرے لمحے زبردست دھماکے ہوئے اور انہیں اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے۔

”بھاگو۔ ان پہاڑیوں سے دور بھاگو۔ یہ واقعی سارا جزیرہ تباہ کرنے پر تل گئے ہیں۔ نکلو یہاں سے ورنہ ان پہاڑیوں کے ساتھ ہمارے بھی ٹکڑے اڑ جائیں گے۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے دوسری طرف بھاگ پڑا۔ اس کے ساتھی فوراً اس کے پیچھے لپکے۔ وہ پہاڑی کے ساتھ ساتھ جھکے جھکے انداز میں بھاگ

رہے تھے لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک ایک زبردست دھماکہ ہوا اور ساتھ ہی انہیں خوفناک گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور پھر انہیں یوں محسوس ہوا جیسے پہاڑی دھماکے سے تباہ ہوگئی ہو اور اس کا سارا ملبہ ان پر آ گرا ہو۔ انہوں نے خود پر ایک بہت بڑی چٹان گرتے دیکھی تھی۔ چٹان اتنی بڑی تھی کہ وہ کسی بھی طرح اس سے بچ کر ادھر ادھر بھاگ کر نہیں جا سکتے تھے اور اس چٹان کے نیچے آنے کا مطلب تھا کہ ان کی ہڈیوں کا بھی سرمہ بن جاتا۔ اس بار ان کی ہلاکت یقینی تھی۔ قطعی یقینی۔

زوردار دھماکوں کے ساتھ اچانک دراڑ بری طرح سے لرزنے لگی اور کئی چٹانیں اور پتھر ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گرنا شروع ہو گئے۔ یہ دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھی فوراً ایک بڑی چٹان کے ساتھ چپک گئے۔ چٹان خاصی ابھری ہوئی تھی اور کافی بڑی تھی جس کے نیچے وہ چھپ کر اوپر سے گرنے والے پتھروں اور چٹانوں سے خود کو بچا سکتے تھے۔

"شاید پھر زلزلہ آ رہا ہے"...... صدیقی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ زلزلہ نہیں ہے۔ تم دھماکوں کی آوازیں نہیں سن رہے۔ یہ دھماکوں سے پیدا ہونے والی شاک ویوز ہیں"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں۔ لگتا ہے روبوٹس نے عمران صاحب اور باقی سب کو

چیک کر لیا ہے اور وہ ان پر بم اور میزائل برسا رہے ہیں"۔ خاور نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ضروری نہیں کہ روبوٹس نے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں پر اٹیک کیا ہو۔ عمران صاحب اور باقی سب بھی تو ان روبوٹس پر حملہ کر سکتے ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ممکن ہے لیکن ان خوفناک دھماکوں سے تو سارا جزیرہ پھر لرزنا شروع ہو گیا ہے جو ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"دھماکوں کی شدت جیسے ہی ختم ہو گی یہ شاک ویوز بھی ختم ہو جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

ان کے گرد بے شمار چھوٹے بڑے پتھر گر رہے تھے۔ انہیں کافی دیر تک دھماکے سنائی دیتے رہے اور پھر دھماکوں کی آوازیں ختم ہو گئیں اور دراڑوں کی لرزش بھی ختم ہو گئی۔ شاک ویوز ختم ہوتے ہی پتھروں کی برسات بھی رک ہو گئی تھی لیکن اب بھی چھوٹے چھوٹے پتھر نیچے آ رہے تھے۔

"اب ہمیں زیادہ تیزی سے اوپر جانا ہو گا۔ اگر دوبارہ دھماکے ہوئے یا زلزلہ آیا تو ہم اسی دراڑ میں پھنس کر رہ جائیں گے"۔ چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ"...... جولیا نے کہا اور وہ بڑی چٹان کے نیچے سے نکلے اور تیزی سے اوپر چڑھنے لگے۔ ٹیڑھے میڑھے راستوں سے

وہ پتھروں اور چٹانوں کو پکڑتے ہوئے اور ان پر پیر جماتے ہوئے چڑھتے جا رہے تھے کہ اچانک ایک چٹان کا کنارہ پکڑتے ہوئے جولیا کا ہاتھ چھوٹ گیا۔ اس نے چٹان کا کنارہ دوسرے ہاتھ سے پکڑنا چاہا لیکن کنارہ ٹوٹ گیا۔ جولیا کو ایک جھٹکا لگا اور وہ چٹان سے پھسلتی چلی گئی۔ اس نے ادھر ادھر ہاتھ مارے لیکن چٹان ڈھلانی تھی اور اس پر کوئی کریک نہیں تھا وہ چٹان کے اوپر سے ہوتی ہوئی نیچے آئی ہی تھی کہ اچانک چٹان کے نیچے موجود خاور نے بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ کر اس کا ایک ہاتھ پکڑ لیا۔ جولیا کو ایک جھٹکا لگا اور وہ خاور کے ہاتھ کے ساتھ چٹان کے نیچے لٹکنے لگی۔ وہ اس وقت تک ڈیڑھ سو فٹ سے زیادہ اوپر آ چکے تھے۔ اگر خاور جولیا کو پھسلتے نہ دیکھ لیتا اور وہ اچانک جھپٹ کر اس کا ہاتھ نہ تھام لیتا تو جولیا سیدھی نیچے ٹھوس چٹانوں پر جا گرتی اور پھر اس کا جو حشر ہوتا وہ بھیانک ہی ہوتا۔ جولیا کو اس طرح چٹان سے پھسل کر نیچے آتے دیکھ کر صدیقی سمیت سب دم بخود رہ گئے تھے لیکن جیسے ہی خاور نے جولیا کو سنبھالا ان کے چہروں پر اطمینان آ گیا۔

"احتیاط سے مس جولیا۔ ان ڈھلانی چٹانوں پر ہمیں نہایت دیکھ بھال کر چڑھنا ہو گا"...... نیچے موجود چوہان نے کہا۔ جولیا بدستور خاور کے ہاتھ سے جھول رہی تھی۔ خاور اسے اوپر کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جولیا نے اپنا جسم جھلایا اور پھر اس نے دائیں طرف موجود ایک چٹان کا کنارہ پکڑ لیا۔

"بس ٹھیک ہے۔ چھوڑ دو مجھے۔ میں سنبھال لوں گی"...... جولیا نے کہا اور خاور نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ جولیا نے دوسرا ہاتھ چٹان کے کنارے پر پھنسایا اور دونوں بازوؤں کے زور سے اپنا جسم اوپر اٹھانے لگی۔ جسم اوپر اٹھاتے ہی وہ اچکی اور اس چٹان کے ابھرے ہوئے حصے پر آ گئی اور پھر دوسری چٹان سے ٹیک لگا کر گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ اسی لمحے خاور، چوہان اور صدیقی بھی دوسری چٹانوں پر سے ہوتے ہوئے اوپر آ گئے۔

"آپ ٹھیک ہیں"...... خاور نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں ٹھیک ہوں۔ تھینکس"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تھینکس کس بات کا"...... خاور نے مسکرا کر کہا۔

"تم نے میری جان بچائی ہے۔ اس کے لئے میں نے تمہیں تھینکس کہا ہے"...... جولیا نے مسکرا کر کہا۔

"میں نے آپ کی جان نہیں بچائی۔ صرف ایک کوشش کی تھی۔ آپ کا ہاتھ اچانک ہی میرے ہاتھ میں آ گیا تھا۔ میری جگہ آپ بھی ہوتیں تو آپ بھی ایسی ہی کوشش ضرور کرتیں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی تمہاری کوشش ہی میرے کام آ گئی ہے۔ میں تمہارا نہیں تو تمہاری کوشش کا تو شکریہ ادا کر سکتی ہوں نا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور خاور کے ساتھ صدیقی اور چوہان بھی ہنس

دیئے۔ انہوں نے اس بڑی چٹان پر کچھ دیر ستایا اور ایک بار پھر اوپر چڑھنے لگے۔ ابھی وہ دو اڑھائی سو فٹ کی بلندی پر گئے تھے کہ انہیں اوپر کھلے آسمان پر تیز زائیں زائیں کی آوازوں کے ساتھ بڑے بڑے پرندے گزرتے دکھائی دیئے۔

''اتنے بڑے بڑے پرندے''...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ عام پرندے نہیں ہیں۔ مشینی پرندے ہیں جنہیں فلائنگ ہارس کہا جاتا ہے''...... جولیا نے کہا۔ فلائنگ ہارس مسلسل دراڑ کے اوپر سے زائیں زائیں کرتے ہوئے گزرتے جا رہے تھے۔ ان کی تعداد سینکڑوں میں تھی۔

''بہت بڑی تعداد ہے ان کی۔ کہاں جا رہے ہوں گے''۔ خاور نے کہا۔

''خاصی نیچی پرواز کر رہے ہیں جیسے اسی جزیرے پر ہی آئے ہوں''...... نعمانی نے کہا۔ اسی لمحے انہیں ایک بار پھر شدید دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اس بار دھماکے شاید دور ہوئے تھے اس لئے دراڑ میں شاک ویوز پیدا نہیں ہوئی تھیں۔

''اوہ۔ لگتا ہے فلائنگ ہارس نے اس جزیرے پر اٹیک کر دیا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے لیکن یہاں ایسا کیا ہے جس پر اٹیک کرنے کے لئے اس قدر کثیر تعداد میں فلائنگ ہارس آئے

ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ ہم نے پہلے جو دھماکے سنے تھے وہ ان روبوٹس اور فلائنگ ہارس کی تباہی کے تھے جنہیں عمران اور اس کے ساتھیوں نے تباہ کیا ہو گا۔ فلائنگ ہارس اور روبوٹس کی تباہی کا ونڈر لینڈ والوں کو علم ہو گیا ہو گا اسی لئے انہوں نے یہاں بڑی تعداد میں فلائنگ ہارس بھیج دیئے ہیں تاکہ فلائنگ ہارس اور روبوٹس تباہ کرنے والوں پر اٹیک کیا جا سکے''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے ہمارے ساتھی خطرے میں ہیں''۔ خاور نے کہا۔

''نہ صرف ہمارے ساتھی بلکہ ہم سب بھی خطرے میں ہی ہیں۔ اس قدر کثیر تعداد میں ان فلائنگ ہارس کے آنے کا مطلب واضح ہے کہ اس جزیرے پر زبردست تباہی لائی جائے تاکہ ہم سب ہلاک ہو جائیں''...... جولیا نے کہا۔

''اور ہم ہیں بھی دراڑ میں اور زمین سے ہم اب بھی ڈیڑھ دو سو فٹ نیچے ہیں۔ اگر ان فلائنگ ہارس نے اس طرف بمباری کر دی تو ہم سب اسی دراڑ میں دفن ہو کر رہ جائیں گے''...... چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ اس لئے ہمیں اور زیادہ تیزی دکھانی ہو گی۔ چلو چلو۔ جلدی اوپر چلو''...... جولیا نے کہا اور وہ اٹھ کر تیزی سے اوپر چڑھنے لگی۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے اوپر چڑھنے لگے۔ باہر

دھماکوں کی شدت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ یوں معلوم ہو رہا تھا
جیسے جزیرے پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ آنے والے فلائنگ شپس
نے اندھا دھند ہر طرف بمباری کرنا شروع کر دی تھی۔ دھماکے دور
نزدیک ہر طرف سے سنائی دے رہے تھے اور اب زمین ایک بار
پھر دہلنا شروع ہو گئی تھی چٹانیں ٹوٹ رہی تھیں۔ پتھر لڑھک رہے
تھے لیکن اس کے باوجود جولیا اور اس کے ساتھی رکے بغیر اوپر
چڑھتے جا رہے تھے پھر اچانک انہوں نے ایک لہر سی آ کر دراڑ
کے اوپر کنارے پر گرتے دیکھی۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ایک
چٹان کے پرزے اڑ کر اس دراڑ میں گرتے دکھائی دیئے۔

''دیوار سے لگ جاؤ۔ ہری اپ''...... جولیا نے چیخ کر کہا اور وہ
سب فوراً دراڑ کی دیواروں سے لگ گئے۔ بے شمار پتھر اور ملبہ ان
کے قریب سے گزر کر نیچے گرتا چلا گیا۔ پھر تو جیسے اس کریک کے
ارد گرد خوفناک دھماکوں کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چٹانیں
بری طرح سے تباہ ہو رہی تھیں۔ تیز گڑگڑاہٹوں کی آوازوں سے
بڑے بڑے پتھر دائیں بائیں چٹانوں سے ٹکراتے ہوئے نیچے گر
رہے تھے اور گرد کا ایک طوفان تھا جو ان پر گر رہا تھا۔ لیکن وہ
چھپکلیوں کی طرح دیواروں سے چپکے ہوئے تھے۔ زمین کی لرزش
سے بار بار انہیں جھٹکے لگ رہے تھے لیکن وہ ہر ممکن طریقے سے خود
کو سنبھالے ہوئے تھے۔ کافی دیر تک دراڑوں کے اوپر خوفناک
دھماکے ہوتے رہے اور پھر جیسے فلائنگ ہارس اس دراڑ سے دور

چلے گئے۔ اب انہیں دور دور سے دھماکوں کی آوازیں سنائی دے
رہی تھیں۔

گرد و غبار سے ان کے حلیئے بگڑ گئے تھے اور وہ بھوتوں جیسے
لگ رہے تھے۔ انہوں نے کچھ دیر توقف کیا کہ کہیں فلائنگ ہارس
دوبارہ اس طرف آ کر بمباری نہ شروع کر دیں لیکن جب ایسا نہ
ہوا تو انہوں نے وہاں رکنے کی بجائے ایک بار پھر اوپر جانے کو
ترجیح دی۔ دراڑ کے اوپر انہیں شہد کی مکھیوں کی طرح اب بھی کئی
فلائنگ ہارس گزرتے دکھائی دے رہے تھے لیکن اس طرف دھماکے
نہیں کئے جا رہے تھے۔

مسلسل اوپر چڑھتے ہوئے جب ان کا فاصلہ کناروں سے
پچاس فٹ کا رہ گیا تو وہ ایک سائبان کی طرح جھکی ہوئی چٹان کے
نیچے آ گئے اس چٹان کے دائیں بائیں سے وہ آسمان پر موجود
فلائنگ ہارس کو آسانی سے دیکھ رہے تھے دھماکوں کا سلسلہ کسی طرح
رکنے کو ہی نہیں آ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے فلائنگ ہارس سے
جزیرے کے ایک ایک حصے پر زبردست بمباری کی جا رہی ہو۔

''ہمیں اس وقت تک یہیں رکنا ہو گا جب تک فلائنگ ہارس
واپس نہیں چلے جاتے یا ان کی بمباری مکمل طور پر ختم نہیں ہو
جاتی''...... جولیا نے کہا۔

''ان کی بمباری زمین کی سطح پر ہے اور یہ لیزر سے حملہ کر رہے
ہیں اور لیزر بلاسٹر بے حد خوفناک ہوتے ہیں۔ ان کی زد میں آنے

والی ہر چیز کے پرخچے اڑ جاتے ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''اسی لئے تو کہا ہے کہ ہمیں اس وقت تک یہاں رکنا ہوگا جب تک کہ فلائنگ ہارس واپس نہیں چلے جاتے''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''مس جولیا۔ اب ہم بلندی پر ہیں۔ میرا خیال ہے ہمیں اب عمران صاحب سے بات کر لینی چاہئے تاکہ ہم انہیں اپنی لوکیشن کے بارے میں بتا سکیں''...... خاور نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ ان سے یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ وہ کس پوزیشن میں ہیں۔ فلائنگ ہارس سے انہیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچا''۔ جولیا نے کہا اس نے جیب سے بی سکس ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر لیا۔ ابھی وہ ٹرانسمیٹر پر عمران کی فریکونسی ایڈ جسٹ کر ہی رہی تھی کہ اچانک اسے ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

''روبو کمانڈر ایلڈم۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔ اوور''...... آواز مشینی تھی جسے سن کر نہ صرف جولیا بلکہ اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

''یس ایم ایم۔ میں آواز سن رہا ہوں۔ اوور''...... ایک اور مشینی آواز سنائی دی۔

''بلیک گراس کی پوزیشن بتاؤ۔ اوور''...... ایم ایم نے کہا۔

''ہم بلیک گراس پر مسلسل لیزر بلاسٹر سے بلاسٹنگ کر رہے ہیں۔ جزیرے کا ایسا کوئی حصہ نہیں ہے جہاں ہم نے بلاسٹنگ نہ

کی ہو۔ بلیک گراس پر ہم نے ہر طرف خوفناک تباہی پھیلا دی ہے۔ اوور''...... روبو فورس کے کمانڈر ایلڈم نے کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ تم نے بلیک گراس میں جو تباہی کی ہے اس سے وہ آٹھ افراد ہلاک ہو گئے ہوں گے جنہوں نے ہمارے فلائنگ ہارس اور روبوٹس تباہ کئے تھے۔ اوور''...... ایم ایم نے کہا اور جولیا اور اس کے ساتھی ایک بار پھر چونک پڑے آٹھ افراد سے ظاہر ہے ان کے بارے میں ہی بات کی جا رہی تھی اور روبوٹس اور فلائنگ ہارس کی تباہی کا سن کر انہیں یقین ہو گیا تھا کہ انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہی تباہ کیا تھا اسی لئے وہاں اس قدر فورس بھیجی گئی تھی۔

''یس ایم ایم۔ ہم نے بلیک گراس کی ان تمام پہاڑیوں کو اڑا دیا ہے جن میں وہ پناہ لے سکتے تھے۔ عام اور خاص جگہوں کے ساتھ ہم نے کھائیوں اور دراڑوں میں بھی لیزر بلاسٹنگ کی ہے۔ اس قدر تباہی کے بعد ان کا زندہ بچنا ناممکن ہے۔ اوور''...... ایلڈم نے کہا۔

''کیا تم میں سے کسی نے ان کو مارک کیا تھا۔ کیا تمہیں ان کے خون اور پسینے کی بو کہیں ملی تھی''...... ایم ایم نے پوچھا۔

''نو۔ ہمیں ان میں سے کسی کے خون اور پسینے کی بو محسوس نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے جب تک وہ ہمارے سامنے نہیں آ جاتے ہم انہیں مارک نہیں کر سکتے تھے''...... ایلڈم نے کہا۔

''پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ بلیک گراس جزیرے پر سرچنگ کرو۔ ڈاکٹر ایکس اس وقت تک ان کی ہلاکتوں کا یقین نہیں کرے گا جب تک ان سب کی لاشیں یا ان کی لاشوں کے ٹکڑے نہیں مل جاتے۔ اوور''...... ایم ایم نے کہا۔

''او کے۔ ایم ایم۔ میں زیرو فورس کو جزیرے کے ہر حصے میں پھیلا دیتا ہوں۔ ہمیں کہیں نہ کہیں سے ان کی لاشوں کے ٹکڑے ضرور مل جائیں گے۔ اوور''...... ایلڈم نے جواب دیا۔

''اس کے ساتھ ساتھ تمہیں تباہ ہونے والے روبوٹس اور فلائنگ ہارس کی کراسم چپس بھی تلاش کرنی ہیں۔ ہمارے لئے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ ان آٹھ افراد نے فلائنگ ہارس اور روبو فورس کو کیسے تباہ کیا تھا۔ سرچنگ کا دائرہ وسیع کر دینا ان کے ہتھیاروں کا کوئی بھی ٹکڑا مل جائے تو وہ بھی لیتے آنا۔ اوور''...... ایم ایم نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ میں کراسم چپس لے آؤں گا۔ اوور''...... ایلڈم نے کہا اور پھر ایم ایم نے روبو فورس کے کمانڈر ایلڈم کو چند ہدایات دیں اور اوور اینڈ آل کہہ کر اس سے رابطہ منقطع کر دیا۔

''یہ کیا تھا''...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ونڈر لینڈ سے ماسٹر مائینڈ کمپیوٹر روبوٹ فورس کے کمانڈر سے بات کر رہا تھا جس نے یہاں اٹیک کیا ہے اس کا نام شاید ایلڈم ہے''...... جولیا نے کہا۔

''وہ تو ہم بھی جانتے ہیں مس جولیا لیکن ان کی کال بی سکس ٹرانسمیٹر پر کیسے کیچ ہو گئی۔ ونڈر لینڈ کی تو ایڈوانس سائنسی ٹیکنالوجی ہے۔ پھر ان کی کال ایک عام ٹرانسمیٹر پر کیچ ہو جائے تو کہاں گئی ان کی ایڈوانس ٹیکنالوجی''...... خاور نے کہا۔

''یہ پاکیشیا میڈ ٹرانسمیٹر ہے۔ ہو سکتا ہے اس میں کوئی ایسا حساس انٹینا لگا ہوا ہو جس سے یہ کال کیچ ہو گئی ہو اور اس کے بارے میں ونڈر لینڈ والوں کو معلوم نہ ہو''...... جولیا نے کہا۔

''پھر بھی ان کے ریڈیو سیکشن کو تو اس بات کا پتہ چل جانا چاہئے کہ ان کی کال کہیں اور بھی سنی جا رہی ہے''...... صدیقی نے سر ہلا کر کہا۔

''پتہ نہیں۔ ورنڈ لینڈ میں نے تو نہیں بنایا کہ اس کی خوبیوں اور خامیوں کا مجھے پتہ ہو۔ لیکن میں اتنا ضرور کہہ سکتی ہوں کہ بعض عقلمند سے عقلمند بھی کہیں نہ کہیں اور کوئی نہ کوئی حماقت کر جاتا ہے اور خاص طور پر نیگیٹو سوچ رکھنے والا تو غلطیوں پر غلطیاں کرتا چلا جاتا ہے جس کے بارے میں خود اسے بھی پتہ نہیں ہوتا۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ جرم کرنے والا ہر قسم کی احتیاط کے باوجود اپنا کوئی نہ کوئی سراغ ضرور چھوڑ جاتا ہے۔ وںڈر لینڈ بنانے والے ڈاکٹر ایکس کی سوچ بھی نیگیٹو ہے۔ وہ ساری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اپنی سوچ کے مطابق وہ وںڈر لینڈ کو مضبوط سے مضبوط بنانے کے لئے جدید سے جدید سائنسی ٹیکنالوجی پر کام کر رہا ہے لیکن بہرحال

مشینیں بنانے والے بھی انسان ہی ہوتے ہیں اور ان سے کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہو جاتی ہے۔ اور ان سے بھی شاید کوئی غلطی رہ گئی ہے''...... جولیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اس سے تو ظاہر ہو رہا ہے کہ ونڈر لینڈ ابھی اس نہج پر نہیں آیا کہ ساری دنیا پر قبضہ کر سکے''...... چوہان نے کہا۔

''ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ ابھی تو ونڈر لینڈ، زیرو لینڈ والوں سے برسرپیکار ہے۔ یہ تو ان کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے ہمارے سائنس دانوں کو اغوا کر کے ونڈر لینڈ پہنچا دیا ہے ورنہ ونڈر لینڈ کے بارے میں شاید ہمیں بھی کچھ علم نہ ہوتا''...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''بہرحال۔ اب تو ہمارے لئے خطرہ اور زیادہ بڑھ گیا ہے۔ فلائنگ ہارس پھر جزیرے پر آجائیں گے اور ان سے روبوٹس نکل کر سارے جزیرے پر پھیل جائیں گے۔ جب ان کے فلائنگ ہارس کی تعداد اتنی زیادہ ہے تو جزیرے پر اترنے والے روبوٹس کی تعداد کتنی ہو گی۔ کیا ہم روبوٹس کی اتنی بڑی فوج ظفر موج کا مقابلہ کر سکیں گے''...... چوہان نے کہا۔

''کر سکیں گے نہیں۔ ہم ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ہی یہاں آئے ہیں اور ہم ڈٹ کر ان کا مقابلہ کریں گے اور فلائنگ ہارس کے زمین پر آنے کا فائدہ بھی اٹھا سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''کیا فائدہ''...... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

''ہم ان کے کسی فلائنگ ہارس پر قبضہ کر کے اس کے ذریعے ونڈر لینڈ میں جا سکتے ہیں۔ ان کا کوئی فلائنگ ہارس ہمارے ہاتھ لگ جائے کیا یہ فائدہ کم ہو گا ہمارے لئے''...... جولیا نے کہا اور وہ اثبات میں سر ہلانے لگے۔

''اس کے لئے ہمیں اس کریک سے باہر جانا پڑے گا اور ہو سکتا ہے ہمیں روبوٹس کا سامنا بھی کرنا پڑے''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ روبوٹس سے ٹکراؤ ناگزیر ہے۔ ان روبوٹس سے لڑنے اور انہیں تباہ کرنے کے لئے عمران نے ہمیں خاص طور پر ریڈ گنیں اور دوسرے سائنسی ہتھیار دے رکھے ہیں۔ ہم ان سائنسی ہتھیاروں سے روبوٹس کو تباہ کرتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں گے''...... جولیا نے سنجیدگی سے کہا۔

''جب تک روبوٹس جزیرے پر آتے ہیں کیوں نہ ہم اپنے سائنسی ہتھیار تیار کر لیں۔ پھر جیسے ہی ان کے فلائنگ ہارس کی آمدورفت کم ہو گی ہم کریک سے باہر نکل جائیں گے اور پھر جو ہمارے راستے میں آئے گا اسے تباہ کر دیں گے''...... چوہان نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے انہیں ہم نے تباہ ہی کرنا ہے۔ ہمارے مقابلے پر انسان تو ہیں نہیں جنہیں پکڑ کر ہم ان سے کوئی معلومات حاصل کر سکیں اس بار تو ہمیں صرف ایکشن ہی ایکشن کرنا ہے وہ بھی نان سٹاپ ایکشن''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب بھی

مسکرا دیئے۔

''عمران صاحب سے بات کرنے کا پروگرام تو رہ گیا''۔ صدیقی نے کہا۔

''نہیں ہم نے اس ٹرانسمیٹر پر ابھی ابھی ونڈر لینڈ کے ایم ایم اور یہاں موجود روبو کمانڈر کی باتیں سنی ہیں۔ اگر ان کی کالیں ہم سن سکتے ہیں تو یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ ہماری کال بھی کیچ کر لیں۔ ایسی صورت میں انہیں ہمارے زندہ ہونے کا پتہ چل جائے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہیں ہماری لوکیشن کا بھی پتہ چل جائے''۔ جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ یہ واقعی بے حد اہم بات ہے۔ اگر ایسا ہوا تو ہمارے ساتھ عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کے لئے بھی خطرہ بڑھ جائے گا''...... صدیقی نے فوراً کہا۔

''اسی لئے میں نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ہے۔ ہم پہلے کسی فلائنگ ہارس پر قبضہ کریں گے اور اس کے بعد عمران اور باقی ساتھیوں کو تلاش کریں گے۔ وہ اسی جزیرے پر ہیں۔ ہمارے بغیر انہوں نے کہاں جانا ہے''...... جولیا نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''یس ایم ایم۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی کوئی رپورٹ''...... ڈاکٹر ایکس نے سکرین پر موجود ایم ایم سے مخاطب ہو کر نہایت تیز لہجے میں کہا۔

''نو ڈاکٹر ایکس۔ ان کے بارے میں ابھی کچھ بھی پتہ نہیں چلا ہے''...... ایم ایم نے جواب دیا۔

''پتہ نہیں چلا ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو ایم ایم۔ تمہارے پاس جدید ترین سٹیلائٹس ہیں۔ تم ان سٹیلائٹس کے ذریعے گنے چنے چند افراد کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا سکے''...... ڈاکٹر ایکس نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ سیٹلائٹ سرچ کر رہے ہیں لیکن بلیک گراس پر کسی انسان کا کوئی نشان نہیں مل رہا۔ میں نے سپیشل ٹی ایس ٹی سیٹلائٹ سے بھی بلیک گراس کی چیکنگ کی ہے جس سے

وہاں رینگنے والے کیڑوں کا بھی پتہ چلایا جا سکتا ہے لیکن اس سیٹلائٹ سے بھی وہاں کسی زندہ انسان کا کوئی آثار نہیں ملا۔ اس سیٹلائٹ سے زمین کی گہرائیوں تک میں نے چیکنگ کی ہے۔ مجھے وہاں ان کے خون اور پسینے کی بو کا بھی پتہ نہیں چل رہا“۔ ایم ایم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تب پھر تمہاری یہی بات درست لگتی ہے کہ وہ سب جزیرے پر ہونے والی تباہی سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی زندہ ہوتا تو ٹی ایس ٹی سیٹلائٹ سے اس کی موومنٹ کا ضرور پتہ چل جاتا چاہے وہ موومنٹ اس کے سانس لینے سے ہی کیوں نہ ہو“......ڈاکٹر ایکس نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ یہ کنفرم ہے۔ ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہے۔ اس کے باوجود میں نے روبو فورس کے کمانڈر ایلڈم کو حکم دیا ہے کہ وہ روبو فورس بلیک گراس پر اتار دے اور ان افراد کی لاشوں کے ٹکڑے یا ان کی جلی ہوئی ہڈیاں تلاش کریں۔ روبوٹس وہاں ہر جگہ پھیل گئے ہیں۔ جلد ہی وہ ان افراد کی جلی ہوئی ہڈیاں یا ان میں سے یا ان کی لاشوں کے ٹکڑے تلاش کر لیں گے“...... ایم ایم نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ روبو فورس کو ان کی جلی ہوئی ہڈیاں یا ان میں سے چند ایک کی لاشوں کے ٹکڑے بھی مل جائیں گے تو ٹھیک ہے ورنہ اب مجھے اس کی بھی پروا نہیں ہے۔

روبو فورس نے جس طرح بلیک گراس میں تباہی پھیلائی ہے اس سے ان میں سے کسی کا بھی زندہ ہونا ناممکنات میں سے ہے۔ ویسے بھی تم نے ٹی ایس ٹی سیٹلائٹ اس جزیرے پر مرتکز کر رکھا ہے اگر اس قدر خوفناک تباہی کے باوجود بھی وہ زندہ ہوئے تو ان کی موومنٹ کا فوراً پتہ چل جائے گا اور بلیک گراس پر موجود روبو فورس انہیں وہیں ہلاک کر دے گی۔ اور ہاں سیٹلائٹس سے یہ معلوم کرنے کی بھی کوشش کرو کہ انہوں نے کرائم ریڈ بلاسٹر ریز کو کیسے روکا تھا۔ میرے لئے یہ افراد بے حد حیرت انگیز ثابت ہوئے ہیں۔ حد سے زیادہ حیرت انگیز“......ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ میں ایلڈم کو ابھی ہدایات جاری کر دیتا ہوں اور میں نے اس جزیرے پر برانکس ویوز بھی پھیلا دی ہیں تاکہ ان کے زندہ ہونے کی صورت میں اگر وہ کسی بھی ٹرانسمیٹر سے ایک دوسرے سے بات کریں تو ہمیں ان کے بارے میں فوراً پتہ چل جائے اور ہمیں ان کی وہ لوکیشن بھی مل جائے گی جہاں وہ موجود ہوں گے“...... ایم ایم نے کہا۔

”لیکن برانکس ویوز سے تو وہ بھی تمہاری اور روبو فورس کے کمانڈر کے درمیان ہونے والی بات چیت سن لیں گے“......ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ لیکن ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں زیادہ سے زیادہ ٹرانسمیٹر پر روبو فورس کے کمانڈر ایلڈم سے بات

کرتا ہوں اور اسے ہدایات دیتا ہوں اس کا وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے''...... ایم ایم نے کہا۔

''پھر بھی احتیاط کرو۔ کمانڈر ایلڈم سے کوڈ میں بات کیا کرو''۔ ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''اوکے ڈاکٹر ایکس۔ نیکسٹ ٹائم میں کوڈ میں بات کروں گا''۔ ایم ایم نے کہا۔

''اسپیس اسٹیشن کی کیا رپورٹ ہے۔ اور زیرو لینڈ کا کچھ پتہ چلا''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''اسپیس میں زیرو لینڈ والوں سے ہماری زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ ہماری فورس نے زیرو لینڈ والوں کا ایک اور ہیڈکوارٹر ٹریس کیا تھا جس پر ہماری فورس نے زیرو لینڈ سمجھ کر حملہ کیا تھا۔ اس ہیڈکوارٹر سے اچانک سینکڑوں ہارڈ اسپیس شپ آ گئے تھے جن سے ہماری فورس کا خوفناک ٹکراؤ ہو گیا۔ ان اسپس شپس سے ہماری فورس پر کرامک ریز سے حملہ کیا گیا تھا وہ کرامک ریز کے ساتھ کرامک میزائل بھی برسا رہے تھے جس سے ہماری فلائنگ کو بہت نقصان ہوا تھا۔ ہمارے درجنوں فلائنگ ہارس تباہ ہو گئے تھے اور سینکڑوں روبوٹ دھماکوں سے پھٹ گئے تھے''...... ایم ایم نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو اب زیرو لینڈ والوں کے پاس کرامک ریز اور کرامک میزائل بھی ہیں۔ یہ تو بہت خطرناک بات ہے۔ ہماری ناقابل تسخیر فورس جس پر دنیا کا کوئی اور اسلحہ اثر نہیں کر سکتا لیکن

کرامک ریز ایسی ریز ہے جس سے ہماری کسی بھی فورس کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ ریز ایسی ہوتی ہے جو ایک لمحے میں ہارڈ سے ہارڈ میٹل میں آگ کی طرح پھیل جاتی ہے اور اس سے ہیٹ اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ مشینوں میں لگی ہوئی بیٹریاں زور دار دھماکے سے پھٹ جاتی ہیں ان بیٹریوں کے پھٹنے سے روبوٹس اور فلائنگ ہارس فوراً تباہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن زیرو لینڈ کے پاس کرامک سسٹم کہاں سے آ گیا۔ کرامک ریز بنانے کے لئے تو فائرس وائٹ سٹون کی ضرورت ہوتی ہے اس کے بغیر تو کرامک ریز کو فائر ہی نہیں کیا جا سکتا۔ زیرو لینڈ والوں کو فائرس وائٹ سٹون کہاں سے مل گیا اس کے لئے تو میں بھی زمین و سمندر کھنگال رہا تھا''......ڈاکٹر ایکس نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''انہوں نے فائرس وائٹ سٹون کہاں سے حاصل کیا ہے اس کے بارے میں تو مجھے تب ہی علم ہو گا جب ہم زیرو لینڈ میں داخل ہو جائیں گے البتہ ہماری فورس نے زبردست جنگ کے بعد زیرو لینڈ کی ہارڈ اسپیس شپس بھی تباہ کر دی تھیں اور پھر ہماری فورس نے اس ہیڈکوارٹر میں جا کر اسے بھی تباہ کر دیا تھا''...... ایم ایم نے کہا۔

''گڈ۔ ویری گڈ۔ یہ اچھی خبر ہے۔ زیرو لینڈ تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ اسپیس میں موجود پہلے ان کے سب ہیڈکوارٹرز تباہ کر دیئے جائیں۔ ان کی جس قدر فورس تباہ ہو گی وہ اتنا ہی کمزور

ہوتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اتنے کمزور ہو جائیں گے کہ انہیں ہمارے لئے سارا اسپیس چھوڑنا پڑے گا اور وہ ایک روز خود ہی ہمارے سامنے گھٹنے ٹیک دیں گے''......ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ اسپیس میں ہماری روبو فورس تیزی سے اپنے قدم جماتی جا رہی ہے۔ بہت جلد ہمارے مزید سیٹلائٹ اسپیس میں پہنچ جائیں گے۔ جہاں ہم باقاعدہ اسپیس ورلڈ قائم کر دیں گے اور اسپیس میں زیرو لینڈ کی بجائے ہمارا ہولڈ ہو گا۔ ونڈر لینڈ کا ہولڈ''...... ایم ایم نے کہا۔

''ہاں۔ جس دن ہمارا اسپیس ورلڈ قائم ہو گیا اس دن پوری دنیا میرے ہاتھوں میں ہو گی۔ دنیا کا کوئی ملک میرے سامنے سر نہیں اٹھا سکے گا''......ڈاکٹر ایکس نے بڑی رعونت سے کہا۔

''میرے لئے کوئی ہدایات''...... ایم ایم نے کہا۔

''نہیں۔ اگر پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں یا ان کی جلی ہوئی ہڈیاں مل جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ روبو فورس کو ونڈر لینڈ واپس بلا لو۔ میں نہیں چاہتا کہ دنیا کا کوئی بھی سیٹلائٹ روبو فورس کو چیک کر لے''......ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''او کے ڈاکٹر ایکس۔ میں روبو کمانڈر کو ابھی ہدایات جاری کر دیتا ہوں''...... ایم ایم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئی۔ ڈاکٹر ایکس نے سکرین دوبارہ دیوار میں غائب کر دی۔ سکرین غائب ہوتے ہی دیوار پر مخصوص پینٹنگ ابھر کر سامنے آ

گئی۔ ڈاکٹر ایکس کو ایم ایم نے جو تفصیل بتائی تھی اس سے اسے یقین ہو گیا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ بلیک گراس جزیرے میں کسی طور پر زندہ نہیں ہوں گے۔

ڈاکٹر ایکس نے ایم ایم کو حکم دیا تھا کہ وہ بلیک گراس پر کراٹم ریڈ بلاسٹر ریز فائر کر دے تاکہ بلیک گراس سمیت یہاں ہر چیز تباہ ہو جائے۔ ایم ایم نے ایسا ہی کیا تھا سیٹلائٹ سے کراٹم ریڈ بلاسٹر ریز فائر ہوئیں اور جزیرہ بری طرح سے تباہ ہونا شروع ہو گیا لیکن پھر اچانک جزیرے پر ایک زور دار دھماکہ ہوا تھا اور وہاں انتہائی تیز اور چکا چوند روشنی پھیل گئی اور سیٹلائٹ سے نکلنے والی کراٹم ریڈ بلاسٹر ریز نکلنے کا سلسلہ یکدم رک گیا۔ یہ اطلاع ایم ایم نے جب ڈاکٹر ایکس کو دی تو وہ حیران رہ گیا اس نے ایم ایم کو فوراً جزیرے پر بگ روبو فورس بھیجنے کا حکم دے دیا کہ وہ جزیرے پر جا کر اس قدر خوفناک تباہی پھیلائیں کہ پاکیشیائی ایجنٹ اگر کسی کھائی میں بھی چھپے ہوئے ہوں تو ان کے زندہ بچنے کا کوئی امکان نہ رہے۔ ایم ایم نے ایسا ہی کیا تھا اور روبو کی ایک بگ فورس بلیک گراس میں بھیج دی تھی جس نے بلیک گراس میں انتہائی خوفناک تباہی پھیلا دی تھی۔ ایسی تباہی جس سے بڑی سے بڑی فورس کا خاتمہ ہو سکتا تھا پھر بھلا عمران اور اس کے گنے چنے ساتھیوں کے لئے یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ زندہ رہ جاتے۔

گڑگڑاہٹ کی خوفناک آواز کے ساتھ عمران نے ایک بڑی چٹان کو پہاڑی سے الگ ہو کر اور گھوم کر نیچے آتے دیکھا تو اس نے چیخ کر اپنے ساتھیوں کو پہاڑی کی دیوار کے ساتھ چپکنے کے لئے کہا اور خود بھی دیوار سے لگ گیا اور چٹان دھماکے سے ان کے اوپر آ گری۔

چٹان پہاڑی اور زمین پر عمودی انداز میں گر کر ٹک گئی تھی اور درمیان میں ایک خلاء سا بن گیا تھا جس میں عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ چٹان کے دائیں بائیں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے اور دونوں اطراف سے راستہ بند ہو گیا تھا۔

"خدا کی پناہ۔ اگر یہ چٹان سیدھی ہم پر آ گرتی تو"...... صفدر نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ چٹان کے چونکہ دونوں طرف ملبہ گرا ہوا تھا اس لئے وہاں اندھیرا پھیل گیا تھا۔

"تو ہماری ہڈیوں کا بھی سرمہ بن جاتا"...... تنویر نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔

"ونڈر لینڈ نے تو ہمیں ہلاک کرنے کے لئے اپنی پوری طاقت لگانی شروع کر دی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہم چند افراد کو ہلاک کرنے کے لئے ڈاکٹر ایکس نے بلیک گراس جزیرے پر روبوٹس کی بہت بڑی فورس بھیج دی ہے۔ جیسے ان کا مقابلہ کسی ملک کی بہت بڑی فوج سے ہو"...... نعمانی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ایکس شاید ہم سے ضرورت سے زیادہ ہی خائف ہے اسی لئے وہ شاید ہم میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑنا چاہتا۔ بلیک گراس جزیرے پر ہماری موجودگی کا جان کر وہ بہت زیادہ ہی بوکھلا گیا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"وہ خود نہیں بوکھلایا۔ اسے بوکھلانے پر ہم نے مجبور کیا ہے اور وہ بھی اس کے ناقابل تسخیر روبوٹس اور بلیک فلائنگ ہارس تباہ کر کے۔ بلیک جیک اور زیرو لینڈ کے سپریم کمانڈر سے میری بات ہوئی تھی تو انہوں نے یہی کہا تھا کہ ونڈر لینڈ کے روبوٹس پر کسی ہتھیار کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ونڈر لینڈ والوں نے روبوٹس کو تباہی سے بچانے کے لئے بہت کام کیا ہے یہی وجہ ہے کہ زیرو لینڈ والے بھی ان روبوٹس سے مسلسل نقصان اٹھا رہے ہیں اور وہ جواباً ونڈر لینڈ کی فورس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

”اگر روبوٹس ناقابل تسخیر تھے تو ہمارے ہاتھوں اس قدر آسانی سے کیسے تباہ ہو گئے۔ ریڈ گنوں سے ہم نے کئی روبوٹس تباہ کئے تھے۔ اس ریڈ گن میں کون سی ریز تھی جس سے روبوٹس تباہ ہو گئے“...... نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کرامک ریز“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”کرامک ریز۔ یہ کون سی ریز ہے“...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

”کرامک ریز عام طور پر کٹر کے لئے استعمال کی جاتی ہیں ان ریزز کو بڑی بڑی چٹانوں، فولادی دیواروں اور ہارڈ دھاتوں کو کاٹنے اور پگھلانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ کٹر ریز کسی بھی ٹھوس چیز کو کاٹنے کے لئے تار سے صابن کاٹنے کے مصداق کام کرتی ہے۔ لیکن ان ریزز کو فائرس نامی وائٹ سٹون کے ذریعے استعمال میں لایا جائے تو اس کی طاقت ہزاروں گنا بڑھ جاتی ہے اور کرامک ریز میں تبدیل ہو کر یہ ریز کسی بھی ٹھوس چیز میں سما کر اسے اندر سے تہس نہس کر دیتی ہے اور ٹھوس چیز کے اندر زبردست گیس پیدا کر دیتی ہیں اور ساتھ ہی ٹھوس چیز کو کئی ہزار فارن ہیٹ تک گرم کر دیتی ہے اور جب گیس اور ہیٹ کا آپس میں ٹکراؤ ہوتا ہے تو ایک زور دار دھماکا ہوتا ہے اور ٹھوس چیز چاہے وہ فولادی چٹان ہی کیوں نہ ہو ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاتی ہے۔ ان روبوٹس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا، گیس اور ان کے اندر لگی ہوئی پاور

بیٹریوں کو جب ہزاروں گنا ہیٹ ملی تو وہ ایک دھماکے سے پھٹ گئے۔ میں نے فلائنگ ہارس پر بھی ایسا ہی بم لگایا تھا جس نے فلائنگ ہارس کو انتہائی حد تک ہیٹ اپ کر دیا تھا اور جب وہ ہیٹ فلائنگ ہارس کی بیٹریوں تک پہنچی تو وہ تباہ ہو گیا اور دوسرے فلائنگ ہارس پر جا گرا اس سے کرامک ریز کی ہیٹ ان تک پہنچ گئی اور وہ سب بھی تباہ ہو گئے“...... عمران نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

باہر سے انہیں مسلسل دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ فلائنگ ہارس جزیرے پر مسلسل پرواز کرتے ہوئے جگہ جگہ بلاسٹنگ ریز پھینک رہے تھے۔ یہ سب چونکہ بہت بڑی چٹان کے نیچے تھے اور چھپے ہوئے تھے اس لئے وہ ان زبردست دھماکوں سے محفوظ تھے۔ فلائنگ ہارس تباہی پھیلا کر آگے جا چکے تھے کیونکہ انہیں ارد گرد سے دھماکوں کی آوازیں سنائی نہیں دے رہی تھیں۔

”فائرس وائٹ سٹون۔ یہ کسی خاص سائنسی دھات کا نام ہے کیا“...... نعمانی نے پوچھا۔

”ہاں۔ تم اسے وائٹ کرسٹل بھی کہہ سکتے ہو۔ ریڈ گن کی نالیاں اسی وائٹ کرسٹل سے بنی ہوئی ہیں اور یہ وائٹ کرسٹل مجھے زیرو لینڈ کے ہیڈ کوارٹر فراسکو ہیڈ کوارٹر سے لائی ہوئے ریڈ اسپیس شپ سے ملا تھا۔ میں نے اور سرداور نے اس پر بہت ریسرچ کیا تھا اور پھر میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ یہ سائنسی ہتھیار میں نے خاص طور پر زیرو لینڈ کی مشینی دنیا کی تباہی کے لئے تیار کئے

گئے تھے۔ چلو۔ زیرو لینڈ نہ سہی ونڈر لینڈ ہی سہی۔ ان ہتھیاروں کو ہمیں آزمانے کا موقع تو ملا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر تمہارے سائنسی ہتھیار اتنے ہی طاقتور ہیں تو پھر یہاں چھپے کیوں بیٹھے ہو۔ باہر چلو۔ ہم ریڈ گنوں سے ان تمام فلائنگ ہارسز کو تباہ کر دیتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''میں بیٹھا نہیں کھڑا ہوں۔ اندھیرے میں شاید تمہیں نظر نہیں آ رہا۔ ویسے سچی بات ہے اندھیرے میں مجھے بھی نظر نہیں آتا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میری بات مذاق میں مت اڑاؤ۔ ہم یہاں ان سے چھپنے کے لئے نہیں بلکہ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے آئے ہیں''...... تنویر نے جیسے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے میرے ساتھ تمہارے علاوہ صفدر، اور نعمانی بھی موجود ہیں اور ہم یہاں اپنی مرضی سے نہیں چھپے۔ کیوں صفدر''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''بالکل اور ہمیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اتنی بڑی چٹان گرنے کے باوجود ہم سب محفوظ ہیں''...... صفدر نے عمران کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''قدرت نے ہمیں اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھنے کا موقع دیا ہے تو ہم کیوں نہ اس کا فائدہ اٹھائیں۔ انہیں جزیرے پر پھیلانے دو تباہی۔ کب تک وہ ایسا کرتے رہیں گے۔ جب تھک

جائیں گے اور انہیں یہ یقین ہو جائے گا کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں تو وہ خود ہی واپس چلے جائیں گے۔ اگر ہم ان کے سامنے آئے تو وہ شہد کی مکھیوں کی طرح جمع ہو کر پھر ہم پر جھپٹ پڑیں گے۔ اگر ہم نے اس فورس کو تباہ کر بھی دیا تو ان کی جگہ دوسری فورس آ جائے گی۔ پھر تیسری اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہے گا اور ہمیں ان سے الجھنے کی بجائے اپنے مین ٹارگٹ پر توجہ دینی ہے اور ہمارا مین ٹارگٹ ونڈر لینڈ ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر یہ یہاں سے نہ گئے تو۔ میرا مطلب ہے بلیک گراس جزیرے کی سیکورٹی کے لئے وہ فورس کا کچھ حصہ یہاں بھی تو روک سکتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''پھر ہم ان کی نظروں میں آئے بغیر یہاں سے نکلیں گے۔ ونڈر لینڈ سے سر داور اور ان کے ساتھیوں کو زندہ نکالنا اور پھر ونڈر لینڈ کی تباہی ہمارا مشن ہے اور اس مشن کو ہمیں ہر صورت میں مکمل کرنا ہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہم ان کے کسی فلائنگ ہارس پر بھی تو قبضہ کر کے ونڈر لینڈ جا سکتے ہیں لیکن اس کے لئے ہمیں باہر تو نکلنا ہی پڑے گا''...... صفدر نے کہا اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ان کے دائیں طرف کا ملبہ دوسری طرف جا گرا۔ شاید کسی فلائنگ ہارس نے دائیں طرف سے آ کر بائیں طرف لیزر فائر کیا تھا جو چٹان کے ساتھ پڑے ملبے پر پڑا تھا اور ان کے سامنے سے ملبہ ہٹ

گیا۔ وہ چٹان کے بائیں طرف تھے۔ ورنہ ملبے کا کچھ حصہ ان پر بھی گرتا اور وہ زخمی ضرور ہو جاتے۔

"یہ لو۔ باہر جانے کے لئے انہوں نے خود ہی ہمارے لئے راستہ کھول دیا ہے"...... عمران نے کہا۔ باہر اب بھی فلائنگ ہارس زائیں زائیں کرتے گزر رہے تھے۔ دھماکوں کا سلسلہ جاری تھا۔ عمران آگے بڑھا اور ایک چٹان کے پیچھے سے سر نکال کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔ دوسری طرف ایک چھوٹی سی وادی تھی جہاں چھ فلائنگ ہارس زمین پر اترے ہوئے تھے اور ان کے پاس کئی روبوٹس گھومتے پھر رہے تھے۔ ان روبوٹس کے رنگ بھی سفید ہی تھے البتہ ان پر کسی رنگ کا کوئی نشان نہیں تھا۔ ان روبوٹس کے پاس بڑی بڑی لیزر گنیں تھیں۔

"روبوفورس جزیرے پر اتر آئی ہے۔ جزیرے پر اس قدر تباہی پھیلانے کے باوجود شاید انہیں یقین نہیں آ رہا کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر اب کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اب ہمیں واقعی تنویر کے مشورے پر عمل کرنا ہی پڑے گا ورنہ ہمارا یہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور تنویر کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"آپ کا مطلب ہے تنویر ایکشن"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر بھی مسکرا دیا۔

"بالکل۔ اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ یہ ہمیں ہر حال میں ہلاک کرنے پر تلے ہوئے ہیں تو ہمیں کیا ضرورت ہے ان کا لحاظ کرنے کی"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ اب تک ان کا لحاظ کر رہے تھے"...... نعمانی نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ میں سوچ رہا تھا کہ بے چاری مشینیں ہیں۔ انہیں تباہ کر کے ہمیں کیا ملے گا"...... عمران نے اس انداز میں کہا کہ وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اپنے بیگوں سے کرامک بلاسٹر بم نکالو اور انہیں آن کر کے اپنی جیبوں میں ڈال لو۔ باہر نکلتے ہی ہم ریڈ گنوں کے ساتھ ان پر کرامک بم برسائیں گے۔ ہم یہاں سے نکلتے ہی بکھر جائیں گے تاکہ روبوٹس اگر ہمیں لیزر بلاسٹرز سے نشانہ بنانے کی کوشش کریں تو ہم اپنا بچاؤ کر سکیں۔ تم سب ان کا زیادہ سے زیادہ نقصان کرو گے اور میں ان کے کسی فلائنگ ہارس پر قبضہ کرنے کی کوشش کروں گا"...... عمران نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا اور وہ بیگوں سے کرامک بم نکال کر انہیں مخصوص انداز میں چارج کرنا شروع ہو گئے۔

"تیار ہو سب"...... عمران نے کہا۔

"یس"...... ان سب نے ایک ساتھ کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تنویر پہلے تم باہر نکلو۔ باہر جاتے ہی ان پر حملہ کر دینا"۔ عمران نے کہا اور تنویر ریڈ گن اور کرامک بم لے کر چٹان کے کنارے کی طرف آ گیا۔

"اوکے۔ گو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تنویر تیزی سے چٹان کے نیچے سے نکلا اور برق رفتاری سے سامنے بھاگتا چلا گیا۔ تھوڑا آگے جاتے ہی وہ دائیں طرف مڑا گیا۔

"آ جاؤ سب"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اچھل کر چٹان کے نیچے سے نکل آیا۔ اسی لمحے یکے بعد دیگرے دو دھماکے سنائی دیئے اور اس نے سامنے دو روبوٹس کو بکھرتے دیکھا۔ انہیں تنویر نے ریڈ گن سے نشانہ بنایا تھا۔ عمران تیزی سے سامنے کی طرف دوڑنے لگا۔ دوڑتے دوڑتے وہ سامنے موجود روبوٹس اور فلائنگ ہارس پر ریڈ گن سے لیزر برسا رہا تھا۔ جو اس کی ریڈ گن سے مشین پسٹل کی گولیوں کی طرح رک رک کر نکل رہی تھی۔ اس کے چٹان سے باہر نکلتے ہی صفدر اور نعمانی بھی اچھل کر باہر آئے اور تیزی سے مختلف سمتوں میں دوڑتے چلے گئے۔ عمران نے جن روبوٹس کو نشانہ بنایا تھا وہ دھماکے سے پھٹ گئے تھے۔ ایک لمحے کے لئے روبوٹس جیسے بوکھلا گئے پھر ان کی نظریں جیسے ہی ان پر پڑیں انہوں نے بھی اپنی گنیں سیدھی کر لیں اور میدان میں رنگ برنگی لیزر گولیوں کی طرح ہر طرف برستی دکھائی دیں اور ماحول یکلخت تیز اور خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھا۔

عمران جس طرف بھاگا جا رہا تھا وہاں چار روبوٹس تھے جو گنیں سیدھی کئے اس پر مسلسل ریز پھینک رہے تھے اور عمران ادھر ادھر اچھلتا ہوا اور ان ریز سے بچتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ سرخ، سبز اور نیلی لیزر اس کے دائیں بائیں اور اوپر نیچے سے گزر رہی تھیں اور عمران کے اردگرد دھماکے ہو رہے تھے۔ پھر اچانک بھاگتے بھاگتے عمران نے ایک اونچی چھلانگ لگائی اور قلابازی کھا کر گھومتا ہوا کمر کے بل زمین پر آیا اور ایک اور قلابازی کھا کر فوراً سیدھا ہو گیا۔ ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک کرامک بم نکالا اور اسے پوری قوت سے روبوٹس کی طرف پھینک دیا۔ بم روبوٹس کے قریب گرا۔ بم پر روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس سے سرخ رنگ کی تیز روشنی سی نکل کر روبوٹس پر پڑی۔ دوسرے لمحے چاروں روبوٹس ایک ساتھ یوں پھٹ کر تباہ ہو گئے جیسے ہینڈ گرنیڈ پھٹنے سے ایک ساتھ کئی انسانوں کے پرخچے اڑ جاتے ہیں۔

اس لمحے دائیں طرف سے اسے دو روبوٹس شعاعیں برساتے اپنی طرف آتے دکھائی دیئے۔ شعاعیں عمران کے دائیں بائیں سے گزر کر زمین پر پڑیں اور دو دھماکے ہوئے۔ عمران فوراً اچھلا اور زمین پر آتے ہی تیزی سے ایک طرف کروٹیں بدلتا چلا گیا۔ روبوٹس نے گنوں کا رخ اس کی طرف موڑا ہی تھا کہ ریڈ گن کی ریڈ لیزر ان پر پڑیں اور دونوں روبوٹس دھماکوں سے تباہ ہو گئے۔

دونوں روبوٹس کو تباہ کرتے ہی عمران اٹھا اور تیزی سے سامنے موجود ایک فلائنگ ہارس کی طرف دوڑا۔ عمران کے ساتھی بھی ادھر ادھر بھاگتے ہوئے روبوٹس کی بلاسٹنگ لیزر سے بچتے ہوئے انہیں ریڈ گنوں اور کرامک بموں سے نشانہ بنا رہے تھے۔

عمران چٹانوں کو پھلانگتا ہوا آگے جا رہا تھا۔ اس کے چاروں اطراف سے لیزر آ رہی تھیں جو ان چٹانوں سے ٹکراتی تھیں اور چٹانیں پھٹ جاتی تھیں۔ ایک چٹان سے چھلانگ لگا کر عمران جیسے ہی دوسری طرف آیا اچانک دائیں طرف موجود ایک بڑی چٹان کے پیچھے سے چار روبوٹس نکل کر اس کے سامنے آ گئے۔ انہوں نے گنیں سیدھی کیں اس سے پہلے کہ وہ عمران پر لیزر فائر کرتے عمران نے دوڑتے دوڑتے ایک اونچی چھلانگ لگائی اور ہوا میں قلابازیاں کھاتا ہوا ان روبوٹس کے سروں کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف آ گیا۔ وہ پیروں کے بل زمین پر آیا ساتھ ہی اس نے جسم موڑتے ہوئے خود کو ایک بار پھر اچھالا اور ہوا میں اٹھتے ہوئے اس نے روبوٹس پر ریڈ لیزر فائر کر دیں۔ لیزر روبوٹس سے ٹکرائیں اور روبوٹس دھماکوں سے پھٹتے چلے گئے۔ عمران قلابازی کھا کر ایک بار پھر نیچے آ گیا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کے ساتھی برق رفتاری سے ادھر ادھر دوڑتے پھر رہے تھے روبوٹس اور کئی فلائنگ ہارس ان کے پیچھے لگے ہوئے تھے لیکن ان کے جسموں میں جیسے پارہ سا دوڑ رہا تھا اور وہ نہ صرف ان شعاعوں سے خود کو بچا

رہے تھے بلکہ روبوٹس اور فلائنگ ہارس پر جوابی حملے بھی کرتے جا رہے تھے۔

اچانک عمران کے عقب میں موجود ایک ٹیلے کے پیچھے سے عقاب جیسا ایک فلائنگ ہارس آیا۔ روبوٹ اس فلائنگ ہارس کے اندر تھا اس طرف آتے ہی فلائنگ ہارس اچانک عمران کی طرف جھک گیا۔ دوسرے لمحے فلائنگ ہارس کے پھیلے ہوئے پروں سے بے شمار بلٹس نما شعاعیں نکلیں اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور ہاتھوں اور پیروں کے بل لگاتار قلابازیاں کھاتا چلا گیا۔ فلائنگ ہارس سے نکلنے والی شعاعیں زمین پر پڑیں اور دھماکوں کے ساتھ آگ کے شعلے بلند ہونے لگے۔ عمران رکے بغیر جمناسٹک کا مظاہرہ کرتا ہوا لگاتار ہاتھوں اور پیروں کے بل قلابازیاں کھاتا جا رہا تھا فلائنگ ہارس اس پر مسلسل لیزر برسا رہا تھا اور عمران کے چند گز کے فاصلے پر اس کے پیچھے لگاتار دھماکے ہو رہے تھے اور شعلے بلند ہو رہے تھے۔ فلائنگ ہارس کی رفتار پہلے ہلکی تھی وہ قلابازیاں کھاتے ہوئے عمران کے پیچھے مسلسل آ رہا تھا۔ پھر عمران کو بچتے دیکھ کر شپ قدرے بلند ہوا اور برق رفتاری سے عمران کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ کافی آگے جا کر وہ یوٹرن لیتا ہوا مڑنے لگا۔

عمران نے ہارس اوپر سے گزرتے دیکھا تو قلابازیاں کھاتے کھاتے وہ یکلخت ہوا میں بلند ہوا اس کا جسم کسی پھرکی کی طرف

گھوما اور وہ پیروں کے بل زمین پر آ گیا۔ زمین پر آتے ہی اس نے ریڈ گن کا رخ فلائنگ ہارس کی طرف کیا اور لگاتار بٹن پریس کرتا چلا گیا۔ ریڈ گن سے مشین گن کی طرح بے شمار سرخ شعاعیں نکلیں اور مڑتے ہوئے فلائنگ ہارس سے ٹکرائیں۔ دوسرے لمحے ایک زبردست دھماکہ ہوا اور فلائنگ ہارس آگ کا طوفان بن کر ہوا میں ہی بکھرتا چلا گیا۔ اسی لمحے پہاڑی کے پیچھے سے دو اور چھوٹے فلائنگ ہارس آئے اور نوے کے زاویئے پر گھوم کر عمران کی طرف بڑھے اور عمران پر لیزر فائر کرتے ہوئے آگے چلے گئے۔ عمران فوراً زمین پر گرا اور ان فلائنگ ہارس کے لیزر عمران کے اوپر سے گزرتے چلے گئے۔

فلائنگ ہارسز زائیں زائیں کی آوازیں نکالتے ہوئے عمران کے اوپر سے گزرتے چلے گئے۔ عمران نے یکے بعد دیگرے ان پر ریڈ گن سے ریڈ لیزر فائر کر دیئے اور دونوں فلائنگ ہارس تباہ ہو کر گرتے چلے گئے۔ عمران اٹھا اور اس نے تیزی سے چٹانوں کے ساتھ ساتھ بھاگنا شروع کر دیا۔ سامنے ایک اور فلائنگ ہارس موجود تھا۔ دو روبوٹس تیزی سے اس فلائنگ ہارس کی طرف بھاگ رہے تھے۔ عمران نے دوڑتے دوڑتے ان دونوں روبوٹس کو نشانہ بنایا اور اس فلائنگ ہارس کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

اس فلائنگ ہارس کی دوسری طرف جو فلائنگ ہارس ہوا میں بلند ہو رہے تھے وہ سب آگے سے قدرے جھک گئے تھے اور پھر

اچانک ان فلائنگ ہارسز سے عمران پر لیزر کی گولیوں کی برسات ہونے لگی۔ اس بار فلائنگ ہارس عمران پر بلاسٹنگ ریز کی بجائے بلٹ ریز فائر کر رہے تھے کیونکہ ریز گولیوں کی طرح عمران کے ارد گرد پڑ رہی تھیں اور اس بار دھماکے نہیں ہو رہے تھے۔ بلٹس برستے دیکھ کر عمران نے جمپ لگایا اور اس کا جسم ہوا میں قلابازیاں کھانے لگا۔ قلابازیاں کھاتے ہوئے وہ جسم مخصوص انداز میں سکوڑ اور پھیلا رہا تھا زمین پر آتے ہی وہ پھر جمپ لگاتا اور اس کا جسم پھرکی کی طرح گھومتا ہوا اوپر اٹھ جاتا۔ جس سے فلائنگ ہارس سے برسنے والی بلاسٹر بلٹ اس کے بالکل نزدیک سے اور تقریباً اسے چھوتی ہوئی گزر رہی تھیں۔

عمران سنگ آرٹ کا مخصوص مظاہرہ کرتے ان بلٹس سے بچتا ہوا اس فلائنگ ہارس کی طرف بڑھا جا رہا تھا پھر جیسے ہی وہ فلائنگ ہارس کے نزدیک آیا اس نے خود کو زمین پر گرایا اور تیزی سے کروٹیں بدلتا ہوا فلائنگ ہارس کے نیچے آ گیا اور پھر وہ فلائنگ ہارس کے نیچے جا کر اٹھا اور نہایت تیز رفتاری سے سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا جو پہلے ہی باہر نکلی ہوئی تھیں۔ ریڈ گن بدستور اس کے ہاتھ میں تھی۔ جیسے ہی عمران فلائنگ ہارس کے اندر گیا ارد گرد موجود بے شمار فلائنگ ہارسز نے گھوم کر اس فلائنگ ہارس کو گھیرے میں لے لیا اور دوسرے لمحے اس فلائنگ ہارس پر بلاسٹنگ بلٹس اور بلاسٹنگ ریز کی جیسے بارش سی برسنا شروع ہو گئی۔

فلائنگ ہارس اندر سے خالی تھا وہاں کوئی روبوٹ موجود نہیں تھا۔ شاید اس فلائنگ ہارس کے کنٹرولر وہی روبوٹس تھے جو اس کی طرف بھاگ رہے تھے اور عمران نے انہیں ریڈ گن سے تباہ کر دیا تھا۔ فلائنگ ہارس کے اندر مشینیں ہی مشینیں لگی ہوئی تھیں سامنے دیوار پر بڑی سی سکرین تھی جبکہ دائیں بائیں ونڈو نما چھوٹی سکرینیں لگی ہوئی تھیں۔ ان سکرینیوں پر بیرونی منظر دکھائی دے رہے تھے جہاں بے شمار فلائنگ ہارس نے اس فلائنگ شپ کو گھیر رکھا تھا اور اس فلائنگ ہارس پر بلٹس لیزر اور بلاسٹنگ لیزر برس رہے تھے اور فلائنگ ہارس کے گرد جیسے آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے لیکن ان بلٹس لیزر اور بلاسٹنگ لیزرز کا اس فلائنگ ہارس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ ظاہر ہے یہ ونڈر لینڈ کی فلائنگ ہارس تھے اس پر کرائک ریز کے سوا کسی دوسری ریز یا اسلحے کا کیا اثر ہو سکتا تھا۔

بڑی سکرین کے سامنے ایک اونچی نشست والی کرسی موجود تھی جس کے سامنے فلائنگ ہارس کا کنٹرول پینل تھا۔ کنٹرول پینل پر سینکڑوں رنگ برنگے بٹن، سوئچ اور ڈائل دکھائی دے رہے تھے جبکہ دیواروں کے چاروں طرف مختلف رنگوں کے بلب جل بجھ رہے تھے اور وہاں سائیڈوں پر بیس کرسیاں گولائی میں ترتیب سے لگی ہوئی تھیں۔ یہ فلائنگ ہارس تقریباً ریڈ اسپیس شپ جیسا ہی دکھائی دے رہا تھا جو عمران فراسکو ہیڈکوارٹر سے لایا تھا۔ عمران تیزی سے اونچی نشست والی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا اسی لمحے اسے سیڑھیوں پر کسی کے چڑھتے ہوئے قدموں کی تیز آوازیں سنائی دیں عمران زخمی ناگ کی طرح پلٹا اور اس نے ریڈ گن کا رخ سیڑھیوں کی طرف کر دیا لیکن دوسرے ہی لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ سیڑھیاں چڑھنے والا کوئی روبوٹ نہیں بلکہ صفدر تھا۔

''میں ہوں عمران صاحب''...... صفدر نے عمران کے ہاتھ میں ریڈ گن دیکھ کر فوراً کہا۔

''باقی سب کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ان کی اور روبوٹس کی جنگ ہو رہی ہے۔ میں نے آپ کو فلائنگ ہارس کی طرف جاتے دیکھا تو میں بھی اسی طرف آ گیا کیونکہ اس فلائنگ ہارس کو چاروں طرف سے دوسرے فلائنگ ہارسز نے گھیرے میں لیا تھا اور لیزر فائر کر رہے تھے میں نے باہر دو تین فلائنگ ہارسز کو نشانہ بنایا اور جیسے ہی مجھے راستہ ملا میں فوراً اندر آ

گیا۔ میں نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ اس فلائنگ ہارس پر کسی بلٹ لیزر اور کسی بلاسٹنگ ریز کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا''...... صفدر نے کہا۔

''بہرحال۔ اچھا کیا جو تم اندر آ گئے۔ مجھے اپنے ساتھ کسی ایک ساتھی کی مدد کی بھی ضرورت تھی۔ میں کنٹرول پینل دیکھتا ہوں تم سیڑھیوں کے پاس رہو۔ اس طرف اگر کوئی روبوٹ آئے تو اسے اندر مت آنے دینا اور تباہ کر دینا۔ فلائنگ ہارس کا فنکشن سمجھنے میں مجھے وقت لگ سکتا ہے''...... عمران نے ریڈ گن جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے اسے مزید چند ہدایات دیں اور پھر وہ کنٹرول پینل کے سامنے بیٹھ گیا اور کنٹرول پینل کو غور سے دیکھنے لگا۔ کنٹرول پینل کے بٹنوں اور ڈائلوں کے نیچے باقاعدہ ان کے فنکشن کے بارے میں لکھا ہوا تھا جسے دیکھ کر عمران کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔ بہت سے بٹن اور سوئچ آف تھے۔ عمران نے ان کے فنکشن دیکھتے ہوئے ان سوئچوں اور بٹنوں کو آن کرنا شروع کر دیا اس نے ایک بٹن پریس کیا جس کے نیچے سٹیئرز لکھا ہوا تھا۔ جیسے ہی اس نے بٹن دبایا سیڑھیاں یکلخت اوپر سمٹنے لگیں۔

''سیڑھیاں بند ہو رہی ہیں عمران صاحب''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ میں نے بند کی ہیں''...... عمران نے کہا چند ہی لمحوں

میں سیڑھیاں ایک دوسرے میں سمٹتی ہوئیں فلائنگ ہارس کے نچلے حصے میں غائب ہو گئیں اور سرر کی آواز کے ساتھ خلاء پر ایک شیٹ سی چڑھتی چلی گئی۔ یہ دیکھ کر صفدر نے اطمینان کا سانس لیا اور عمران کے پاس آ کر ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''گڈ شو۔ کنٹرول پینل پر تو تقریباً تمام فنکشن لکھے ہوئے ہیں''...... صفدر نے کنٹرول پینل پر لکھے ہوئے فنکشن دیکھتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ روبوٹس کے لئے رکھے گئے ہوں گے تاکہ وہ انہیں پڑھ کر اسے آپریٹ کر سکیں اور یہ ہمارے لئے بھی اچھا ہو گیا ہے ورنہ ان فنکشن کو چیک کرنے میں وقت لگ جاتا''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اس نے کنٹرول پینل کے جو بٹن اور سوئچ آن کئے تھے ان سے فلائنگ ہارس کے نیچے دھول سی اڑنا شروع ہو گئی تھی۔ عمران نے سامنے لگے دو لیوروں کو پکڑا اور انہیں آہستہ آہستہ اپنی طرف کھینچنے لگا۔ اسی لمحے فلائنگ ہارس کو خفیف سا جھٹکا لگا اور فلائنگ ہارس آہستہ آہستہ اوپر اٹھنے لگا۔ دونوں لیوروں پر انگلیوں کے مخصوص کٹاؤ بنے ہوئے تھے جن کے ساتھ سرخ بٹن تھے۔ فلائنگ ہارس کے اوپر اٹھتے ہی اس کے گرد موجود فلائنگ ہارس تیزی سے پیچھے ہٹنے لگے۔ ان سب سے بدستور لیزر فائر ہو رہے تھے جیسے روبوٹس ہر حال میں اس فلائنگ ہارس کو تباہ کر دینا چاہتے ہوں۔

"احمق اپنے فلائنگ ہارس کو لیزر سے تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ وہ آہستہ آہستہ فلائنگ ہارس اوپر لے آیا۔ کافی فاصلے پر اسے تنویر اور نعمانی دکھائی دیئے جو بجلی کی طرح ادھر ادھر بھاگتے پھر رہے تھے اور اپنے اردگرد فلائنگ ہارسز اور روبوٹس کو ریڈ گنوں اور کرامک بموں سے تباہ کر رہے تھے۔

"اب کیا کریں۔ اگر میں فلائنگ ہارس اپنے ساتھیوں کی طرف لے گیا تو دشمن سمجھ کر وہ اس فلائنگ ہارس کو کرامک ریز بھی تباہ کر دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ جب آپ اس فلائنگ ہارس کی طرف جا رہے تھے تو ان دونوں نے بھی دیکھ لیا تھا۔ وہ اس فلائنگ ہارس کو تباہ نہیں کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"تب ٹھیک ہے۔ ورنہ میں تو اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں موت کا سوچ کر خوفزدہ ہونے اور ڈرنے کا پروگرام بنا رہا تھا"...... عمران نے کہا اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ عمران نے ایک بٹن پریس کیا جس پر ایل ڈبلیو لکھا ہوا تھا۔ جیسے ہی بٹن پریس ہوا اس کے بائیں طرف ایک چھوٹی سی کھڑکی کھلتی چلی گئی۔ کھڑکی دیکھ کر وہ دونوں چونک پڑے۔

"تو یہ بٹن لیفٹ ونڈو کے لئے تھا"...... عمران نے کھڑکی کھلتے دیکھ کر کہا تو صفدر تیزی سے اس طرف لپکا۔

"ویری گڈ۔ یہاں سے تو میں آسانی سے باہر فلائنگ ہارسز اور روبوٹس کو نشانہ بنا سکتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور اس نے ریڈ گن سے باہر موجود ایک کیپسول نما فلائنگ ہارس کا نشانہ لیا۔ فلائنگ ہارس کا رنگ سرخ ہوا اور اس فلائنگ ہارس کے ٹکڑے اڑ گئے۔

"اوکے عمران صاحب۔ اس ونڈو کو کھلا رہنے دیں۔ میں اس سے باہر موجود فلائنگ ہارسز کو نشانہ بناتا رہوں گا"...... صفدر نے کہا اور اس نے ایک اور فلائنگ ہارس کو تباہ کر دیا۔ عمران کنٹرولنگ لیور سے فلائنگ ہارس بلندی پر لایا اور موڑ کر اس طرف لیتا چلا گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ پھر اس نے سٹیئرز والا بٹن پریس کر کے سیڑھیاں کھول دیں اور فلائنگ ہارس تنویر کی طرف لے جانے لگا۔

"سیڑھیوں کی طرف جاؤ۔ میں فلائنگ ہارس تنویر کی طرف لے جا رہا ہوں۔ جیسے ہی وہ فلائنگ ہارس کے نیچے آئے اسے اوپر بلا لینا اس کے بعد میں نعمانی کی طرف جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور اس نے ونڈو والا بٹن پریس کر کے ونڈو کو بند کر دیا کیونکہ کھلی ہوئی کھڑکی سے کسی بھی فلائنگ ہارس سے یا روبوٹ اندر لیزر فائر کر سکتا تھا۔ کھڑکی بند ہوتے دیکھ کر صفدر تیزی سے سیڑھیوں والی جگہ کی طرف لپکا۔ شیٹ ہٹ گئی تھی اور سمٹی ہوئی سیڑھیاں کھل کر نیچے جا رہی تھیں۔ صفدر کو نیچے زمین دکھائی دینے لگی پھر اچانک اسے فلائنگ ہارس کے نیچے تنویر دکھائی دیا وہ ادھر ادھر ریڈ گن سے

ریز برساتا ہوا اسی فلائنگ ہارس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عمران فلائنگ ہارس تنویر کے اوپر لے آیا اور نہایت آہستہ آہستہ اسے نیچے کرنا شروع کر دیا۔

''اوپر آ جاؤ تنویر۔ جلدی''...... صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔ تنویر نے سیڑھیوں پر صفدر کو دیکھ لیا تھا۔ جیسے ہی فلائنگ ہارس نیچے ہوا تنویر اچھل کر سیڑھیوں پر آ گیا۔ جیسے ہی وہ سیڑھیاں چڑھا عمران نے فلائنگ ہارس اوپر اٹھا لیا۔ پھر عمران فلائنگ ہارس اس طرف لے گیا جہاں نعمانی موجود تھا۔ عمران نے فلائنگ ہارس نیچے کیا تو صفدر کی آواز سن کر نعمانی بھی فوراً سیڑھیاں چڑھتا ہوا اندر آ گیا۔

باہر موجود فلائنگ ہارسز نے اس فلائنگ ہارس کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا لیکن عمران کو ان کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ عمران نے کنٹرول پینل کے چند بٹن پریس کئے تو فلائنگ ہارس کی تین کھڑکیاں کھل گئیں۔

''ان کھڑکیوں سے فلائنگ ہارسز کو نشانہ بناؤ۔ یہ ہمارے فلائنگ ہارس کو تو تباہ نہیں کر سکیں گے لیکن ریڈ گن کی کرامک ریز سے بچنا ان کے لئے ناممکن ہو گا''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب تیزی سے مختلف کھڑکیوں کے پاس آ گئے۔ عمران نے فلائنگ ہارس اوپر اٹھایا اور اسے موڑ کر تیزی سے ایک طرف اڑا لے گیا۔

باہر موجود فلائنگ ہارس مکھیوں کے جھتوں کی طرح ان کے

فلائنگ ہارس کے پیچھے لگ گئے تھے اور آسمان رنگ برنگی لیزرز سے چمک رہا تھا عمران فلائنگ ہارس نہایت تیزی سے جزیرے پر ہی ادھر ادھر اڑا رہا تھا ابھی اس کے چار ساتھی جزیرے پر ہی تھے جنہیں نہ صرف اس نے تلاش کرنا تھا بلکہ انہیں اس فلائنگ ہارس میں بھی لانا تھا۔ صفدر نعمانی اور تنویر کھڑکیوں پر جمے ہوئے تھے اور اردگرد نظر آنے والی فلائنگ ہارسز کو مسلسل نشانہ بنا رہے تھے۔ اسی لمحے اچانک فلائنگ ہارس میں لگا ہوا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ فلائنگ ہارس زیرو نائن۔ فلائنگ ہارس زیرو نائن۔ روبو کمانڈر رایلڈم کو جواب دو۔ ہیلو۔ ہیلو۔ اوور''...... آواز مشینی تھی۔ عمران نے چونک کر سائیڈ کے ہک میں لگے ہوئے ہیڈ فون کی طرف دیکھا اور اسے ہک سے نکال کر اپنے کانوں پر چڑھا لیا۔ ہیڈ فون کے ساتھ ایک مائیک بھی لگا ہوا تھا جو اس کے منہ تک آ رہا تھا۔

''یس۔ روبو کمانڈر ایلڈم۔ بولو۔ میں سن رہا ہوں۔ اوور''۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''تم لوگوں نے ہمارے فلائنگ ہارس زیرو نائن پر قبضہ کر لیا ہے۔ اسے چھوڑ دو۔ اوور''...... روبو کمانڈر ایلڈم نے تیز لہجے میں کہا۔

''تو یہ فلائنگ ہارس زیرو نائن ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تمہارے لئے نہیں ہے۔ اسے زمین پر لے جاؤ اور

فوراً اس سے باہر آ جاؤ۔ اوور''......روبو کمانڈر ایلڈم کی تیز آواز سنائی دی۔

''اور اگر میں ایسا نہ کروں تو۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''میری فورس ابھی زیرو نائن پر وارننگ فائر کر رہے تھے۔ جس سے زیرو نائن کو کوئی نقصان نہیں ہو رہا لیکن ہمارے پاس کراس تھری میزائل بھی موجود ہیں۔ اگر تم نے فلائنگ ہارس زیرو نائن کو نیچے نہ اتارا اور اس سے باہر نہ آئے تو ہم اسے کراس تھری میزائل مار کر تباہ کر دیں گے۔ اوور''...... روبو کمانڈر ایلڈم نے کہا۔

''تو تمہیں انتظار کس بات کا ہے۔ مارو میزائل اور فلائنگ ہارس کو کر دو تباہ۔ اوور''......عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

''تو تم فلائنگ ہارس زیرو نائن نیچے نہیں لاؤ گے۔ اوور''۔ روبو کمانڈر نے کہا۔

''نہیں۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''اوکے۔ پھر میں ایم ایم سے رابطہ کرتا ہوں جیسے ہی مجھے احکامات ملیں گے میں کراس تھری میزائل مار کر فلائنگ ہارس زیرو نائن تباہ کروں گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایلڈم نے کہا۔ عمران نے سر جھٹک کر کانوں سے ہیڈ فون اتار کر واپس ہک سے لگا دیا۔

''عمران صاحب۔ کیا یہ سچ کہہ رہا ہے۔ کیا کراس تھری میزائلوں سے یہ ہمارے فلائنگ ہارس کو تباہ کر سکتے ہیں''...... صفدر

نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو اب تک وہ ایسا کر چکے ہوتے۔ روبو کمانڈر نے یہ سب صرف ہمیں ڈاج دینے کے لئے کہا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہمیں ڈاج دے رہا ہے''۔ نعمانی نے کہا۔

''وہ مسلسل ہم پر لیزر برسا رہے ہیں۔ اگر ان کے پاس کراس تھری میزائل ہوتے تو اس کے لئے یہ ہمیں وارننگ نہ دیتے بلکہ فوراً میزائل فائر کر دیتے۔ ان کا مقصد ہمیں ہلاک کرنا ہے اسی لئے نہیں یہاں بھیجا گیا ہے۔ ہم ان کے بے شمار فلائنگ ہارس اور روبوٹس تباہ کر چکے ہیں۔ اگر وہ خود ایک فلائنگ ہارس تباہ کر دیں گے تو اس سے انہیں کیا فرق پڑے گا''...... عمران نے کہا اور وہ سب سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلانے لگے۔ اسی لمحے عمران نے سکرین پر ایک پہاڑی درے میں چٹانوں پر جولیا اور اس کے ساتھیوں کو بھاگتے ہوئے دیکھا۔

''اوہ۔ یہ گہرائی سے باہر آ گئے ہیں''......عمران نے کہا۔ اپنے ساتھیوں کو دیکھ کر باقی سب کے چہرے بھی چمک اٹھے تھے۔

''جولیا اور اس کے ساتھی ریڈ گنوں سے اس طرف موجود روبوٹس کو تباہ کر رہے تھے۔ وہ روبوٹس تباہ کر کے کسی ایک جگہ نہیں رک رہے تھے۔ کبھی وہ کسی چٹان کے پیچھے چلے جاتے تھے اور کبھی

کسی۔ روبوٹس بھی ان پر لیزر برسا رہے تھے جس سے جگہ جگہ دھماکے ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔

''عمران صاحب۔ میں مس جولیا کو کال کرتا ہوں۔ ایسا نہ ہو ہم ان کی مدد کے لئے نیچے جائیں تو وہ دشمن سمجھ کر اس فلائنگ ہارس پر بھی ریڈ لیزر فائر کر دیں۔ ہم دشمنوں کے ہاتھوں بچتے بچتے اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں ہی نہ انجام کو پہنچ جائیں''...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر نے جیب سے بی سکس ٹرانسمیٹر نکالا اور جولیا کی فریکوئنسی ایڈ جسٹ کر کے اسے مسلسل کال دینے لگا۔

عمران فلائنگ ہارس بار بار گھما کر اسی طرف لا رہا تھا جہاں جولیا اور اس کے ساتھیوں کی روبوٹس سے خوفناک جنگ ہو رہی تھی۔ عمران جیسے ہی فلائنگ ہارس نیچے لے جاتا۔ کھڑکیوں پر موجود تنویر اور نعمانی وہاں پر موجود روبوٹس پر ریڈ گنوں سے لیزر مار کر انہیں تباہ کر دیتے۔ اس فلائنگ ہارس سے روبوٹس کو نشانہ بنتے دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھیوں کو بھی کاشن مل جاتا کہ اس فلائنگ ہارس میں دشمن نہیں بلکہ ان کے ساتھی موجود ہیں۔ پھر صفدر کا بھی جولیا سے رابطہ ہو گیا اور اس نے جولیا کو اس فلائنگ ہارس کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ عمران فلائنگ ہارس نیچے لے گیا۔ سیڑھیاں پہلے سے ہی کھلی ہوئی تھیں۔ جولیا اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے فلائنگ ہارس میں آ گئے۔ جب سب فلائنگ ہارس میں

آ گئے تو عمران نے سیڑھیاں بند کر دیں۔

''آپ سب کو زندہ اور صحیح سلامت دیکھ کر بے حد خوشی ہو رہی ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں یقین تھا کہ اس قدر گہری کھائی میں گرنے کے باوجود ہم زندہ ہوں گے''...... صدیقی نے کہا۔

''سچ کہوں تو میں گھبرا گیا تھا لیکن تنویر اور عمران صاحب کو یقین تھا کہ تم سب زندہ ہو۔ تنویر نے تو کہہ دیا تھا کہ جب تک یہ تمہاری لاشیں نہیں دیکھ لے گا اسے کسی کی ہلاکت کا یقین ہی نہیں ہو گا''...... صفدر نے کہا اور پھر وہ انہیں تفصیل بتانے لگا کہ ان کے درمیان کیا باتیں ہوئی تھیں اور پھر عمران نے ایک سائنسی آلے کی سکرین پر انہیں حرکت کرتے بھی دکھایا تھا۔

''ہم بھی دراڑ سے نکل کر ان روبوٹس کے مقابلے کے لئے آئے تھے مس جولیا بھی یہی چاہتی تھیں کہ کسی طرح ان کے کسی فلائنگ ہارس پر قبضہ کر لیا جائے لیکن ہم جس طرف تھے وہاں کوئی فلائنگ ہارس زمین پر نہیں تھا البتہ روبوٹس کی فورس تھی جو ہمیں گھیرنے اور ہلاک کرنے کے درپے ہو رہی تھی اور ہم ان کا مقابلہ کر رہے تھے''...... خاور نے کہا۔

عمران نے اب فلائنگ ہارس تیزی سے اوپر اٹھانا شروع کر دیا تھا۔ وہ قدرے عمودی انداز میں فلائنگ ہارس اوپر ہی اوپر لے جا رہا تھا دوسرے فلائنگ ہارس بدستور ان کے تعاقب میں تھے البتہ

اب روبوٹس ان کے فلائنگ ہارس پر لیزر نہیں برسا رہے تھے۔ ظاہر ہے جب لیزر سے وہ فلائنگ ہارس تباہ ہی نہیں کر سکتے تھے تو لیزر کے ضیاع کا انہیں کیا فائدہ ہو سکتا تھا۔ کافی بلندی پر لا کر عمران نے فلائنگ ہارس سیدھا کیا اور سمندر پر اڑاتا لے گیا۔ اسی لمحے اچانک ایک بار پھر ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔

”فلائنگ ہارس زیرو نائن۔ میں ونڈر لینڈ سے ایم ایم بول رہا ہوں۔ مجھ سے بات کرو۔ اوور“...... اچانک سپیکروں سے ایک تیز مشینی آواز سنائی دی۔ عمران نے چونک کر ہیڈ فون اٹھایا اور کانوں پر چڑھا لیا۔

”یس بولو۔ اوور“...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

”تم نے ہمارا بہت نقصان کیا ہے۔ ہمارے بے شمار فلائنگ ہارس اور روبوٹس تباہ ہو گئے ہیں۔ میں تم سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آخر تم نے ہمارے فلائنگ ہارس اور روبوٹس کیسے تباہ کئے ہیں۔ اوور“...... ایم ایم نے کرخت آواز میں پوچھا۔

”کیوں۔ تم یہ کیوں جاننا چاہتے ہو۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”ہمارے روبوٹس اور فلائنگ ہارس ناقابل شکست تھے۔ انہیں زیرو لینڈ والے بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے تھے۔ پھر تم عام انسان، تمہارے پاس ایسے کون سے ہتھیار ہیں جن سے تم اس قدر آسانی سے ہمارے روبوٹس اور فلائنگ ہارس تباہ کر رہے ہو۔ اوور“۔ ایم ایم نے پوچھا۔

”جہاں تک میں سمجھتا ہوں میں تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔ اوور“...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”تمہیں جواب دینا ہو گا۔ میرے لئے ان ہتھیاروں کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہے۔ اوور“...... ایم ایم نے کہا۔

”تم مجھے مجبور نہیں کر سکتے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”کیا تمہارے پاس کرامک ریز ہے۔ اوور“...... چند لمحے توقف کے بعد ایم ایم نے پوچھا اور کرامک ریز کا سن کر عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔

”خود ہی معلوم کر لو۔ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔ تم تو ونڈر لینڈ کے ماسٹر مائینڈ ہو۔ اوور“...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ میں چیک کرتا ہوں۔ اوور“...... ایم ایم نے کہا اور عمران چونک پڑا۔ اسی لمحے اچانک فلائنگ ہارس میں جیسے تیز نیلی روشنی بھر گئی۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم لوگوں کے پاس تو واقعی فائرس وائٹ سٹون سے بنی ریڈ گنز اور بم ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے اب تک ہمارے جتنے روبوٹس اور فلائنگ ہارس تباہ کئے ہیں کرامک ریز سے ہی تباہ کئے ہیں۔ اوور“...... چند لمحوں کے بعد ایم ایم کی تیز آواز سنائی دی۔

”ہاں اور ہم اپنے کرامک بموں سے تمہارے ونڈر لینڈ کو بھی تباہ کر دیں گے۔ اوور“...... عمران نے غرا کر کہا۔

''وںڈر لینڈ کی تباہی تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔ میری اجازت کے بغیر تم وںڈر لینڈ کے اوپر سے بھی نہیں گزر سکو گے۔ اوور''...... ایم ایم نے کہا۔

''دیکھا جائے گا۔ اور اب اگر میں تم سے کچھ پوچھوں تو بتاؤ گے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''پوچھو۔ اوور''...... ایم ایم نے کہا۔

''جن پاکیشیائی دس سائنس دانوں کو طیارے سے ٹرانسمٹ کیا گیا تھا وہ کہاں ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''ان سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور''...... ایم ایم نے کہا اور اس کا جواب سن کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہرے تاریک ہو گئے۔

''ہلاک کر دیا گیا ہے۔ لیکن کیوں۔ انہیں کس لئے اغوا کیا گیا تھا۔ اگر انہیں ہلاک ہی کرنا تھا تو انہیں وںڈر لینڈ لے جانے کی کیا ضرورت تھی۔ طیارے میں جس طرح دوسرے افراد کو ہلاک کیا گیا تھا اسی طرح انہیں بھی وہیں ہلاک کر دیا جاتا۔ پھر انہیں اس طرح ٹرانسمٹ کیوں کیا گیا تھا۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ سچ سچ بتاؤ۔ سرداور اور ان کے ساتھی کہاں ہیں۔ اوور''...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سرداور ابھی زندہ ہیں لیکن ان کے نو ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کی لاشیں بھی جلا کر راکھ کر دی گئی ہیں۔ اوور''...... ایم ایم

نے کہا اور سرداور کے زندہ ہونے کا سن کر عمران کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا۔

''کیوں۔ ان سائنس دانوں کو کیوں ہلاک کیا گیا۔ اوور''۔ عمران نے اسی انداز میں پوچھا۔

''پہلے تم میرے سوالوں کا جواب دو۔ تم نے فائرس وائٹ سٹون کہاں سے حاصل کیا ہے۔ اوور''...... ایم ایم نے پوچھا۔

''نہیں۔ جب تک تم نہیں بتاؤ گے کہ نو پاکیشیائی سائنس دانوں کو کیوں ہلاک کیا گیا ہے۔ میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ اب مجھے تمہاری زبان کھلوانے کے لئے دوسرا ہی طریقہ استعمال کرنا ہو گا۔ اوور اینڈ آل''...... ایم ایم نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا اچانک نیلی روشنی ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی وہاں سبز روشنی پھیل گئی۔ جیسے ہی سبز روشنی پھیلی اچانک عمران کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اسے اپنے جسم سے یکلخت جان سی نکلتی ہوئی معلوم ہوئی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اچانک کسی نے اس کے ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کا سانس روک دیا ہو۔ عمران کو اپنے پھیپھڑوں پر شدید دباؤ محسوس ہوا ساتھ ہی اسے دماغ میں اندھیرا سا بھرتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے فوراً دماغ کو ایک نقطے پر مرتکز کرنے کی کوشش کی مگر بے سود دوسرے لمحے وہ سیٹ پر یوں گر گیا جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔

ڈاکٹر ایکس کا چہرہ غیض و غضب سے بگڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں غصے سے یوں سرخ ہو رہی تھیں جیسے ان میں خون بھرا ہوا ہو۔ ایم ایم نے اسے روبو فورس کے بارے میں رپورٹ دے دی تھی جس کے کہنے کے مطابق بلیک گراس جزیرے پر روبو فورس کی زبردست تباہی کے باوجود عمران اور اس کے ساتھی زندہ بچ گئے تھے۔ ایم ایم نے ڈاکٹر ایکس کو بتایا کہ اسے ان افراد کے زندہ ہونے کا تب پتہ چلا تھا جب انہوں نے ان کے ایک فلائنگ ہارس پر قبضہ کیا تھا اور فلائنگ ہارس کے اندر سے ایک ٹرانسمیٹر کال بھی کی گئی تھی۔ ایم ایم نے ڈاکٹر ایکس کو اس جزیرے پر ہونے والی تباہ کاری اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے ویڈیو کلپس بھی دکھا دیئے تھے جہاں عمران اور اس کے ساتھی فلائنگ ہارس اور روبوٹس پر ریڈ ریز فائر کر کے انہیں تباہ کر رہے تھے اور انتہائی پھرتی اور

مہارت سے زیرو روبو فورس کے لیزرز سے خود کو بچا رہے تھے۔ مشینوں کے مقابلے میں عمران اور اس کے چند ساتھیوں نے زبردست تباہی پھیلا دی تھی اور یہ ساری تباہی ڈاکٹر ایکس نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔

ڈاکٹر ایکس کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جن گنوں اور بموں سے اس کے روبوٹس اور فلائنگ ہارس تباہ کر رہے تھے وہ کس چیز سے بنے ہوئے تھے۔ خاص طور پر ان کی گنوں سے نکلنے والی ریڈ ریز نے اسے بری طرح سے الجھا رکھا تھا۔ جس سے روبوٹ اور فلائنگ ہارس آگ کی طرح سرخ ہو جاتے تھے اور پھر دھماکے سے پھٹ جاتے تھے۔ ان ریز کو دیکھ کر ڈاکٹر ایکس کو یہی لگ رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ریڈ گنیں فائرس وائٹ سٹون سے بنی ہوئی ہیں جس سے کرامک ریز فائر ہوتی ہیں اور یہ ساری تباہی کرامک ریز کا ہی کمال تھا کیونکہ کرامک ریز کے بغیر ان روبوٹس اور فلائنگ ہارس کو تباہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

ڈاکٹر ایکس کو اس بات کی بھی حیرانی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس فائرس وائٹ سٹون کہاں سے آ گئے تھے جن کی مدد سے عام لیزر کو انتہائی تباہ کن کرامک ریز میں بدلا جا سکتا تھا۔ ڈاکٹر ایکس نے فائرس وائٹ سٹون کی تلاش میں کوئی کسر باقی نہیں رکھ چھوڑی تھی۔ اس نے دنیا کا ایک ایک حصہ کھنگال لیا تھا لیکن

اسے فائرس وائٹ سٹون کا ایک ٹکڑا بھی نہیں مل سکا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی جس طرح کرامک ریز سے تباہی پھیلا رہے تھے اس سے یوں لگتا تھا جیسے ان کے پاس فائرس وائٹ سٹونز کی کوئی کمی ہی نہ ہو۔

فائرس وائٹ سٹون ایکریمیا کے ایک سائنس دان کو ایک آئی لینڈ سے ملا تھا۔ جس پر ریسرچ کرنے کے بعد اس سائنس دان نے بتایا تھا کہ اس سٹون کے ذریعے عام ریز کو انتہائی طاقتور اور انتہائی تباہ کن بنایا جا سکتا ہے جس سے کنکریٹ اور ریڈ بلاکس کی بنی ہوئی دیواروں کو بھی ایک لمحے میں تباہ کیا جا سکتا اور ہر قسم کی دھاتوں کو آسانی سے پگھلایا جا سکتا ہے۔

اس پتھر کے ٹکڑے کے بارے میں ڈاکٹر ایکس کو معلوم ہوا تو اس نے اس سائنس دان کو اغوا کر کے اس سے پتھر کا وہ ٹکڑا حاصل کر لیا۔ پھر اس نے فائرس وائٹ سٹون کے اس ٹکڑے سے عام ریز کو اپنے ہی بنائے ہوئے ونڈر لینڈ کے کئی روبوٹس پر چیک کیا جس سے واقعی اس کے ناقابل شکست اور ناقابل تسخیر روبوٹس تباہ ہو گئے۔ اس سے ڈاکٹر ایکس کو اس پتھر کی اہمیت کا احساس ہوا۔ اس نے فائرس وائٹ سٹون کو تلاش کرنے والے سائنس دان سے اس جزیرے کے بارے میں معلوم کیا اور روبوٹس کی ایک سرچنگ ٹیم اس جزیرے پر بھیج دی۔ روبوٹس نے اس جزیرے کا ایک ایک حصہ کنگال لیا لیکن انہیں فائرس وائٹ سٹون کا ایک ٹکڑا بھی نہیں

ملا۔ ڈاکٹر ایکس نے سیٹلائٹس کے ذریعے دنیا کا ایک ایک حصہ کنگال لیا مگر یوں لگ رہا تھا جیسے دنیا میں فائرس وائٹ سٹون کا صرف وہی ایک ٹکڑا ہی تھا اس کے علاوہ وائٹ سٹون کا وجود ہی نہیں تھا۔

فائرس وائٹ سٹون نہ ملنے پر ڈاکٹر ایکس حیران تھا کہ اگر دنیا میں اس کا وجود ہی نہیں ہے تو پھر وہ ٹکڑا کہاں سے آ گیا تھا جو اسے ایکریمی سائنس دان سے ملا تھا لیکن بہرحال فائرس وائٹ سٹون کے دنیا میں نہ ہونے پر اسے اطمینان تھا کہ اس کا ونڈر لینڈ ہر طرح سے محفوظ ہے کسی طور پر اسے تباہ ہی نہیں کیا جا سکتا لیکن پھر زیرو لینڈ والوں نے کرامک ریز کا استعمال شروع کر دیا تھا جس سے ونڈر لینڈ کے فلائنگ ہارس تباہ ہو رہے تھے جبکہ اس سے پہلے ونڈر لینڈ کا زیرو لینڈ پر پلڑا بھاری تھا وہ مسلسل زیرو لینڈ کو نقصان پہنچا رہا تھا اور ان کے بے شمار اسپیس شپس تباہ کر رہے تھے اور ونڈر لینڈ کا ایک فلائنگ ہارس بھی ان کے ہاتھوں تباہ نہیں ہو سکا تھا۔ لیکن پھر جب سے انہوں نے کرامک ریز سے ونڈر لینڈ کے فلائنگ ہارسز پر حملے کرنے شروع کئے تو ونڈر لینڈ کے فلائنگ ہارس آسانی سے تباہ ہوتے چلے گئے جس سے زیرو لینڈ والوں کو ان کی کمزوری کا علم ہو گیا اور انہوں نے عام فورس اور عام سائنسی اسلحے کی بجائے ونڈر لینڈ کی فورس پر کرامک ریز کے وار کرنے شروع کر دیئے اور ونڈر لینڈ جس قدر زیرو لینڈ والوں کو نقصان پہنچا رہا تھا

اس سے کہیں زیادہ ان کا نقصان ہونا شروع ہو گیا اور ایسا ہی بلیک گراس جزیرے پر ہو رہا تھا۔ گنتی کے آٹھ افراد ونڈر لینڈ کی مشینی دنیا پر بھاری پڑ رہے تھے جس سے ڈاکٹر ایکس کی پریشانی اور غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی اسی طرح اس کی مشینی فورس تباہ کرتے رہے تو وہ بہت جلد ونڈر لینڈ میں بھی داخل ہو جائیں گے اور اگر ان کے پاس واقعی کرامک ریز کی طاقت ہوئی تو وہ ونڈر لینڈ کو بھی تباہ کر دیں گے۔

ڈاکٹر ایکس نے عمران کو ایک فلائنگ ہارس پر بھی قبضہ کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور پھر عمران نے ایک ایک کر کے اپنے تمام ساتھیوں کو اس فلائنگ ہارس میں بلا لیا۔ بلیک گراس جزیرے پر روبوٹس کی بہت بڑی فورس تھی لیکن وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے تھے۔ الٹا عمران اور اس کے ساتھیوں نے زیرو روبو فورس کے پرخچے اڑا دیئے تھے۔

ڈاکٹر ایکس جانتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جس فلائنگ ہارس میں ہیں اس فلائنگ ہارس کو تباہ نہیں کیا جا سکتا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی فلائنگ ہارس میں محفوظ بھی تھے اور فلائنگ ہارس کی کھڑکیاں کھول کر تعاقب میں آنے والے فلائنگ ہارس کو مسلسل نشانہ بنا کر تباہ کر رہے تھے۔

ڈاکٹر ایکس کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی بجائے ان کے پاس موجود سائنسی ہتھیاروں کی فکر تھی۔ وہ ہر حال میں جاننا چاہتا

تھا کہ آیا کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی کرامک ریز کا ہی استعمال کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر ان کے پاس اس قدر وافر مقدار میں فائرس وائٹ سٹون کہاں سے آ گیا ہے۔ جس سے انہوں نے ریڈ گنیں تیار کی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی جس طرح کرامک ریز کا استعمال کر رہے تھے اس سے ڈاکٹر ایکس کو یقین ہو گیا تھا کہ عمران پاکیشیا میں کسی ایسی جگہ سے باخبر ہے جہاں فائرس وائٹ سٹون وافر مقدار میں ہے یا پھر فائرس وائٹ سٹون عمران نے جہاں سے بھی حاصل کئے ہیں اس کے بارے میں صرف وہی بتا سکتا تھا۔

فائرس وائٹ سٹون کے بارے میں جاننے کے لئے اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا زندہ رہنا بے حد ضروری ہو گیا تھا اس لئے ڈاکٹر ایکس نے ایم ایم کو حکم دیا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے بات کرے اور ان سے فائرس وائٹ سٹون کا پوچھے اگر وہ بتا دیں تو ٹھیک ہے ورنہ انہیں بلیو لائٹ سے بے ہوش کر کے ونڈر لینڈ میں لے جائے۔ جب تک عمران اور اس کے ساتھی فائرس وائٹ سٹون کے بارے میں نہ بتا دیں انہیں اپنی قید میں رکھے۔ ایم ایم نے ایسا ہی کیا تھا۔ فلائنگ ہارس زیرو نائن میں عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو گئے تھے اور ایم ایم نے ریڈیو کنٹرول کے ذریعے فلائنگ ہارس زیرو نائن کو ونڈر لینڈ کھینچ لیا تھا جسے انڈر گراؤنڈ کر کے اس کے اندر سے عمران اور اس کے

ساتھیوں کو باہر نکال لیا گیا تھا۔

ڈاکٹر ایکس کے حکم سے ایم ایم نے ان سب کراس ونگ کے ایک دوسرے ڈارک روم میں قید کر دیا تھا اور وہ تاحال بے ہوش تھے۔ ایم ایم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سارے اسلحے پر قبضہ بھی کر لیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس واقعی بے حد تباہ کن اسلحہ تھا جس میں فائرس وائٹ سٹون سے بنے بم بھی تھے اور ریڈ گنز بھی۔ ان فائرس وائٹ سٹون سے بنے ہوئے بموں سے وہ واقعی ونڈر لینڈ میں زبردست تباہی لا سکتے تھے۔ ایم ایم نے ڈاکٹر ایکس کو ان کے پاس موجود فائرس وائٹ سٹون کی تصدیق کر دی تھی۔ اس لئے ڈاکٹر ایکس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اب تک اس لئے زندہ رکھا ہوا تھا کہ وہ ان سے ان فائرس وائٹ سٹونز کے بارے میں معلوم کر سکے۔ اگر ڈاکٹر ایکس کو فائرس وائٹ سٹون کی بڑی تعداد مل جاتی تو وہ دنیا کا سب سے طاقتور اور تباہ کن اسلحہ بنا سکتا تھا جو صرف اس کے ونڈر لینڈ کی مشینی فورس کے پاس ہی ہوتا۔

ڈاکٹر ایکس عمران اور اس کے ساتھیوں سے ہر قیمت پر فائرس وائٹ سٹون کے بارے میں جاننا چاہتا تھا اور ڈاکٹر ایکس یہ بھی جانتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی عام ایجنٹس نہیں ہیں۔ وہ ان کی زبان کسی بھی صورت میں نہیں کھلوا سکے گا اور نہ ہی کسی مشینی طریقے سے ان کے ذہنوں سے فائرس وائٹ سٹونز کے بارے میں

سکے گا۔ وہ ہارڈ ایجنٹس تھے جن سے کچھ اگلوانا تقریباً ناممکن تھا۔ اس کو اب یہ سمجھ نہ آ رہا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی زبانیں کیسے کھلوائے۔

”ڈاگ ہلمنڈ“...... اچانک ڈاکٹر ایکس کے دماغ میں ایک نام ابھرا

”ڈاگ ہلمنڈ۔ اوہ۔ ہاں۔ ڈاگ ہلمنڈ ہی ایک ایسا انسان ہے جو یہ کام کر سکتا ہے۔ اس کے سامنے پتھر بھی بولنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اگر میں ڈاگ ہلمنڈ کو بلا لوں تو وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی زبانیں کھلوانے میں میری مدد کر سکتا ہے“...... ڈاکٹر ایکس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ڈاگ ہلمنڈ ایکریمیا کی ایک سرکاری ہارڈ ایجنسی کا چیف تھا جو انتہائی بے رحم، سفاک اور شیطان صفت انسان تھا۔ جس سے اس کی ایجنسی کے ممبران ہی نہیں بلکہ دوسری ایجنسیاں اور سینڈیکیٹ بھی ڈرتے تھے۔ خاص طور پر وہ ملک دشمن عناصر کے لئے انتہائی بے رحم درندہ بن جاتا تھا اور وہ مضبوط سے مضبوط اعصاب کے مالک دشمن کو بھی چیر پھاڑ کر اس کی زبانیں کھلوا لیتا تھا۔ اس کی سفاکی اور بے رحمی دیکھ کر اور سن کر بڑے بڑے دل گردے والے مجرم بھی سہم جاتے تھے۔ شاید اسی مناسبت سے اس نے اپنے نام سے پہلے ڈاگ لگا رکھا تھا۔

ڈاگ ہلمنڈ کا تعلق ان افراد سے تھا جسے ڈاکٹر ایکس نے اپنے

خاص ایجنٹوں کے طور پر تیار کر رکھا تھا۔ اس نے چونکہ ا
ایجنٹوں کے دماغوں میں چپس لگا رکھی تھیں اس لئے وہ ان سے
بھی بات کر سکتا تھا اور انہیں کسی بھی وقت ونڈر لینڈ ٹرانسمٹ کر
تھا۔ ڈاگ ہلمنڈ کا خیال آتے ہی ڈاکٹر ایکس نے فوراً دراز کھول
اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ یہ جدید ساخت کا لانگ ر
ٹرانسمیٹر تھا۔ ڈاکٹر ایکس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور اس پر جلد
جلدی ڈاگ ہلمنڈ کی ٹرانسمیٹر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ایس سی کالنگ فرام ڈبلیو ایل۔ ہیلو۔ اوور''۔ اس نے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ ڈی ایچ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ا
غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ یہ غراہٹ کسی جرمن شیپرڈ کتے جیس
ہی تھی۔

''ڈبلیو ایل آن کر کے کاشن دو۔ اوور''...... ڈاکٹر ایکس
کرخت لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ ویٹ۔ اوور''...... دوسری طرف سے ڈاگ ہلمنڈ نے
کہا ٹرانسمیٹر ایک لمحہ کے لئے خاموش ہوا اور پھر اچانک ٹرانسمیٹر پر
لگا ہوا ایک سرخ بلب سپارک کرنے لگا۔

''اوکے۔ وائس پروٹیکشن آن ہو گیا ہے۔ اب تم اطمینان سے
اور کھل کر بات کر سکتے ہو۔ اوور''...... دوسری طرف سے ڈاگ
ہلمنڈ کی آواز سنائی دی۔

''تم اس وقت کہاں ہو ڈاگ ہلمنڈ۔ اوور''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''میں اپنی رہائش گاہ میں ہوں۔ اوور''۔ دوسری طرف سے ڈاگ ہلمنڈ نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تیار ہو جاؤ ڈاگ ہلمنڈ میں تمہیں ونڈر لینڈ میں ٹرانسمٹ کر رہا ہوں۔ مجھے تمہاری یہاں ضرورت ہے۔ اوور''......ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر میں تیار ہوں۔ اوور''......دوسری طرف سے ڈاگ ہلمنڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہیں یہاں کیا کرنا ہے۔''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا اور اس نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتا دیا اور اس سے کہا کہ اسے ونڈر لینڈ میں آ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی زبانیں کھلوانی ہیں اور ان سے وائٹ فائرس سٹونز کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔

''اوکے ڈاکٹر۔ میں ان کی زبانیں کھلوا لوں گا''...... ڈاگ ہلمنڈ نے اس بار اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور ڈاکٹر ایکس نے اوور اینڈ آل کہہ کر اس سے رابطہ ختم کر دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا کہ اس نے ڈاگ ہلمنڈ کو سب کچھ بتا کر عقلمندی کا ثبوت دیا تھا۔ اب ڈاگ ہلمنڈ ونڈر لینڈ میں آ کر خود ہی ان کی زبانیں کھلوا لے گا اور ڈاگ ہلمنڈ کے سامنے عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی

صورت میں اپنی زبانیں بند نہیں رکھ سکیں گے انہیں ڈاگ ہلمنڈ کے ظلم، اس کے تشدد اور ان کی بربریت پسندی کے سامنے زبانیں کھولنی ہی پڑیں گی۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر اس نے ریموٹ سے سکرین آن کی اور ایم ایم کو ونڈر لینڈ میں اپنے بارے میں اور ڈاگ ہلمنڈ کی آمد کے بارے میں ہدایات دینے لگا۔ وہ خود ونڈر لینڈ کے شمالی حصے میں رہتا تھا۔ جہاں سے ٹرانسمٹ ہوکر وہ کبھی بھی اپنی ونڈر لینڈ کی دنیا میں داخل ہوسکتا تھا۔

عمران کے منہ سے سسکاری کی آواز نکلی اور اس نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔ اسے اپنے بائیں بازو میں تکلیف کا احساس ہوا تھا۔ آنکھیں کھلنے کے باوجود اسے ایک لمحے کے لئے کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کہاں اور کس پوزیشن میں ہے لیکن دوسرے ہی لمحے اس نے خود کو ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے پایا۔ اس کے دونوں بازو پیچھے بندھے ہوئے تھے۔ اس نے نظریں گھمائیں تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کے تمام ساتھی اسی طرح کرسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ ایک روبوٹ انہیں انجکشن لگا رہا تھا۔ جولیا اور خاور ہوش میں آ چکے تھے اور باقی بھی جس جس کو روبوٹ انجکشن لگا رہا تھا ہوش میں آتا جا رہا تھا۔ عمران نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں تھے جس کی دیواریں سپاٹ اور فولادی تھیں۔ سامنے دروازہ تھا اور دروازے کے قریب لیزر

گنیں لئے چار روبوٹ کھڑے تھے۔ دروازہ بند تھا اور عمران سر گھما کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

"جناب روبوٹ ڈاکٹر صاحب ہم کہاں ہیں اور یہ کون سی جگہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اس روبوٹ سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کے ساتھیوں کو انجکشن لگا رہا تھا۔

"تم سب ونڈر لینڈ میں ہو اور یہ ہارڈ روم ہے"...... روبوٹ نے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ونڈر لینڈ کا سن کر عمران کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ آ گئی اس کے ساتھی بھی چونک کر ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھنے لگے۔

"بہت خوب۔ میں سمجھا کہیں ہم جہنم میں نہ پہنچ گئے ہوں۔ ہمیں جہنم میں جانے سے بے حد ڈر لگتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ دروازہ دو حصوں میں کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا اس کے پیچھے ایک اور آدمی تھا جو شکل سے ہی انتہائی مکار اور شیطان صفت معلوم ہو رہا تھا۔ ان دونوں آدمیوں کو دیکھ کر عمران بری طرح سے چونک پڑا۔

"ڈاگ ہلمنڈ۔ اوہ۔ تو تم ہو ونڈر لینڈ کے ڈاکٹر ایکس"...... عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا جیسے ڈاگ ہلمنڈ کو وہاں دیکھ کر اسے شدید حیرت ہو رہی ہو۔

"گڈ۔ تم نے مجھے پہچان لیا لیکن میں ڈاکٹر ایکس نہیں ہوں"...... دوسرے آدمی نے کہا جو ایکریمی ہارڈ ایجنسی کا چیف ڈاگ ہلمنڈ تھا۔

"تو کیا یہ ہے ڈاکٹر ایکس"...... عمران نے دوسرے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں ڈاکٹر ایکس ہوں"...... دوسرے شخص نے بڑے سخت لہجے میں کہا اور عمران اس کی شکل دیکھتا رہ گیا۔

"اوکے۔ اور ڈاگ ہلمنڈ میں تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں ایکریمیا میں ایک مشن کے دوران تمہارا اور میرا ٹکراؤ ہوا تھا اس ٹکراؤ میں تمہاری اور میری دست بدست لڑائی بھی ہوئی تھی۔ میں نے تمہاری ... کی ہڈی ایک بازو اور ایک ٹانگ بھی توڑ دی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یاد ہے مجھے۔ میرے سینے پر تمہارے لگائے ہوئے وہ زخم آج بھی تازہ ہیں اور آج میں تم سے ان پرانے زخموں کا حساب لینے آیا ہوں"...... ڈاگ ہلمنڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں حساب کتاب میں خاصا کمزور واقع ہوا ہوں۔ ذرا آسان سا حساب لینا ورنہ تمہیں خواہ مخواہ کوفت کا سامنا کرنا پڑے گا اور ڈاکٹر ایکس تم کس کھیت کی گاجر۔ اوہ۔ میرا مطلب ہے تم کس کھیت کی مولی ہو۔ تمہیں میں شاید پہلی اور آخری بار دیکھ رہا ہوں"۔ عمران نے پہلے ڈاگ ہلمنڈ سے اور پھر ڈاکٹر ایکس سے

مخاطب ہو کر کہا۔

''تم نے ٹھیک کہا ہے عمران۔ تم سب مجھے پہلی اور آخری با
دیکھ رہے ہو کیونکہ میں ابھی تھوڑی دیر میں تم سب کو ہلاک کر دو
گا''...... ڈاکٹر ایکس نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر میرے ہاتھ کھلے ہوتے تو میں تمہارے اس مکالمے
ضرور تالیاں بجاتا''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ایکس ون''...... ڈاگ ہلمنڈ نے اپنے پیچھے کھڑے روبو
سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیس''...... روبوٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اسے کارم فاسٹ انجکشن لگا دو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں ا
میں کسی عذاب کو برداشت کرنے کی کتنی طاقت ہے''...... ڈا
ہلمنڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

''دوسروں کو عذاب دینے والے خود بھی عذاب میں آ جا
ہیں مسٹر ڈاگ ہلمنڈ۔ اگر ہمیں تم عذاب میں مبتلا کرنا چاہتے ہو
اتنا عذاب دینا جتنا تم اور تمہارا ڈاکٹر ایکس بعد میں برداشت کر
سکو''۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''شٹ اپ۔ ایکس ون۔ حکم کی تعمیل کرو۔ فوراً''...... ڈاگ
ہلمنڈ نے پہلے عمران اور پھر روبوٹ سے کہا اس کا لہجہ بے حد
کرخت تھا۔

''لیس''...... روبوٹ نے کہا وہ تیز تیز چلتا ہوا ان کی کرسیوں

کے پیچھے چلا گیا۔ عمران نے سر گھما کر دیکھا۔ پیچھے دیوار میں ایک
الماری بنی ہوئی تھی۔ روبوٹ نے الماری کھول کر اس کے خانوں
میں ہاتھ ڈال دیئے۔ چند لمحوں کے بعد وہ واپس آیا تو اس کے
ہاتھ میں ایک سرنج تھی جس میں زرد رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ وہ
عمران کے سامنے آ کر رک گیا۔ اس کے دائیں پہلو میں ہولسٹر تھا
جس میں بھاری دستے والی چپٹی لیزر گن تھی۔ اس دوران عمران نے
ناخنوں میں لگے بلیڈز کی مدد سے خود کو آزاد کروا لیا تھا۔

''ارے۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ اپنے سینیئر ڈاکٹر ایکس سے تو
انجکشن لگانے کی اجازت لے لو''...... عمران نے بڑے اطمینان
بھرے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے عمران کی لات چلی اور روبوٹ
اچھل کر پیچھے کھڑے ڈاگ ہلمنڈ اور ڈاکٹر ایکس سے ٹکرایا اور انہیں
لیتا ہوا نیچے گر گیا۔ عمران نے لات مارنے سے پہلے نہایت تیزی
سے اس کے ہولسٹر میں ہاتھ ڈال دیا تھا اور روبوٹ کی لیزر گن
اب عمران کے ہاتھ میں تھی۔ اس سے پہلے کہ پیچھے کھڑے روبوٹس
معاملہ سمجھتے عمران بجلی کی سی تیزی سے ڈاگ ہلمنڈ کی طرف بڑھا
اور اس نے لیزر گن کا رخ ڈاگ ہلمنڈ کی طرف کر دیا۔

''اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ پیارے۔ میں جانتا ہوں اس لیزر
گن کا روبوٹس پر تو کوئی اثر نہیں ہو گا لیکن تم ضرور ٹکڑے ٹکڑے ہو
جاؤ گے''...... عمران نے ڈاگ ہلمنڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ ڈاگ
ہلمنڈ نے خونخوار نظروں سے عمران کی طرف دیکھا اور پھر اس کا

ہاتھ تیزی سے اپنی پنڈلی کی طرف بڑھا۔ لیکن اسی لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور ڈاگ ہلمنڈ بری طرح سے چیختا ہوا دوسری طرف پلٹ گیا اسی لمحے ڈاکٹر ایکس نے اچھل کر پوری قوت سے عمران پر حملہ کرنا چاہا لیکن عمران ہوشیار تھا وہ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس نے بیک کک اس انداز میں ڈاکٹر ایکس کے سینے پر ماری کہ ڈاکٹر ایکس اچھل کر ڈاگ ہلمنڈ سے ٹکرا گیا۔ ڈاگ ہلمنڈ اور ڈاکٹر ایکس کے منہ سے ایک ساتھ چیخیں نکل گئیں۔ زور دار جھٹکا لگنے سے ڈاکٹر ایکس کی جیب سے کوئی چیز نکل کر فرش پر گر پڑی۔ عمران نے دیکھا تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ وہ اس کی ریڈ گن تھی۔ ڈاگ ہلمنڈ نے پلٹ کر ریڈ گن اٹھانی چاہی لیکن اسی لمحے عمران نے چھلانگ لگائی اور قلا بازی کھاتے ہوئے ریڈ گن کے پاس آ گیا اس نے ریڈ گن اٹھائی اور ایک اور قلابازی کھا گیا۔ قلابازی کھاتے ہی وہ تیزی سے گھوما اور اس کی ریڈ گن سے یکے بعد دیگرے چار لیزر نکلیں اور دروازے پر کھڑے چاروں روبوٹس سرخ ہو کر دھماکوں سے تباہ ہو گئے۔ جو اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود دروازے پر کھڑے تھے۔ ظاہر ہے جب تک ڈاگ ہلمنڈ یا ڈاکٹر ایکس انہیں حکم نہ دیتے وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ روبوٹس کو اس طرح تباہ ہوتے دیکھ کر ڈاکٹر ایکس گھبرا گیا اس نے فوراً اٹھ کر عمران کی طرف چھلانگ لگائی لیکن عمران فوراً اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ ڈاکٹر ایکس جیسے ہی نیچے گرا اسی لمحے ڈاگ ہلمنڈ نے

بھی اٹھ کر عمران کی طرف چھلانگ لگا دی لیکن عمران اس کی طرف سے ہوشیار تھا جیسے ہی ڈاگ ہلمنڈ نے اس پر چھلانگ لگائی عمران نے ریڈ گن کا بٹن دبا دیا۔ ریڈ ریز نکل کر ڈاگ ہلمنڈ کے عین سینے پر پڑی زور دار دھماکہ ہوا اور ڈاگ ہلمنڈ کے ہوا میں ہی ٹکڑے اڑتے چلے گئے۔ اسے تڑپنے اور چیخنے کا کوئی موقع ہی نہیں ملا تھا۔

”اوہ۔ تت۔ تت۔ تم نے ڈاگ ہلمنڈ کو ہلاک کر دیا۔ تت۔ تت تم۔ تم“...... ڈاکٹر ایکس نے ڈاگ ہلمنڈ کے ٹکڑے اڑتے دیکھ کر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے اٹھا اور انتہائی غضبناک انداز میں عمران کی طرف دوڑا۔ اس نے عمران کے ہاتھ میں موجود ریڈ گن کی بھی پرواہ نہ کی تھی۔ جیسے ہی وہ عمران کے قریب آیا اس نے اچھل کر عمران کو ٹکر مارنے کی کوشش کی لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے گھومتے ہوئے اس کے سینے پر لات جما دی۔ ضرب ڈاکٹر ایکس کے ٹھیک دل کے مقام پر پڑی۔ وہ دہرا ہو کر فرش پر گرا اور چیختا ہوا دور تک گھسٹتا چلا اور پھر اس کے ہاتھ پیر ایک لمحے کے لئے پھیلے اور سمٹے اور پھر ساکت ہو گئے۔

”حیرت ہے عمران صاحب۔ آپ رسیوں سے کیسے آزاد ہو گئے“...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے پلٹ کر انجکشن لگانے والے روبوٹس کی طرف دیکھا جو اٹھ کر ایک طرف خاموش کھڑا ہو گیا تھا۔ اسے بھی چونکہ ڈاگ ہلمنڈ اور ڈاکٹر ایکس نے کوئی اور حکم نہیں دیا تھا اس لئے وہ خاموش کھڑا تھا۔ انجکشن

بدستور اس کے ہاتھ میں تھا۔ عمران نے ریڈ گن کا رخ اس کی طرف کیا اور بٹن دبا دیا۔ لیزر ٹھیک روبوٹ کے سینے پر پڑی۔ روبوٹ سر سے پاؤں تک سرخ ہوا اور ایک دھماکے سے پھٹ گیا۔

"ہاں۔ اب بولو۔ کیا پوچھا تھا تم نے"...... عمران نے خاور کی طرف دیکھ کر کہا۔

"رسیوں سے کیسے آزاد ہو گئے تھے آپ"...... خاور نے وہی سوال دہرایا۔

"عقل کے ناخن سے جو شاید تم میں سے کسی کے پاس نہیں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے رسیاں ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈوں سے کاٹی تھیں۔ ونڈر لینڈ میں چونکہ کسی انسان کے آنے کا کوئی امکان نہیں تھا اس لئے ڈاکٹر ایکس نے وہاں مجرموں سے نمٹنے اور انہیں ایذائیں دینے کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کیا تھا اسی لئے اس کمرے میں لا کر ان سب کو کرسیوں پر بٹھا کر عام انداز میں رسیوں سے باندھا گیا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر صفدر کو آزاد کیا اور پھر جولیا کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر بھی اٹھ کر تیزی سے اپنے ساتھیوں کو کھولنے لگا۔

"یہ ڈاکٹر ایکس ہی اگر ونڈر لینڈ کا چیف ہے تو تم نے اسے زندہ کیوں چھوڑ دیا ہے۔ ریڈ گن سے اس کے بھی ٹکڑے اڑا دو"...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ نہیں۔ یہ چیف ہے اور چیف کو اتنی آسانی سے

نہیں بلکہ نہایت عزت و احترام سے اور تڑپ تڑپ کر مرنا چاہئے۔ اس کی موت اس کے شایانِ شان ہو گی"...... عمران نے کہا۔ چند لمحوں بعد سب ممبرز رسیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"وہ پیچھے الماری کی طرف جاؤ۔ وہاں ہمارا سامان موجود ہے۔ لے آؤ سب"...... عمران نے کہا۔ روبوٹ جب الماری کے پٹ کھول کر انجکشن نکال رہا تھا تب عمران نے وہاں اپنے بیگ پڑے ہوئے دیکھ لئے تھے اس کے ساتھی الماری کی طرف گئے اور اپنے بیگ لے آئے۔ اب ان سب کے ہاتھوں میں ریڈ گنیں تھیں۔

"کیاں ہم واقعی ونڈر لینڈ میں ہیں"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاگ ہلمنڈ نے تو یہی کہا تھا لیکن یہاں کا تو سارا انتظام ماسٹر مائینڈ کمپیوٹر کے پاس ہونا چاہئے تھا یہاں اتنا سب کچھ ہو گیا ہے اور ابھی تک ایم ایم کی طرف سے کوئی ردعمل ظاہر نہیں ہوا"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"شاید اس کمرے تک ایم ایم کی رسائی نہ ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی ممکن ہے۔ باہر نکل کر اب ہمیں روبوٹس سے بھی نمٹنا ہے اور ماسٹر مائینڈ کمپیوٹر سے بھی"...... عمران نے کہا۔

"اس ڈاکٹر ایکس کا کیا کرنا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"اس کو استعمال کرنا ہی پڑے گا ورنہ ونڈر لینڈ کے باہر جانا

ہمارے لئے ممکن نہیں ہو گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا میں اسے باندھ دوں''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہاں باندھ دو''...... عمران نے کہا۔ صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر اس نے ڈاکٹر ایکس کو اٹھا لیا اس نے ڈاکٹر ایکس کو ایک کرسی پر بٹھایا اور اسے رسیوں سے باندھنے لگا۔

''عمران صاحب۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم میں سے کوئی ڈاکٹر ایکس اور ڈاگ ہلمنڈ کا میک اپ کر کے باہر نکل جائے اور ایم ایم کو ڈاج دے کر اس تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی جائے''...... نعمانی نے کہا۔

''نہیں۔ یہ کمپیوٹرائزڈ لینڈ ہے یہاں کی ہوا میں ڈاکٹر ایکس اور ڈاگ ہلمنڈ کے پسینے کی بو پھیلی ہوئی ہے۔ ہم کسی بھی میک اپ میں ہوئے تو ایم ایم کو فوراً معلوم ہو جائے گا کہ وہ اصلی ڈاکٹر ایکس اور ڈاگ ہلمنڈ نہیں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تب پھر ہم اسی طرح ایکشن کرتے ہیں۔ جیسا ہم نے بلیک گراس جزیرے پر کیا تھا۔ ہمارے پاس ریڈ گنیں اور کرامک بم موجود ہیں۔ باہر نکل کر ہم ہر طرف تباہی پھیلا دیتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔ اسی لمحے ڈاکٹر ایکس کی کراہ سنائی دی۔ وہ سب تیزی سے اس کی طرف مڑے۔ ڈاکٹر ایکس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔

''تت۔ تت۔ تم سب تو رسیوں میں بندھے ہوئے تھے پھر یہ سب کیسے ہو گیا۔ تت۔ تم آزاد کیسے ہو گئے۔ اور۔ اور''...... ڈاکٹر

ایکس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''تم نے اتنا بڑا ونڈر لینڈ بنا تو لیا ہے لیکن مجرموں اور دشمنوں کو قید کرنے اور باندھ کر رکھنے کا تم نے یہاں کوئی انتظام نہیں کیا تھا اور تم نے ہمیں یہاں عام انسان سمجھ کر رسیوں سے باندھ دیا تھا۔ میں نے رسیاں عقل کے ناخنوں سے کاٹ لی تھیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھ سے غلطی ہوئی تھی۔ بہت بڑی غلطی۔ میں نے اس طیارے سے تمہارے ملک کے سائنس دانوں کو ونڈر لینڈ میں ٹرانسمٹ کرایا تھا تو مجھے چاہئے تھا کہ میں اس طیارے کو فضا میں ہی تباہ کر دیتا''...... ڈاکٹر ایکس نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو تم نے ایسا کیا کیوں نہیں''...... عمران نے مسکرا کر پوچھا۔

''میں نے تمہارا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کا بہت نام سنا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ میں اس پراسرار کھیل میں تمہیں بری طرح سے الجھا دوں اور تم اپنے سائنس دانوں کی تلاش میں سر پٹختے رہ جاؤ۔ میں نے جان بوجھ کر طیارہ پاکیشیا صحیح سلامت بھجوایا تھا اور کریو اور ملٹری انٹیلی جنس کے افراد کو ہلاک کر دیا تھا ان کے ساتھ میں نے طیارے کے پائلٹ، کو پائلٹ اور تھرڈ انجینئر کو بھی ہلاک کر دیا تھا اور وہاں ونڈر لینڈ کا ایک کارڈ ٹرانسمٹ کر دیا تھا۔ میں جانتا تھا کہ اس سلسلے کی انکوائری تم اور تمہارے ساتھی کریں گے لیکن تم میں سے کوئی بھی یہ نہیں جان سکے گا کہ یہ کام ونڈر لینڈ کا

ہے تم اس واقعے کا موردِ الزام زیرو لینڈ والوں کو ہی ٹھہراؤ گے لیکن''...... ڈاکٹر ایکس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بجھا ہوا تھا۔

''لیکن الٹی آنتیں خود تمہارے گلے میں آ گئی ہیں۔ یہی کہنا چاہتے ہو نا تم''...... عمران نے مسکرا کر کہا اور ڈاکٹر ایکس اسے گھور کر رہ گیا۔

''اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔ بہت بڑی غلطی''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

مجھے پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ سب سیکرٹ سروس والوں کے لئے کیا گیا ہے۔ تم شاید ایک نادیدہ دشمن بن کر ہم پر اپنا رعب جمانا چاہتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں''...... ڈاکٹر ایکس نے بجھے بجھے لہجے میں کہا۔

''میری سمجھ میں یہ تو آ گیا ہے کہ طیارہ آٹو پائلٹ یا ریڈیو کنٹرول کیا گیا تھا لیکن یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ کاپ پٹ میں پائلٹ، کو پائلٹ اور تھرڈ انجینئر نہ ہونے کے باوجود ٹاور آپریٹر کس سے باتیں کرتا رہا تھا۔ کون جواب دے رہا تھا اسے''...... عمران نے کہا۔

''یہ کام ایم ایم نے کیا تھا۔ وہ آخری لمحے تک شک کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑنا چاہتا تھا تاکہ آخری لمحے تک کسی کو پتہ نہ چل سکے کہ طیارے میں کیا ہوا تھا''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''تم نے ونڈر لینڈ کس مقصد کے لئے بنایا ہے یہ مجھے معلوم ہے لیکن ونڈر لینڈ کو اتنا وسیع اور اس قدر جدید بنانے کی وجہ کیا تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''میرا مقصد ساری دنیا پر قبضہ کرنے کا ہے اور پوری دنیا پر وار کرنے کے لئے مجھے لاکھوں روبوٹس اور فلائنگ ہارسز کی ضرورت پڑے گی۔ ونڈر لینڈ میں روبوٹس ان کے ڈیپنز اور فلائنگ ہارس کی بڑے پیمانے پر تیاری کا کام کیا جاتا ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''تم کیا سمجھتے ہو کیا تمہارا یہ خواب پورا ہو جائے گا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ میں اس خواب کو ایک دن حقیقت میں ضرور بدلوں گا۔ آج نہیں تو کل ساری دنیا میری ہو گی۔ صرف میری۔ ڈاکٹر ایکس کی''...... ڈاکٹر ایکس نے اکڑ کر کہا۔

''تم اس وقت ہمارے رحم و کرم پر ہو۔ ہم موت بن کر تمہارے سر پر کھڑے ہیں اس کے باوجود تم اب بھی دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہے ہو اور وہ بھی جاگتی ہوئی آنکھوں سے''...... صفدر نے منہ بنا کر کہا۔

''میں موت کے سامنے نہیں تم سب موت کے منہ میں ہو۔ یہ ونڈر لینڈ ہے میرا ونڈر لینڈ۔ یہاں میری اور ایم ایم کی حکومت ہے۔ ونڈر لینڈ کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جو ایم ایم کی نگاہوں میں نہ ہو۔ وہ تم سب کو دیکھ رہا ہے۔ ابھی تم سب کو پتہ چل جائے گا

کہ میں موت کے سامنے ہوں یا تم“...... ڈاکٹر ایکس نے طنزیہ لہجے میں کہا ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک زبردست گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ان کے قدموں کے نیچے سے فرش غائب ہو گیا اور وہ سب سنبھلنے سے پہلے ہی جیسے کسی اندھی اور انتہائی گہری کھائی میں گرتے چلے گئے۔ اچانک گرنے کی وجہ سے ان کے منہ سے نکلنے والی تیز اور بے اختیار چیخوں سے ہال نما کمرہ گونجتا رہ گیا۔

ہال نما ایک بڑے کمرے میں تیز سیٹی کی آواز ابھری اور کمرے میں موجود ایک روبوٹ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ ایک مشین آپریٹ کر رہا تھا۔

سیٹی کی آواز دائیں طرف پڑی ہوئی ایک پورٹیبل مشین سے آ رہی تھی۔ روبوٹ فوراً اس مشین کی طرف بڑھا اس نے مشین کے پاس آ کر فوراً بٹن آن کرنے شروع کر دیئے۔ مشین میں یکلخت جیسے جان سی بھر گئی۔ اس مشین کے ساتھ ٹرانسمیٹر مائیک لگا ہوا تھا۔

روبوٹ نے ہک سے لگا ہوا مائیک نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

”ایم ایم کالنگ۔ کروڈم کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔ اوور“...... مشین سے اچانک ایم ایم کی تیز آواز سنائی دی۔

”یس۔ کروڈم سپیکنگ۔ اوور“...... روبوٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کروڈم۔ ڈاکٹر ایکس اور ڈاگ ہلمنڈ کافی دیر سے ہارڈ روم میں گئے ہوئے ہیں۔ وہاں دنیا کے چند خطرناک ایجنٹ موجود ہیں۔ ہارڈ روم میں مائیک اور کیمرے نہیں ہیں اس لئے اس روم کو میں چیک نہیں کر سکتا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ کیا تمہارے پاس سائنڈ لنکنگ مشین ہے جس سے تم ہیں انہیں چیک کر سکو۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایم ایم کی آواز سنائی دی۔

یس ایم ایم۔ یہاں سائیڈ لنکنگ مشین موجود ہے جس سے ہال کی چیکنگ کی جا سکتی ہے۔ اوور''...... کروڈم نے کہا۔

''گڈ تم فوراً ہال کی چیکنگ کرو اور مجھے بتاؤ۔ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ اوور''...... ایم ایم نے کہا۔

''اوکے۔ میں ابھی چیک کر لیتا ہوں۔ اوور''...... کروڈم نے کہا اور مائیک مشین کے پاس رکھ کر تیزی سے کمرے کے ایک کونے میں موجود مشین کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جلدی جلدی مشین کے چند بٹن پریس کئے تو مشین پر لگی ہوئی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر جیسے ہی ہال کا منظر ابھرا کروڈم جیسے حیرت سے اسے دیکھتا رہ گیا۔ وہ چند لمحے غور سے دیکھتا رہا اور پھر تیز تیز چلتا ہوا ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔

''ایم ایم۔ میں نے ہال چیک کر لیا ہے۔ وہاں تو ایک حیرت انگیز منظر ہے۔ اوور''...... کروڈم نے کہا۔

''کیسا منظر۔ اوور''...... ایم ایم نے جیسے چونکتے ہوئے کہا۔

''کمرے میں روبوٹس کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہیں۔ ڈاگ ہلمنڈ کی بھی وہاں کٹی پھٹی لاش پڑی ہوئی ہے اور جن افراد کو کرسیوں پر رسیوں سے باندھا گیا تھا وہ سب آزاد ہیں۔ ان کے پاس اسلحہ بھی ہے۔ اوور''...... کروڈم کہتا چلا گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا اور ڈاکٹر ایکس۔ وہ کہاں ہے۔ اوور''...... ایم ایم کی تشویش زدہ آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر ایکس ایک کرسی پر بندھا ہوا ہے۔ وہ لوگ ڈاکٹر ایکس سے ہی بات کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر ایکس شدید خطرے میں معلوم ہو رہے ہیں۔ اوور''...... کروڈم نے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو بہت برا ہوا ہے۔ ڈاکٹر ایکس ان ایجنٹوں کے قبضے میں ہیں۔ وہ لوگ تو ڈاکٹر ایکس کو بھی ہلاک کر دیں گے۔ اوور''...... ایم ایم نے اسی انداز میں کہا۔

''یس ایم ایم۔ کمرے کی پوزیشن ایسی ہی ہے۔ وہ کسی بھی لمحے ڈاکٹر ایکس کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ اوور''...... کروڈم نے جواب دیا ان دونوں کا لہجہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا وہ ایم ایم کو اسی انداز میں جواب دے رہا تھا جیسے اسے کمرے کی بدلی ہوئی پوزیشن اور ڈاکٹر ایکس کے ہلاک ہونے سے کوئی مطلب نہ ہو۔

''ہارڈ روم کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے اور اس تہہ خانے کے نیچے ایک کھائی ہے۔ اوور''...... ایم ایم نے کہا۔

''یس ایم ایم۔ وہ کھائی تقریباً بیس فٹ گہری ہے۔ کمرے کا

فرش اگر ہٹا دیا جائے تو وہ سب اس کھائی میں گر جائیں گے اگر آپ کہیں تو میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ اوور“...... کروڈم نے کہا۔

”نانسنس۔ اگر تم نے انہیں کھائی میں پھینکا تو ان کے ساتھ ڈاکٹر ایکس بھی گر جائیں گے اور اتنی بلندی سے گر کر ڈاکٹر ایکس ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔ اوور“...... ایم ایم نے تیز لہجے میں کہا۔

”تب پھر آپ جیسا کہیں۔ میں ویسا ہی کروں گا۔ اوور“...... کروڈم نے کہا۔

”اس کھائی میں پانی ہے لیکن وہاں بہت کم پانی ہے اور اس کھائی میں پانی کا ایک بڑا پائپ موجود ہے۔ تم اس پائپ کو کھول کر کھائی میں اور پانی بھر دو۔ پھر تم ان سب کو اس کھائی میں گرا دینا اور پھر اس کھائی میں وی ایکس گیس چھوڑ دینا۔ اس سے ڈاکٹر ایکس سمیت سب بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر روبوٹس جا کر وہاں سے فوراً ڈاکٹر ایکس کو نکال لائیں گے۔ اوور“...... ایم ایم نے چند لمحوں کے بعد کہا۔

”اوہ یس۔ یہ ٹھیک ہے اس طرح ڈاکٹر ایکس کی جان بچ جائے گی اور وہاں بے ہوش افراد کو آسانی سے ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے۔ اوور“...... کروڈم نے کہا۔

”ہاں۔ جلدی کرو۔ فوراً پانی کا پائپ کھول کر کمرے کا فرش فولڈ کر کے انہیں گرا دو۔ ہری اپ۔ پھر مجھے بتاؤ۔ اوور“...... ایم ایم نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ اوور“...... کروڈم نے کہا اور ایک بار پھر مائیک ہک سے لگا کر وہ تیز تیز چلتا ہوا کمرے کی شمالی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا اس دیوار کے پاس ایک کافی بڑی مشین تھی۔ کروڈم نے انتہائی تیزی سے مشین کے مختلف بٹن آن کئے۔ مشین میں جیسے زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ مشین پر موجود بے شمار چھوٹے بڑے اور مختلف رنگوں کے بہت سے بلب سپارک کرنے لگے اور ڈائلوں کی سوئیاں تھرکنے لگیں۔ کروڈم نے مشین کی سائیڈ پر لگے ایک ہینڈل کو تیزی سے اوپر کیا اور پھر ایک جھٹکے سے نیچے کر دیا۔ جیسے ہی ہینڈل نیچے ہوا تو مشین کے درمیان میں لگے ہوئے ایک ڈائل کی سوئی صفر کے ہندسے سے قوس کی طرح آگے بڑھنے لگی۔ کروڈم نے ہاتھ بڑھا کر اس ڈائل کے نیچے لگا ہوا ایک سرخ بٹن پریس کر دیا اور اطمینان سے کھڑا ہو کر ڈائل کی طرف دیکھنے لگا۔ اس سوئی کے آگے بڑھنے کا مطلب تھا کہ کھائی میں پانی بھرنا شروع ہو گیا ہے۔

سوئی مسلسل آگے بڑھتی رہی اور جب سوئی ایک سو پچاس کے ہندسے پر آئی تو کروڈم نے فوراً ہینڈل اوپر کر دیا۔ سوئی ایک سو پچاس کے ہندسے پر جم گئی۔ کروڈم نے جس طرح سے بٹن پریس کر کے مشین آن کی تھی اسی تیزی سے بٹن پریس کرتے ہوئے مشین آف کر دی اور واپس مڑ کر ایک اور مشین کی طرف بڑھ گیا جو کمرے کے وسط میں رکھی ہوئی تھی۔ اس نے جلدی سے اس مشین کے بٹن پریس کئے تو اس مشین میں بھی جیسے جان آ گئی۔

مشین کے درمیان میں لگی ہوئی ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہوئی اور سکرین پر اسی کمرے کا منظر ابھر آیا جس میں ڈاکٹر ایکس بندھا ہوا تھا اور پاکیشیائی ایجنٹس اس کے گرد کھڑے تھے۔

کروڈم نے مشین کے مزید دو بٹن پریس کئے اور پھر اس نے سرخ رنگ کے ایک بٹن کی طرف ہاتھ بڑھا۔ اس نے بٹن دبایا تو زور دار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور سکرین پر اچانک کمرے کا فرش تیزی سے دو حصوں میں کھلتا چلا گیا اور ڈاکٹر ایکس سمیت وہ سب نیچے گرتے چلے گئے۔ جیسے ہی وہ سب فرش سے نیچے گرے فرش دوبارہ برابر ہو گیا۔ اب سکرین پر کمرے کا فرش بالکل خالی نظر آ رہا تھا۔ کروڈم نے جلدی جلدی بٹن پریس کر کے مشین آف کی اور پورٹیبل مشین کی طرف بھاگا۔

''ہیلو۔ ایم ایم۔ کروڈم سپیکنگ۔ اوور''...... کروڈم نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس۔ میں آن لائن ہوں۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایم ایم کی آواز سنائی دی۔

''کام ہو گیا ہے ایم ایم۔ میں نے کھائی پانی سے بھر کر ان سب کو وہاں گرا دیا ہے۔ اوور''...... کروڈم نے کہا۔

''ویل ڈن۔ کروڈم۔ ویل ڈن۔ کیا تم نے کھائی میں وی ایکس پھیلا دی ہے۔ اوور''...... ایم ایم نے پوچھا۔

''یس۔ ایم ایم۔ میں نے وی ایکس گیس پھیلائی ہے۔ جس

سے وہ فوراً بے ہوش ہو گئے ہوں گے۔ اوور''...... کروڈم نے کہا۔

''گڈ شو۔ فوراً جاؤ اور ڈاکٹر ایکس کو اس کھائی سے نکالو۔ کہیں دم گھٹنے سے وہ ہلاک نہ ہو جائے۔ اوور''...... ایم ایم نے کہا۔

''اوکے۔ میں ابھی جا کر وہاں سے ڈاکٹر ایکس کو نکال لاتا ہوں۔ اوور''...... کروڈم نے کہا۔

''ڈاکٹر ایکس جیسے ہی ہوش میں آئے میری اس سے بات کراؤ۔ اوور''...... ایم ایم نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ باقی افراد کا کیا کرنا ہے۔ اوور''...... کروڈم نے کہا۔

''انہیں اسی کھائی میں رہنے دو اور کھائی کے تمام راستے بند کر دو تاکہ وہ وہاں سے نہ نکل سکیں۔ دم گھٹنے سے وہ خود ہی ہلاک ہو جائیں گے اور ان کی لاشیں وہیں گل سڑ جائیں گی۔ اوور''...... ایم ایم نے کہا۔

''یس۔ ایم ایم۔ جیسا آپ کا حکم۔ اوور''...... کروڈم نے کہا۔

''بس۔ تم جلدی سے جا کر ڈاکٹر ایکس کو وہاں سے نکال کر لے آؤ۔ اوور''...... ایم ایم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''آپ کے حکم کی ابھی تعمیل ہو جائے گی۔ اوور''...... کروڈم نے اسی انداز میں کہا۔

''اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... ایم ایم نے کہا اور کروڈم نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران زور دار چھپاکے سے پانی میں گرا۔ پانی میں گرتے ہی ایک لمحے کے لئے وہ نیچے گیا لیکن اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا اور تیزی سے اوپر کی طرف بڑھا۔ اوپر آتے ہی اس نے جیسے ہی پانی سے سر نکالا اسے ایک ناگوار اور تیز بو کا احساس ہوا۔ اس نے فوراً سانس روک لیا۔ اس نے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا مگر اندھیرے میں بھلا اسے کیا دکھائی دے سکتا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کنویں میں ہو اور کنویں میں تیز بو بھری ہوئی ہو۔

عمران جس فرش کے کھلنے سے نیچے گرا تھا وہ فرش برابر ہو چکا تھا۔ اب وہاں اندھیرے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ عمران نے ادھر ادھر ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھی بھی وہیں تھے۔ وہ پانی سے تو سر نکالنے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن سطح پر آنے کے باوجود گیس کی بو میں وہ عمران کی طرح بر وقت سانس نہیں روک

سکے تھے اس لئے وہ سب بے ہوش ہو گئے تھے اور ان کے بے ہوش جسم پانی میں تیر رہے تھے۔ چونکہ اب بو کا اثر ختم ہو گیا تھا اس لئے عمران تیرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا اور کنویں کی دیواروں پر ہاتھ مار کر انہیں چیک کرنے لگا۔ کنویں کی دیواریں جگہ جگہ سے اکھڑی ہوئی تھیں جس سے دیواروں میں جگہ جگہ چھوٹے بڑے سوراخ بن گئے تھے اور جگہ جگہ پتھر بھی باہر کی طرف ابھرے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔

فرش ہٹتے ہی چونکہ وہ سیدھے پانی میں گرے تھے اس لئے انہیں کوئی چوٹ نہیں لگی تھی۔ عمران کا بیگ بھی اس کے پاس موجود تھا۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا اور پھر اس نے فوراً بیگ کاندھوں سے اتارا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک فائر راڈ نکال لیا۔ اس نے فائر راڈ کا سرا الگ کر کے آپس میں رگڑا تو فائر راڈ یکلخت جل اٹھا اور کنواں تیز روشنی سے بھر گیا۔ روشنی میں عمران نے اپنے ساتھیوں اور ڈاکٹر ایکس کو تیرتے ہوئے دیکھا جو کرسی سے بندھا ہوا تھا اور کرسی سمیت نیچے آ گرا تھا۔ وہاں باقی کرسیاں بھی گری ہوئی تھیں جو ہال نما اس کمرے میں موجود تھیں۔ عمران نے فائر راڈ کی روشنی میں دیواروں کو دیکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ دیواریں واقعی بری طرح سے اکھڑی اور ٹوٹی ہوئی تھیں اور ان اکھڑی ہوئی جگہوں پر چڑھ کر وہ آسانی سے اوپر جا سکتا تھا۔

کنواں خاصا پرانا اور کھائی جیسا تھا اور چاروں طرف سے بند

تھا۔ اس کنویں کا شاید ایک ہی راستہ تھا جو اوپر کا فرش ہٹنے سے کھلتا تھا۔ اب عمران یہ سوچ رہا تھا کہ وہ اوپر جا کر کس طرح اس فرش کو ہٹائے اور پھر خود بھی باہر نکل سکے اور اپنے ساتھیوں کو بھی وہاں سے نکال سکے۔ ابھی عمران یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس نے اوپر کا فرش دو حصوں میں کھلتے ہوئے دیکھا۔ فرش کو اس طرح کھلتا دیکھ کر عمران نے فوراً فائر راڈ پانی میں ڈال کر بجھا دیا اور تیزی سے تیرتا ہوا ایک دیوار کے پاس آ گیا۔ فرش آدھے سے زیادہ کھل گیا تھا اور پھر اچانک وہاں چھ روبوٹس دکھائی دیئے۔ تین فرش کے دائیں طرف تھے اور تین روبوٹس بائیں طرف اور ان کے ہاتھوں میں طاقتور ٹارچیں تھیں۔ وہ نیچے کی طرف جھکے ہوئے تھے اور پھر انہوں نے ٹارچوں کی روشنی کنویں میں ڈالنی شروع کر دی۔

''وہ رہا ڈاکٹر ایکس۔ وہ کرسی سے بندھا ہوا ہے''...... اچانک ایک روبوٹ نے ڈاکٹر ایکس پر ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہم نے دیکھ لیا ہے لیکن یہ تو خاصا نیچے ہے۔ ہم یہاں سے ڈاکٹر ایکس کو باہر کیسے نکالیں گے''...... دوسرے روبوٹ نے تیز آواز میں کہا۔

''چھت پر موونگ چین لگی ہوئی ہے۔ میں چین موو کر کے نیچے لاتا ہوں۔ تم میں سے ایک چین پکڑ کر نیچے چلا جائے اور ڈاکٹر ایکس کو پکڑ لے تو میں اس چین کو واپس اوپر کھینچ لوں گا''۔ پہلے

بولنے والے روبوٹ نے کہا۔

''اوکے۔ میں جاتا ہوں۔ چین نیچے لاؤ''...... دوسرے روبوٹ نے کہا اور فرش کے کنارے سے ایک روبوٹ ہٹ گیا۔ نیچے سے اس کمرے کی چھت اب واضح دکھائی دے رہی تھی۔ چھت کے ساتھ ایک بڑا سا کنڈا لگا ہوا تھا جس میں ایک بڑی چین جھول رہی تھی اس چین کے سرے پر لوہے کا ایک بڑا سا گولہ لگا ہوا تھا۔ عمران نے چین گولے سمیت نیچے آتے دیکھی۔ عمران نے چین نیچے آتے دیکھی تو ڈبکی لگا کر نیچے آ گیا اور اس نے ڈاکٹر ایکس کی ٹانگ پکڑی اور اسے کھینچتا ہوا کنارے کی طرف لے گیا۔ وہ پانی کے نیچے سے ہی یہ سب کر رہا تھا تاکہ اوپر موجود روبوٹس اسے دیکھ نہ سکیں اور یہی سمجھیں کہ ڈاکٹر ایکس کرسی سمیت تیر رہا ہے۔

عمران پانی سے سر نکال کر اسی طرف دیکھ رہا تھا۔ گولہ جیسے ہی کمرے کے فرش کے پاس آیا ایک روبوٹ نے آگے بڑھ کر زنجیر پکڑی اور گولے پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر گولہ نیچے آنے لگا۔

عمران نے جیب سے ریڈ گن نکال کر ہاتھ میں لے لی۔ اس کی نظریں اوپر کھڑے روبوٹس پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر جیسے ہی گولہ نیچے آیا عمران نے سب سے پہلے زنجیر سے لٹکے ہوئے روبوٹ کا نشانہ لے کر فائر کیا اور روبوٹ سرخ ہو کر دھماکے سے پھٹ گیا۔ اس سے پہلے کہ اوپر موجود روبوٹس کچھ سمجھتے عمران نے یکے بعد دیگرے ان پر بھی ریڈ لیزر فائر کر دی اور اوپر کھڑے روبوٹس

دھماکوں سے اڑ گئے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے فوراً جھولتے ہوئے گولے کو پکڑا اور ریڈ گن کمر سے اڑس کر زنجیر پر بندروں کی سی پھرتی سے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ اسے اس روبوٹ کی فکر تھی جو زنجیر نیچے لا رہا تھا۔ دوسرے روبوٹس کو تباہ ہوتے دیکھ کر وہ زنجیر واپس بھی کھینچ سکتا تھا اور فرش بھی دوبارہ بند کر سکتا تھا اس لئے عمران اسے ایسا کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔

زنجیر پر چڑھتے ہوئے وہ جیسے ہی اوپر آیا تو اسے روبوٹ ایک مشین کے پاس کھڑا دکھائی دیا جو تباہ شدہ روبوٹس کی طرف یوں دیکھ رہا تھا جیسے اسے سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ پھر زنجیر پر ایک آدمی کو اوپر آتے دیکھ کر وہ چونک پڑا اس کا ہاتھ تیزی سے ہولسٹر کی طرف گیا لیکن اسے دیر ہو چکی تھی۔ عمران نے اسے دیکھتے ہی کمر کے بیلٹ میں اڑسی ہوئی ریڈ گن نکالی اور اسے ریڈ لیزر مار دی۔ روبوٹ کا رنگ سرخ ہوا اور دھماکے سے تباہ ہو گیا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔ اس نے زنجیر کو جھلایا اور پھر جیسے ہی فرش کا کنارہ قریب آیا اس نے چھلانگ لگا دی۔ فرش پر آتے ہی وہ پہلو کے بل گرا اور تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا مشین کے پاس آیا جو ایک دیوار سے باہر کی طرف نکلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا کنٹرول پینل دیکھ کر عمران نے ایک بٹن پریس کیا تو کمرے کا دروازہ جو کھلا ہوا تھا خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔

اب عمران کو اطمینان تھا کہ کوئی روبوٹ کمرے کا دروازہ کھولے بغیر اندر نہیں آئے گا۔ اس نے ریڈ گن جیب میں ڈالی اور پھر وہ دوبارہ زنجیر کے پاس آ گیا زنجیر پکڑ کر وہ تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ گولے کے پاس آ کر اس نے خود کو جھکایا اور پانی میں تیرتے ہوئے صفدر کا ہاتھ جھپٹ کر پکڑ لیا۔ اس نے زور لگا کر اسے سیدھا کیا اور اسے اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا اور پھر وہ صفدر کو لئے ہوئے تیزی سے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ اوپر جا کر اس نے صفدر سمیت فرش پر چھلانگ لگائی اور فرش پر آ کر اس نے صفدر کو زمین پر ڈال دیا۔ صفدر کو وہیں چھوڑ کر وہ دوبارہ زنجیر کی طرف لپکا اور اسے پکڑتا ہوا ایک بار پھر کنویں میں اتر گیا۔ اس بار وہ کنویں سے تنویر کو اٹھا لایا تھا۔

تنویر کو فرش پر لٹا کر اس نے فوراً تنویر کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ دیئے۔ چند لمحوں کے بعد تنویر کا سانس گھٹا تو اس کے جسم میں زور دار جھٹکے لگنے لگے اور تنویر نے فوراً آنکھیں کھول دیں اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر عمران نے اس کے ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے اور اس کی طرف دیکھے بغیر صفدر کی طرف بڑھ گیا اور اسے ہوش میں لانے کے لئے اس کے ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ دیئے۔

”یہ۔ یہ کیا۔ کیا ہوا تھا مجھے“...... تنویر نے ہوش میں آ کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دم گھٹنے سے صفدر بھی ہوش میں آ گیا۔ عمران نے اس کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹا

لئے۔ صفدر بھی حیرانی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"باتیں بعد میں ہوں گی پہلے اپنے ساتھیوں کو کنویں سے نکال لاؤ"...... عمران نے انہیں ہوش سنبھالتے دیکھ کر کہا اور وہ دونوں اثبات میں سر ہلا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران نے آگے جا کر ایک بار پھر مشین کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اس نے کچھ سوچ کر کمرے کا دروازہ کھولا اور پھر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

سامنے ایک طویل راہداری تھی۔ عمران نے احتیاط سے سر نکال کر دونوں طرف دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ عمران نے اوپر دیکھا تو اسے راہداری کی چھت پر جگہ جگہ کلوز سرکٹ کیمرے لگے دکھائی دیئے۔ کیمرے دیکھ کر عمران فوراً پیچھے ہٹ آیا۔ ان کیمروں سے شاید ونڈر لینڈ کا ایم ایم ہر طرف نظر رکھتا تھا۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا اور پھر اس نے اپنے سفری بیگ سے ایک چھوٹا سا بم نکالا اور اسے آن کر کے راہداری کے دائیں طرف پھینک دیا۔ ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور خاموشی چھا گئی۔ عمران نے ایک اور بم نکالا اور اسے بھی آن کر کے راہداری کے بائیں جانب پھینک دیا چند ہی لمحوں میں ہر طرف دھواں ہی دھواں دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ باہر جا رہے ہیں"...... عقب سے صفدر کی آواز سنائی دی جو شاید اسی کو دیکھ رہا تھا۔

"ہاں۔ تم اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لا کر یہیں رکو۔ ایم ایم اس کمرے کو نہیں دیکھ سکتا۔ جب تک میں واپس نہ آؤں تم عقب

کمرے میں رہو گے اور اپنی ریڈ گنیں تیار رکھنا جیسے ہی یہاں ئی روبوٹ آئے اسے تباہ کر دینا اور ہاں بے ہوشی سے بچنے لے کیپسول کھا لینا۔ ایم ایم یہاں زہریلی گیس بھی چھوڑ سکتا ہے"...... عمران نے پلٹ کر اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے عمران صاحب۔ لیکن ہم یہاں رک کر کیا ریں گے۔ آپ کچھ دیر رکیں ہم بھی آپ کے ساتھ چلتے ہیں"۔ فدر نے کہا۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے سوچا اور پھر اس نے ثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ سب کو کنویں سے باہر لا کر جلد ہوش میں لاؤ"۔ مران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اتنی دیر میں تنویر عمانی اور جولیا کو باہر نکال لایا تھا۔ کھائی چونکہ کنویں کی شکل جیسی تھی اس لئے عمران اسے کنواں ہی سمجھ رہا تھا۔

"تم انہیں باہر لاؤ۔ میں انہیں ہوش میں لاتا ہوں"...... صفدر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تنویر۔ اب ڈاکٹر ایکس کو باہر لاؤ۔ میں اس سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تنویر سر ہلا کر زنجیر کے ساتھ نیچے اترتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر ایکس کرسی سمیت باہر آ گیا تھا۔

عمران نے اس کا ناک اور منہ بند کیا اور کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر ایکس ہوش میں آ گیا۔ اس بار عمران اور اس کے ساتھی کمرے کی

دیواروں کے پاس تھے تاکہ دوبارہ کمرے کا فرش نہ پلٹ سکے۔ ہوش میں آتے ہی ڈاکٹر ایکس ان سب کو دیکھ کر آنکھیں پھاڑنے لگا۔ عمران نے ریڈ گن نکال کر اس کے سر سے لگا دی۔

''سنو ڈاکٹر ایکس۔ میں چاہوں تو ریڈ لیزر فائر کر کے تمہارا بھی وہی حشر کر سکتا ہوں جو میں نے ڈاگ ہلمنڈ کا کیا تھا۔ اگر تم ایسی موت مرنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میرے سوالوں کا ٹھیک ٹھیک جواب دے دو۔ بولو۔ جلدی بتاؤ۔ دو گے جواب''۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ڈاکٹر ایکس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

وہ ایجنٹ تھا اور نہ ہی وہ تربیت یافتہ تھا کہ وہ اذیت اور تکلیف برداشت کرنے کا عادی ہو۔ وہ صرف ایک سائنس دان تھا اور وہ بھی نیگیٹو سوچ رکھنے والا سائنس دان اس لئے عمران کا سرد لہجہ سن کر وہ خوفزدہ ہو گیا تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ مجھے مت مارنا پلیز۔ میں۔ میں تمہیں۔ بتاؤں گا۔ سب کچھ بتاؤں گا''...... اس نے بری طرف سے چیختے ہوئے کہا۔

''اپنے ونڈر لینڈ کے بارے میں تفصیل بتاؤ۔ جلدی''...... عمران نے کہا اور ڈاکٹر ایکس اسے ونڈر لینڈ کی حیرت انگیز اور انوکھی دنیا کے بارے میں بتانے لگا۔

''ونڈر لینڈ میں کتنے روبوٹس ہیں اور کہاں کہاں ہیں''۔ عمران نے پوچھا۔

''یہاں ہزاروں کی تعداد میں صرف روبوٹس ہی ہیں جو سارے ونڈر لینڈ میں پھیلے ہوئے ہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''کیا ان سب کو ایم ایم کنٹرول کرتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ سب ایم ایم کے حکم سے حرکت کرتے ہیں''۔ ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''کیا ایم ایم انہیں اور ونڈر لینڈ کو تباہ بھی کر سکتا ہے''۔ عمران نے پوچھا اور ڈاکٹر ایکس چونک پڑا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو''...... اس نے ہکلا کر کہا۔

''جو پوچھ رہا ہوں بتاؤ۔ ورنہ''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ تمام اختیار ایم ایم کے پاس ہے۔ وہ سارا سیٹ اپ ختم کر سکتا ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''گڈ۔ اب یہ بتاؤ کہ سرداور کہاں ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ کراس ونگ کے دوسرے حصے میں ہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''وہ حصہ کدھر ہے''...... عمران نے پوچھا پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر ایکس کوئی جواب دیتا اچانک انہیں باہر سے بھاری قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

''اوہ۔ روبوٹس آ رہے ہیں۔ جلدی جاؤ اور ان سب کو تباہ کر

دو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی جو باہر آ چکے تھے اور ہوش میں آ چکے تھے فوراً اپنی ریڈ گنیں لے کر دروازے کی طرف لپکے راہداری میں اب بھی دھواں تھا۔ ان سب نے بیگوں سے اپنے اپنے گاگلز نکال کر آنکھوں پر لگائے اور فوراً باہر نکل گئے۔ دھواں بے حد کثیف تھا۔ اس دھویں میں انہیں نہ کلوز سرکٹ کیمروں سے دیکھا جا سکتا تھا اور نہ ہی روبوٹس انہیں دیکھ سکتے تھے جبکہ جو گاگلز انہوں نے لگا رکھے تھے ان سے وہ دھواں ہونے کے باوجود آسانی سے دیکھ سکتے تھے جو خصوصی طور پر اندھیرے میں دیکھنے کے لئے بنائے گئے تھے۔

''عمران یہ ونڈر لینڈ ہے۔ تم اور تمہارے ساتھی یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکتے۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو یہاں سے زندہ واپس جانے دوں گا اور تمہارا سائنس دان بھی تمہیں واپس دے دوں گا''...... ڈاکٹر ایکس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران پلٹ کر اسے غصیلی نظروں سے گھورنے لگا۔

''اور وہ سائنس دان جنہیں تم نے ہلاک کیا ہے''...... عمران نے کہا اور ڈاکٹر ایکس خاموش ہو گیا۔

''وہ سب اب واپس نہیں آ سکتے۔ تم اپنی فکر کرو۔ باہر ہر طرف ایم ایم کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ ایک بار تمہارے ساتھی اس کی نظر میں آ گئے تو وہ زندہ نہیں بچیں گے''...... ڈاکٹر ایکس نے چند لمحے

توقف کے بعد کہا۔ اس نے خود کو کافی حد تک سنبھال لیا تھا۔

''اپنے بارے میں بتاؤ۔ کون ہو تم۔ تمہارا اصل نام کیا ہے اور کس ملک سے تعلق رکھتے ہو تم''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''سوری۔ میں تمہیں اپنے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا''۔ ڈاکٹر ایکس نے اس بار جواباً سخت لہجے میں کہا۔

''تب پھر تمہیں میرے ہاتھوں بھیانک موت مرنا پڑے گا''۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''کوئی پرواہ نہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''میرے سوالوں کے جواب دو ڈاکٹر۔ ورنہ''...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں اب میں تمہارے کسی سوال کا کوئی جواب نہیں دوں گا تم بے شک مجھے مار دو''...... ڈاکٹر ایکس نے جیسے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور عمران اسے گھور کر رہ گیا۔

''کیا یہاں کوئی ایسا راستہ ہے جہاں سے ہم ایم ایم کی نظروں میں آئے بغیر کہیں جا سکیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہی ایک کمرہ ہے جہاں ایم ایم نہیں دیکھ سکتا ورنہ باہر اس کی ہزاروں آنکھیں ہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے مجھے ہر صورت میں ایم ایم کو قابو کرنا پڑے گا۔ اسے قابو کئے بغیر یہاں کچھ نہیں کیا جا سکتا''...... عمران

نے سوچتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

''قابو۔ تم ایم ایم کو قابو کرو گے۔ کیا مطلب''...... ڈاکٹر ایکس نے چونک کر کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اس نے بیگ سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا جو شیشے کا بنا ہوا تھا اور اس کے اندر عجیب سی پیچیدہ مشینری دکھائی دے رہی تھی۔ ڈبے پر چھوٹے چھوٹے بے شمار بلب لگے ہوئے تھے اس پر چند بٹن بھی تھے۔ عمران نے فوراً اس باکس کے بٹن پریس کر دیئے۔ باکس پر لگے بلب سپارک کرنے لگے اور پھر اچانک باکس سے زوں زوں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے فوراً باکس پر لگے ایک سرخ رنگ کے بٹن پر انگوٹھا رکھ دیا جس سے زوں زوں کی آواز نکلنا بند ہو گئی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے''...... ڈاکٹر ایکس جو حیرت سے اس باکس کی طرف دیکھ رہا تھا، نے کہا۔

''یہ ایک ہزار میگا پاور کا کرامک بم ہے''...... عمران نے کہا اور کرامک بم کا سن کر ڈاکٹر ایکس کا رنگ اڑ گیا۔

''کک۔ کک۔ کرامک بم''...... ڈاکٹر ایکس نے ہکلا کر کہا۔

''ہاں۔ یہ باکس فائرس وائٹ سٹون کا بنا ہوا ہے اور اس کے اندر جو تم مشینری دیکھ رہے ہو یہ ریڈ ریز بناتی ہے جس سے باکس کے اندر ایک خاص گیس تیار ہو جاتی ہے اور پھر جب یہ بم پھٹتا ہے تو اس سے نکلنے والی ریڈ ریز دس کلو میٹر کے دائرے میں زمین

کے اندر تک کرامک ریز بن کر گھس جاتی ہیں۔ جس سے ہزار فارن ہیٹ پیدا ہوتا ہے اور اس ہیٹ کی زد میں آنے والی ہر چیز جل کر راکھ بن جاتی ہے۔ میں نے سرخ رنگ کے بٹن پر انگوٹھا رکھا ہوا ہے۔ جیسے ہی میں نے بٹن سے انگوٹھا ہٹایا یہ بم پھٹ جائے گا اور انڈر لینڈ میں ہر طرف ریڈ ہیٹ پھیل جائے گی اور دس کلو میٹر کے دائرے میں جو بھی ریڈ ہیٹ کی زد میں آئے گا راکھ ہو جائے گا اور میں جانتا ہوں ونڈر لینڈ کا تمام سسٹم الیکٹرونکس ہے یہاں مشینری اور کمپیوٹر چلانے کے لئے یقیناً ایٹمی بیٹریاں کام کر رہی ہوں گی۔ اگر ایٹمی بیٹریاں اس دس کلو میٹر کے دائرے میں ہوئیں تو ریڈ ہیٹ سے وہ بھی پھٹ جائیں گی اور بیٹریوں کے پھٹنے سے جو تباہی ہو گی اس کا اندازہ تم مجھ سے زیادہ بہتر طور پر لگا سکتے ہو''...... عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ایکس کی حالت متغیر ہو گئی۔ اس کا رنگ سفید ہو گیا تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ایٹمی بیٹریاں پھٹ گئیں تو سارا ونڈر لینڈ تباہ ہو جائے گا۔ یہاں خوفناک تباہی آ جائے گی۔ ایسی خوفناک تباہی جس میں ہر چیز جل کر بھسم ہو جائے گی۔ نہیں نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ اگر تم نے اس بم سے انگوٹھا ہٹایا تو سارا ونڈر لینڈ تباہ ہو جائے گا۔ تم اور تمہارے ساتھی بھی زندہ نہیں بچیں گے''۔ ڈاکٹر ایکس نے کانپتے ہوئے کہا اور عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''میں اور میرے ساتھی جہاں بھی جاتے ہیں اپنے سروں پر کفن

باندھ کر جاتے ہیں۔ تم بے رحم اور انتہائی شیطان صفت انسان ہو
ساری دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب کوئی شیطان ہی دیکھ سکتا ہے اور
پھر تم تو ساری دنیا کے انسانوں کو ختم کر کے مشینی دنیا بنانا چاہتے
ہو۔ اس لئے تمہیں اور تمہاری اس شیطانی دنیا کو ختم کرنے کے لئے
اگر ہم چند انسانوں کو اپنی جان کی قربانی بھی دینا پڑی تو ہم اس کی
پرواہ نہیں کریں گے''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں نہیں۔ عمران پلیز۔ ایسا مت کرنا۔ ونڈر لینڈ
بنانے میں مجھے برسوں لگے ہیں اور میں نے اسے بہت محنت سے
بنایا ہے۔ مم۔ مم۔ میں۔ میں تباہ ہو جاؤں گا۔ برباد ہو جاؤں گا''۔
ڈاکٹر ایکس نے لرزتے ہوئے کہا۔

''ونڈر لینڈ تو تباہ ہو گا۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں۔ ہاں
اگر تم ہمارا ساتھ دو تو میں تمہیں زندہ رکھنے کا وعدہ ضرور کر سکتا
ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کک۔ کک۔ کیسا ساتھ''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''باہر چلو اور مجھے اپنا ونڈر لینڈ دکھاؤ''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ مگر''...... ڈاکٹر ایکس نے کہنا چاہا۔

''تمہارے پاس اگر مگر کی گنجائش نہیں ہے ڈاکٹر ایکس۔ جو کہہ
رہا ہوں کرو۔ اب اسی میں تمہاری بھلائی ہے''...... عمران نے غرا
کر کہا۔

''تم۔ تم''...... ڈاکٹر ایکس نے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر وہ خاموش

ہو گیا۔

''بولو۔ بولو۔ کیا کہنے لگے تھے''...... عمران نے کہا۔

''پاکیشیا کی ریڈ لیبارٹری ہمارے ٹارگٹ پر ہے عمران۔ میں
چاہوں تو میرے حکم پر ایم ایم پاکیشیا کو ایک لمحے میں نیست و نابود
کر سکتا ہے مگر''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''مگر کیا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ ریڈ لیبارٹری کا
ٹارگٹ میں ہونے کا سن کر اس کا دماغ سنسنا اٹھا تھا۔

''کچھ نہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے سر جھٹک کر کہا۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی ریڈ لیبارٹری تمہارے ٹارگٹ
میں ہے''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ یہ سچ ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''تب تو مجھے یہ ہیڈکوارٹر ہر صورت میں تباہ کرنا پڑے گا۔ میں
ابھی بم سے انگوٹھا ہٹا لیتا ہوں۔ نہ ونڈر لینڈ رہے گا اور نہ پاکیشیا
خطرے میں رہے گا''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ رکو۔ مجھے ایم ایم سے بات کرنے دو۔ میں
ابھی پاکیشیا کا ٹارگٹ ختم کر دیتا ہوں۔ مجھے پاکیشیا سے زیادہ ونڈر
لینڈ کی بقاء چاہئے''...... ڈاکٹر ایکس نے بوکھلا کر کہا۔

''میں تمہارے ساتھ باہر چلوں گا۔ تم جو کہو گے میرے سامنے
کہو گے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے کھولو۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں''۔ ڈاکٹر

ایکس نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا کر اس کی کرسی گھمائی اور ایک ہاتھ سے اس کی رسیاں کھولنے لگا۔ رسیوں سے آزاد ہوتے ہی ڈاکٹر ایکس اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ عمران کی جانب اب بھی خوف بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ عمران کا انگوٹھا باکس کے سرخ بٹن پر تھا اور ڈاکٹر ایکس جانتا تھا کہ جیسے ہی اس کا ہاتھ بٹن سے ہٹا ہر طرف تباہی پھیل جائے گی اس لئے وہ چاہتے ہوئے بھی عمران پر حملہ نہیں کر سکتا تھا۔

''چلو باہر اور سب سے پہلے ایم ایم کو اس بم کے بارے میں بتاؤ۔ اس سے کہنا کہ اگر باہر نکل کر اس کی طرف سے مجھ پر یا میرے ساتھیوں پر اٹیک ہوا تو نہ وہ رہے گا اور نہ ونڈر لینڈ''۔ عمران نے کہا۔ ڈاکٹر ایکس نے اثبات میں سر ہلایا اور قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران دروازے کے پاس رک گیا۔ ڈاکٹر ایکس جیسے ہی کمرے سے باہر نکلا اچانک چھت سے اس پر نیلے رنگ کی روشنی کی پھواری سی آ پڑی۔ عمران نیلی روشنی دیکھ کر چونک پڑا اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا اچانک اس نے ڈاکٹر ایکس کو نیلی روشنی میں تحلیل ہوتے دیکھا۔

''اوہ۔ ڈاکٹر ایکس ٹرانسمٹ ہو گیا ہے۔ مجھے اسے باہر نہیں جانے دینا چاہئے تھا۔ ایم ایم نے اسے دیکھتے ہی یہاں سے ٹرانسمٹ کر لیا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے راہداری میں ایک مشینی آواز گونجنے لگی اور عمران چونک پڑا۔

ڈاکٹر ایکس راہداری سے نیلی روشنی میں تحلیل ہوا اور پھر وہی روشنی عین ماسٹر مائینڈ کمپیوٹر روم میں نمودار ہوئی اور نیلی روشنی کی پھوار فرش پر پڑنے لگی۔ دوسرے لمحے ڈاکٹر ایکس اس نیلی روشنی میں نمودار ہو گیا اور اس کے نمودار ہوتے ہی چھت سے نکلتی ہوئی نیلی روشنی ختم ہو گئی۔ خود کو ایم ایم روم میں دیکھ کر ایک لمحے کے لئے ڈاکٹر ایکس حیران رہ گیا پھر وہ سمجھ گیا کہ راہداری میں آتے ہی ایم ایم نے اسے دیکھ لیا تھا اور اس نے نیلی روشنی سے اسے وہاں سے فوراً ٹرانسمٹ کر دیا تھا۔

''ویلکم ڈاکٹر ایکس۔ تمہیں زندہ دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے''...... اچانک ستون پر لگی ہوئی آنکھ چمکی اور کمرے میں ایم ایم کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''عمران کہاں ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''وہ ابھی ہارڈ روم سے باہر نہیں آیا ڈاکٹر ایکس۔ میں نے اسے ہارڈ روم سے باہر آنے کے لئے کہا تھا لیکن وہ ابھی وہیں ہے''...... ایم ایم نے کہا۔

''اور اس کے ساتھی''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''وہ سب میری قید میں ہے''...... ایم ایم نے کہا اور ڈاکٹر ایکس چونک پڑا۔

''قید میں۔ مطلب''...... ڈاکٹر ایکس نے چونکتے ہوئے کہا۔

''راہداری میں انہوں نے دھویں کے دو بم پھینکے تھے جس سے میں راہداری میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ دھواں دیکھ کر مجھے احساس ہوا کہ ہارڈ روم میں کوئی گڑ بڑ ہے اور وہاں آپ کی زندگی خطرے میں ہو سکتی ہے تو میں نے چند روبوٹس وہاں بھیجے مگر پھر میں نے دھویں میں دھماکوں کی آوازیں سنیں تو میں سمجھ گیا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے انہیں کرامک ریز سے تباہ کر دیا ہے۔ میری مجبوری تھی کہ میں دھویں کی وجہ سے ان ایجنٹوں کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ پھر انہوں نے خود ہی میری مشکل آسان کر دی۔ وہ سب راہداری میں دوڑتے ہوئے اس طرف آ گئے جہاں دھواں نہیں تھا۔ میں نے فوراً ان پر بلیو ٹرانسمٹ لائٹ پھینک دی۔ وہ بلیو ٹرانسمٹ لائٹ میں آتے ہی وہاں سے غائب ہو گئے اور میں نے ان سب کو کراس ونگ میں ٹرانسمٹ کر لیا۔ اب وہ سب کراس ونگ کے ایک بند کمرے میں ہیں۔ وہاں ٹرانسمٹ کرتے ہی میں نے انہیں بے ہوش کر دیا تھا۔

ن میں ان کا ایک ساتھی کم تھا اور آپ بھی ان کے ساتھ نہیں تھے ں لئے میں نے انہیں ہلاک نہیں کیا پھر تھوڑی دیر بعد ہارڈ روم کے پاس راہداری میں دھواں کم ہو گیا تو میں نے کمرے سے آپ کو باہر آتے دیکھا۔ آپ کو دیکھتے ہی میں نے فوراً آپ پر بلیو ڑانسمٹ لائٹ پھینک دی اور آپ کو یہاں ٹرانسمٹ کر لیا۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کا لیڈر عمران اب بھی ہارڈ روم میں ہے۔ اس کے پاس ریڈ گن اور کرامک بم ہو سکتے ہیں اس لئے میں نے وہاں مزید روبوٹس بھیجنے مناسب نہیں سمجھے تھے اس لئے میں نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس کے سارے ساتھی میرے قبضے میں ہیں۔ وہ اگر اپنا سارا اسلحہ ہارڈ روم میں رکھ کر باہر نہ آیا تو میں اس کے سارے ساتھی ہلاک کر دوں گا لیکن ابھی اس نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا ہے اور نہ ہی ہارڈ روم سے باہر آیا ہے''...... ایم ایم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم نے مجھے عمران سے تو بچا لیا ہے ایم ایم۔ لیکن ونڈر لینڈ اب بھی خطرے میں ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''مطلب''...... ایم ایم نے پوچھا۔

''عمران کے پاس ایک ہزار میگا پاور کا کرامک بم ہے جو اس نے آن کر رکھا ہے۔ اس نے بم کا بٹن انگوٹھے سے پریس کر رکھا ہے۔ جیسے ہی اس نے بم سے انگوٹھا ہٹایا بم پھٹ جائے گا اور اس

سے نکلنے والی ریڈ ہیٹ ونڈر لینڈ میں پھیل جائے گی اور ونڈر لینڈ پر ایسی خوفناک تباہی آئے گی جس سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ نہ میں اور نہ تم''...... ڈاکٹر ایکس نے مایوسی کے عالم میں کہا۔

''اوہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ڈاکٹر ایکس''...... ایم ایم نے کہا اور ڈاکٹر ایکس نے اسے عمران کے پاس موجود باکس بم کے بارے میں تفصیل سنا دی۔ اسی لمحے کمرہ اچانک خطرے کے تیز سائرن کی آوازوں سے گونج اٹھا۔

''اوہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ۔ یہ''...... ڈاکٹر ایکس نے خوف سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اس کا رنگ یکلخت زرد ہو گیا تھا۔ اس کے ذہن میں ابھرنے والا خیال یہی تھا کہ عمران نے کرامک بم کے بٹن سے انگوٹھا ہٹا لیا ہے۔ بم دھماکے سے پھٹ پڑا ہے اور ہر طرف کرامک ریز پھیل گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے خطرے کا سائرن بج اٹھا ہے۔

''عمران ہارڈ روم سے باہر آ گیا ہے۔ اس کے ہاتھوں میں واقعی انتہائی طاقتور اور خوفناک بم ہے۔ بم آن ہے اسی لئے یہاں ہر طرف خطرے کا الارم بج اٹھا ہے''...... ایم ایم نے کہا اور ساتھ ہی دائیں طرف دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس پر ایک راہداری کا منظر ابھر آیا جہاں عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا اس کے ہاتھوں میں وہی باکس بم تھا جس کا بٹن اس نے انگوٹھے سے دبا رکھا تھا۔

''اسے روکو۔ کسی طرح اسے روکو ایم ایم۔ اگر اس نے بم سے انگوٹھا ہٹا لیا تو ہم سب تباہ ہو جائیں گے''...... ڈاکٹر ایکس نے چیختے ہوئے کہا۔

''میں اسے کیسے روک سکتا ہوں ڈاکٹر ایکس۔ اس کا انگوٹھا بم کے بٹن پر ہے۔ اسے میں نے ٹرانسمٹ کرنے یا ہلاک کرنے کی کوشش کی تو اس کا انگوٹھا بٹن سے ہٹ جائے گا اور میں نے چیک کر لیا ہے اس کے پاس واقعی انتہائی تباہ کن کرامک بم ہے''...... ایم ایم نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ بیڈ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے ونڈر لینڈ اب عمران کے رحم و کرم پر ہے اور ہم اس قدر جدید سائنسی ٹیکنالوجی رکھنے والے بھی عمران کو روک نہیں سکیں گے''...... ڈاکٹر ایکس نے ہذیانی انداز میں کہا۔

''فی الحال تو عمران سے بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی ڈاکٹر ایکس۔ جب تک بم اس کے ہاتھ میں ہے میں بھی اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ میں بے بس ہوں ڈاکٹر ایکس''...... ایم ایم نے جواب دیا اور ڈاکٹر ایکس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا چہرہ خوف اور دہشت سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ عمران کی طرف دیکھ رہا تھا جو بم ہاتھ میں لئے بڑے اطمینان بھرے انداز میں راہداری میں بڑھا آ رہا تھا۔

''لگتا ہے اب ونڈر لینڈ کو تباہی سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ کوئی

بھی نہیں“...... ڈاکٹر ایکس نے کھوئے کھوئے سے انداز میں کہا۔

”میں عمران سے بات کروں“...... ایم ایم نے کہا۔

”تم کیا بات کرو گے“...... ڈاکٹر ایکس نے چونکتے ہوئے کہا۔

”میں اسے مذاکرات کی دعوت دیتا ہوں۔ یہ کیا چاہتا ہے۔ اگر ہم اس کی باتیں مان لیں تو ہو سکتا ہے کہ یہ کرامک بم آف کر دے“...... ایم ایم نے کہا۔

”نہیں۔ وہ کچھ نہیں مانے گا۔ وہ یہاں اپنے ساتھ ونڈر لینڈ کی تباہی کا سامان لایا ہے۔ ونڈر لینڈ کی تباہی اب طے ہے۔ اسے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جانوں کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہو گی اور وہ ونڈر لینڈ کو تباہ کر کے ہی دم لے گا“...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

”ایک بار اس سے بات کر لینے میں کیا حرج ہے“...... ایم ایم نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم کرو بات اس سے کچھ ہو جائے تو ٹھیک ہے۔ لیکن اس سے بات کرنے سے پہلے یہ بتاؤ کہ خلاء میں ہمارے کتنے عارضی ہیڈکوارٹر پہنچ چکے ہیں“...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

”فی الحال دو ہیڈکوارٹر ہیں۔ ایک ایم ون اور دوسرا ایم ٹو“۔ ایم ایم نے کہا۔

”کیا دونوں ہیڈکوارٹر بااختیار ہیں اور کیا ان کے ماسٹر کمپیوٹر کام کر رہے ہیں“...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ دونوں ہیڈکوارٹر پوری طرح بااختیار ہیں

اور دونوں ماسٹر کمپیوٹرز کام کر رہے ہیں میں نے دونوں کو ان کے صوابدید کے تحت انہیں خود سے الگ کر کے تمام انتظام انہیں دے دیا ہے۔ اب وہ ان ہیڈکوارٹرز میں اپنی مرضی سے کام کر رہے ہیں“...... ایم ایم نے کہا۔

”کیا میرے بارے میں انہیں ہدایات دے دی ہیں کہ میں ان کا ڈاکٹر ایکس ہوں اور وہ میرے احکامات کے پابند ہیں“...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ یہ کام تو میں نے پہلے ہی کر دیا تھا۔ میرا ان سے رابطہ ختم ہو گیا ہے لیکن وہ آپ کے احکامات کے پابند ہیں اور پابند رہیں گے۔ آپ نے بس ان دونوں ہیڈکوارٹرز میں جا کر انہیں اپنی آواز فیڈ کرانی ہے اور چند کوڈز دہرانے ہیں۔ پھر وہ وہی کریں گے جو آپ حکم دیں گے“...... ایم ایم نے کہا۔

”اسپیس میں موجود الیون فائیو پلانٹ کی کیا پوزیشن ہے جہاں ہمارا مین ہیڈکوارٹر بنا ہے۔ اسپیس ورلڈ“...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

”الیون فائیو پر ماسٹر کمپیوٹرز تیزی سے کام کر رہے ہیں۔ وہاں ہر طرح کی مشینریاں پہنچائی جا چکی ہیں۔ وہاں اسپیس ورلڈ کے لئے تیزی سے کام ہو رہا ہے“...... ایم ایم نے کہا۔

”اسپیس ورلڈ کی تیاری میں کتنا وقت لگے گا“...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''ابھی تو کام ابتدائی مراحل میں ہیں۔ کام مکمل ہونے میں کئی سال لگ سکتے ہیں''...... ایم ایم نے جواب دیا۔

''اسپیس میں ہمارے جو سیٹلائٹ کام کر رہے ہیں جن سے پاکیشیا کی ایٹمی لیبارٹری بھی ہمارے ٹارگٹ پر ہے کیا ان سیٹلائٹ کا کنٹرول تم ایم ون یا ایم ٹو میں منتقل کر سکتے ہو''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''نو ڈاکٹر ایکس۔ میرا ان سے رابطہ ختم ہو چکا ہے۔ وہ دونوں ہیڈکوارٹر اسپیس کے اسپیس ورلڈ کے تحت ہیں۔ آپ نے ہی ونڈر لینڈ اور اسپیس ورلڈ کو ایک دوسرے سے لنکڈ کرنے سے منع کیا تھا''...... ایم ایم نے کہا۔

''ہاں۔ میں زمین اور خلاء دونوں الگ الگ جگہوں سے کنٹرول کرنا چاہتا تھا۔ میرا تعلق چونکہ زمینی دنیا سے ہے اسی لئے میں نے خاص طور پر ونڈر لینڈ بنایا تھا کہ یہاں کا کنٹرول میرے پاس رہے گا اور خلائی ونڈر لینڈ کا کنٹرول کمپیوٹروں کے پاس رہے گا جو ایک دوسرے سے لنکڈ ہونے کی بجائے میرے احکامات پر عمل کریں گے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''اب آپ کیا چاہتے ہیں''...... ایم ایم نے پوچھا۔

''میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا۔ اگر میں ونڈر لینڈ تباہ کر کے اسپیس ورلڈ میں جاتا ہوں تو یہاں کا سارا سیٹ اپ ختم ہو جائے گا خلاء میں موجود ٹارگٹ سیٹلائٹ بھی ختم ہو جائیں گے پھر مجھے

اسپیس ورلڈ میں جا کر نئے سرے سے سارے کام کرنے پڑیں گے جس کے لئے مجھے نہ جانے کتنا وقت لگ جائے۔ مجھ سے غلطی ہوئی مجھے واقعی ان لوگوں کو یہاں نہیں لانا چاہئے تھا۔ وہ آ ہی گئے تھے تو مجھے ان کا سامان ان سے الگ اور دور کر دینا چاہئے تھا لیکن ان کا سامان میں نے ہارڈ روم میں ہی رکھوا دیا تھا کہ اس کے بعد میں چیکنگ کروں گا۔ اگر مجھے ذرا بھی اندازہ ہوتا کہ وہ سچوئیشن بدل دیں گے اور اپنا سامان واپس حاصل کر لیں گے تو میں انہیں ہارڈ روم کی بجائے کراس ونگ میں بھیج دیتا''...... ڈاکٹر ایکس پریشانی کے عالم میں کہتا چلا گیا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ آپ نے جیسا کہا تھا میں نے ویسا ہی کیا تھا''...... ایم ایم نے کہا۔

''اب عمران کے ہاتھ میں کرامک بم ہے۔ میں چاہوں بھی تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ونڈر لینڈ اس ایک انسان کے سامنے بے بس ہو کر رہ گیا ہے۔ قطعی بے بس''...... ڈاکٹر ایکس نے غصیلے لہجے میں اور پریشانی سے سکرین پر عمران کو دیکھتے ہوئے کہا جو مسلسل راہداری میں آگے بڑھ رہا تھا۔

''ایک بار یہ کسی طرح بم آف کر دے پھر میں اس کا بھیانک حشر کر دوں گا''...... ایم ایم نے کہا۔

''ایسا ممکن نظر نہیں آتا۔ بہرحال تم مجھے ایم ون میں ٹرانسمٹ کر دو۔ میں وہاں کا چارج سنبھالتا ہوں۔ ونڈر لینڈ میں تم پہلے ہی

با اختیار ہو۔ عمران سے بات کرو اور بات چیت سے کوئی صورت نکلتی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ''...... ڈاکٹر ایکس کہتے کہتے رک گیا۔

''ورنہ کیا؟''...... ایم ایم نے پوچھا۔

''اگر عمران ونڈر لینڈ تباہ کرنے سے باز نہ آئے تو تم خود ہی ونڈر لینڈ تباہ کر دینا۔ ورنڈ لینڈ کی تباہی کا مجھے افسوس تو بہت ہو گا لیکن اس تباہی میں یہ خطرناک انسان ہلاک ہو جائے تو مجھے قدرے سکون مل جائے گا۔ دنیا پر قبضہ کرنے کا میرا خواب ضرور پورا ہو گا۔ ونڈر لینڈ سے نہ سہی اسپیس ورلڈ سے سہی اس کے لئے مجھے اور محنت کرنی پڑے گی لیکن میں اپنے مقصد سے کسی بھی صورت میں پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ ورنڈ ورلڈ میں ونڈر لینڈ سے زیادہ ٹیکنالوجی اور سائنسی مشینیں ہیں جو سالوں کے کام دنوں میں کر سکتی ہیں۔ چند سالوں کی بات ہے الیون فائیو پلانٹ پر دنیا کا سب سے طاقتور اور سب سے بڑا ورلڈ تیار ہو جائے گا جو نام کا ہی نہیں سچ مچ اسپیس ورلڈ ہو گا۔ ایسا اسپیس ورلڈ جس کے سامنے ایک دن دنیا کو جھکنا ہی پڑے گا۔ ہر صورت اور ہر حال میں۔ لیکن اس کے لئے مجھے ایم ون میں جانا ہو گا۔ ورنڈ ورلڈ اب میں اپنی نگرانی میں تیار کروں گا۔ اسے ہر طرح کے خامیوں اور ہر طرح کے خطروں سے پاک کروں گا اور وہاں جدید سے جدید ترین ٹیکنالوجی بناؤں گا جس کے سامنے دنیا کی ٹیکنالوجی زیرو ہو کر رہ جائے گی۔ قطعی زیرو''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''جیسا آپ کا حکم۔ تو کیا اب میں آپ کو ایم ون میں ٹرانسمٹ کر دوں''...... ایم ایم نے جذبات سے عاری لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کرو دو۔ ونڈر لینڈ کو عمران سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرو۔ جب کوئی نتیجہ نہ نکلے تو وہی کرنا جو میں کہہ چکا ہوں''۔ ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''او کے۔ میں پوری کوشش کروں گا''...... ایم ایم نے کہا۔

''مجھے ایم ون اور ایم ٹو کے ماسٹر مائینڈز کمپیوٹروں کے کوڈز بتا دو۔ تا کہ وہاں جا کر میں ان کا کنٹرول لے سکوں''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا اور ایم ایم نے اسے کوڈز بتا دیئے۔ پھر اچانک چھت سے وہی نیلی روشنی کی پھوار سی نکل کر ڈاکٹر ایکس پر پڑی اور ڈاکٹر ایکس حسرت بھری نظروں سے سکرین پر عمران کو دیکھتا ہوا نیلی روشنی میں ضم ہوتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ نیلی روشنی میں غائب ہو گیا اور چھت سے نکلتی ہوئی نیلی روشنی ختم ہو گئی۔

''عمران۔ تمہارے ساتھی میرے قبضے میں ہے۔ میں نے انہیں ٹرانسمٹ کر کے اپنے پاس قید کر لیا ہے۔ ڈاکٹر ایکس تمہارے سامنے ٹرانسمٹ ہو گیا۔ اب تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے اب تم بھی ہارڈ روم سے باہر آ جاؤ۔ باہر آنے سے پہلے اپنے تمام سائنسی ہتھیار تم ہارڈ روم میں ہی چھوڑ دو گے۔ باہر نکلتے ہی میں تمہارے جسم کی سکیننگ کروں گا۔ اگر تمہارے پاس چھوٹی سی گن یا خنجر بھی ہوا تو میں ریڈ لائٹ سے تمہیں وہیں جلا کر بھسم کر دوں گا''...... ایم ایم کی تیز آواز سنائی دی اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ یہ سن کر عمران بے حد پریشان ہو گیا تھا کہ پاکیشیا کی ریڈ لیبارٹری ونڈر لینڈ کے ٹارگٹ میں ہے۔ اسے ڈر تھا کہ ایم اور ڈاکٹر ایکس ونڈر لینڈ بچانے کے لئے اسے ریڈ لیبارٹری کی تباہی کی دھمکی نہ دے دیں۔

اسے اپنے ساتھیوں کے وہاں سے ٹرانسمٹ ہونے پر بھی تشویش ضرور ہوئی تھی لیکن ایم ایم نے انہیں کراس ونگ میں ٹرانسمٹ کیا تھا جہاں سرداور موجود تھے۔ یہ سوچ کر عمران مطمئن ہو گیا۔ ایم ایم نے ڈاکٹر ایکس کو فوراً ٹرانسمٹ کر دیا تھا اس لئے وہ ایم ایم کو عمران کے پاس موجود کرامک بم کے بارے میں نہیں بتا سکتا تھا۔ عمران نے اسی جگہ رکے رہنا مناسب سمجھا وہ جانتا تھا کہ ایم ایم نے ڈاکٹر ایکس کو جہاں بھی ٹرانسمٹ کیا ہو گا ڈاکٹر ایکس اس سے بات ضرور کرے گا اور وہ اتنی آسانی سے برسوں کی محنت سے بنائے ہوئے ونڈر لینڈ کو تباہ نہیں ہونے دے گا۔ وہ کچھ دیر انتظار کرتا رہا لیکن ایم ایم کی اسے دوبارہ آواز سنائی نہ دی شاید ڈاکٹر ایکس نے ایم ایم کو کرامک بم کے بارے میں بتا دیا تھا۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد عمران بیگ لے کر زنجیر کے سہارے اس کھائی میں اتر گیا جو ابھی تک درمیان میں لٹکی ہوئی تھی تقریباً بیس منٹوں تک وہ کھائی میں رہا اور پھر اطمینان سے باہر آ گیا۔ پھر عمران دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اس نے دروازے سے نکلنے کی بجائے بم والا ہاتھ باہر نکال دیا۔ جیسے ہی اس کا ہاتھ دروازے سے باہر نکلا اچانک ہر طرف خطرے کا تیز الارم بج اٹھا۔

الارم سن کر عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اب وہ اطمینان سے باہر آ سکتا تھا۔ ڈاکٹر ایکس ایم ایم کو کرامک بم کے بارے میں بتائے نہ بتائے۔ ایم ایم کو خود ہی اس بم کے بارے

میں معلوم ہو گیا تھا اب وہ اس پر اٹیک کرنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔ اس لئے عمران اطمینان بھرے انداز میں کمرے سے نکل کر باہر آ گیا۔

الارم مسلسل بج رہا تھا۔ راہداری خالی تھی۔ آگے راہداری دائیں طرف مڑ رہی تھی۔ عمران چلتا ہوا اس طرف آیا تو اسے وہاں چند روبوٹس کے ٹکڑے پڑے دکھائی دیئے۔ جنہیں دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ اس کے ساتھیوں نے ریڈ گن سے ان روبوٹس کو تباہ کیا تھا۔

''ایم ایم۔ کیا تم میری آواز سن سکتے ہو''...... عمران نے چھت پر لگے کیمروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''میرے پاس کرامک بم ہے۔ بم آن ہے اور اس کے بٹن پر میں نے انگوٹھا رکھا ہوا ہے۔ جیسے ہی میرا انگوٹھا اس بٹن سے ہٹے گا یہ بم خوفناک دھماکے سے پھٹ جائے گا اور ونڈر لینڈ میں ہر طرف تباہی پھیل جائے گی۔ یہ بات تمہیں ڈاکٹر ایکس نے بھی یقیناً بتا دی ہو گی''۔ عمران نے کہا لیکن ایم ایم نے پھر کوئی جواب نہ دیا۔

''ایم ایم۔ ڈاکٹر ایکس کہاں ہے۔ میری اس سے بات کراؤ''...... عمران نے پھر کہا لیکن جواب ندارد۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا راہداری میں آگے بڑھا جا رہا تھا۔ ایک موڑ مڑ کر وہ جیسے ہی دوسری طرف آیا۔ اسے سامنے ایک ہال نما بڑا سا کمرہ دکھائی دیا جہاں سرخ رنگ کے

بے شمار روبوٹس تھے۔ روبوٹس کمرے میں قطاروں کی صورت میں کھڑے ہوئے تھے اور ساکت تھے۔

ہال نما کمرہ بے حد بڑا تھا جہاں ان سرخ روبوٹس کی بہت بڑی تعداد موجود تھی جیسے کھلونوں کی فیکٹری سے بے شمار روبوٹ نما کھلونے بنا کر وہاں ترتیب سے قطاروں میں لا کر کھڑے کر دیئے گئے ہوں۔ ان روبوٹس کی آنکھوں کے شیشے اور سر کی پٹی میں بھی کوئی چمک نہیں تھی۔ شاید ان روبوٹس کو ابھی چارج نہیں کیا گیا تھا۔ عمران چند لمحے وہاں رکا رہا اور پھر وہ روبوٹس کے کمرے میں جانے کی بجائے راہداری کی دوسری طرف مڑ گیا۔ اس طرف طویل راہداری تھی جو بالکل سیدھی تھی۔

''ڈاکٹر ایکس۔ کہاں ہو تم۔ تمہارا ماسٹر مائینڈ کمپیوٹر بھی مجھے کوئی جواب نہیں دے رہا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں ونڈر لینڈ تباہ کر دوں''...... عمران نے ایک بار پھر تیز آواز میں کہا۔ لیکن اب بھی وہاں خاموشی چھائی ہوئی تھی جیسے ایم ایم اور ڈاکٹر ایکس نے اس کی کسی بات کا جواب نہ دینے کی قسم کھالی ہو۔

''اوکے۔ اگر تم ایسا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے۔ میں دس سے کاؤنٹ ڈاؤن شروع کرتا ہوں۔ اگر کاؤنٹ ڈاؤن ختم ہونے تک مجھے کوئی جواب نہ ملا تو میں اس بم کو بلاسٹ کر دوں گا''...... عمران نے کہا لیکن جواب ندارد۔

''دس۔ نو۔ آٹھ''...... عمران نے کاؤنٹ ڈاؤن شروع کر دی۔

’’رکو عمران۔ تمہیں کاؤنٹ ڈاؤن کرنے کی ضرورت نہیں ہے‘‘۔
اچانک ایم ایم کی مشینی آواز سنائی دی۔

’’شکر ہے۔ تمہارے کل پرزے تو ہلے۔ ورنہ میں یہی سمجھ رہا تھا کہ کراک بم دیکھ کر تم گونگے بہرے ہو گئے ہو‘‘...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

’’نہیں۔ میں ڈاکٹر ایکس سے بات کر رہا تھا‘‘...... ایم ایم نے کہا۔

’’ہو گئی اس سے بات‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’ہاں۔ ہو گئی ہے‘‘...... ایم ایم نے جواب دیا۔

’’کہاں ہے وہ۔ میری اس سے بات کراؤ‘‘...... عمران نے کہا۔

’’سوری۔ میں تمہاری ڈاکٹر سے بات نہیں کرا سکتا‘‘۔ ایم ایم نے کہا۔

’’سوری تو تم نے ایسے کہا ہے جیسے اس کے تمہیں پورے سپیلنگ یاد ہوں۔ میری بات کراؤ اس سے‘‘...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

’’ڈاکٹر ایکس یہاں نہیں ہے‘‘...... ایم ایم نے کہا۔

’’یہاں نہیں ہے تو کہاں ہے‘‘...... تم نے ہی اسے ٹرانسمٹ کیا ہو گا اور ابھی تم نے کہا تھا کہ تم اس سے بات کر رہے تھے‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ ابھی وہ میرے پاس ہی تھا لیکن اب نہیں ہے‘‘...... ایم

ایم نے کہا۔

’’کیوں۔ اب اسے زمین نگل گئی ہے یا آسمان نے اسے اٹھا لیا ہے‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’ڈاکٹر ایکس ایم ون میں چلا گیا ہے‘‘...... ایم ایم نے کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

’’ایم ون۔ یہ ایم ون کیا ہے‘‘...... عمران نے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔

’’ڈاکٹر ایکس عظیم انسان ہے عمران۔ تمہاری سوچ سے بھی کہیں زیادہ ذہین اور قابل انسان ہے۔ اس نے ونڈر لینڈ ہی نہیں اپنی طاقت کا سکہ منوانے کے لئے اسپیس ورلڈ بھی بنا رکھا ہے۔ ایک جدید۔ بہت بڑا اور انتہائی طاقتور اسپیس ورلڈ۔ جو اس دنیا میں نہیں خلاء میں ایک بہت بڑے پلانٹ میں موجود ہے۔ وہ پلانٹ کون سا ہے اور خلاء کے کس حصے میں ہے میں تمہیں اس کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ خلاء میں اسپیس ورلڈ کے دو خلائی اسٹیشن بھی موجود ہیں جو عارضی ہیڈکوارٹر ہیں ان میں سے ایک ایم ون اور دوسرا ایم ٹو ہے‘‘...... ایم ایم نے کہا اور اسپیس ورلڈ کا سن کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

’’تو مجھ سے ڈر کر ڈاکٹر ایکس خلاء میں بھاگ گیا ہے‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’وہ تم سے بھاگ کر نہیں گیا۔ اسپیس ورلڈ کا ابھی بہت کام

باقی ہے جسے ڈاکٹر ایکس ہی پورا کر سکتا ہے۔ اس لئے اس کا وہاں جانا بے حد ضروری تھا"...... ایم ایم نے کہا۔

"تو اب اس ونڈر لینڈ میں تمہاری اجارہ داری ہے"...... عمران نے کہا۔ اس کے ذہن میں یکلخت آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں۔ ونڈر لینڈ کا وجود ہی پوری دنیا کے لئے تشویشناک تھا اور عمران کا یہی خیال تھا کہ ونڈر لینڈ کا سارا سیٹ اپ یہیں تھا لیکن اب اس کے سامنے یہ نئی بات آ گئی تھی کہ ڈاکٹر ایکس نے ونڈر لینڈ ہی نہیں ونڈر لینڈ بھی بنا رکھا ہے اور وہ بھی خلاء میں کسی سیارے پر۔

عمران کو معلوم تھا کہ ونڈر لینڈ سے خلاء میں کئی سیٹلائٹ چھوڑے گئے تھے جس سے دوسرے ملکوں کو ٹارگٹ کیا جانا تھا۔ اگر ان سیٹلائٹس کا کنٹرول ونڈر لینڈ کی بجائے اسپیس ورلڈ کے ہیڈکوارٹرز یا اسپیس ورلڈ میں تھا تو دنیا اسی طرح خطرے میں تھی۔ ڈاکٹر ایکس اسی طرح وہاں بیٹھ کر بھی اپنے شیطانی منصوبوں پر عمل کر سکتا تھا اور اس کا منصوبہ پوری دنیا پر قبضہ کر کے اسے مشینی دنیا بنانے کا تھا۔

"ہاں۔ ونڈر لینڈ کا سارا کنٹرول اب مکمل طور پر میرے اختیار میں ہے"...... ایم ایم نے جواب میں کہا۔

"پھر تو ان سیٹلائٹس کا کنٹرول بھی تمہارے پاس ہی ہو گا جن سے دنیا کی ایٹمی لیبارٹریوں کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے"...... عمران نے

کہا۔

"بالکل۔ ابھی ان سیٹلائٹ کا کنٹرول میرے پاس ہے۔ اسپیس ورلڈ کا کام ابھی باقی ہے ان سیٹلائٹس کا کنٹرول اسپیس ورلڈ کے ہیڈکوارٹرز سے نہیں کیا جا سکتا جب اسپیس ورلڈ مکمل ہو جائے گا تب میں تمام کنٹرول وہاں منتقل کر دوں گا"...... ایم ایم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ ایک کمپیوٹر تھا اس کی ذہانت کنٹرولنگ کی حد تک تھی اس لئے وہ عمران کی باتوں کو سمجھے بغیر جواب دے رہا تھا جیسے ان باتوں کے جواب دینے سے اسے کوئی فرق نہ پڑتا ہو۔

"پھر تو اسپیس ورلڈ کی تیاری میں ابھی سینکڑوں سال لگیں گے۔ کیا ڈاکٹر ایکس تب تک زندہ رہے گا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا جیسے وہ ایم ایم کا مذاق اڑا رہا ہو۔

"یہ تمہاری بھول ہے عمران۔ اسپیس ورلڈ پر ڈبل پاور ماسٹر کمپیوٹرز کام کر رہے ہیں۔ وہاں جدید سے جدید مشینری موجود ہے۔ جو ہر طرح کے کام کر رہی ہیں۔ اسپیس ورلڈ کی تیاری میں زیادہ وقت نہیں لگے گا"...... ایم ایم نے کہا۔

"پھر بھی دس بیس سال تو کہیں نہیں گئے"...... عمران نے عام سے انداز میں کہا۔

"تم ان باتوں کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو۔ کیا تم واقعی ونڈر لینڈ تباہ کرنا چاہتے ہو"...... ایم ایم نے اس کا سوال گول

کرتے ہوئے کہا۔

"میری بات چھوڑو۔ اپنی بتاؤ۔ تم کیا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں تو یہی چاہتا ہوں کہ ونڈر لینڈ تباہ نہ ہو۔ تم اس بم کو آف کر دو"...... ایم ایم نے کہا۔

"گڈ۔ ذہین ہو۔ میں اس بم کو آف کر دوں تاکہ تمہیں مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا موقع مل جائے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم چاہو تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو زندہ چھوڑ سکتا ہوں"...... ایم ایم نے کہا۔

"کیسے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایسے کہ تم کرامک بم کو آف کر دو اور اپنے ساتھیوں اور اپنے سائنس دان کو لے کر یہاں سے چلے جاؤ۔ میں تمہیں ایک فلائنگ ہارس دے دوں گا جس سے تم ڈائریکٹ پاکیشیا پہنچ جاؤ گے"۔ ایم ایم نے کہا۔

"اور پاکیشیا کی ریڈ لیبارٹری جسے تم نے سیٹلائٹ سے ٹارگٹ کر رکھا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں ونڈر لینڈ کو بچانے کے لئے ریڈ لیبارٹری کا ٹارگٹ ختم کر دوں گا"...... ایم ایم نے فوراً کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے"...... ایم ایم نے حیران

ہوتے ہوئے کہا۔

"میں احمق ضرور ہوں مگر احمقوں کا سردار نہیں ہوں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"مطلب"...... ایم ایم نے کہا۔

"میں یہ مان لیتا ہوں کہ ونڈر لینڈ کو تباہی سے بچانے کے لئے تم مجھے میرے ساتھیوں اور سائنس دان سرداور کو یہاں سے زندہ واپس جانے دے سکتے ہو اور ریڈ لیبارٹری کا ٹارگٹ بھی ختم کر سکتے ہو لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم دوبارہ ریڈ لیبارٹری کو ٹارگٹ میں نہیں لو گے۔ ہماری موجودگی میں تم وقتی طور پر ٹارگٹ ختم کرو گے لیکن جیسے ہی ہم یہاں سے جائیں گے تم دوبارہ ٹارگٹ کر لو گے تو ہم تمہارا کیا بگاڑ لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تب تم بتاؤ۔ تم کیا چاہتے ہو"...... ایم ایم نے کہا۔

"پہلے مجھے میرے ساتھیوں اور سائنس دان سرداور سے ملاؤ۔ پھر میں تم سے بات کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ کراس ونگ میں ہیں۔ تم ان کے پاس جاؤ گے یا انہیں میں یہاں لاؤں"...... ایم ایم نے کہا۔

"مجھے پہنچا دو وہاں"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ تمہارے دائیں طرف ایک دیوار کھلے گی۔ تم اندر چلے جانا۔ وہاں کیپسول وے ہے۔ میں کیپسول وے میں ایک رنر کیپسول بھیج دیتا ہوں تم اس میں بیٹھ جانا۔ رنر تمہیں کراس ونگ

میں لے جائے گا''...... ایم ایم نے کہا۔ ساتھ ہی دائیں طرف سرر کی آواز کے ساتھ دیوار کھلی تو عمران چونک کر اس طرف دیکھنے لگا۔ دوسری طرف ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جہاں سفید لائنوں کا جال بچھا ہوا تھا۔ دوسری دیوار کے پاس کئی ٹنل دکھائی دے رہے تھے۔ ہال خالی تھا۔ عمران اس ہال میں آ گیا۔ اسی لمحے سامنے ایک ٹنل کا دہانہ کھلا اور سفید پٹی پر ایک شیشے کی طرح چمکتا ہوا کیپسول رینگتا ہوا اندر آ گیا۔ کیپسول خالی تھا سفید پٹی پر رینگتا ہوا وہ کمرے کے ایک مخصوص پوائنٹ پر آ کر رک گیا۔ دوسرے لمحے ہلکی سی آواز کے ساتھ کیپسول کا اوپر والا حصہ کسی ڈھکن کی طرح کھلتا چلا گیا۔ کیپسول میں ایک ہی سیٹ تھی اور اس کا کوئی کنٹرول پینل نہیں تھا۔

''یہ کیپسول رنر ہے۔ اس میں بیٹھ جاؤ۔ یہ تمہیں کراس ونگ میں پہنچا دے گا''...... ایم ایم کی آواز آئی۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور کیپسول رنر کی طرف بڑھ گیا۔

''ایک بات یاد رکھنا ایم ایم۔ میرے ساتھ کوئی چالاکی مت کرنا۔ کرامک بم اس وقت تک بلاسٹ نہیں ہو گا جب تک اس کے بٹن پر میرے انگوٹھے کا دباؤ ہے جیسے ہی میرے انگوٹھے کا دباؤ ختم ہوا یہ بلاسٹ ہو جائے گا۔ ہلاک تو تم مجھے کر نہیں سکتے مجھے بے ہوش کرنے کی بھی کوشش مت کرنا ورنہ میں تو بے ہوش ہوں گا ہی لیکن تم اور تمہارا یہ ونڈر لینڈ بھی نہیں بچے گا''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ اگر ایسا کرنا ہوتا تو میں تم سے اس طرح مخاطب نہ ہوتا''...... ایم ایم نے کہا۔

''ہاں اور تم نے یہ بھی عقلمندی کی ہے کہ مجھے ٹرانسمٹ کرنے کی بھی کوشش نہیں کی ورنہ ونڈر لینڈ کی تباہی یقینی تھی''...... عمران نے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ تم سے زیادہ مجھے ونڈر لینڈ کی ضرورت ہے۔ تم اور تمہارے ساتھی اب تک صرف اس کرامک بم کی وجہ سے زندہ ہیں ورنہ ونڈر لینڈ میں کیا ہو سکتا ہے تم اس کا سوچ بھی نہیں سکتے''...... ایم ایم نے کہا۔

''کیا کراس ونگ میں میری تم سے بات ہو سکے گی''...... عمران نے پوچھا۔

''ونڈر لینڈ کے ہر حصے میں میں موجود ہوں۔ ہر جگہ میری آنکھیں میرے کان اور میری آواز موجود ہے''...... ایم ایم نے کہا۔

''تو پھر ہارڈ روم میں کیا تھا۔ وہاں نہ تمہارے کان تھے نہ تمہاری زبان اور نہ آنکھیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ وہاں میری رسائی نہیں تھی''...... ایم ایم نے کہا۔

''کیوں۔ وہاں تمہاری رسائی کیوں نہیں تھی۔ یہی تو میں تم سے پوچھ رہا ہوں''...... عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''اس کمرے کے نیچے ایک گہری کھائی ہے۔ کھائی شدید

گرمیوں میں پانی سے بھر دی جاتی ہے۔ ضرورت کے وقت وہاں سے پانی فلٹر کر کے نکال لیا جاتا ہے۔ یہ کام چونکہ عام روبوٹس بھی کر سکتے ہیں اس لئے میری وہاں ضرورت نہیں تھی“...... ایم ایم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”فلٹر شدہ پانی کا کیا کیا جاتا ہے۔ یہ مشینی دنیا ہے۔ ظاہر ہے روبوٹس تو پانی نہیں پیتے ہوں گے“...... عمران نے کہا۔

”اس کھائی کا پانی مخصوص بیٹریوں میں ڈالا جاتا ہے تاکہ ان میں اوور ہیٹنگ نہ ہو“...... ایم ایم نے کہا۔

”اس کا مطلب تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایٹمی بیٹریوں کو اوور ہیٹنگ سے بچانے کے لئے بیٹریاں اس کھائی کے اردگرد ہی لگائی گئی ہوں تاکہ پانی کی ٹھنڈک سے وہ نارمل رہیں“...... عمران نے کہا۔

”ایسا ہی سمجھ لو“...... ایم ایم نے کہا اور عمران کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

”کیا یہ ونڈر لینڈ زی بالا میں ہے“...... عمران نے اس سے پوچھا۔

”ہاں۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو“...... ایم ایم نے کہا۔

”ویسے ہی۔ اب یہ بتاؤ کہ یہ زیرو وے کیا ہے جسے تمہارے ڈاکٹر ایکس نے ہم سے بچانے کے لئے خاص طور پر روبو فورس بھیجی تھی“...... عمران نے پوچھا۔ ایم ایم اسے جس آسانی سے ہر

بات کا جواب دے رہا تھا اس سے عمران فائدہ اٹھا کر اس ونڈر لینڈ کے بارے میں سب کچھ جاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

”زیرو وے ایک ٹیوب ہے جو سمندر کے اندر سے کاسٹ گون نامی ایک جزیرے تک جاتی ہے۔ جب زی بالا جزیرہ انڈرسی تھا تو اسی زیرو وے سے روبوٹس اور مشینریاں زی بالا میں لائی جاتی تھیں اور ہماری یہی کوشش تھی کہ کسی طرح دوبارہ جزیرے کو سمندر سے باہر لایا جا سکے۔ اس کے لئے ہمیں بہت کام کرنا پڑا تھا لیکن آخر کار ہماری محنت رنگ لائی اور ہم ایک بار پھر اس جزیرے کو سمندر سے باہر نکال لائے۔ زیرو ٹیوب جسے ہم زیرو وے کہتے ہیں اس کا کام ختم ہو گیا تھا لیکن کاسٹ گون سے اس کا باقاعدہ لنک تھا اس لئے ہم نے اسے نہیں ہٹایا تھا اور ڈاکٹر ایکس کا خیال تھا کہ اگر تم لوگ کاسٹ گون پہنچ گئے تو زیرو وے سے تم آسانی سے ونڈر لینڈ میں آ جاؤ گے۔ اس لئے زیرو وے کو سیلڈ کر دیا گیا تھا لیکن پھر بھی اس کی حفاظت کے لئے ہم نے گرین روبو فورس وہاں بھیج دی تھی“...... ایم ایم بولتا چلا گیا۔

”اوہ۔ اب سمجھا“...... عمران نے کہا۔

”تم یہ سب کیسے جانتے ہو اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ونڈر لینڈ زی بالا میں ہے“...... ایم ایم نے پوچھا۔

”تمہاری ایک بڑی خامی کی وجہ سے“...... عمران نے کہا۔

”میری خامی۔ میں سمجھا نہیں“...... ایم ایم نے کہا۔

''تمہاری خامی ہے یا تمہارے ڈاکٹر ایکس کی۔ جب تم دونوں آپس میں ٹرانسمیٹر پر بات کرتے تھے تو زیرو لینڈ والے تمہاری کالیں سن لیتے تھے''...... عمران نے کہا اور اس نے بلیک جیک اور سپریم کمانڈر سے ہونے والی تمام باتیں اسے بتا دیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ اتنی بڑی خامی۔ زیرو لینڈ والے ہماری باتیں سن رہے تھے اور ہمیں اس کا پتہ ہی نہیں چلا''...... ایم ایم نے تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

''اسے خامی کہو یا اپنی بدقسمتی۔ اگر زیرو لینڈ والے تمہاری باتیں نہ سنتے اور مجھے زی بالا کا حوالہ نہ دیتے تو شاید مجھے بھی اس بات کا اندازہ نہ ہوتا کہ ونڈر لینڈ کہاں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ہماری واقعی بہت بڑی خامی ہے۔ اچھا کیا جو تم نے بتا دیا۔ میں اس خامی کے بارے میں ڈاکٹر ایکس سے بات کروں گا۔ اب سمجھ میں آ رہا ہے کہ ہم زیرو لینڈ والوں سے جیتتے جیتتے اچانک ہارنا کیسے شروع ہو گئے تھے۔ انہیں یقیناً کرامک ریز کے بارے میں معلوم ہو گیا ہو گا اسی لئے وہ ہمارے مقابلے پر عام ویپنز کی بجائے صرف کرامک ریز ہی استعمال کر رہے ہیں''...... ایم ایم نے کہا۔

''بہرحال تم جانو اور تمہارا ڈاکٹر ایکس جانے''...... عمران نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''اب تم نے کیا فیصلہ کیا ہے''...... ایم ایم نے پوچھا۔

کیسا فیصلہ''...... عمران نے پوچھا۔

''یہی کہ تم اس بم کو آف کر کے اپنی اور اپنے ساتھیوں اور سائنس دان کی جانیں بچا کر یہاں سے زندہ واپس جانا چاہتے ہو یا نہیں''...... ایم ایم نے پوچھا۔

''میں اب بھی نہیں سمجھا تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر ایکس نے مجھے ہدایات دی ہیں کہ میں تم سے ونڈر لینڈ بچانے کی ہر ممکن کوشش کروں۔ اگر تم اپنے تمام ساتھیوں کو لے کر یہاں سے جانا چاہو تو جانے دوں۔ لیکن تم اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے اور ونڈر لینڈ کی تباہی سے باز نہ رہے تو پھر ونڈر لینڈ میں خود ہی تباہ کر دوں۔ ونڈر لینڈ رہے نہ رہے پھر تم سب بھی زندہ نہیں رہو گے''...... ایم ایم نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو کیا تم خود ونڈر لینڈ تباہ کر دو گے''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں ایسا کر سکتا ہوں''...... ایم ایم نے کہا۔

''ارے ارے۔ ایسا نہیں کرنا۔ مجھے مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے اور ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی۔ میں کنوارہ مر گیا تو میرا جنازہ بھی جائز نہیں ہو گا''...... عمران نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب''...... ایم ایم نے کہا جیسے وہ عمران کی بات کا

مطلب نہ سمجھ سکا ہو۔

"مطلب کا مطلب تو میں بھی نہیں جانتا۔ میں تو اتنا جانتا ہوں کہ ابھی میری شادی ہونی ہے شادی کے بعد آٹھ دس ننھے منے بچے ہوں گے۔ میں پاپا بنوں گا۔ پھر وہ بڑے ہوں گے تو ان کی شادیاں ہوں گی اور میں ان کے بچوں کا بڑا پاپا بن جاؤں گا اگر میں ونڈر لینڈ میں ہی ہلاک ہو گیا تو بڑا پاپا تو کیا میں پاپا بھی نہیں بن سکوں گا"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہیں۔ صاف صاف کہو کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... ایم ایم نے سخت لہجے میں کہا۔

"ارے مشینی کمپیوٹر بھائی۔ صاف بات یہ ہے کہ میں اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں سے نکلنا چاہتا ہوں۔ تمہیں اور تمہارے ڈاکٹر ایکس کو ونڈر لینڈ اور اسپیس ورلڈ مبارک ہو۔ بس ہم پر اتنی مہربانی کر دو کہ ہمیں جانے دو اور پاکیشیا کی ریڈ لیبارٹری سے ٹارگٹ ختم کر دو۔ ہمیں یہاں سے اور کچھ نہیں چاہئے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ یہ کی ہے تم نے عقلمندی والی بات۔ اب اس بم کو آف کر دو"...... ایم ایم نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ تم میرے ساتھیوں اور سائنس دان کو یہاں لاؤ۔ ہمیں ایک فلائنگ شپ یا فلائنگ ہارس دے دو۔ ہم یہ بم اپنے ساتھ لے جائیں گے اور پھر تو تمہیں اس سے کوئی خطرہ نہیں ہو

گا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا تم کراس ونگ نہیں جاؤ گے"...... ایم ایم نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے وہاں جا کر کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میں انہیں یہاں لے آتا ہوں۔ انتظار کرو"...... ایم ایم نے کہا۔

"ٹھیک ہے بھائی"...... عمران نے کہا اور وہیں زمین پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد ہال کے ٹنل کھلے اور وہاں سے آٹھ کیپسول رنز اندر آتے دکھائی دیئے۔ ان کیپسولوں میں سیکرٹ سروس کے ممبران تھے اور سرداور بھی۔ چند ہی لمحوں میں کیپسول پلیٹ فارم جیسے فرش سے آ لگے اور ان کے ڈھکن کھلتے چلے گئے۔ سرداور نے آگے بڑھ کر عمران کو گلے سے لگا لیا اور ان سے حال و احوال دریافت کرنے لگے۔

"عمران صاحب۔ آپ یہاں کیا کر رہے تھے اور ایم ایم کو اچانک کیا ہوا تھا۔ اس نے ہمیں کہا تھا کہ ہم کیپسول رنز میں چلے جائیں۔ آپ ہمارا انتظار کر رہے ہیں"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں بھائی۔ شادی ہو چکی اور اب تو ہم ولیمہ کی دعوت بھی کھا چکے۔ اب ہم نے یہاں رک کر کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"شادی ولیمہ۔ میں سمجھا نہیں"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کا جواب اب میں کیا دوں۔ ڈاکٹر ایکس یہاں سے نکل

چکا ہے۔ ہم اس کا ونڈر لینڈ تباہ کرنے آئے تھے اب یہاں آ کر معلوم ہوا ہے کہ ونڈر لینڈ تو ان کا بہت چھوٹا سا ہیڈکوارٹر ہے اصل ہیڈکوارٹر تو خلاء میں ہے کسی سیارے پر جو اسپیس ورلڈ کہلاتا ہے“ عمران نے کہا۔

”اسپیس ورلڈ“...... ان سب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ جب سارا سسٹم ہی اسپیس ورلڈ میں ہے تو ہمیں اس چھوٹے سے ونڈر لینڈ کو تباہ کرنے سے کیا ملے گا۔ اس لئے میں نے ماسٹر کمپیوٹر بھائی سے ایک سودا کر لیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”کیسا سودا“...... جولیا نے چونک کر کہا باقی سب بھی حیرانی سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

”یہ کہ ہم ونڈر لینڈ تباہ نہیں کریں گے اور اس کے بدلے میں ایم ایم ہمیں یہاں سے زندہ سلامت جانے دے گا اور اس نے ریڈ لیبارٹری کو جو ٹارگٹ کر رکھا ہے وہ بھی ختم کر دے گا“۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے انہیں تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیا۔ پاکیشیا کی ریڈ لیبارٹری کے ٹارگٹ میں ہونے کا سن کر وہ سب بھی دم بخود رہ گئے تھے۔

”تمہارا دماغ خراب ہے جو تم ایسا کر رہے ہو“...... تنویر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ اس میں دماغ خراب ہونے والی کون سی بات ہے“...... عمران نے کہا۔

”ایم ایم کرامک بم سے ونڈر لینڈ کو تباہ ہونے سے بچانا چاہتا ہے۔ وقتی طور پر یہ ریڈ لیبارٹری کا ٹارگٹ ختم کر دے گا لیکن ہم جیسے ہی ونڈر لینڈ سے باہر جائیں گے کیا یہ دوبارہ ریڈ لیبارٹری کو ٹارگٹ میں نہیں لے لے گا“...... تنویر کی بجائے جولیا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ ایم ایم بھائی۔ اب کیا کہتے ہو“...... عمران نے اسے جواب دینے کی بجائے ایم ایم سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں وعدہ کرتا ہوں۔ ریڈ لیبارٹری کو دوبارہ ٹارگٹ میں نہیں لایا جائے گا“...... ایم ایم کی آواز سنائی دی۔

”لو۔ اب تو مان لو۔ ایک مشینی بندے نے وعدہ کیا ہے ہم انسان وعدہ خلافی کر سکتے ہیں۔ مگر مشینی بندہ۔ توبہ۔ توبہ۔ وعدہ خلافی کا سوچ بھی نہیں سکتا“...... عمران نے کہا۔ کوئی اور موقع ہوتا تو وہ اس بات پر ہنس دیتے لیکن عمران ونڈر لینڈ کو تباہ کرنے کی بجائے واپس جانے کا کہہ رہا تھا اس لئے وہ سب اسے غصیلی نظروں سے گھور رہے تھے۔

”تو تم اس کے وعدے پر اعتماد کر کے واپس جانا چاہتے ہو“۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ابھی میں نے شادی کرنی ہے۔ آٹھ دس بچوں کا باپ بننا ہے اور“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”شٹ اپ۔ میں فضول بکواس نہیں سننا چاہتی“...... جولیا نے

پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا۔

"تو کیا سننا چاہتی ہو۔ کہو تو قوالی سنا دوں۔ یہاں ہمنواؤں کی بھی کمی نہیں ہے۔ کیوں تنویر"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"بکو مت۔ جولیا ٹھیک کہہ رہی ہے۔ تمہیں اپنی جان کی پرواہ ہے تو تم بے شک چلے جاؤ یہاں سے لیکن جب تک ہم ونڈر لینڈ تباہ نہیں کر دیں گے یہاں سے نہیں جائیں گے"...... تنویر نے غرا کر کہا۔ اسی لمحے کمرے کی چھت سے گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور انہوں نے چھت دو حصوں میں کھلتے دیکھی۔ چھت سے کھلا آسمان دکھائی دینے لگا اور آسمان کا رنگ انہیں سرخ سرخ سا دکھائی دیا۔ جو شاید ہاٹ ریز کی وجہ سے تھا۔ دوسرے لمحے وہاں ایک بڑا فلائنگ ہارس دکھائی دیا جو چھت کے خلاء سے گزرتا ہوا نیچے آ رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں فلائنگ ہارس کے اسٹینڈ زمین سے لگ گئے اور اس کے نیچے سیڑھیاں نکل آئیں۔

"تم سب اس فلائنگ ہارس سے ڈائریکٹ پاکیشیا جا سکتے ہو"...... ایم ایم کی آواز سنائی دی۔

"کیوں بھائیو۔ اب کیا کہتے ہو۔ مفت کی سواری مل رہی ہے۔ نہ ٹکٹ نہ ویزہ۔ ڈائریکٹ پاکیشیا کی فلائٹ ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"تم سرداور کو لے کر یہاں سے چلے جاؤ۔ یہ بم ہمیں دے دو۔ ہم جانیں اور ایم ایم جانے"...... جولیا نے اسی طرح بے حد

غصے سے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تم یہاں رہ گئیں تو مجھ سے شادی کون کرے گا اور وہ بچے"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ ہم یہاں جس مقصد کے لئے آئے ہیں اسے پورا کئے بغیر کیسے جا سکتے ہیں"۔ صدیقی نے کہا۔

"یار صفدر جنگ بہادر۔ تم ہی سمجھاؤ انہیں۔ جان ہے تو جہان ہے۔ اگر ونڈر ورلڈ کا مسئلہ سامنے نہ آیا ہوتا تو اور بات تھی۔ اس بے چارے معصوم سے ایم ایم کو تباہ کرنے سے ہمیں کیا ملے گا"...... عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اسے آئی کوڈ میں اشارہ کر دیا کہ میری بات مان جاؤ۔

"عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ونڈر لینڈ کو تباہ کرنے سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ ونڈر لینڈ تباہ ہو گا تو اسپیس ورلڈ کام شروع کر دے گا اور ہم خلاؤں میں جا کر اسپیس ورلڈ کو کہاں ڈھونڈتے پھریں گے۔ ہمارے لئے یہی کافی ہے کہ ایم ایم پاکیشیا کی لیبارٹری کا ٹارگٹ ختم کر رہا ہے اور ہمیں یہاں سے زندہ واپس جانے کا موقع دے رہا ہے۔ زندگی رہی تو ہم اسپیس ورلڈ تک جائیں گے۔ اسپیس ورلڈ تباہ ہو گیا تو ونڈر لینڈ بھی ختم ہو جائے گا"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ ان سب کو آئی کوڈ میں عمران کا پیغام بتانے لگا۔

"یہ ہوئی نا عالموں فاضلوں والی بات۔ میری نہیں تو عالم فاضل محترم جناب صفدر سعید بڑے خان کی ہی بات مان جاؤ اور نکل چلو یہاں سے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ صفدر کی بات ہمارے دل کو لگی ہے۔ واقعی اسپیس ورلڈ کی تباہی کے بعد ہی یہ سب ختم ہو سکتا ہے اور اسپیس ورلڈ تک ہم تب ہی پہنچ سکتے ہیں جب ہم زندہ رہیں۔ چلو۔ ہم واپس جانے کے لئے تیار ہیں"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یا اللہ۔ تیرا شکر ہے۔ اب شادی اور بچوں کا سکوپ بن گیا ہے"...... عمران نے نظریں اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب فلائنگ ہارس کی سیڑھیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"او کے ایم ایم۔ ہم جا رہے ہیں۔ اپنا وعدہ یاد رکھنا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں یاد ہے۔ جاؤ تم"...... ایم ایم نے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور فلائنگ ہارس کی سیڑھیوں کی طرف آ گیا۔ جب وہ سب فلائنگ ہارس میں پہنچ گئے تو عمران نے کرامک بم صفدر کو دے دیا جو سرخ بٹن پر انگوٹھا رکھ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران کنٹرولنگ سیٹ پر آ گیا۔ اس نے فلائنگ ہارس کے چند بٹن پریس کئے اور سامنے موجود دونوں لیور پکڑ لئے اور پھر

اس نے آہستہ آہستہ فلائنگ ہارس اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔

فلائنگ ہارس چھت سے نکل کر باہر آیا اور ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ جیسے ہی فلائنگ ہارس چھت سے نکلا چھت خود بخود کلوز ہوتی چلی گئی۔

عمران اور اس کے ساتھی سکرینوں کی طرف دیکھ رہے تھے جہاں آسمان پر سینکڑوں فلائنگ ہارس اڑتے پھر رہے تھے۔ عمران آہستہ آہستہ فلائنگ ہارس آگے بڑھانے لگا اور وہ سب ونڈر لینڈ کی دنیا دیکھنے لگے اور پھر عمران نے فلائنگ ہارس کی رفتار بڑھائی اور فلائنگ ہارس برق رفتاری سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ آدھے گھنٹے کی سمندر پر مسلسل اڑان کے بعد عمران نے فلائنگ ہارس نیچے کیا اور ہوا میں معلق کر لیا۔

"اب کیا ہوا"...... جولیا نے اس سے حیرت سے پوچھا۔

"چلو۔ جلدی کرو سب فلائنگ ہارس سے سمندر میں کود جاؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا۔

"سمندر میں۔ کیا مطلب"...... جولیا نے کہا اور باقی سب بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

"پہلے باہر نکلو۔ پھر بتاتا ہوں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ سب بھی فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔

"سوری سرداور۔ آپ کو بھی ہمارے ساتھ باہر آنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور سرداور نے ایک طویل سانس لے کر

اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے سیڑھیاں کھول دی تھیں۔ وہ ایک ایک کر کے سیڑھیاں اتر کر سمندر میں چھلانگیں لگانے لگے۔ عمران نے آگے جا کر کنٹرول پینل کا ایک بٹن دبایا اور تیزی سے پلٹ کر دروازے کی طرف بھاگا۔ بٹن دبتے ہی فلائنگ ہارس اوپر اٹھنا شروع ہو گیا اور عمران فوراً دروازے سے باہر آ گیا۔ پانی میں گرتے ہی انہوں نے خود کو سنبھال لیا تھا۔ فلائنگ ہارس تیزی سے اوپر اٹھتا جا رہا تھا۔ پھر اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور انہوں نے فلائنگ ہارس کے ٹکڑے اڑتے دیکھے۔ فلائنگ ہارس کو اس طرح تباہ ہوتے دیکھ کر ان کی آنکھیں پھیل گئیں۔

''اوہ۔ یہ فلائنگ ہارس کیسے تباہ ہو گیا''...... جولیا نے کہا۔ وہ سب پانی سے سر نکالے ہوئے تھے۔

''ہوا نہیں۔ اسے تباہ کیا گیا ہے اور یہ کام ایم ایم نے کیا ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''لیکن کیوں اور اگر اسے فلائنگ ہارس تباہ ہی کرنا تھا تو وہ ونڈر لینڈ سے نکلتے ہی ایسا کر سکتا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''ایم ایم ونڈر لینڈ سے کرامک بم دور سے دور لے جانا چاہتا تھا تاکہ اس کی ریز کے اثرات ونڈر لینڈ تک نہ پہنچ سکیں۔ میں نے کنٹرول پینل پر موجود سکرین پر اچانک نظر آنے والے خطرے کا سگنل دیکھ لیا تھا۔ جس کا مطلب تھا کہ فلائنگ ہارس میں کوئی تباہ کن بم لگا ہوا ہے اور اسے ریڈیو کنٹرول سے ڈی چارج کیا جا رہا

ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن ان کے فلائنگ ہارس تو تباہ ہونے والے نہیں تھے۔ پھر''...... صفدر نے کہا۔

''اس فلائنگ ہارس کو خصوصی طور پر ہمارے لئے بھیجا گیا تھا وہ اس میں کچھ بھی تبدیلی کر سکتا تھا جو اس نے کی ہو گی۔ بہرحال جو ہوا سو ہوا۔ اب ہمارا کام شروع ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیسا کام''...... جولیا نے کہا۔ عمران نے کاندھے سے سفری بیگ اتارا اور اس میں سے ایک ڈی چارجر نکال لیا اس نے ڈی چارجر کا رخ ونڈر لینڈ کی طرف کر دیا جو وہاں سے چار سو ناٹ دور تھا۔ عمران نے جیسے ہی ڈی چارجر کا بٹن دبایا انہوں نے دور ایک زبردست دھماکے کی آواز سنی اور پھر انہیں آسمان پر آگ کا طوفان سا اٹھتا ہوا دکھائی دیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دور کسی جزیرے پر آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔

''خس کم جہاں پاک''...... عمران نے کہا اور ڈی چارجر پانی میں پھینک دیا۔

''اب بتاؤ گے یہ سب تم نے کیسے کیا''...... جولیا نے کہا۔

''جس کھائی میں ہمیں گرایا گیا تھا۔ اس کھائی کی ساخت دیکھ کر ہی میں سمجھ گیا تھا کہ اسے وہاں کس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے۔ ایسی کھائیاں عموماً ان لیبارٹریز کے لئے بنائی جاتی ہیں جہاں ایٹمی بیٹریاں کام کرتی ہیں۔ کھائیوں میں پانی بھر کر انہیں ایٹمی

بیٹریوں کے اردگرد کولڈ ٹیوبز میں سے سرکولیٹ کیا جاتا ہے تاکہ بیٹریاں اوور ہیٹ نہ ہو سکیں۔ اس کھائی کے اردگرد بھی کوئی ایسی جگہ تھی جہاں ایٹمی بیٹریاں موجود تھیں جن سے ونڈر لینڈ کو پاور سپلائی دی جا رہی تھی بس پھر میں نے اس کھائی میں چند میگا پاور بم لگا دیئے اور اب انہیں ڈی چارج کر دیا ہے''...... عمران نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اور یہ کرامک بم۔ کیا اس کا سب ڈرامہ تھا''...... جولیا نے مسکرا کر پوچھا۔

''ہاں۔ یہ بم ضرور ہے لیکن اس میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ سارا ونڈر لینڈ تباہ ہو سکے۔ ونڈر لینڈ کی تباہی ایٹمی بیٹریوں کو تباہ کرنے سے ہی ممکن ہو سکتی تھی۔ اس بم کو تو میں نے تم سب کو بچانے کے لئے استعمال کیا تھا۔ اس کا بٹن پریس تھا اور اگر واقعی اس بٹن سے میرا انگوٹھا ہٹ جاتا تو ونڈر لینڈ تباہ ہوتا نہ ہوتا میں ضرور بکھر جاتا''۔ عمران نے کہا۔

''تو یہ کیسا بم ہے اور ایم ایم کو یہ کیوں لگ رہا ہے کہ یہ کرامک بم ہے''...... جولیا نے حیرت سے کہا۔

''یہ زیرو کراس بم ہے جسے اگر مسلسل چارج میں رکھا جائے تو اس سے نکلنے والی ویوز کرامک ریز جیسی ہو جاتی ہیں۔ میں نے اسے انگوٹھے سے مسلسل چارج کر رکھا تھا اس لئے ایم ایم اسے کرامک بم ہی سمجھ رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''میں اسے ڈی فیوز کر دوں''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہاں۔ کر دو۔ ورنہ میرے ساتھ ساتھ تم سب بھی بکھر جاؤ گے۔ کسی کا ٹکڑا یہاں گرے گا اور کسی کا وہاں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب ہنس دیئے۔

''عمران صاحب۔ فلائنگ ہارس پر قبضہ کرنے سے ہمارا ونڈر لینڈ میں جانا آسان ہو گیا تھا۔ اگر ہمارا کسی فلائنگ ہارس پر قبضہ نہ ہوتا تو ہم بلیک گراس سے زی بالا تک کا سفر کیسے کرتے جو بلیک گراس سے تقریباً تین سو ناٹ دور تھا''...... صدیقی نے پوچھا۔

''ہاں عمران صاحب فاصلہ تو اب بھی ہے بلیک گراس جزیرہ یہاں سے سو ناٹ دور ہے۔ ہمیں وہاں بھی تو جانا ہے''...... صفدر نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''اس سفر کے لئے میں ربڑ کی ایک ٹیوب ساتھ لایا تھا جو گیس سے بھر کر ایک کشتی جیسی بن جاتی۔ اس کشتی سے سفر کر کے ہم وہاں پہنچ سکتے تھے۔ لیکن ربڑ کی کشتی والا تھیلا مجھ سے وہیں چھوٹ گیا ہے اس لئے اب ہمیں واپسی کا سفر تیر کر ہی کرنا پڑے گا ویسے بھی بلیک گراس جزیرہ یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے زیادہ سے زیادہ بیس ناٹ کا فاصلہ ہے اور اتنا فاصلہ ہم تیر کر اور مر مر کر طے کر ہی لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''ہم تو یہ سفر جیسے تیسے کر ہی لیں گے۔ لیکن ہمارے ساتھ سرداور ہیں ان کا تو سوچو''...... جولیا نے کہا۔

''کوئی بات نہیں میں بھی کوشش کر لوں گا۔ ویسے بھی جہنم سے نکل کر آ رہا ہوں۔ واپسی کا سفر مشکل ضرور ہے لیکن میرے لئے خوشگوار ہوگا''...... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لو پھر تو سارا مسئلہ ہی حل ہو گیا۔ راستے میں اگر سرداور تھک جائیں گے اور تم باری باری انہیں اپنے کاندھوں پر سنبھال لینا''۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''بلیک گراس پر جا کر میں گرین لینڈ کے فارن ایجنٹ سے رابطہ کروں گا تو وہ ہیلی کاپٹر لے آئے گا اور پھر بس۔ کافی ہے یا آگے بھی بتاؤں''...... عمران نے کہا اور وہ ہنس پڑے۔

''اس ربڑ کی کشتی کے سفر کا لطف ہی کچھ اور ہوتا۔ آپ نے خواہ مخواہ ہمیں اس سفر سے محروم رکھا''...... نعمانی نے کہا۔

''اب تھیلا وہاں رہ گیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ جی بھر کر کوسو مجھے، مگر مجھے تمہارے کوسنے کا کوئی فرق نہیں پڑے گا''۔ عمران نے ڈھیٹ بن کر کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

حتمی طور پر ہلاک کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اور پھر؟

ایک طرف سلیمان ڈائمنڈ لائٹ سینڈیکیٹ سے برسر پیکار تھا تو دوسری طرف عمران اور اس کے ساتھی وائٹ ایجنسی کے ساتھ پاکیشیا کی بقاء کے لئے جنگ لڑ رہے تھے۔ جیت کس کی ہوئی ......؟

ایک انتہائی دلچسپ، سنسنی خیز سسپنس اور اعصاب چٹخا دینے والا ایکشن فل ناول، جسے آپ مدتوں فراموش نہیں کرسکیں گے

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Ph 061-4018666
Mob0333-6106573

عمران سیریز میں زیرولینڈ کے سلسلے کا ہنگامہ خیز ناول

مصنف ظہیر احمد

بلیک جیک .. آپ کا جانا پہچانا مجرم جو زندہ تھا۔ کیا واقعی ——؟

بلیک جیک .. جو زیرولینڈ کا سپریم ایجنٹ بن گیا تھا۔

بلیک جیک .. جسے زیرولینڈ والوں نے سپرمین بنا دیا تھا۔

عمران .. جسے بلیک جیک کے زندہ ہونے کا یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔

وائٹ پیلس .. ایک ایسی عمارت جو پاکیشیا کے لئے خصوصی اہمیت کی حامل تھی۔

وائٹ پیلس .. جس کی تصویر اسرائیل کے ٹاپ ایجنٹس کے پاس تھی۔

وائٹ پیلس .. میں کیا تھا۔ جس کی تلاش کے لئے اسرائیلی ایجنٹ سرگرداں تھے؟

ڈبل اوالیون .. ایک ایسا محلول جس کے چند قطرے پاکیشیا کے سینکڑوں انسانوں کی ہلاکت کا باعث بن سکتے تھے۔

ڈبل اوالیون .. جسے ایک پاکیشیائی سائنسدان نے مجرموں کے حوالے کر دیا تھا۔

کیوں ——؟

بلیک جیک .. جو عمران کا روپ دھار کر رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ کیا وہ جوزف اور جوا
کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گیا ——؟
گھوسٹ .. بلیک جیک کا نیا روپ۔ کیا وہ عمران کے ہاتھوں ہلاک ہونے کے بع
واقعی بھوت بن گیا تھا۔
جوزف .. جس نے بلیک جیک سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر ——؟
وہ لمحہ .. جب جوزف رانا ہاؤس میں بلیک جیک پر سائنسی حملے کرنے پر مجبور ہو گیا
وہ لمحہ .. جب جولیا نے بلیک جیک پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ مگر بلیک جیک پر اا
گولیوں کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ کیوں ——؟
وہ لمحہ .. جب جوزف اور بلیک جیک ایک دوسرے پر موت بن کر جھپٹ رہے
تھے اور عمران اور اس کے ساتھی دور کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے۔ کیوں ——؟
بلیک جیک .. جس کو قابو کرنے کے لئے عمران نے انتہائی انوکھا طریقہ اختیار کیا
وہ طریقہ کیا تھا ——؟
بلیک جیک .. جس نے خود کو گھوسٹ منوانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر ——؟

بلیک جیک کی واپسی کس طرح ہوئی
اور وہ ہلاک ہونے کے باوجود کیسے زندہ تھا؟

انتہائی دلچسپ، حیرت انگیز اور انوکھے موضوع کے حامل اس ناول
کو آپ مدتوں فراموش نہیں کر سکیں گے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان